کمیشن بڑودہ

یعنے

مہاراجہ ملہر راو گایکواڑ رئیس بڑودہ کی طرف سے کرنیل فیر صاحب
رزیڈنٹ بڑودہ کے زہر دینے کے مقدمے مین تحقیقات

جسمین

سر رچرڈ کوچ صاحب چیف جسٹس بنگال پریزیڈنٹ کمیٹی و عالیجناب مہاراجہ
جیاجی راو سیندھیا جی سی ایس آئی و عالیجناب مہاراجہ سوائی رام سنگہ جی صاحب
جی سی ایس آئی و کرنیل سر رچرڈ میڈ صاحب چیف کمشنر میسور و مسٹر ملول صاحب سی
ایس آئی جج چیف کورٹ پنجاب راجہ سر دنکر راو سی ایس آئی مجلس کمیٹی کے جج تھے

جسکو

معاملات پولیٹکل و قانونی عدالت کے شایقین عام و خاص سرداران ہندوستان
کے لیے آغاز کمیشن سے تا آخر یکجا کرکے منشی نولکشور مالک مطبع اودہ اخبار کی تجویز سے
بابو امودرداس صاحب سندیافتہ آگرہ کالج نے انگریزی کتاب مطبوعہ ٹئمس آف انڈیا
سے بمطابقت ترجمہ اودہ اخبار ترمیم و اضافہ کرکے اردو مین ترتیب دیا

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین چھاپا گیا
ماہ مئی سنہ ۱۸۷۶ع

فہرست تحقیقات کمیشن بڑودہ

نمبر شمار	روزانہ کارروائی	نمبر صفحہ
	گیارہ بجے صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے دامودر پنت سے	۱۵۹
	اظہار لینا شروع کیا۔	۱۶۰
	سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۱۶۰/۱۶۰
	ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ اظہار دامودر پنت کے لیے	۱۶۱
	اظہار ہیم چند فتح چند جوہری	۱۶۲/۱۶۶
۱۳	اجلاس روز سیزدہم	
	مسٹر الوبارڈی صاحب نے اظہار ہیم چند فتح چند کے لینے شروع کیے	۱۶۶
	سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب ہیم چند فتح چند سے	۱۶۶/۱۷۹
	سوالات ایڈوکیٹ جنرل۔	۱۸۰/۱۸۳
	اظہار ناناجی وتل گواہ	۱۸۴
	سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۱۸۵/۱۸۸
	ایڈوکیٹ جنرل نے پھر ناناجی وتل کے اظہار لیے۔	۱۸۸
۱۴	اجلاس روز چہاردہم	
	اتمارام ولد رگھناتھ کے اظہار شروع ہوئے	۱۸۹
	سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۱۸۹/۱۹۰
	بلونت راو راوجی کے اظہار	۱۹۱
	رامیشر مورا کے اظہارات	״
	سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	״
	رامیشر مورا کے دوبارہ اظہار لیے گئے۔	״
	ویتریارام چند کے اظہارات	״
	سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۱۹۲
	ویتریارام چند کا دوبارہ اظہار لیا گیا۔	״
	اظہار بھاو پوناکر	۱۹۳
	سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۱۹۳/۱۹۴
	اظہار مسٹر رچی صاحب	۱۹۵/۱۹۷
	سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۱۹۷
	اظہار عبد العلی	۱۹۸/۱۹۹
	ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ اظہار کرنیل فیر صاحب کے لیے	۲۰۰
	اظہار گجانند وتل	۲۰۰
	سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۲۰۲/۲۰۶
	گجانند وتل کے پھر دوبارہ اظہار ہوئے۔	۲۰۶
۱۵	اجلاس روز پانزدہم	

نمبر شمار	روزانہ کارروائی	نمبر صفحہ
	ہر جیون داس پرشوتم داس کے اظہارات	۰۶
	سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۷
	ایڈوکیٹ جنرل نے پھر اسکے اظہار لیے	۰۷
	اظہارات مسٹر سوٹر صاحب	۰۷
	سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۱
	گجانند وتل پھر بلایا گیا	۱
	سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۲
	ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ اظہار لیے	۱۲
	اظہار سر لوئیس پیلی صاحب۔	۱۳/۱۵
	سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۱۶/۱۹
۱۶	اجلاس روز شانزدہم	
	سوٹر صاحب کمشنر پولیس کی شہادت	۲۰
	مہاراجہ گائیکواڑ کی عرضداشت	۲۱/۲۲
	سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کی اسپیچ	۲۳/۲۶
۱۷	اجلاس روز ہفتدہم	
	سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کی تتمہ اسپیچ	۲۶/۶۲
۱۸	اجلاس روز ہیجدہم	
	تتمہ اسپیچ سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے بعد دوپہر اسپیچ وکیل سرکار	۶۳/۳۰۶
۱۹	اجلاس روز نوزدہم	
	تتمہ اسپیچ وکیل سرکار	۳۰۷/۳۳۶
۲۰	اجلاس روز بستم	
	تتمہ گفتگو ایڈوکیٹ جنرل	۳۳۶/۳۳۹
	چٹھی دادابھائی نوروجی	۳۴۰
	دامودر پنت کے اون اظہاروں کا ترجمہ جو اوسنی پولیس کے روبرو دیے	۳۴۰/۳۴۸
	رزولیوشن گورنمنٹ ہند مع کاغذات مشتہرہ گزٹ آف انڈیا	
	عذرات گورنمنٹ ہند نسبت تخفیف مقدمہ	۳۴۹/۳۷۳
	رپورٹ ممبران انگریزی	۳۷۴/۳۸۸
	رپورٹ ممبران ہندوستانی	۳۸۹/۳۹۵
	مراسلہ حکم اخیر لارڈ سلسبری صاحب بہادر وزیر سلطنت ہند بنام ہز اکسلنسی آنریبل صاحب گورنر جنرل بہادر ہندوستان اجلاس کونسل لندن دفتر ہند ۳- جون ۱۸۷۵ء	۳۳۶/۳۴

تمہید

برٹش گورنمنٹ کی عملداری جب سے ہندوستان مین ہوئی تب سے ایسا محکمہ کمیشن جو واسطے تحقیقات مقدمہ والی بڑودہ کے سن گذشتہ مین مقرر ہوا تھا نہین مقرر ہوا۔ یہ وہ مقدمہ ہے جسکی شہرت تمام ہندوستان و یورپ مین بذریعہ اخبارات ہوچکی ہے۔ بنا اور اصل اس مقدمہ کی یہ تھی کہ آیا کرنیل فیر صاحب برٹش رزیڈنٹ بڑودہ کو شربت مین زہر دیا گیا یا نہین۔ اور اس جرم کا اشتباہ مہاراجہ ملھار راؤ گائکواڑ بڑودہ پر ہوا۔ کہ زہر اونکی سازش یا ترغیب سے دیا گیا۔ چنانچہ گورنمنٹ ہند نے اس مقدمہ کی تحقیقات کیواسطے ایک کمیشن تجویز کی جسمین تین صاحبان یورپین یعنے سر رچرڈ کوچ صاحب چیف جسٹس بنگال پریسیڈنٹ اور سر رچرڈ میڈ صاحب چیف کمشنر ملک میسور اور مسٹر ملول صاحب کمشنر امرتسر اور تین صاحبان ہندوستانی یعنے وہ عالیشان مہاراجہ ہندوستان یعنے عالیجناب مہاراجہ صاحب بہادر جےپور اور عالیجاہ مہاراجہ صاحب سیندھیا والی گوالیار اور راجہ سر دنکر راؤ سابق وزیر ریاست گوالیار ممبر مقرر ہوے۔ بعد تحقیقات کے صاحبان جج ہندوستانی نے ملھار راؤ والی بڑودہ کو جرم سازش یا ترغیب زہرخورانی سے بری کیا۔ مگر صاحبان جج یورپین نے والی بڑودہ پر جرم سازش یا ترغیب زہرخورانی کا ثابت کیا۔ مگر انکا یہ ثابت کرنا تین گواہون کے بیان پر تھا جنمین سے دو شخص ایسے تھے جو ادنی ملازم رزیڈنسی بڑودہ کے تھے۔ ہرچند کہ گورنمنٹ ہند نے صاحبان یورپین کی رایون سے اتفاق کیا۔ لیکن مارکوئیس آف سالسبری صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ آف انڈیا نے بسبب اختلاف آراے ممبران کمیشن کے یہ تصور فرمایا کہ ملھار راؤ گائکواڑ پر جرم سازش یا ترغیب زہرخورانی کا ثابت نہین ہوا۔ پس اونھون نے ملھار راؤ والی بڑودہ کو بحکم گورنمنٹ جناب ملکہ معظمہ کے اسوجہ سے گدی بڑودہ سے علیحدہ کیا کہ اونکا چال چلن اچھا نتھا اور اونکا ملکی انتظام نہایت خراب اور رعایاے بڑودہ اون سے نہایت ہی ناراض تھی۔

سال گذشتہ مین مختلف اخبارون مین اس مقدمہ پر بحث ہوئی۔ بعض اخبار نویسون نے گورنمنٹ انگریزی کی اس کارروائی پر بڑے بڑے اعتراض کیے اور الزام لگائے۔ اور بعض نے

گورنمنٹ انگلشیہ کی کارروائی کی تائید کی۔ چونکہ اب یہ مقدمہ ختم ہو چکا پس اب اس بارہ مین
لکھنا کہ وہ کارروائی کیسی تھی فضول ہے۔ لیکن چونکہ اخبارات مین متفرق کارروائیان
اس مقدمے کی چھپی ہین۔ اور اکثر اہل الرائے و رؤسا و امرا و ناظرین اخبارات ملک کی خواہش پائی
گئی کہ ترجمہ کل کارروائی اجلاس کمیشن کا ابتدا سے تا اختتام حکم اخیر بطور مجموعہ مرتب ہو کر چھاپا
جاوے۔ چونکہ راقم دیباچہ ہذا بھی واسطے ملاحظہ کارروائی کمیشن بڑودہ کے باجلاس کمیشن
حاضر رہا اسلیے ارادہ ہوا کہ مشتاقان مقدمہ کو اس کارروائی سے جو یادگار تاریخی ہے
آگاہ کرے۔ گو اخبارات مین ترجمے ہوے مگر جانچنے کے وقت اون ترجمون مین کسیقدر
اختلاف پایا گیا۔ لہذا صحت کے ساتھ مکرر سہ کرر بہ نظر ثانی ایک عمدہ اور لائق انگریزی دان
سے ترجمہ اردو و ناگری شایع ہوتا ہے اور ازانجا کہ ہمارے ہندوستان کے اکثر اطراف
و جوانب مین ہندی دیوناگری کے پڑھنے والے بھی کثرت سے ہین۔ اور اکثر شہرون اور
مقامون سے ایسی خواہش دریافت ہوئی اسواسطے امید ہے کہ ترجمہ دیوناگری کو زیادہ تر
پسند کرینگے اس کتاب کے دیکھنے والون کو چاہیے کہ اخیر تقریر مسٹر بیلین ٹائن صاحب سرجنٹ اٹ لا
وکیل اعظم مہاراجہ صاحب بڑودہ اور تقریر مسٹر اسکوبل صاحب ایڈوکیٹ جنرل کو دیکھین۔ اوسی سے
تمام مقدمہ کا خلاصہ اونکو معلوم ہو جاوے گا۔ اور تجویز صاحبان جج یورپین اور ہندوستانی
اور رزولیوشن گورنمنٹ انڈیا بھی دیکھنے کے لائق ہے اور جو تجویز اخیر مین صاحب سکرٹری
آف اسٹیٹ ہند نے اپنی چٹھی مین کیا ہے وہ بھی پڑھنے اور ملاحظہ اور غور کرنے کے قابل ہے۔
غرضکہ یہ ملکی مقدمہ ایک دقیق اور نازک مقدمہ تھا جسمین ایک رئیس اعظم و خود مختار کے مقدمے
کی تحقیقات اوسی کی دار السلطنت مین ایک کمیشن کے ذریعے سے ہوئی۔ اس بڑے مقدمے
کے دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ کسطرح پر صاحبان یورپین اور ہندوستانی انکشاف
حالات مقدمے کیواسطے غور کرتے تھے حقیقت تو یہ ہے کہ یہ مقدمہ ایک بڑا ہی مقدمہ تھا
بلکہ نہایت ہی پیچیدہ اور نازک مقدمہ تھا۔ اخیر مین مین افسوس کرتا ہون کہ بوجہ مطابقت ترجمہ انگریزی
و ناگری کی توقف ہو گیا۔ مگر مجھکو امید ہے کہ شائقان مقدمہ میری اس محنت کو قدر دانی اور قدر افزائی
سے محروم نہ رکھین گے ۔۔

تحقیقات کمیشن بڑودہ بمقدمہ ملہر راؤ گیکواڑ درباب

زہرخورانی کرنیل فیر صاحب واقع ۲۳ فروری ۱۸۷۵ع

مقام بڑودہ

اجلاس روز اول

آج کارروائی کمیشن واسطے دریافت اس بات کے کہ ملہر راؤ گیکواڑ نے کرنل فیر صاحب کو زہر دیا یا نہین شروع ہوئی۔ سر رچرڈ کوچ صاحب پریسیڈنٹ اور عالیجناب حضور مہاراجہ صاحب سیندھیا اور عالیجناب حضور مہاراجہ صاحب بہادر والی جے پور اور جنرل سر رچرڈ میڈ صاحب اور سر ڈنکر راؤ اور مسٹر ملول صاحب وغیرہ ممبر مقرر ہوے۔ نمبر ۲۲ ہندوستانی پلٹن کے سو سپاہی دروازے پر تعینات ہوے تھے کمیشن کے شروع ہونے سے تھوڑی دیر پہلے یہ سپاہی آگئے تھے اور چار گاڑیون مین اہالی کمیشن آئے۔ اول گاڑی مین مہاراجہ سیندھیا تھے ان کے ہمراہ انکا باڈی گارڈ تھا۔ بعد دس منٹ کے سر لوئیس پلی صاحب اور ملہر راؤ بھی آئے اور ان کے ہمراہ بھی انکا باڈی گارڈ تھا۔ سر لوئیس پلی صاحب نے گیکواڑ کو اپنے ساتھ لیجا کر اونکی جای مقررہ پر بٹھایا یہ جگھہ بائین جانب اہالی کمیشن کے پہلے سے تجویز ہوئی تھی اوسوقت ملہر راؤ کا چہرہ زرد تھا اور خوف زدہ معلوم ہوتے تھے عمدہ پوشاک پہنے ہوے تھے اور سرخ مرہٹی پگڑی زیب سر تھی اور سب پوشاک کے اوپر ایک مخمل کا چغہ پہنے ہوے تھے گلے مین موتی اور یاقوت اور زمرد کا

ہار تہا اون کے ہاتھ مین کوئی انگوٹھی نتھی مگر کانون مین بالے جسمین موتی پڑے ہوے تھے پہنے تھے۔

مسٹر اسکوبل صاحب وکیل خاص سرکار اور مسٹر انورارٹی صاحب بموجب ہدایت مسٹر ہرن اور مسٹر کلیبولنڈ اور مسٹر لینوارنہ صاحب حضور گورنر جنرل ویسرا ے کی طرف سے واسطے تحقیقات مقدمہ کے اجلاس مین آئے اور سرجنٹ بیلین ٹائن اور مسٹر برینزم اور مسٹر پرسل اور مسٹر شنتارام نرائن بہدایت مسٹر جفرسن اور پین صاحب کے واسطے جوابدہی کے گیکواڑ کی طرف سے موجود تھے اور مسٹر واسدیو جگوناتھ وکیل ہائی کورٹ ملہرراو کی طرف سے کل کارروائی مقدمہ کو دیکھ رہے تھے۔

گیارہ بجے پر بیس منٹ گذرنے کے بعد باجازت اہالی کمیشن ایک محرر نے وہ اشتہار سرکاری جسکا ترجمہ زبان مرہٹی اور ہندوستانی مین مسٹر فلن صاحب نے کیا تھا پڑھا خاص وکیل سرکار نے اہالیان کمیشن کے روبرو کہا کہ اس کارروائی کے خلاصہ لکھنے کے لیے لوگ پہلے ہی سے مقرر ہوگئے ہین جو کچھ اہالی کمیشن کو اسبارے مین ضرورت ہوگی فوراً اوسکی تعمیل کیجاے گی۔

سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ ہمکو ضرورت گواہون کی ہوگی اونکا طلب کرنا آپ کو ضرور ہوگا کیونکہ ہمارے موکل کے واسطے اونکی گواہی نہایت ضرور ہے اگرچہ اونکے طلب کرنے کی تدبیر ہمنے کی ہے لیکن اگر وہ نہ آئے توآپ ہمکو مدد دین گے

صاحب پریسیڈنٹ نے جواب دیا کہ ہم سب طرح مدد دینے پر راضی ہین سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ چونکہ خلاصہ لکھنے والے دونون طرف سے مقرر ہوے ہین لہذا درصورتیکہ احتمال غلطی کا ہو توآپسمین اپنے اپنے اظہارات ملالین۔

اسپیچ وکیل سرکار بمقدمہ زہرخورانی گیکوار

مسٹر آر اسکوبل صاحب کھڑے ہوے اور ایک اسپیچ ملہرراو گیکوار پر جرم قائم کرنیمین سرکار کیطرف سے پڑھی

میرے لارڈ پریسیڈنٹ اور آپ مہاراجہ صاحبان اور اہالی کمیشن سب صاحب میری تقریر پر غور فرماتین اب مین سرکار کی طرف سے اون جرمون کا خلاصہ

بیان کرتا ہون جو ملہر راو پر قایم کیے گئے ہین اور جنکی تحقیقات کیواسطے یہ کمیشن مقرر ہوئی ہے
مین نے اکثر لوگون سے شہادتین لین اون سے معلوم ہوا کہ ملہر راو پر ایک جرم سنگین عاید
ہوتا ہے اور چار قصور اور قایم کیے گئے ہین مگر اون چارون کو مین بہ اختصار بیان کرتا ہون
اوّل یہ کہ حضور ملہر راؤ نے اپنے نوکرون کے ذریعے سے کرنیل فیر صاحب کے خدمتگارون اور
رزیڈنسی کے نوکرون کو ورغلانا اور دوم یہ کہ اونھون نے خود اور بذریعہ اپنے نوکرون کے
کرنیل فیر صاحب کو بذریعہ رزیڈنسی اور اونکے خاص نوکرون کے زہر دلوایا مین کل شہادتون کو جن سے
مقدمہ ثابت ہوتا ہے اس جگہہ بیان کرنا فضول سمجھتا ہون کیونکہ رفتہ رفتہ آپ کے روبرو کل
گواہیان گذر جاینگی مین مختصر حال اس مقدمہ کا آپ کے ذہن نشین کرتا ہون کیونکہ کمیشن
جوڈیشل نہین ہے یہ رپورٹ بعد تحقیق مقدمہ کے حضور نواب گورنر جنرل کے اجلاس مین
پیش ہوگی اہالی کمیشن فیصلہ قطعی کے مجاز نہین ہین پس مین مجمل حال اس مقدمہ کا آپ کے روبرو
پیش کرتا ہون - ابھی آپ کے سامنے جو اشتہار پڑھا گیا ہے مین اوسکے مطابق اپنی تقریر اس
مقدمہ مین کرونگا مین رزیڈنسی کے نوکرون کی ترغیب دیے جانے کی تاریخ اوسوقت
سے خیال کرتا ہون جب پہلے کمیشن بڑودہ مین ۲۰ - اکتوبر ۱۸۷۳ع کو شروع ہوئی تھی اور دو مہینے
نومبر و دسمبر تک مقدمون کی تحقیقات ہوتی رہی ان مہینون مین بذریعہ سالم اور یشونت راؤ
کے حضور ملہر راؤ نے رزیڈنٹ کے نوکرون سے سازش کرکے زہر دیے جانے کی تدبیر کی صرف
رزیڈنسی کے نوکر ہی نہین ملے تھے بلکہ خاص صاحب رزیڈنٹ کے ملازم بھی واسطے زہر دینے
اپنے آقا کے آمادہ کیے گئے تھے اوسوقت یہان کے رزیڈنٹ کرنیل فیر صاحب تھے یہ ذکر اوس
زمانے کا ہے کہ جب اونکی میمصاحبہ بھی ولایت نہین گئی تھین بلکہ مقام بڑودہ مین تھین اوّل
اوّل حضور ملہر راؤ نے کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے کی گفتگو آیا سے شروع کی یہ آیا کرنیل فیر صاحب
کی لڑکی یعنے بیوی صاحب کی میمصاحبہ کے پاس نوکر تھی اس آیا کا نام امینہ ہے یہ ایک مدت
سے کرنیل فیر صاحب کی نوکر تھی اسکو فیر صاحب کی میمصاحبہ کے مزاج مین اس قدر دخل
تھا کہ کل باتین میمصاحبہ اس سے کہدیا کرتی تھین یہ حضور ملہر راؤ کے پاس تین مرتبہ گئی تھی
اوّل مرتبہ اوسوقت گئی تھی جب پہلے کمیشن شروع ہوئی تھی یعنے ۱۸۷۳ع کے اخیر مین

دوسری بار پہلی کمیشن کے اختتام کے وقت گئی تھی جبکہ حضور ملہر راؤ مقام نوساری سے آئے تھے یعنے ماہ مئی ۱۸۷۴ء مین اور تیسری مرتبہ کرنل فیر صاحب کے زہر دیے جانے سے چند روز پیشتر گئی تھی تینون مرتبہ خاص مہاراج سے اور آیا سے تخلیہ کی گفتگو رہی یہ اون دونون مخبرون مین سے ایک کے ہمراہ جسکا مین پہلے ذکر کر چکا ہون گئی تھی اس سے جو گفتگو ہوئی وہ آپ کو بروقت اوسکے اظہار لینے کے معلوم ہوگی اول مرتبہ اسکے ہمراہ مسمی فیضو بھی گیا تھا یہ گاڑی مین سوار ہو کر حضور ملہر راؤ کے محل مین گئی تھی. اور سالم اسکو مہاراج کے روبرو دے گیا تھا مہاراج نے اس سے کہا کہ تم اپنی میمصاحبہ سے ہماری سفارش کرو تاکہ صاحب میمصاحبہ کی فہمائش سے ہمارے حال پر مہربانی کرین تو دوسری بار اوسکے ساتھ کریم گیا تھا اور مہاراج سے بڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی تیسری مرتبہ وہ ماہ رمضان مین داؤد کی گاڑی مین سوار ہو کر گئی تھی اور سالم اپنے ساتھ اوسکو لے گیا تھا اہالی کمیشن کو معلوم ہو کہ ان تینون دفعہ مین سوای آیا اور مہاراج کے اور اون دونون مخبرون کے کوئی اور نتھا اول دفعہ مین آیا کو کچھ حضور ملہر راؤ نے نہین دیا مگر سالم نے دو سو روپیہ کریم اور رامینہ کو دیے دوسری مرتبہ پچاس روپیہ خاص مہاراج نے آیا کو دیے اسکی تحقیقات کیواسطے اگر آپ کی مرضی ہوگی تو بموجب دفعہ ۱۶۷- قانون شہادت کے مین آیا کے شوہر کو طلب کرون گا اوس شخص کا نام عبداللہ ہے اس شخص کے اقرار سے پچاس روپیہ کا دیا جانا ثابت ہو جائے گا عبداللہ کی گواہی کی بھی کچھ ضرورت نہین ہے کیونکہ آیا کے گھر مین چند کاغذات ایسے پائے گئے جنسے پچاس روپیے کے دیے جانے کا ثبوت ہے یعنی برآمد شدہ چار خط ہین دو تو آیا نے اپنے شوہر کو لکھے ہین اور دو اس کے شوہر نے آیا کو لکھے ہین ان خطوط مین مفصل کیفیت اوس گفتگو کی جو مہاراج اور آیا سے ہوئی تھی درج ہے اہالی کمیشن کو اون خطون کے دیکھنے سے پھر تحقیقات کرنے کی ضرورت نہ رہے گی۔

اس بات کو سنکر سر جنٹ بیلین ٹاین صاحب نے نہایت آہستہ سے کہا کہ جو کچھ اہالی کمیشن منظور کرین وہ سب بجا اور درست ہے مگر ان خطون کو ابھی پیش کرنا خلاف معلوم ہوتا ہے ہان بروقت حاضر ہونے آیا کے اگر یہ خطوط پیش کیے جائین بشرطیکہ اہالی کمیشن اونکا پیش ہونا مناسب سمجھین تو مضایقہ نہین ہے۔

مسٹر اسکوبل صاحب نے بجواب اسکے کہا کہ گو وہ خطوط لائق گواہی کے ہین مگر جبتک کہ اعلی کمیشن اون خطوط کو طلب نہ کرین ہم اون کو پیش نہ کرینگے۔

جب اینہ آیا کے اظہار لیے گئے تھے تو وہ نہایت بیمار تھی اس بات سے اعلی کمیشن کو معلوم ہوا ہوگا کہ اوسکے دل مین اپنے جرم کا بڑا خیال تھا اب مین دو اور نوکرون کا حال بیان کرتا ہون یہ خاص بخ کے نوکر صاحب رزیڈنٹ کے ہین اونہون نے بھی بسبب سازش کے بہت سا روپیہ حضور ملہر راؤ سے پایا تھا اون مین سے ایک شخص ہیڈرو کرنیل فیر صاحب کا خانساماں تھا اوسکو پچاس روپیے مہاراج نے دیے تھے اور یہ آیا کے ہمراہ گیا تھا مگر اب یہ وہان کے جانے سے انکار کرتا ہے۔

اب مین وہ حال آپ کے روبرو بیان کرتا ہون جس طرح کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا خدا کا فضل شامل حال تھا جو اونکی جان عزیز تلف نہین ہوئی ورنہ کوئی بات ہلاکت کی باقی نہین رہی تھی ۹۔ نومبر ۱۸۷۴ع کو زہر دینے کا حال معلوم ہوا اوس سے دو روز پہلے بھی زہر دیا گیا تھا مگر کارگر نہین ہوا اسی راوجی رزیڈنسی کے حوالدار نے زہر دیا تھا راوجی سالم کے ساتھ حضور ملہر راؤ کے محل مین جاتا تھا اوس سے کل کارروائی کمیشن سابق کی گیکواڑ کو معلوم ہوتی رہتی تھی اسکو پانچ سو روپیے مہاراج نے دیے تھے جب مہاراج نوساری سے شادی کر کے آئے تو اسی حوالدار کو ایک ہزار روپیے اور دیے تھے سالم کے گھر کی تلاشی ہوئی تو اوسکے گھر مین ایک مٹھا کاغذ کا جسمین چند چٹھیان برامد ہوا اوسنے زہر کا دیا جانا اور بھی ثابت ہے بوقت ضرورت مین اون کو پیش کرونگا۔
ایک اور بات بھی گرفت کی ہے یعنے راوجی حوالدار کی تنخواہ تو کم ہے مگر جو صرف کہ اوسنے اسوقت مین کیا تھا وہ بہت زیادہ تھا اوس سے ہمکو بخوبی ظاہر ہوا کہ ضرور اسکو روپیہ گیکواڑ سے دستیاب ہوا مین وہ چند خطوط بھی پیش کرونگا جو راوجی نے اپنی زوجہ کو لکھے تھے جنمین اس ثبوت کا حال درج ہے۔

مین اب اوس کیفیت کو بیان کرنا چاہتا ہون جس طرح زہر دینے کا حال مجھے معلوم ہوا یہ تو مین پہلے ہی بیان کر چکا کہ راوجی حوالدار نے زہر دیا تھا۔ مگر اب اوسکی کیفیت سنیے کہ کرنیل فیر صاحب ہمیشہ صبح کے وقت ہوا خوری کے واسطے جایا کرتے تھے اور وہان سے مراجعت کر کے ایک خاص کمرے مین

جہان کہ نہانے اور منہ دھونے کا سامان رہتا تھا آتے تھے عبداللہ خدمتگار اونکے آنیسے پہلی
چکوترہ کا شربت تیار کر رکھتا تھا اور فیر صاحب اوسکو ہر روز پیا کرتے تھے ۹۔ نومبر کو عبداللہ نے
بدستور شربت بنا کر رکھا راوجی حوالدار وہان گیا اور کرنیل فیر صاحب کے شربت مین ایک زہر کی
پوڑیا ملا دی اس زہر مین سنکھیا اور ہیرے کا چورا ملا ہوا تھا کرنیل فیر صاحب جب آتے تو اونہون
نے دو تین گھونٹ شربت کے پیے چونکہ یہ شربت زہر آلود تھا اس سبب سے بدمزہ معلوم ہوا۔
فیر صاحب سمجھے کہ یہ خراب چکوترے کا شربت بنایا گیا ہے لہذا شربت کو پھینک دیا مگر اون کے
سر مین درد ہونے لگا اور جی متلایا کیا اتفاقاً اوس گلاس پر نظر جو پڑی تو دیکھا کہ سیاہ رنگ کی
گاد اوسکی تہ مین جمی ہوئی ہے انہون نے فی الفور ایک چٹھی ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو اپنی نادرستی
طبیعت کا حال لکھکر بھیجی ڈاکٹر سیورڈ صاحب چٹھی کے دیکھتے ہی کرنیل فیر صاحب کے پاس آئے
اور دیکھا کہ سنکھیا اور کوئی اور شئے چمکتی ہوئی برتن کے اندر تہ نشین ہے مگر اپنے تجربے پر اونکو
اطمینان نہوا اونہون نے کل کیفیت لکھ کر ڈاکٹر گری صاحب کو بمبئی مین بھیجی اور ایک پوڑیا اوس
سفوف کی بھی جو اوس برتن مین تہ نشین ہو گیا تھا بھیجی پس ڈاکٹر گری صاحب اور ڈاکٹر
سیورڈ صاحب کی رائے متفق ہوئی جب دو ڈاکٹرون کی رائے متفق ہے تو ہمین شک نہین
ہے کہ کرنیل فیر صاحب کو ضرور سنکھیا دی گئی ہوگی سوائے اس بات کے ایک اور بھی ثبوت
ہے کہ سالم اور یشونت راؤ صبح کو رزیڈنسی مین گئے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ واسطے
دریافت حال زہر دیے جانے کے گئے تھے انکو رزیڈنسی مین کوئی خاص کام متعلق نتھا یہ ضرور
زہر کا حال دریافت کرنے کے واسطے گئے ہون گے جب ان دونون سے اظہار لیے گئے اور پوچھا گیا
کہ تم رزیڈنسی مین کیون گئے تھے تو اونہون نے جواب دیا کہ ہم مہاراجہ کی طرف سے ڈالی لے کر
گئے تھے اگرچہ ہمین شک نہین ہے کہ فیر صاحب کے پاس اوسدن ڈالی بھیجی گئی مگر یہ دونون چھ بجے
سے پہلے گئے تھے اور ڈالی بعد آٹھ بجے کے پہونچی ایک بات اور بھی لائق تحریر کے ہے جب ڈاکٹر
سیورڈ صاحب کے نام فیر صاحب نے چٹھی لکھی تھی تو اسکی اطلاع کیونکر سالم راؤجی حوالدار کے گھر پر
گیا تھا ۔ مینے پہلے بیان کیا ہے کہ زہر مین سنکھیا ضرور تھی کیونکہ سنکھیا کو سب زہر جانتے ہین اور
ہیرے کی چورے کی نسبت مین اس قدر لکھ سکتا ہون کہ ہندوستان مین یہ بھی زہر مشہور ہے۔

آپ کو ڈاکٹر سیورڈ صاحب کی کتاب کا حوالہ دیتا ہون وہ تحریر کرتے ہین کہ ہندوستانی آدمی ہیرے
کے چورے کو زہر جانتے ہین دامودر پنتھہ کی گواہی قابل لحاظ ہے کیونکہ یہ مہاراجہ گیکوار کا پرویٹ
سکرٹری تھا اسکی تحویل مین خانگی حساب گیکوار کے تھے دامودر پنتھہ نے بحکم ملہر راؤ دو تولہ سنکھیا پہلے
فوجداری کے دفتر سے منگائی اور یہ تحریر کیا کہ گھوڑے کے علاج کے واسطے اس قدر سنکھیا کی ضرورت
ہے وہان سے سنکھیا نہ ملی لیکن ایک بوہرہ کے یہان سے سنکھیا دستیاب ہوئی دامودر پنتھہ اپنے
اظہار مین اقرار کرتا ہے کہ مین نے ہیرے کا چورا ہیم چند فتح چند کی دکان سے پایا تھا مہاراج نے
یشونت راؤ کو دیدیا معلوم ہوتا ہے کہ زہر کی پوڑیہ مین سنکھیا اور ہیرے کا چورا ضرور ملا تھا مہاراج نے
وہ پوڑیہ پہلے سالم کو دی اور سالم نے راوجی کو دی راوجی نے چھٹی اور ساتوین نومبر کو یہ پوڑیا کرنیل
فیر صاحب کے شربت مین ملائی تھی مگر کرنیل فیر صاحب کو کچھہ اثر نہوا مہاراج نے اس بات کو دریافت
کرکے ۹ تاریخ کو ایک پڑیہ دی اور راوسی پوڑیا کا سفوف اوس برتن کی تہ مین جم رہا تھا راوجی
گلاس پر نلہ جو دیکھا گیا تو اور کئی پڑیان سنکھیا کی برآمد ہوئین جو کچھہ مین بیان کر رہا ہون اسکی تصدیق
دامودر پنتھہ اور راوجی کے اظہار پر موقوف ہے گو ان کے اظہارات علحدہ لیے گئے ہین تاہم
متفق البیان ہین اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب باتین صحیح ہین دامودر پنتھہ اور راوجی نے بعد اپنے
قصور کی معافی کا اقرار لینے کے اپنا اظہار دیا ہے مسمی نرسو کا اظہار بغیر قصور معاف کرنے کے لیا گیا
ہے اوسکے بیان سے بالکل راست گفتاری معلوم ہوتی ہے یہ رزیڈنسی مین بہت دنون سے نوکر تھا
چونکہ اس سے کار بد سرزد ہوا تھا لہذا اسنے کنوین مین گر کر خودکشی کا ارادہ اسوجہ سے کیا تھا کہ اگر
اہالی کمیشن اسباب مین غور فرمائین گے تو اونکو بخوبی معلوم ہوگا کہ اس شخص نے ضرور زہر دینے کی
کوشش کی دامودر پنتھہ کی گواہی کی تصدیق گیکواڑ کے کاغذات سے ہوتی ہے کیونکہ اون کاغذات
مین اکثر خرچ ایسے لکھے ہوے ہین جو گیکواڑ نے رزیڈنسی کے نوکرون کو روپیہ دیا تھا مہاراجہ کے
خانگی حساب مین اوسنے تحریر کیا ہے کہ تین ہزار روپیہ کے ہیرے خریدے گئے اور ایک جگہہ تحریر ہے
کہ اٹھارہ سو روپیہ کا ایک تیل گیکوار نے منگوایا پس یہ سب فرضی حساب معلوم ہوتے ہین ہیم چند جوہری
کے اظہار بھی آپ کے سامنے لیے جاوینگے اون سے آپ کو معلوم ہوگا کہ کس قدر تغلب اور تصرف
دامودر پنتھہ کے حساب مین ہے اور کس قدر روپیہ کے ہیرے دامودر پنتھہ نے ہیم چند سے گیکواڑ

کیواسطے خرید کیے تھے۔

اب مین وہ حال بیان کرتا ہون جس سے گیکوار کے اوپر خاص مقدمہ ثابت ہوتا ہے مہاراجہ گیکواڑ ہر دوشنبہ اور پنجشنبہ کو کرنیل فیر صاحب کی ملاقات کو رزیڈنسی مین جایا کرتے تھے ۹ نومبر دوشنبہ کو بھی مہاراج حسب دستور کرنیل فیر صاحب کی ملاقات کو گئے اگرچہ کرنیل فیر صاحب کی طبیعت اوسدن بسبب زہرآلود شربت پینے کے کسیقدر ناساز تھی مگر مہاراج سے ملاقات کی اور کہا کہ آج طبیعت میری ناساز ہے مہاراج نے کہا کہ میری طبیعت بھی کچھ ناساز ہے اور آج کل تمام شہر کو یہی بیماری ہے یہ سنکر کرنیل فیر صاحب خاموش ہو رہے اگر دامودر پنتھ کا بیان صحیح ہے تو یہ بات گیکواڑ کو معلوم ہو گئی تھی کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا ہے کیونکہ اونہون نے واپس آتے وقت راستہ مین یہ کہا تہا کہ کرنیل فیر صاحب کو آج زہر دیا گیا ہے اہالی کمیشن کو یہ بھی بات معلوم ہوگی کہ ایسی باتین پوشیدہ نہین رہ سکتی ہین پس تمام شہر مین اوسی دن اسبات کی افواہ اوڑ گئی کہ کسی شخص نے کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا ہے جب گیکوار پنجشنبہ کے روز تائے تو ان کے ہمراہ مسٹر دادابھائی نوروجی بھی تھے اونہون نے کہا کہ ہمنے ایسی افواہ شہر مین سنی ہے کہ آپ کو کسی شخص نے زہر دیا ہے تھوڑی دیر کے بعد مہاراج نے ایک یادداشت کرنیل فیر صاحب کو اس مضمون کی لکھ بھیجی کہ ہمنے سنا ہے کہ آپ کو کسی بدمعاش نے زہر دیا ہے اگر آپ فرمائیے تو ہم اوسکی تحقیقات کرین اب یہ بات بڑے تعجب کی ہے کہ اگر گیکواڑ کو کچھ بناوٹ نتھی تو اتنے روز بعد یہ یادداشت کیون بھیجی اونکو چاہیے تھا کہ جس روز زہر دیا گیا تھا یا جس دن اونھون نے سنا تھا اوسی روز یادداشت بھیجتے۔

مین نے کل کیفیت اس مقدمہ کی اہالی کمیشن کے روبرو بیان کی تاآپ سب لوگ اسپر غور فرماوین۔ جب آپ سب صاحب گواہون کے اظہارات سماعت کر لین گے اور سرجنٹ بیلین ٹاین صاحب بھی اپنے سوالات کر لین گے تب مین اپنی رائے اس مقدمہ مین دونگا اور اسوقت جن امور مین بحث کی ضرورت ہوگی بحث بھی کیجائیگی مجھکو اور کچھ کہنا باقی نہین رہا اب آپ شوق سے گواہونکو بلوائیے قبل اسکے کہ وکیل سرکار اپنی تقریر ختم کر کے بیٹھین اونھون نے یہ بھی کہا کہ یہان چند گواہ ایسے ہین کہ جو انگریزی اور ہندوستانی کو مطلق نہین جانتے ہین پس اون کے اظہارات لینے کیواسطے ایک کافی بندوبست کرنا ضرور ہے سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے جوابدیا

کہ جس زبان مین جو شخص اظہار دیگا اوسکا ویساہی ترجمہ کیا جاویگا اس بات کو صاحب
پریسیڈنٹ نے منظور کیا۔

مسماۃ امینہ آیا کا اظہار

مسٹر انورارٹی صاحب نے آیا کا اظہار لیا اور فلن صاحب اسکا ترجمہ کرتے جاتے تھے۔
آیا نے کہا کہ میرا نام امینہ ہے مجھکو وہ وقت یاد ہے جب مقام بڑودہ مین اول کمیشن مقرر ہوئی تھی
مین اوسوقت کرنیل فیر صاحب کی میم صاحبہ کی نوکر تھی اور جبتک وہ انگلستان نہین گئی تھین مین
اونھین کے پاس رہتی تھی بعد اون کے انگلستان جانے کے مین اونکی بہتجی یعنے بووی صاحب کی
میم صاحبہ کے پاس نوکر رہی مین گیکوار کو بخوبی جانتی ہون اور اون کے محل مین تین مرتبہ گئی تھی۔
اول مرتبہ جب مین فیر صاحب کی میم صاحبہ کے پاس نوکر تھی گئی تھی اور دو مرتبہ جب مین بووی صاحب
کی میم صاحبہ کے پاس نوکر تھی تب گئی تھی مین اون کے پاس پرانے محل مین گئی تھی خاص وقت تو
مجھے یاد نہین ہے مگر یہ جانتی ہون کہ رات تھی پہلی مرتبہ میرے ہمراہ فیضو گیا تھا ریذیڈنسی کے احاطے
مین جو کنوان ہے وہان تک مین اور وہ پیدل گئے اور وہان سے ایک گاڑی مین سوار ہوے بعد
طے مسافت کے ایک عالیشان مکان کے دروازے کے قریب ہماری گاڑی ٹھہری اور سالم ہمارے
پاس آیا سالم اور ہم اور فیضو تینون حویلی کے اندر زینہ پر چڑھ کے ایک مکان خاص مین جہان مہاراج
بیٹھے تھے گئے۔
س مسٹر ملول صاحب نے پوچھا کہ وہ کس قطع کا مکان بنا ہوا تھا اور اوسمین کے دروازے تھے۔
ج مجھکو یاد نہین ہے س مسٹر انورارٹی صاحب نے پوچھا کیا وہ مکان زینہ سے ملا ہوا تھا یا تمکو
زینہ پر چڑھ کے کچھ دور جانا پڑا تھا مگر مسٹر سرجنٹ بلینٹائن صاحب نے آیا کو اسکے جواب دینے سے
منع کیا کیونکہ یہ سوال محض فضول تھا س مسٹر انورارٹی صاحب نے پھر پوچھا کہ تم زینے سے اوپر چڑھ کے
کہان گئین ج مین ایک کمرے مین گئی اور سالم مہاراج کو میرے آنے کی اطلاع کرنے گیا تھوڑی
دیر کے بعد سالم اور مہاراج دونون وہان آئے مہاراج آکر ایک چوکی پر بیٹھ گئے اور مین اور فیضو
فرش پر بیٹھے اور سالم کھڑا رہا مہاراج نے مجھسے پوچھا کہ کچھ میم صاحبہ تو ہماری نسبت نہین کہتی تھین
مین نے کہا مجھسے آپ کی نسبت کوئی بات نہین کہی مہاراج نے کہا کہ اگر میم صاحبہ کچھ ہماری نسبت

کہین تو تم ہمکو سالم اور یشونت راؤ کے ذریعے سے خبر دینا مجھسے اور مہاراج سے صرف اسیقدر باتین
اول مرتبہ ہوئین بعد اس کے فیضو نے اپنی لڑکی کیواسطے جو مہاراج کا نوکر تھا ترقی کی سفارش کی
مگر مجھکو یاد نہین کہ مہاراج نے فیضو کو اسکا کیا جواب دیا بعد اسکے مین اپنے گھر چلی آئی دوسری دفعہ
تب مین مہاراج کے پاس گئی تھی جب مہاراج نوساری سے آئے تھے۔

اسکوبل صاحب نے کہا کہ ہماری اور سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب کی رائے ہے کہ ہم ۲-اپریل سے
لیکر ۲۶-مئی ۱۸۷۵ء تک کے حالات کا جب مہاراج نوساری مین تھے اظہار لین اور سوائے اسکے
اور اظہارات لینے مین ہمارا وقت ضایع ہوگا۔

امینہ بیان کرتی ہے کہ ماہ جون مین مہاراج نوساری سے واپس آئے تب مین پھر مہاراج کی حویلی مین
گئی کیونکہ سالم اور کریم نے مجھسے وہان کے جانے کے واسطے باربار کہا تھا اور کریم بھی میرے ہمراہ
گیا اوسوقت مینہ برس رہا تھا راہ مین مجھکو سالم ملا اور ہم تینون اوسی مکان مین جہان پہلے
گئی تھی گئی سالم نے بدستور میرے آنے کی مہاراج کو اطلاع کی مہاراج اوسی چوکی پر آکر بیٹھ گئے
جسپر پہلے روز بیٹھے تھے مین اور کریم مہاراج کے سامنے فرش پر بیٹھے مہاراج نے مجھسے پوچھا کہ
بیوی صاحب کی ہمصاحبہ تو میری نسبت کچھ نہین کہتی تھین مین نے اور کریم نے جواب دیا کہ ہمسے
کچھ نہین کہتی تھین مسٹر بیوی صاحب کو کچھ اختیار نہین ہے نہ اونکی ہمصاحبہ تمھارے حق مین کچھ
کہہ سکتی ہین یہ کہہ کر مین نے مہاراج کو سلام کیا اور وہان سے رخصت ہوئی بعد تھوڑی دیر کے
سالم نے آکر مجھسے کہا کہ یشونت راؤ کے گھر جاکر دو سو روپیے لے آنا چنانچہ وہ روپے مین لے آئی اونمین
سے سو روپیہ مین نے لیے اور سو روپیہ کریم کو دیے۔

ٹفن کھانے کے واسطے اجلاس برخاست ہوا۔

بعد ٹفن کھانے کے پھر اجلاس شروع ہوا ملہر راؤ گیکواڑ بعد ٹفن کے اجلاس مین موجود نتھے۔

امینہ بدستور اپنا اظہار بیان کرتی ہے کہ تیسری مرتبہ ماہ رمضان مین مہاراج کی حویلی مین گئی اس مرتبہ
میرے ہمراہ ایک لڑکا چھوٹو نامی تھا مین بدستور گاڑی مین سوار ہو کر مہاراج کی حویلی مین پہونچی سالم کو مینے
مہاراج کی حویلی کے دروازے پر پایا سالم نے بدستور جاکر مہاراج کو میرے آنے کی اطلاع کی مہاراج
اوسی مکان مین جہان دو مرتبہ سابق مجھسے ملے تھے تشریف لائے چونکہ مین نے سرکار انگریزی کا نمک

کھایا ہے اسواسطے مین راست راست بیان کرتی ہون مین کچھ بھی نہ چھپاؤنگی اس مرتبہ مہاراج نے مجھسے پہلے یہ پوچھا کہ بیوی صاحب کی میمصاحبہ تو میری نسبت کچھ نہین کہتی تھین مین نے جواب دیا کہ جب ہماری بڑی میمصاحبہ یہان آوینگی تب ہم آپ کی سفارش کرینگے اور بیوی صاحب کی میمصاحبہ آپ کیواسطے کچھ نہین کرسکتی ہین بعد اسکے سالم نے کہا کہ صاحب کے اوپر جادو تو اثر کیا ہے یا نہین پیشے مہاراج اور سالم دونون سے کہا کہ جادو کا نام نہ لو صاحب لوگون پر جادو اثر نہ کریگا اگر تم کچھ اونکے اوپر کروگی تو بہتر نہوگا مجھکو جادو کا نام سنکر بہت خوف ہوا اور مین مہاراج سے رخصت ہوکر چلنے لگی مگر سالم نے مجھکو بٹھالیا اور کہنے لگا کہ ایسی جلدی نہ کرو ذرا ہماری بات سنو تمکو عمر بھر کی روٹیان مہاراج کے یہان سے ہوجاینگی اور مہاراج تمکو نہال کردینگے مہاراج کے دل کی حسرت کو پورا کرو اور مہاراج تمھارے شوہر کو بھی نوکری دینگے یہ سنکر مینے جواب دیا کہ ابتک مین بھوکی نہین مرتی تھی مین نے انگریزی نوکری کی ہے مجھکو کچھ مہاراج کی نوکری کی خواہش نہین ہے مین وہان سے چلی اور چلتے وقت کہا کہ تم کسی کے کہنے سے صاحب پر کچھ مت کرنا اگر صاحب پر کچھ نقصان پہونچیگا تو تمھارے حق مین برا ہوگا یہ سنکر مہاراج خشمگین ہوئے اور سالم سے کہا کہ آیا کو یہان سے لیجاؤ بعد اسکے سالم نے تھوڑی دیر کے بعد پچاس روپیے مجھکو دیے جو کچھ واقعہ گذرا تھا مینے تمام و کمال اپنے شوہر کو کہ وہ مجھسے بہت دور تھا خط کے ذریعے سے اطلاع دی اور اوسکو اپنے پاس بلوالیا اور جو خطوط مینے اپنے شوہر کو لکھے تھے وہ سب عبدالرحمٰن سے لکھوائے تھے ۔

س ۔ مسٹر انورارلی صاحب نے آیا سے پوچھا کہ تمنے سوٹر صاحب کے سامنے اظہار دیے تھے یا نہین ۔

ج ۔ ہان مینے سب اظہار دیے تھے لیکن مین بیمار تھی ڈاکٹر سیورڈ صاحب اسبات کو بخوبی جانتے ہین اور اونھون نے میرا معالجہ کیا تھا ۔

سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب کے سوالات جرح

س ۔ تمنے پچاس روپیے کیا کیے ج ۔ مین نے رمضان کے مہینے مین فقیرون کو کھانا کھلایا تھا ۔

س ۔ کیا اوسوقت تم اور تمھارے شوہر ایک ہی مکان مین رہتے تھے ج ۔ ہان صاحب ایک ہی مکان مین رہتے تھے س ۔ کیا اوسکو اس تمھارے پچاس روپیہ کا حال معلوم ہوگیا تھا ۔ ج ہان

صاحب مین نے لکھ دیا تھا۔ س۔ تمنے کل کیفیت ان پچاس روپیون کی بیان کردی تھی ج۔ نہایت رو کر جواب دیا اور ایک موٹھہ کا غذ دن کا کہ ناکہ یہ میرے سرٹفکیٹ ہین صاحب مین جھوٹ نہین بولتی ہون مین پانچ مرتبہ انگلستان ہو آئی ہون (اس بات کو سنکر تمام اجلاس ہنسنے لگا)
س۔ وہ جو سو روپیے پہلے تمکو مہاراج سے وصول ہوے تھے اوسکا بھی حال تمنے اپنے شوہر سے بیان کیا تھا۔ ج۔ ہان مین نے کہا تھا کہ مجھکو دو سو روپیون مین سے آدہا ملا ہے اور یہ بھی کہا تھا کہ یہ روپیہ مہاراج نے اپنی شادی کے انعام مین مجھکو دیا ہے س۔ ہمکو معلوم ہوا کہ تمنے اپنے شوہر سے یہ نہین کہا کہ مہاراج نے یہ روپیہ واسطے زہر دینے فیر صاحب کے بطور سازش کے ترغیباً دیا ہے ج۔ زہر دینے کا تو مہاراج نے مجھسے کچھہ ذکر نہین کیا تھا س۔ تمسے مہاراج نے اشارےمین کہا تو تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیدو ج۔ مجھسے تو کوئی ایسی بات نہین کہی س۔ جب تم بیسری بار گئی تھین تو تم سے کچھہ اسکے بارے مین کہا تو تھا۔ ج۔ یہ مجھسے نہین کہا تھا کہ زہر دو مگر اون کے کہنے سے کیقدر شک ہوا تھا س۔ تمنے اپنے شوہر سے صاف صاف کیون نہ کہا کہ مہاراج ہم سے یہ کہتے تھے ج۔ مجھکو ایک بازاری افواہ معلوم ہوئی اس باعث سے یہ بات مین نے ظاہر نہ کی۔
س۔ اچھا تم یہ بتاؤ کہ مہاراج کے کہنے سے تم کیا سمجھی تھین ج۔ مین کچھہ زہر کی نسبت نہین سمجھی تھی۔
س۔ اچھا مہاراج اور سالم کی طرز گفتگو سے تمکو زہر دینے کا خیال گذرا تھا۔ ج۔ ہان مجھکو کسیقدر گمان ہوا تھا اور مین اسیواسطے نہایت خائف اور ہراسان ہوئی تھی س۔ اچھا جب تم نہایت خائف ہوئی تھین تو پھر کسواسطے اپنے شوہر سے تمنے اطلاع نہین کی ج۔ مینے صرف اتنا ہی اپنے شوہر سے کہا تھا کہ صاحب کے دل پھیرنے کیواسطے مہاراج کچھہ دینا چاہتے ہین بابت زہر دینے کے مینے کچھہ بیان نہین کیا س۔ تمکو یقین تھا کہ صرف مہاراج کرنیل فیر صاحب کے دل کو پھیرنا چاہتے تھے یا اونکا مطلب زہر دینے سے بھی تھا ج۔ مین اونکا مطلب زہر دینے سے سمجھی تھی کیونکہ مین نے پیڈرو اور راؤجی حوالدار کو باتین کرتے سنا تھا س۔ کیا تمکو پیڈرو اور راؤجی کے کہنے سے معلوم ہوا تھا کہ مہاراج زہر دیا چاہتے ہین یا تمکو مہاراج اور سالم کے خود طرز کلام سے ثابت ہوا تھا۔ ج نہین مجھکو فقط پیڈرو اور راؤجی کے کلام سے معلوم ہوا تھا س۔ اگر یہ دونون تمسے کچھہ بات نہ کہتے تو تمکو کیا گمان ہوتا۔ ج اگر یہ دونون نہ کہتے تو مجھکو زہر کی نسبت کچھہ گمان نہوتا س۔ تمسے اور پیڈرو

اور راؤجی نے زہر کے بارے مین کب کہا تھا ج۔ وہ مہاراج کے بڑے رفیق ہین س۔ مین یہہ
پوچھتا ہون کہ اون دونون نے تم سے کب کہا تھا ج۔ پیدرو اور راؤجی نے مجھ سے کچھ نہین کہا تھا
وہ دو شخص اور ہین جنھون نے مجھ سے کہا تھا س۔ تمنے ابھی ہمسے کہا تھا کہ پیڈرو اور راؤجی نے
ہمسے کہا ہے ج۔ مین نے سوچ سمجھ کے نہین کہا تھا س۔ کیا تم اسوقت بدحواس ہو ج۔ مین
اچھی ہون مگر میرے ہاتھ پاؤن گرے جاتے ہین س۔ اچھا اگر پیڈرو راؤجی نے تمسے نہین کہا تو
پھر اون دو شخصونکا نام بتاؤ ج۔ اون دو شخصون کا نام کریم اور قاضی ہے س۔ اونھون نے
تمسے کب کہا تھا ج۔ جب مین مہاراج کے یہان تیسری مرتبہ گئی تھی اوس سے ایک مہینہ پیشتر اونھون
نے مجھ سے فقط اس قدر بیان کیا تھا کہ مہاراج کسی صاحب کو زہر دینا چاہتے ہین س۔ تم فقط اتنے
کلام سے کہ کسی صاحب کو زہر دینا چاہتے ہین فیر صاحب کے نام کی تخصیص کیونکر سمجھ گئین ج۔ مین
ایک قرینے سے سمجھی کہ مہاراج کو سواے کرنیل فیر صاحب کے اور کسی سے مطلب نہین ہے س۔ پھر تمنے
صاحب سے کیون نہ کہا کہ مہاراج آپ کو زہر دینا چاہتے ہین ج۔ یہ بات تو ایسی تھی کس اعتبار پر
مین صاحب سے بیان کرتی س۔ مجھ کو جواب دو کہ تمنے صاحب سے کہا یا نہین۔ ج۔ نہین کہا۔
س۔ کیا تمکو یہ خیال نہوا کہ اپنے آقا کی جان کو اس قدر اطلاع کر دینے سے گو کہ وہ خیالی ہو بچا لین۔
ج۔ مجھ کو یہ خیال نہین تھا کہ کوئی نوکرون مین سے زہر دیگا ورنہ مین ضرور اطلاع کر دیتی س۔ کیا تمکو
مطلق اسکا خیال نتھا کہ فیر صاحب کے نوکر صاحب کو زہر دین گے ج۔ ہان مین قسم کھاکے کہتی ہون
کہ مجھ کو اسکا خیال نتھا س۔ تمنے پیدرو اور راؤجی کا جو نام لیا تھا وہ کسواسطے لیا تھا ج۔ مینے
اسوجہ سے اونکا نام لیا تھا کہ وہ مہاراج کے بڑے رفیق اور محرم راز ہین مگر مجھ کو یہ یقین نہین تھا کہ
پیڈرو اور راؤجی صاحب کو زہر دینگے س۔ تمکو کیون یقین نتھا ج۔ مین نے آج تک نہین سنا تھا
کہ کسی نوکر نے اپنے آقا کو سرکاری عملداری مین زہر دیا ہو س۔ پھر تمکو کس بات کا خوف ہوا ج۔
مجھ کو اوس بات کے سننے سے خوف ہوا س۔ جب تم اس بات کو غلط سمجھتی تھین تو پھر تمکو خوف کیون ہوا۔
ج۔ مین اسواسطے ڈری تھی کہ کہین مہاراج مجھ کو ہلاک نہ کروا ڈالین س۔ اگر تمکو اپنے مارے جانیکا
خوف تھا تو تمنے پھر فیر صاحب سے کسواسطے اطلاع نہین کی ج۔ مین نے اس لیے اطلاع نہین کی
کہ مجھ کو یقین تھا کہ کوئی بنگلہ پر صاحب کو نہین مار سکے گا س۔ تمنے اپنے شوہر سے زہر دینے کی نسبت

کچھہ کہا تھا ج - ہان مین نے کہا تھا کہ مہاراج کرنیل فیر صاحب کو زہر دینا چاہتے ہین - س تمنے یہ کب کہا تھا - ج - مجھہ کو نہین معلوم - س - اچھا خیال کرکے یاد کرو کہ کب کہا تھا - ج - مینے اپنے شوہر سے زہر دینے کے بارہ مین کبھی نہین کہا تھا - س - اچھا خیال کرو کہ کبھی تمنے کہا تھا یا نہین - ج - مجھہ کو بالکل یاد نہین پڑتا کہ مین نے زہر کے بارے مین کچھہ کہا تھا یا نہین - س - اچھا تمکو کیا یاد پڑتا ہے - ج - اتنا مین نے اپنے شوہر سے بیان کیا تھا کہ مجھسے مہاراج نے فقط اس قدر کہا ہے کہ صاحب کو کوئی ایسی چیز دینا چاہیے جس سے اونکا دل پھر جاے - س - یہ تمنے کب کہا تھا - ج - جس وقت مین تیسری مرتبہ مہاراج کے یہان گئی تھی اوسکے ایک روز بعد مین نے کہا تھا -

اب ساڑھے چار بجے کا وقت ہوگیا تھا سر جنٹ بیلن ٹاین صاحب نے مخاطب ہوکر اہالی کمیشن سے کہا کہ اجلاس کا برخاست ہونا ضرور ہے کیونکہ اگر سوالات جرح آیا سے مین اور زیادہ کرون گا تو شام ہوجایگی پس صاحب پریسیڈنٹ نے اجلاس کو برخاست کیا -

اہالی کچہری کے جلسہ اور گفتگو کا بیان ٹائمس آف انڈیا کے خاص کارسپانڈنٹ کی تحریر سے نقل ہوا ✣

اس مکان مین جہان اجلاس کمیشن کا شروع ہوا پہلے صاحب گنٹومنٹ مجسٹریٹ کی کچہری تھی مگر واسطے کمیشن کے کچھہ کمرے جدید بنائے گئے ہین مکان کچہری کا ... فٹ لمبا اور پچیس فٹ چوڑا ہے اور مشرق کی جانب ایک اونچا چبوترہ بنا ہے جہان ممبران کمیشن کے بیٹھنے کی جگہہ مقرر ہے ساڑھے دس بجے سلامی کی توپین سر ہوئین اوس سے معلوم ہوا کہ اب ممبران کمیشن واسطے اجلاس کے آنے والے ہین - پہلے مہاراجہ سیندھیا وہان آئے - تھوڑی دیر کے بعد سر لوئیس پیلی صاحب اور مہاراجہ ایک ہی گاڑی پر سوار ہوکر آئے اور جو خاص جگہہ گیکواڑ کیواسطے پہلے سے مقرر ہوئی تھی وہان بیٹھے - سر رچرڈ کوچ صاحب کی کرسی بیچ مین تھی داہنی طرف مہاراجہ سیندھیا اور بائین طرف مہاراجہ جے پور تھے مہاراجہ سیندھیا نفیس پوشاک پہنے ہوے تھے مہاراجہ جے پور اپنے ملک کی خوش انتظامی مین مشہور ہین اونھون نے حقیقت مین انتظام معقول

کر رکھا ہے اونکے بشرے سے ذہانت اور عقلمندی اور ہوشیاری پائی جاتی ہے آنکھوں پر چشمہ طلائی لگائے ہوے تھے اونکی متانت مزاج اور وقار دانش سے معلوم ہوتا تھا کہ اونکا تشریف لانا اس مقدمے کے لیے نہایت نافع ہوگا آج پہلی گواہ امینہ تھی قبل دیکھنے اسکی صورت کے جب میں نے اسکا پیارا نام سنا تو مین سمجھا کہ کوئی پرستان کی پری یا جنت کی حور ہوگی مگر افسوس امینہ اگرچہ تیری آنکھیں سیاہ ہین مگر اوسکی سیاہی ایسی بدنما ہے کہ زاغ شب کی سیاہی کو بھی اوس سے کچھ نسبت نہین ہے امینہ مسن ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حقہ پیتی ہے کیونکہ بوقت اظہار اسنے یہ بیان کیا کہ میری قوت اور اک کو نہایت ضعف ہے یہ پانچ مرتبہ انگلستان گئی ہے اس کے پاس بہت سے سرٹفکیٹ ہیں

اجلاس روز دوم

۲۴ - فروری ۱۸۷۵ع - مقام بڑودہ - آج وقت مقررہ پر سب ممبران کمیشن موجود ہوے پہلے دن سے زیادہ آج آدمیون کی کثرت تھی اور آفتاب کی تمازت سے دن بھر گرمی بہت رہی گیارہ بجے سر لوئیس پیلی صاحب کے ہمراہ گیکواڑ آئے مہاراجہ سیندھیا سفید کپڑے پہنے ہوے تھے اور زرد پگڑی مرہٹی سر پر بندھی باقی اور ممبران کمیشن مثل روز اول کے کپڑے پہنے ہوے تھے - سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب بدستور آیا سے سوالات جرح کرتے رہے خاص اظہارات جو امینہ سے لیے گئے وہ یہ تھے کہ آیا خان بہادر اکبر علی یا اونکی لڑکی حمید العلی نے امینہ کو دھمکا کر اوس سے اظہارات لیے ہین آج آیا کے اظہارات مین ہنسی اور مذاق ہوتا رہا جب سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب نے آیا سے پوچھا کہ تمکو گیکواڑ کے پاس جانے سے کیون انکار تھا تو مسماۃ امینہ نے اجلاس کے روبرو اپنے جغرافیہ کے علم کو ظاہر کیا اوسنے کہا کہ مین بڑودہ کو نہین جانتی یہ کہکر زار زار رونے لگی اور کہنے لگی کہ بمبے کانپور بمبئی جبل پور اور شملہ اور انگلستان کو دیکھا ہے اور ان مقامون مین بہت دن رہی ہون یہان تک کہ وہ عرب تک پہونچ گئی تھی - سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب اوسکو ٹھہرا کر پھر بڑودے مین لے آئے امینہ نے کہا کہ مین سفر کے حق مین سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب سے کچھ کم نہین ہون جب اکبر علی کی نسبت اوس سے پوچھا گیا تو بولی کہ مین اکبر علی کو مدت سے جانتی ہون بعد اس کے فیضو گواہی کی جگہہ پر آیا اسکی ڈاڑھی نہایت خوبصورت اور سیاہ تھی اور سب گواہون مین یہی گواہ بہت خوبصورت تھا اسنے کہا کہ مین ایک مرتبہ آیا کے ساتھ گیکواڑ کے یہان گیا تھا میرے سامنے مہاراج نے کچھ ذکر جادو کا نہین کیا

اسکے بعد ایک ایماندار گاڑی بان گواہی کے لیے آیا اوسنے صاف صاف جس طرح اسکی گاڑی کرایہ کی گئی تھی اور جس طرح اینہ مہاراج کے یہان گئی تھی سب بیان کیا بعد اسکے اپنی مخلصی کی درخواست کی سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے گاڑیبان سے پوچھا کہ تمکو سرکار نے کیون قید کیا تھا اوسنے جواب دیا اس لیے مجھے قید کیا تھا تاکہ مین اس کیفیت کو کسی سے بیان نہ کرون چونکہ میرے اظہارات سرکار کے رو برو گذر گئے اب مجھ کو گھر جانیکی اجازت ملے ایک نہایت ہنسی کی بات اسکے اظہار مین ہوئی یعنے جب سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے پوچھا کہ تمھارے گھر مین کون ہے اور تمھاری شادی ہوئی یا نہین پہلے تو اوسنے جواب دیا کہ میری شادی نہین ہوئی ہے پھر تھوڑی دیر کے بعد یاد کرکے کہا کہ میری شادی ہو گئی ہے شیخ کریم کا اظہار اس طرح پر ہوا کہ مین آپکے ساتھ ایک مرتبہ مہاراج کے یہان گیا تھا مگر مجھ کو یاد نہین کہ مہاراج نے آپ سے کیا کہا۔

ان دو روز مین چار گواہون کے پورے اظہارات لیے گئے ایک گواہی تو نہایت اس مقدمے کے واسطے مفید ہے اور باقی تین گواہون کے اظہارات آپس مین مختلف ہین اور ایک دوسرے کی تردید کرتا ہے یہ بات اہالی کمیشن کے بخوبی ذہن نشین ہو گئی کہ آیا ضرور مہاراج کے پاس گئی مگر ہم یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ آیا اینہ کو مہاراج نے فیر صاحب کے زہر دینے کے صلاح اور مشورے کے واسطے بلایا تھا یا میم صاحبہ کے متفق کرنے کے واسطے گیکواڑ آج کے روز زیادہ متردد معلوم ہوتے تھے آیا سے بیلن ٹائن صاحب نے پھر سوالات جرح کے کرنے شروع کیے۔ س۔ تمکو یاد ہے کہ کس روز فیر صاحب کو زہر دیا گیا تھا۔ ج۔ مجھے کو یاد نہین۔ س۔ تمکو اوس دن کی کیفیت معلوم ہے۔ ج۔ مجھ کو نہین معلوم۔ س۔ جس دن اونکو زہر دیا گیا تھا تمنے اوسی روز خبر پائی تھی یا نہین۔ ج۔ نہین مجھ کو چند روز کے بعد معلوم ہوا تھا۔ س۔ تم اوس وقت کہان تھین جس وقت تمکو خبر ملی تھی۔ ج۔ مین ریذیڈنسی مین تھی۔ س۔ تو تمکو ضرور یاد ہونا چاہیے۔ ج۔ نہین صاحب مین اس کیفیت سے واقف نہین ہون اور مجھ کو اوس دن خبر نہین ملی تھی۔ س۔ جب تمکو خبر ملی تھی تو تمنے کسی اور سے بھی بیان کیا تھا۔ ج۔ مینے کسی سے بیان نہین کیا۔ س۔ تمکو معلوم ہے کہ تمھارے شوہر کے اظہارات کرنیل فیر صاحب نے لیے تھے۔ ج۔ ہان مجھ کو معلوم ہے۔ س۔ تمکو یہ یاد ہے کہ تمنے اپنے شوہر سے بیان کیا تھا کہ فیر صاحب کو زہر دیا گیا ہے۔ ج۔ مجھ کو یاد نہین۔ س۔ اچھا کل جس وقت سے تمھارے اظہارات لیے گئے ہین

تمنے اپنے شوہر سے ملاقات کی یا نہین ج مجھکو اسکی بڑی ممانعت ہے س کسنے تمکو ممانعت کی ہے ج خان بہادر نے س کل سے کوئی پولیس والا بھی تمھارے پاس آیا ہے ج نہین کوئی نہین مین سچ کہتی ہون کہ مجھسے اورکسی سے باتین نہین ہوئین س تمنے کل یہ بات جو کہی تھی کہ مین نے قاضی اور کریم سے سنا تھا کہ مہاراج چاہتے ہین کہ فیر صاحب کو زہر دیا جاوے یہ بات سچ ہے ج ہان یہ بات سچ ہے اور جو کچھ مینے کہا ہے اوسکو نہ بدلون گی س یہ بات سچ ہے کہ جب مہاراج سے تمسے تیسری ملاقات ہوئی تھی تو مہاراج نے تمسے کہا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو تمھارے ہاتھ سے زہر دیا جاوے ج نہین صاحب مجھسے نہین کہا صحیح حال مین نے پہلے ہی آپ سے گذارش کیا س تمنے جو مہاراج کے سوال کے جواب مین غصہ سے انکار کیا تھا تو وہ غصہ اور انکار کس سبب سے تھا ج مین نے فقط یہ کہا تھا کہ تم صاحب کے ساتھ کسیطرح کی بدسلوکی نہ کرنا ورنہ پشیمان ہوگی س تمنے جو بدسلوکی کی لفظ کہی اوس سے کیا مطلب تھا ج میرا مطلب وہی ہے وہ تھا جو مہاراج نے مجھسے کہا تھا س کیون تمنے اپنے اظہارات پہلے بھی دیے ہین ج ہان مین نے سوٹر صاحب اور خان بہادر کے سامنے اپنے اظہارات دیے تھے س تمنے کب اپنے اظہارات اون کے روبرو دیے تھے ج جب سوٹر صاحب بمبئی سے آئے تھے س تمکو یاد ہے کہ تمھارے اظہارات سوٹر صاحب کے روبرو لکھ لیے گئے تھے ج پہلی مرتبہ میرے اظہارات نہین لکھے گئے تھے س پہلی مرتبہ جب تمھارے اظہار لیے گئے اور قلمبند نہین ہوے اوسوقت کون کون لوگ تھے ج خان بہادر اور گاڑیبان اور ایک لڑکا س خان بہادر مین سے کون تھا کیا اکبر علی تھا ج مین تو صرف خان بہادر کو جانتی ہون مین اوسکے نام سے آگاہ نہین ہون س کیا وہ باپ تھا یا بیٹا تھا ج مین اس بات کو نہین جانتی س مین تو خان بہادر کو خورجنٹ صاحب کے وقت سے جانتی ہون مین نے اوسکو بمبئی مین دیکھا ہے اکبر علی واسطے شناخت کے اجلاس مین بلائے گئے اوسنے فورًا اونکو پہچان لیا سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اکبر علی سے کہا کہ آپ اس گرم کچہری مین زیادہ دیر تک نہ بیٹھیے اس بات کو سنکر اجلاس مین قہقہہ ہوا س تم کے روز تک سوٹر صاحب کو اپنے اظہارات دیا کین ج دو روز تک سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اجلاس کی طرف مخاطب ہو کر کہا

کہ مجھکو آیا کے اظہار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قید کی گئی تھی۔ مترجم صاحب آپ اس سے پوچھیے کہ آیا یہ قید رہی تھی یا نہین۔ مترجم صاحب نے اوس سے پوچھا۔ س۔ کیا تو قید تھی۔ ج۔ ہان مین قید رہی تھی۔ س۔ اکبر علی کے روبرو اپنے اظہارات دینے سے پہلے تم قید رہی تھین۔ ج۔ ہان مین اپنے اظہارات دینے سے پہلے قید ہوئی تھی۔ س۔ مسٹر ملول صاحب نے کہا کہ آیا تم پہلے اپنے اظہار دینے سے قید ہوئی تھین۔ یا بعد۔ اسکو مفصل بیان کرو۔ ج۔ مین نے اکبر علی سے کہا کہ مین بہت بیمار ہون اور مجھکو جب آرام ہوجایگا تب مین اپنے اظہارات دونگی۔ س۔ یہ ہمارا جواب نہین ہے ہمارے سوال کا جواب دو۔ ج۔ مین اوسی دن قید کی گئی تھی۔ س۔ مترجم صاحب نے آیا سے پوچھا کہ جب تمنے اکبر علی کو اپنے اظہار دیے تو اوس سے پہلے قید ہوگئی تھین یا نہین۔ ج۔ مین نے اکبر علی سے کہا کہ مین بہت بیمار ہون جب مجھکو آرام ہوجایگا جب مین تمکو جواب دونگی۔ س۔ سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ یہ میرے سوال کا جواب نہین ہے۔ جب تمنے اکبر علی کے روبرو اپنے اظہار دیے تھے تو تم بیمار تھین مگر یہ بتاؤ کہ پہلے تمکو قید کیا تھا یا اوسکے بعد۔ ج۔ مین قید نہتی مین اپنے گھر مین آرام سے سو رہی تہی۔ مسٹر ملول صاحب نے کہا کہ یہ سوال کے جواب کو نہین سمجھی اس سے پھر پوچھو کہ اوس حالت مین کہ جب یہ بیمار تھی قید بھی تھی۔ س۔ سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ صرف مین اس سے یہ پوچھنا چاہتا ہون کہ جب اکبر علی نے تمسے اظہار لیے تھے اوسوقت تم قید تھین یا آزاد۔ ج۔ مین اپنے پلنگ پر بسبب بیماری کے بیہوش پڑی تھی مجھکو خبر نہین۔ س۔ اسکا جواب دو کہ جسوقت اکبر علی نے تمسے اظہارات لیے اوسوقت تم قید تھین یا نہین۔ ج۔ جب اکبر علی میرے پاس آیا تو اوسنے میرے اظہارات لینا چاہے چونکہ مین بہت بیمار تھی مین اوسکو اپنے اظہارات نہ دے سکی۔ مجھسے وہ کہہ گیا کہ تم یہان سے نہ جانا سرجرڈ میڈ صاحب نے کہا کہ اوسکے جواب سے عیان ہے کہ وہ قید نہتی۔ س۔ سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے پھر پوچھا کہ تمنے جب اپنے اظہارات دیے اوسکے بعد تم اپنے گھر مین رہین یا سرکار کی حوالات مین سپرد کی گئین۔ ج۔ مین اپنے مکان مین تھی اور میرے مکان کے باہر پہرہ تھا میرے پاس میرا شوہر نہین آسکتا تھا اسکو دو روز کے بعد مین اسپتال گئی۔ س۔ تمنے اکبر علی سے کہا کہ مین نہایت بیمار ہون۔ ج۔ ہان مین نے کہا تھا۔ س۔ تمنے اپنے اظہارات اکبر علی کو پہلے دیے تھے یا مسٹر صاحب

کو نہ ج - مین نے اکبر علی سے کچھ بھی نہین کہا تھا - س - اچھا ابھی تو تمنے کہا تھا کہ مین نے اکبر علی کو اظہار دیے اور اوسوقت ایک لڑکا اور گاڑیبان موجود تھا - ج - ہان یہ بات سچ ہے - س بہت اچھا کیا تمنے اپنے تینون مرتبہ جانے کا حال اکبر علی سے نہ کہا ہوگا - ج - نہین مین نے کل حال نہین کہا - س - تمنے کسواسطے نہین کہا - ج - مین اوسوقت بہت بیمار تھی آپ ڈاکٹر سیورڈ صاحب سے پوچھ لیجیے - س - تمنے سوٹر صاحب کو کے روز بعد اکبر علی کے دیکھا - ج - دو روز بعد - س - تم اوسوقت کہان تھین - ج - مین اسپتال مین تھی - س - وہان کوئی سپاہی تہا - ج - وہان کوئی نتہا لیکن جب مین بیوی صاحب کی بنگلہ مین گئی تھی اوسوقت میرے اوپر ایک سپاہی متعین تھا - س - جسوقت سوٹر صاحب آئے اوسوقت اور کون تہا - ج - وہان کئی سپاہی تھے اور اکبر علی اور عبد العلی تھے - س - کتنے سپاہی تھے - ج - مجھکو یاد نہین ہے - س - سوٹر صاحب نے تمھارے اظہارات لکھ لیے تھے - ج - لکھ لیے تھے - س - کیا تمنے اپنے کل اظہارات دیے - ج - ہان صاحب دیے - س - کچھ سوٹر صاحب نے زہر دیے جانے کے بارے مین تم سے پوچھا تھا - ج - ہان صاحب پوچھا تھا - س - تمنے اوسکی نسبت کیا جواب دیا - ج - مینے کہا کہ مین کچھ نہین جانتی - س - تمسے سوٹر صاحب نے یہ بھی پوچھا تھا کہ مھاراج نے زہر دینے کے بارے مین تمسے کچھ کہا تھا - ج - ہان پوچھا تھا مگر مینے کچھ جواب نہین دیا - س - اب یہ بتاؤ کہ اکبر علی یا عبد العلی نے تم سے کہا تھا کہ مھاراج نے زہر دینے کی نسبت کچھ تمسے کہا ہے جلد بتاؤ - ج - مجھ کو اونھون نے دہمکایا تھا کہ تمسے اگر کہا ہے تو جلد بتاؤ اور مجھسے اقرار کرانا چاہا مگر مجھکو جو کچھ معلوم تھا وہ بیان کیا - س - سوٹر صاحب کے روبرو اونھون نے تمکو دہمکایا تھا - ج - مجھ کو اونھون نے نہین دہمکایا - س - تمنے ابھی کیون کہا تھا کہ مجھکو دہمکایا تھا - ج - مین نے نہین کہا -

سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اوسکے پہلے اظہارات کو مترجم صاحب کے اظہارات سے ملایا اور صاحب پریسیڈنٹ کے اظہارات بھی ملائے گئے تو اوسمین پایا گیا کہ اوسنے بیان کیا تھا کہ مجھے دہمکایا تھا - س - سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے پھر آیاسے پوچھا کہ تمنے کیون کہا تھا کہ اکبر علی اور عبد العلی نے مجھکو دہمکایا تھا یہ بات سچ ہے یا جھوٹ - ج - وہ بات جھوٹ ہے مجھے تو کسینے بھی نہین دہمکایا

مین نے شاید کہا ہوگا مگر مجھے تو خیال پڑتا ہے کہ مجھسے اکبر علی اور عبد العلی نے صرف تین سوال ہی پوچھے تھے دہمکایا نھین تھا۔ س۔ اب تمھارا نگھبان کون ہے۔ ج۔ مین اب قید ہون۔ س۔ کیا تم اکبر علی اور عبد العلی کی حراست مین ہو۔ ج۔ ہان مین اونکی حراست اور چند سپاہیون کے پہرے مین ہون۔ س۔ جب تمھارے اظہارات سوٹر صاحب نے قلبند کیے تھے وہ چلتے وقت تمکو سنایا تھا یا نھین۔ ج۔ اونھون نے مجھے اظہارات نھین سنائے۔ س۔ پھر تمھارے اظہارات اور کسی کے روبرو بھی سوٹر صاحب کے بعد لیے گئے تھے۔ ج۔ ہان ایک وکیل یا بیرسٹر کے روبرو مین نے اظہارات دیے تھے مین وکیل اور بیرسٹر مین فرق نھین جانتی ہون۔ س۔ تمنے سوٹر صاحب کے روبرو اور بھی کبھی اظہارات دیے تھے۔ ج۔ ہان صاحب دیے تھے جبکہ مین اسپتال مین تھی۔ مین آپ کے روبرو کبھی جھوٹ نہ بولونگی مین اس اجلاس کو خدا کے برابر جانتا ہون۔ س۔ کیا مسٹر سوٹر صاحب تمھارے پاس اسپتال مین آئے تھے۔ ج۔ مین نے خود سوٹر صاحب کو اسپتال مین بلوا بھیجا تھا اور مین نے اون سے کہا کہ جب مجھکو آرام ہو جاےگا تو مین کل اپنے اظہارات دونگی۔ س۔ تمنے کسکو سوٹر صاحب کے بلانے کو بھیجا تھا۔ ج۔ مین نے ڈاکٹر سویرڈ صاحب سے کہا تھا مجھے نھین خبر کہ اونھون نے کسکو بھیجا تھا۔ س۔ کیا وہ اکبر علی تھا یا عبد العلی تھا جسکو تمنے بھیجا تھا۔ ج۔ صاحب مین سپاہیون کے پہرے مین تھی مجھکو خبر نھین کہ سوٹر صاحب کے بلانے کو کون گیا تھا۔ س۔ اب مجھکو چند سوالات تم سے اور کرنے باقی ہین تم مہاراج کے پاس اول کے مرتبہ کیونکر گئین تھا۔ ج۔ مین بڑودہ مین پہلے کبھی نھین آئی اور مجھکو بڑودہ کے حالات نھین معلوم اور رو کر کہنے لگی کہ مین انگلستان پانچ بار ہو آئی ہون اور کانپور اور جبل پور اور شملہ اور نیمچ اور اور جگہہ بہ مدت تک رہی ہون اور عرب بھی ہو آئی ہون سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے یہ سنکر کہا اسمین شک نھین کہ تمھارے ہونے سے ان مقامون کی رونق مین فرق آگیا ہے اور اگر تم راستی سے ہمارے سوال کا جواب دوگی تو تم پھر ان مقامون مین چلی جاسکتی ہو مگر اب یہ بتاؤ کہ تم پہلے مرتبہ مہاراج کی حویلی مین کیونکر گئین۔ ج۔ سالم اور فیضو مدت سے تقاضا کرتے تھے کہ مہاراج کے پاس چلو مگر مینے انکار کیا۔ س۔ تم کسواسطے مہاراج کے پاس جانے سے انکار کرتی تھین۔ ج۔ مین نھین جانتی تھی کہ راجہ کے یہان کیونکر جاتے ہین اسیواسطے مین نے انکار کیا تھا تمنے سالم

سے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو۔ س۔ تم دامودر پنتھ کو جانتی ہو۔ ج۔ میں نہیں جانتی ہوں۔
س۔ یہ بات سچ ہے کہ تم نفیسو اور سالم کے کہنے سے زبردستی آگئی تھیں۔ ج۔ ہاں صاحب۔

وکیل سرکار نے پھر آیا امینہ کے اظہار لیے

س۔ تمنے ابھی کہا تھا کہ میں نے کسی وکیل یا بیرسٹر کے روبرو اپنے اظہارات دیے تھے یہ بات سچ ہے۔ مسٹر کلیولینڈ صاحب کی طرف مخاطب ہوکر۔ آیا یہ پوچھا گیا یہی وکیل تھے۔ ج۔ ہاں صاحب یہی وکیل تھے۔ س۔ جب تم اسپتال میں تھیں تو تمھارے پاس اکبر علی یا عبد العلی آئے تھے۔ ج۔ ہاں صاحب آئے تھے۔ س۔ سوٹر صاحب کو اظہار دینے کے بعد پھر بھی کبھی اکبر علی تمھارے پاس آئے تھے۔ ج۔ کبھی نہیں آئے۔ س۔ کوئی اور پولیس کا افسر تمھارے پاس آیا تھا۔ ج۔ کوئی نہیں آیا میں پولیس کے سپاہیوں کے پہرے میں تھی۔ س۔ تم کس اسپتال میں تھیں۔ ج۔ میں رجمنٹ کے اسپتال میں تھی۔ س۔ تمھارا کون ڈاکٹر علاج کرتا تھا۔ ج۔ مجھکو نام اوسکا نہیں معلوم مگر وہ رجمنٹ کا ڈاکٹر تھا۔ اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب بھی آیا کرتے تھے۔ س۔ تمنے پہلے کہا تھا کہ خان بہادر ہمارے پاس اسپتال میں ایک لڑکے کو ہمراہ لے کر آیا تھا یہ بات درست ہے۔ ج۔ ہاں صاحب یہ بات درست ہے۔ س۔ کیا تمنے پہلی مرتبہ خان بہادر کو دیکھا تھا۔ ج۔ ہاں صاحب پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ س۔ تمنے اوسکو کہاں دیکھا تھا۔ ج۔ میں اوسوقت اپنی چارپائی پر اپنے گھر میں پڑی تھی۔ س۔ تم اوس گاڑیبان کو جانتی ہو جو اکبر علی کے ساتھ آیا تھا۔ ج۔ ہاں صاحب جانتی ہوں۔ س۔ اوسکا کیا نام ہے۔ ج۔ اوسکا نام سیتی یا کوبی ہے۔ س۔ اکبر علی کے ساتھ کون لڑکا تھا۔ ج۔ میرا نوکر تھا اوسکا نام چھوٹو ہے۔ س۔ اچھا وہ باتیں بتاؤ جو اکبر علی سے اور تمسے اوسوقت ہوئیں۔ ج۔ میں نے اکبر علی سے کہا کہ میں بہت بیمار ہوں جب مجھکو آرام ہو جائیگا تو میں سب کیفیت بتاؤں گی۔ س۔ کیا بعد اکبر علی کے باتیں کرنے کے تمکو پہرے میں کر دیا تھا۔ ج۔ ہاں صاحب مجھکو پہرے میں کر دیا تھا۔ س۔ بعد اسکے تمنے اپنے شوہر سے ملاقات کی یا نہیں۔ ج۔ میرے پاس میرے شوہر کے آنے کی ممانعت ہوگئی تھی۔ س۔ جب کہ تم تیسری مرتبہ مہاراج کی ملاقات کو گئیں تو تم مہاراج سے خوف زدہ کیوں ہوئیں۔ ج۔ مجھسے قاضی اور کریم سے جو بات کہی تھی اوسکا خیال ہوا۔ س۔ جو بات کہ مہاراج نے

تمنے کی اوس سے اور قاضی اور کریم کی بات سے ایک ہی مطلب پایا جاتا تھا۔ ج۔ اول تو مین نھین سمجھی مگر بعد اوسکے مجھہ کو وہی مطلب معلوم ہوا۔ س۔ کیا تم انگریزی بولتی ہو۔ ج۔ مین انگریزی نھین بولتی مگر کسیقدر سمجھہ لیتی ہون ہماری ہمصاحبہ کبھی انگریزی بولتی ہین اور کبھی ہندوستانی۔ س۔ تم تین مرتبہ جو مہاراج کے پاس گئی تھین تو تینون مرتبہ اپنی ہمصاحبہ سے رخصت لیکے گئی تھین یا غیر حاضر ہوکر گئی تھین۔ ج۔ مین نے دو مرتبہ رخصت لی اور ایک مرتبہ غیر حاضری کی۔ س۔ تمنے بیان کیا ہے کہ ہمنے قاضی اور کریم کی زبانی زہر دیے جانے کا حال سنا تھا اچھا یہ بات تمنے سوٹر صاحب کے روبرو بھی کہی تھی۔ ج۔ ہان صاحب کہی تھی۔

صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ گاڑیبان کا نام تم جانتے ہو۔ ج۔ مین گاڑی بان کو نھین جانتی۔ اور نہ مین اوسکا نام جانتی ہون بعد تھوڑی دیر کے یاد کرنیکے کھا کہ شاید اوسکا نام صندل ہے۔ س۔ تمنے کبھی صندل کو دیکھا ہے۔ ج۔ مین نے صندل کو کبھی نھین دیکھا مگر ایک روز جب وہ گاڑی کا کرایہ کریم سے لینے کو آیا تھا تب دیکھا تھا۔ س۔ جو تمنے ابھی ہمسے کہا ہے کہ مین نے زہر دیے جانے کی نسبت سنا تھا اچھا تم یہ بتاؤ کہ تمنے اپنی تیسری مرتبہ مہاراج کے یہان جانے سے کتنے روز پیشتر سنا تھا۔ ج۔ مجھہ کو یاد نھین مگر مین جانتی ہون کہ بیس پچیس روز پیشتر مین نے سنا تھا۔ س۔ یہ بات تمنے ماہ رمضان کے درمیان مین سنی تھی یا آخر مین۔ ج۔ مجھہ کو اوسوقت یاد نھین مگر کرنیل فیر صاحب کے زہر دیے جانے سے بیس پچیس روز پیشتر مین نے سنا تھا۔ س۔ پھر جج میڈ صاحب نے پوچھا کہ تم ماہ رمضان مین مہاراج کے پاس کتنے روز پیشتر فیر صاحب کے زہر دیے جانے سے گئی تھین۔ ج۔ مین نھین بتا سکتی کہ مین کتنے روز پیشتر گئی تھی کیونکہ مجھہ کو یہ بات یاد نھین ہے مگر مین نے پیشتر زہر دیے جانے کے یہ بات سنی تھی۔

فیضو رمضان کا اظہار

فیضو رمضان نے بیان کیا کہ مین چوکیدار رزیڈنسی کا ہون اور بیس برس سے نوکر ہون مجھہ کو وہ وقت معلوم ہے کہ جب اول کمیشن یہان ہوئی تھی مین اوس آیا کو جانتا ہون جو ابھی گواہی دے چکی ہے مین آیا کے ہمراہ ایک مرتبہ گاڑی مین سوار ہوکر مہاراج کے یہان گیا تھا ہم دونون چھپا نیر دروازے سے مہاراج کی حویلی مین زینے پر چڑھ کر ایک اوپر کے کمرے مین

گئی اور ہم فرش پر جاکر بیٹھ گئے اوس کمرے مین ایک بڑا آئینہ رکھا ہوا تھا اور ایک چوکی بھی رکھی تھی سالم نے جاکر مہاراج سے ہمارے آنے کی اطلاع کی مہاراج آکر اوس چوکی پر بیٹھ گئے مہارانی نے آیا سے کہا کہ تم ہمارے پاس کیون نہین آتی ہو آیا نے جواب دیا کہ مجھ کو فرصت نہین ہے پھر مہاراج نے آیا سے کہا کہ تم میم صاحبہ سے ہماری سفارش کرو آیا نے جواب دیا کہ مین میم صاحبہ سے تمھاری نسبت کچھ نہین کہہ سکتی بعد اسکے مین نے سلام کیا اور کہا کہ مجھ سے بہت سے آدمی دشمنی رکھتے ہین آپ میرے اوپر مہربانی کیا کرین پھر مین نے اپنے لڑکے کی سفارش کی اور ہم اور آیا مہاراج سے رخصت ہو کر گھر آئے۔

سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے سوالات جرح

فیضو نے کہا کہ میرا لڑکا سوارون مین مہاراج کھنڈے راؤ کے وقت سے نوکر ہے سولہ یا سترہ برس کی عمر ہے اوسکو بڑودہ کے سکے کے دس روپیہ ماہواری ملتے ہین کرنیل فیر صاحب نے میرا اظہار لیا تھا مگر چونکہ مین زہر دیے جانے کی نسبت کچھ نہین جانتا تھا مین نے اوسکی نسبت کچھ نہین بیان کیا بعد اسکے میرے اظہار کرنیل فیر صاحب نے قلمبند کیے س۔ ملول صاحب نے پوچھا کہ بعد تمھارے اظہار قلمبند کرنے کے کیا ہوا۔ ج۔ مین حوالات مین نظربند کیا گیا اور جب سے حوالات مین گیا [illegible] علی اور عبد العلی کی حراست مین ہون مین راؤجی کو جانتا ہون میرے اوپر کرنیل فیر صاحب کے روبرو زہر دینے کا الزام لگایا تھا اور مجھ سے ریزیڈنسی کے نوکر سب حسد کرتے ہین س۔ سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ جو گفتگو درمیان تمھارے اور مہاراج کے ہوئی اوسکو بیان کرو۔ ج۔ سالم نے اور آیا نے مجھ سے کہا کہ مہاراج کے پاس چلو اوس دن وہ صاحب کیواسطے ڈالی لایا تھا اور اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ اونسے مہاراج کے یہان چلنے کے لیے مجھ سے کہا تھا آیا بھی میرے ساتھ چلنے کو تیار ہوئی کچھ مینے اوس سے نہین کہا تھا کہ آیا کوئی بچہ نہین تھی جسکو مین ترغیب دیتا۔ س۔ مسٹر ملول صاحب نے پوچھا کہ تم آیا کے ساتھ گئے تھے اسکا اقرار کرتے ہو۔ ج۔ اوسنے کہا مین اقرار کرتا ہون۔ س۔ تم یہ بات کیون کہتے ہو [illegible] آیا کو ترغیب نہین دی تھی تم آیا کے ساتھ گئے تھے۔ ج۔ مین تو تیس برس سے سرکار انگریزی [illegible] نوکر [illegible] تعلق [illegible] جانتا ہون اگرچہ مجھکو [illegible] جاتی ہون [illegible]

سوئر صاحب کے روبرو صرف یہ اظہار دیے تھے کہ میں آیا کے ساتھ گیا تھا۔

وکیل سرکار نے پھر فیضو کا اظہار لیا

فیضو بیان کرتا ہے کہ میں اور آیا اور گاڑی بان تینوں اسپتال میں گئے آیا سے ملاقات نہیں ہوئی میں نے اسپتال میں بھی کوئی بات اوس سے نہیں کی اور میرے روبرو اوس سے اظہار بھی نہیں لیے گئے مجھے یاد نہیں کہ میں نے کتنے دنوں بعد آیا کے اظہار دیے کے اپنے اظہار سوئر صاحب کو دیے اس پر ریسیڈنٹ صاحب نے فیضو سے پوچھا کہ تم مہاراج کے کون سے محل میں گئے تھے۔ ج۔ حویلی میں۔ س۔ کیا تمہاری درخواست سے تمہارا لڑکا نوکر ہوا تھا۔ ج نہیں صاحب وہ تو کھنڈے راو کے وقت سے نوکر تھا۔ س۔ کیا تمہارے کہنے سے کھنڈے راو نے نوکر رکھا تھا ج۔ جب کرنیل والس صاحب انگلستان کو جانے لگے تب میں نے اون سے درخواست کی تھی کہ اگر میرا اسم مہاراج کے یہاں کرا دیں تو میرے واسطے اچھا ہوگا کیونکہ میرا تھوڑی سے درماہے میں یہاں گذارا اچھی طرح سے نہیں ہو سکتا ہے میری درخواست کو جناب والس صاحب نے منظور کیا اور مجھکو مہاراج کے یہاں نوکر رکھا یا دو برس تک میں برابر مہاراج کے یہاں نوکر رہا مگر جب کرنیل بار صاحب آئے تب مجھ کو پھر ریزیڈنسی میں نوکر رکھا اور مہاراج سے کہہ کر میری جگہہ پر میرے لڑکے کا اسم کرا دیا۔

کار بہائی پونجا بہائی کے اظہارات

اس شخص نے اظہار دیے کہ میں رامچندر حلوائی کی شکرم کو ہانکتا ہوں میں بڑودہ کی صدر بازار میں رہتا ہوں میں اور فیضو اور آیا کو جانتا ہوں وہ میری گاڑی میں سوار ہو کر گئی تھی اس بات کو برس سوا برس گذرا ہوگا آیا میری گاڑی میں شاید آٹھ بجے رات کو سوار ہو کر گئی تھی یہ میری گاڑی سے اوتر کر حویلی کے دروازے پر گئی میں حویلی کے سامنے جو میدان ہے اپنی گاڑی کو لیے کھڑا رہا اپنا آیا کو شناخت کیو اسطے بلایا اوسکو اوسنے پہچان لیا۔

سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب کے سوالات جرح

یہ شخص بیلین ٹائن صاحب کے سوال کا جواب دیتا ہے کہ میں باٹن صاحب کے بنگلہ سے جہاں میں ابتک نظر بند ہوں آیا ہوں مجھ کو سوٹر صاحب نے اوس بنگلہ میں بعد مہاراج کے نظر بند کر کے

گرفتار کرکے مجھکو قید کیا تھا مجھکو اسواسطے حراست مین رکھا تاکہ مین اپنے راز کو کسی سے نہ کہون
مین نے سواے اسکے کہ ان دونون کو مہاراج کی حویلی مین پہونچا دیا تھا اور کوئی بُرا کام نہین کیا
مین نے صرف اپنے آقا سے اس امر کی اطلاع کر دی تھی مین آیا اور فیضو کو پیشتر سے جانتا تھا
جب آیا اسپتال مین تھی اور میرے اظہارات لیے گئے تب بھی مین نے یہی اظہار دیے تھے۔
سوٹر صاحب نے مجھسے پوچھا کہ آیا کو بتادو مین نے اوسکو پہچان لیا اسپتال مین صرف مینے آیا ہی کو
پایا جیسے مین قید ہون مینے اپنے آقا کو نہین دیکھا۔ س۔ کیا تمسے کہدیا تھا کہ جب تم اپنی گواہی
دیدوگی تب چھوڑ دیے جاؤگے۔ ج۔ ہان مجھسے کہدیا تھا کہ جب تم اپنی گواہی دیدوگے تو سرکار
تمکو چھوڑ دے گی۔ س۔ کیا یہ بات تم سے اکبر علی نے کہی تھی۔ ج۔ نہین مجھسے اکبر علی نے
نہین کہی تھی میرے اظہارات صاحب نے لیے تھے اور صاحب ہی نے مجھسے یہ بات کہی تھی۔
وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مین قید خانے مین تنہا سرکار نے مجھکو کھانا دیا اور کہین آنے جانے
نیا تا تھا۔ س۔ یہ تو بہت اچھی بات تھی کہ سرکار نے تمکو بلا مشقت کھانا دیا مگر اب تمکو سرکار چھوڑ دیگی
یہ بات سرجنٹ بلینٹائن صاحب کی سنکر سب مجمع ہنسنے لگا۔
سرجنٹ بلینٹائن صاحب نے اوس سے پوچھا کہ تمھاری شادی ہوئی ہے یا نہین پہلے اوسنے
جواب دیا کہ نہین پھر تھوڑی دیر کے بعد یاد کرکے کہنے لگا کہ ہوئی ہے۔

شیخ کریم کے اظہار

اس شخص نے کہا کہ مسٹر ہوپی صاحب کے پاس مین چپراسیون مین نوکر تھا مین اوسوقت بھی
موجود تھا کہ جب وہ نوساری کو گئے تھے اور نوساری سے برسات کی شروع مین آئے تھے
جب مین وہان سے آیا تو اوسکے آٹھ روز کے بعد امینہ کے ساتھ مین مہاراج کے یہان گیا تھا پہلے
ہی آیا نے ایک صندل نامی گاڑیبان کو واسطے وہان جانے کے ٹھہرایا تھا ہم اور آیا صندل
کی گاڑی مین بیٹھکر مہاراج کے یہان گئے مہاراج کا جاسوس سالم ہمکو راستہ مین ملا اور مہاراج
کی حویلی مین لے گیا ہم زینہ پر چڑھکر ایک کمرے مین گئے سالم نے مہاراج کو بلا لیا مہاراج آکر ایک
چوکی پر بیٹھے آیا مہاراج کے روبرو فرش پر بیٹھ گئی اور مین ایک طرف کھڑا رہا مہاراج اور آیا
سے گفتگو ہوتی رہی مہاراج اور آیا کے درمیان مین نوساری کی شادی کا ذکر رہا مہاراج آیا سے

پوچھتے تھے کہ صاحب بسبب ہماری شادی کے ہمسے ناخوش تو نہین ہین آیا نے جواب دیا کہ مین اب کچھہ کہہ نہین سکتی ہون جب ہماری میمصاحبہ آوینگی تو ہم اسکا جواب دین گے ہم اون کے ذریعے سے آپکی سفارش صاحب سے کرینگے صاحب کو مزاج مین ہمکو دخل نہین ہے اون کے دل مین جو آتا ہے سو کرتے ہین اوسی روز سالم نے دو سو روپیہ ہمکو دیے اور کہا کہ تم اور آیا نصف نصف لے لو یہ مہاراج کی شادی کا انعام ہے سو روپیہ مین نے آیا کو دیے اور سو روپیہ مین نے خود رکھہ لیے۔

سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے سوالات جرح کریم سے کیے

یہ شخص اون کے سوال کا جواب دیتا ہے کہ مین نے آیا کو اوسکے شوہر کے روبرو روپیہ دیا تھا میرے اظہارات بیوی صاحب نے بعد فیر صاحب کے زہر دیے جانے کے لیے تھے مجھسے صرف سالم کے بارے مین بیوی صاحب نے سوالات کیے تھے اور مجھسے سالم نے فقط یہی کہا تھا کہ تم کمیشن کی کارروائی کو تبایا کرو اور مہاراج تمکو اسکے عوض مین انعام دین گے مینے سالم سے کہا کہ اگر ایسی بات پھر تم مجھسے کہوگے تو مین اپنے آقا سے کہہ دون گا تب سے سالم میرے ساتھہ دشمنی رکھتا ہے مینے بیوی صاحب سے مہاراج کی نسبت کچھہ نہین کہا مگر مین نے سوٹر صاحب کے سامنے پورا اظہار دیا۔

س۔ تمنے کوئی بات سوٹر صاحب سے کہی تھی جو تمنے مہاراج اور آیا کی گفتگو مین سنی تھی۔
ج۔ ہان صاحب جو کچھہ مین نے سنا تھا کہا تھا س۔ تم سے کے مرتبہ سوٹر صاحب نے اظہار لیے۔ ج۔ صرف ایک دفعہ۔ س۔ جو کچھہ تمنے کہا تھا وہ بالکل لکھہ لیا گیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب لکھہ لیا گیا تھا اور مجھکو سنا بھی دیا گیا تھا۔ س۔ سالم اگر تمھارا دوست نہتھا تو تم اوسکے ساتھہ مہاراج کے یہان کیون گئے۔ ج۔ آیا مجھکو لگئی تھی کہ ہم مہاراج کی شادی کا انعام لے آوین۔ س۔ وکیل سرکار نے پوچھا کہ آیا سے اور تمسے ملاقات کل ہوئی یا نہین ج کل ہی مجھسے کسیسی ملاقات نہین ہوئی۔

آج ساڑہے چار بجے جلسہ برخاست ہوا۔

اجلاس روز سوم

جب اجلاس جمع ہوا تو سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو ایک نہایت عمدہ بات

اجلاس کے روبرو کہنی ہے اور وہ یہ ہے کہ مترجم صاحب ترجمہ لفظی اظہاروں کا نہین کرتے ہین بلکہ اختصار کر کے اونکے جواب دیتے ہین ہم چاہتے ہین کہ آیندہ سے لفظی ترجمہ اظہارونکا ہوا کرے صاحب پریسیڈنٹ نے اس بات کو منظور کیا۔

صندل خان ولد بختیار خان کا اظہار

صندل خان ولد بختیار خان نے اظہار دیا کہ مین شکرم والا ہون اور سیٹھ شیخ محمد عمر کی شکرم کو ہانکتا ہون مین بوبی صاحب کی آیا کو جانتا ہون مگر اوسکا نام نہین جانتا ہون اور مین کریم کو بھی جانتا ہون مین کریم اور آیا کو اپنی گاڑی مین بٹھا کر لیگیا اونکی حویلی مین لیگیا تھا مین سالم کو بھی جانتا ہون یہ شخص مہاراج کے ساتھ ریذیڈنسی مین آیا کرتا تھا سالم بھی ہمارے ساتھ گاڑی مین بیٹھ کر گیا تھا مین ان لوگون کو سوار کر کے ۹ بجے رات کو لے گیا تھا اور وہان سے دس بجے واپس ہو کر آئے جب مین گیا تھا تو کسیقدر مینہ برس رہا تھا اسبات کو نو مہینے ہوے ہونگے کریم نے مجھکو دوسرے روز گاڑی کا کرایہ دیا کریم اور آیا دونون اجلاس مین بلائے گئے اور اس شخص نے دونون کی شناخت کی۔

سوالات جرح مسٹر بیلین ٹائن صاحب

س۔ تمنے یہ اظہار کب دیے۔ ج۔ سوٹر صاحب کے روبرو دیے تھے۔ س۔ میرے سوال کا جواب دو کب دیے۔ ج۔ جب پولیس بمبی کے افسر بڑودے مین آئے اور تحقیقات شروع کرنے لگے۔ س۔ یہ کب کی بات ہے۔ ج۔ صاحب مین تو پڑھا لکھا نہین ہون مین کیونکر بتا سکتا ہون کہ کب کی بات ہے۔ س۔ تمکو آٹھ مہینہ کی بات تو یاد ہے اور اس تھوڑی مدت کی بات کو بھول گئے۔ ج۔ ہان صاحب مجھکو یاد نہین ہے۔ س۔ کیا یہ کل کی بات ہے۔ ج۔ نہین۔ س۔ کیا یہ پرسون کی بات ہے۔ ج۔ نہین صاحب جب بمبی کے پولیس کے افسر آئے تھے۔ س۔ اچھا یہ بتاؤ کہ اوسکو کتنے روز ہوے۔ ج۔ صاحب دو تین مہینے ہوے ہونگے۔ س۔ تمنے اپنے اظہارات سوٹر صاحب کو دیے تھے۔ ج۔ ہان صاحب سوٹر صاحب کو دیے تھے اور یہ مین نے کہہ دیا تھا کہ تم اسکے بارے مین کچھ نہ لکھنا ورنہ مجھکو مشکل ہوگی مین ایک پردیسی آدمی ہون۔ س۔ کیا سوٹر صاحب نے تمہارے اظہار

لکھ لیے تھے۔ ج۔ نھین۔ س۔ کیا تم حوالات مین رکھے گئے تھے۔ ج۔ نھین۔ س۔
کیا تم کبھی حوالات مین رکھے گئے تھے۔ ج۔ کبھی نھین۔ س۔ کیا اب تم حوالات مین ہو۔
ج۔ نھین۔ س۔ تمنے پیشتر اس سے کسی شخص کو اپنے اظہار دیے تھے۔ ج۔ کسیکو نھین۔
س۔ تمنے بعد اسکے کسی کو اپنے اظہارات دیے تھے۔ ج۔ ہان ایک صاحب کو دیے تھے
اور وہ صاحب وکیل ہین س۔ کیا تمنے کل اظہارات اپنے اوسکو دیے تھے۔ ج۔ ہان۔
س۔ سوای اون صاحب کے اور بھی کوئی تھا۔ ج۔ کوئی نہین۔ س۔ تم زبان انگریزی
مین بات چیت کرسکتے ہو۔ ج۔ نہین۔ س۔ تمنے اظہار اپنے کس زبان مین دیے تھے۔ ج۔
ہندوستانی زبان مین۔ س۔ تم عبد العلی کو جانتے ہو۔ ج۔ نہین۔ مگر جب عبد العلی احلا مین
بلایا گیا تو اوسنے کہا کہ ہان صاحب یہی تھے جنھون نے میرے اظہار سوٹر صاحب کے روبرو لکھے
تھے۔ س۔ عبد العلی نے تمسے کیا سوال کیا تھا۔ ج۔ مجھسے پوچھا تھا کہ صاحب تم سے پوچھتے ہین
کہ تم کسکو اپنی گاڑی مین بٹھا کر لے گئے تھے۔ س۔ تم سے یہ بھی پوچھا تھا کہ تم کس وقت بٹھا کر لے گئے
تھے۔ ج۔ مجھسے نہین پوچھا تھا۔ س۔ جسوقت اونھون نے تمسے پوچھا تھا کہ تم کسکو اپنی گاڑی
مین بٹھا کر لے گئے تھے۔ تو تمنے یہ بھی اون سے پوچھا تھا کہ آپ کسکی نسبت کہتے ہین۔ ج۔ مینے پوچھا تھا
اونھون نے جواب دیا کہ ہم کریم بخش اور آیا کی نسبت پوچھتے ہین۔ س۔ تمکو آیا پہلے سے
جانتی تھی۔ ج۔ نہین۔ س۔ تمکو کریم جانتا تھا۔ ج۔ ہان جانتا تھا۔ س۔ تمنے کبھی پہلے بھی
کریم کو سوار کیا تھا۔ ج۔ نہین۔ س۔ تمنے اوسے کل رات کو دیکھا تھا۔ ج۔ نھین۔ س۔
عبد العلی نے کچھ کریم کی نسبت تم سے کہا تھا۔ ج۔ نہین۔ س۔ کل رات کو تم کہان سوئے تھے۔
ج۔ مین اپنے گھر مین سویا تھا۔ س۔ وہان کوئی پولیس کا آدمی تھا۔ ج۔ کوئی نھین۔ س۔
کبھی تم حوالات مین رہے تھے۔ ج۔ کبھی نہین مگر ایک دن جب پہلے اظہار دیے تھے۔ س۔
کیا تمنے کریم کی نسبت اظہار اول ہی مین دیدیے تھے۔ ج۔ نہین صاحب بہت دیر بعد دیے تھے
اور یہ بھی مین نے کہدیا تہا کہ میرے اظہارات کسی پر ظاہر ہون۔ س۔ تمنے یہ کیون کہا تہا۔
ج۔ مین پردیسی تھا اور مجھکو جان کا اندیشہ تھا۔ س۔ مجھکو معلوم ہوا کہ تمنے اپنے اظہار اس سانحہ
کے دو مہینہ بعد دیے تھے۔ ج۔ ہان صاحب دو اڑہائی مہینے بعد دیے تھے۔ س۔ وہان

اور بھی کوئی موجود تھا۔ ج۔ کوئی نہین۔ س۔ تمنے آیا اور کریم کے جانے کے بارے مین
بھی سوٹر صاحب سے کچھہ کہا تھا۔ ج۔ ہان صاحب مین نے کہا تھا لیکن اوسوقت کہ جب
اون سے مینے اپنی جان کے بچنے کا اقرار لے لیا تھا۔ س۔ تم نیچے گردن کرکے نہ دیکھو اور میری
طرف دیکھو تمنے آیا اور کریم کی نسبت کہا تھا۔ ج۔ نہین صاحب صرف آیا کی نسبت مین نے
کہا تھا۔ س۔ تمنے آیا کی نسبت کیا کہا تھا۔ ج۔ مین نے کہا تھا کہ میری گاڑی کے اندر بیٹھکر
آیا شہر کی طرف گئی تھی۔ س۔ تم تو آیا کو جانتے ہی نہ تھے۔ ج۔ صاحب مگر اتو مین جان گیا۔
س۔ تمنے کیونکر جانا۔ ج۔ صاحب مین نے اوسکو بوی صاحب کے بنگلے مین رہتے ہوے دیکھا
س۔ کیا تم پیشتر آیا کو نہین جانتے تھے۔ ج۔ ہان صاحب نہین جانتا تھا۔ س۔ سوٹر صاحب
نے تم سے کریم کے بارے مین کچھہ پوچھا تھا۔ ج۔ کچھہ نہین پوچھا تھا۔ س۔ پھر تمنے کیونکر سب حال
سوٹر صاحب سے کہا۔ ج۔ صاحب مجھکو اپنی جان کا خوف تھا۔ س۔ تمکو کسکا خوف تھا۔
ج۔ مجھکو مہاراج کا خوف تھا۔ س۔ تم اوس دن قید ہوگئے تھے۔ ج۔ مین تو کبھی بھی
قید نہین ہوا۔ س۔ تمنے ابھی کہا ہے کہ جبتک مین نے کریم کا نام نہین لیا جبتک مین قید رہا۔
ج۔ مین نے تو یہ نہین کہا اوسکو اوسکے اظہارات سنائے گئے اوسنے کہا کہ سب درست ہین
مین نے اپنی جان کے بچنے کا جب اقرار حاصل کرلیا اوسوقت مین نے تمام ماجرا اون سے کہدیا۔
س۔ تمنے سوٹر صاحب کو کب دیکھا تھا۔ ج۔ جب وہ حالات دریافت کرنے کو آے تھے۔ س۔
کیا تم سوٹر صاحب کے پاس گئے تھے۔ یا سوٹر صاحب تمہارے پاس آئے تھے۔ ج۔ مین سوٹر صاحب
کے پاس گیا تھا۔ س۔ تم اکیلے گئے تھے یا کوئی تمھارے ہمراہ بھی تھا۔ ج۔ سید ساربان
میرے ہمراہ تھا۔ س۔ کیا وہ اونٹ ہانکتا ہے۔ ج۔ نہین صاحب اب نہین مگر پہلے اوسکے
پاس اونٹ تھے۔ س۔ کیا یہ وہی شخص ہے جسنے گیکواڑ کے اوپر نالش کی تھی۔ ج۔ مجھکو خبر نہین

صندل خان ولد بختیار خان کے دوبارہ اظہار لیے گئے

وہ گواہ بیان کرتا ہے کہ جب مین پہلے سوٹر صاحب کے روبرو گیا تو میرے ہمراہ صندل سید ساربان
تھا میرے اونھون نے اظہار لیے کریم بخش میرے پاس چھہ بجے شام کو گاڑی لینے آیا تھا اور ۵ بجے
مین اونکو سوار کراکر مہارانی کے محل مین لے گیا۔ س۔ تمنے سوٹر صاحب کو اپنے اظہار

کب دیے تھے۔ ج۔ دو مہینے یا اڑھائی مہینے ہوے ہون گے۔ س۔ کیا تمنے پہلے ہی مرتبہ اپنی جان بچنے کا اقرار لے لیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب پہلے ہی مرتبہ لے لیا تھا۔ س۔ تم شخص بانی کا نام جانتی ہو۔ ج۔ اوسکا نام سعادت علی ہے۔ س۔ کیا وہ احمدآباد سے آیا ہے۔ ج مجھکو خبر نہین۔ س۔ اوسکو اس مقدمے سے کیا سروکار تھا۔ ج۔ وہ اپنے گھر مین بیٹھا تھا اور وہان بات چیت بڑودہ کے معاملے مین ہو رہی تھی۔ س۔ پھر وہ تمھارے ساتھ کیون گیا تھا۔ ج۔ سو بڑے صاحب سے اوسنے کہا تھا کہ مین بتا سکتا ہون۔ س۔ کیا تمنے سعادت علی سے پوچھا تھا کہ وہ کریم اور آبا کو جانتا ہے۔ ج۔ ہان صاحب اوسنے کہا تھا کہ مین جانتا ہون اور مین اس مقدمہ کو ثابت کر دون گا۔ س۔ جب تم ڈرتے تھے تو تمنے سعادت علی سے کیون پوچھا تھا۔ ج۔ صاحب تذکرۂ ذکر آگیا تھا۔ س۔ تمنے سعادت علی کو حال مین بھی دیکھا ہے۔ ج۔ ہان صاحب دیکھا ہے۔ س۔ تمنے کب دیکھا ہے۔ ج۔ بہت روز ہوے۔ تھا وہ کہان رہتا ہے۔ ج۔ کیمپ مین رہتا ہے۔ س۔ صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ کس وجہ سے تمکو اپنی جان کا خوف تھا۔ ج۔ صاحب مین پردیسی تھا اور مجھکو مہاراجہ سے خوف تھا کہ وہ مجھکو مروا ڈالین گے۔ س۔ سر دنکر راو نے پوچھا۔ تمتو پردیسی آدمی ہو تمنے آیا اور کریم کو کیونکر جانا۔ ج۔ صاحب مین تین برس سے یہان نوکر ہون مجھکو چھپانے سے یہ مطلب تھا کہ بہاؤ سندیہ کو مہاراجہ نے ہاتھی کے پاون سے کچلوا کر مروا ڈالا تھا تو پھر میری کیا حقیقت تھی۔

چھٹو کے اظہار

اوسنے بیان کیا کہ مین چار مہینے سے امینہ کے پاس نوکر ہون مجھکو یاد ہے کہ مین اوسکے ساتھ ایک مرتبہ شام کے وقت شہر کو گیا تھا پہلے ہم عرب خانے مین گئی وہان سے سالم ہمارے ہمراہ ہوا مین پہلے سالم کو نہین جانتا تھا مین گاڑی مین سو تار ہا مجھکو نہین معلوم کہ آیا اور سالم کہان گئے تھے صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے پوچھا بہتر اس جاننے کے تم کس قدر عرصے سے آیا کے پاس نوکر تھے ج۔ مجھکو یہ نہین معلوم مگر مین چار مہینے سے آیا کے پاس نوکر ہون۔

سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ کیا تمکو حوالات مین رکھا تھا۔ ج۔ نہین صاحب مجھکو حوالات مین نہین رکھا

س۔ متعلق حوالات مین نہین رکھا تھا۔ ج۔ نہین رکھا تھا۔ س۔ تم رات کو کہان سوئے تھے
ج۔ مین خانصاحب کے یہان سویا تھا۔ س۔ خانصاحب کا نام بتاؤ۔ ج۔ نام مجھکو نہین معلوم
(اکبر علی کو اجلاس مین بلایا اور اوسنے اونکی شناخت کی) س۔ کبھی پہلے بھی کوئی سپاہی
تمھارے ساتھ رہا ہے۔ ج۔ نہین صاحب۔ س۔ تمھارے ساتھ خیمہ مین اور کون رہتا ہے
ج۔ تمام گواہ رہتے ہین۔ س۔ کیا وہ سب ایک جگہہ رہتے ہین۔ ج۔ صاحب کل سے وہ ایک
جگہہ ہوے ہین اور پہلے تو علیحدہ علیحدہ رہتے تھے۔ س۔ تم جانتے ہو کہ سب گواہ علیحدہ علیحدہ
کیون رہتے تھے۔ ج۔ سرکار کو گواہی دینی تھی۔ س۔ تم راوجی کو جانتے ہو۔ ج۔ ہان صاحب
مین جانتا ہون۔ س۔ کیا وہ تمھارے خیمے مین رہتا ہے۔ ج۔ نہین صاحب علیحدہ خیمے مین رہتا ہے
س۔ اوسکے پاس کون رہتا ہے۔ ج۔ خانصاحب۔ س۔ خانصاحب اوسکے ساتھ جب سے
وہ قید ہوا ہے رہتے ہین۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ کب سے وہ قید ہوا ہے۔ ج۔ دو
مہینے سے قید ہوا ہے۔

چھوٹو کے دوبارہ اظہار لیے گئے

س۔ تمھارے خیمہ مین کے آدمی ہین۔ ج۔ مجھکو تفصیل نہین معلوم مگر گاڑی بان ہین اور راور لوگ
بھی ہین۔ س۔ گاڑی بان کے ہین۔ ج۔ تین۔ س۔ تم اون کے نام جانتے ہو۔ ج۔ مین نہین
جانتا مین صرف اوس گاڑی بان کا نام جانتا ہون جسکی گاڑی مین سوار ہو کر گیا تھا۔ س۔ تمنے
جو ابھی کہا کہ کل سے گواہ علیحدہ علیحدہ کردیے گئے ہین وہ کون کون ہین۔ ج۔ مین اون کے نام نہین
جانتا۔ آپا اور کریم۔ اور راور گواہ ہین جو گواہی دے چکے ہین۔

شیخ داؤد کے اظہار

اسنے بیان کیا کہ میرے باپ کا نام شیخ رحیم ہے اور مین شکرم کو ہانکتا ہون مین بیوی صاحب
کی آیا کو نہین جانتا ہون مین آیا کے شوہر اور چھوٹو لڑکے کو جانتا ہون مین آیا اور اس لڑکے
کو شکرم مین بٹھا کر مہاراجہ کے محل مین لگیا تھا پانچ چار روز دیوالی سے پیشتر کا ذکر ہے سالم بھی
اوس گاڑی مین تھا۔ بعد تھوڑی دیر کے پھر ان کو سوار کراکے واپس لایا عبداللہ خانسامان
نے میری گاڑی کرایہ کو لی تھی۔

سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ اب تم کہان ہو۔ ج۔ کمپو مین ہون۔ س۔ تم کہان رہتی ہو۔ ج۔ اپنے مان باپ کے پاس گھر مین رہتا ہون۔ س۔ کوئی سپاہی تمھارے پاس تھا۔ ج۔ کوئی نھین۔ س۔ یہ خبر تمنے کس سے کہی تھی۔ ج۔ کیسی ہی نھین تھی۔ س۔ تمنے اسکا حال پہلے کس سے کہا۔ ج۔ ایک آدمی سے کہا تھا۔ س۔ آدمیون کے نام ہوتے ہین تم اوسکا نام جانتے ہو۔ ج۔ صاحب مین نھین جانتا ہون۔ س۔ کیا اوسکا نام صندل ہے۔ ج۔ ہان صاحب صندل ہے۔ س۔ تمنے کیونکر اوس سے باتین کین۔ ج۔ مین بازار مین روٹی لینے جاتا تھا تو وہ ایک دکان پر بیٹھا ہوا تھا مینے اوس سے باتین کین وہ مجھسے پوچھنے لگا مین نے سب باتین اوس سے کہدین اور اوسکو سب حال معلوم ہو گیا۔ س۔ تمسے اوسنے کیا کہا تھا صاف بیان کرو۔ ج۔ اوسنے پوچھا کہ تم رات کو کسکو سوار کر کے لے گئے تھے۔ مین نے اوس سے کہدیا۔ س۔ تم اوسکے پوچھنے سے یہ کیونکر سمجھے کہ اوسکا مطلب آیا سے ہے کیا تم اور کسیکو رات کیوقت سوار کرکے نھین لیجاتے ہو۔ ج۔ صاحب مین اور وہ ایک سڑک پر گاڑی ہانکتے ہوے چلے آتے تھے اور اوسنے دیکھ لیا تھا اگر وہ مجھکو نہ دیکھتا تو نہ پوچھتا۔ س۔ کیا اوسیوقت تم سے باتین ہوئین۔ ج۔ ہان کوئی پچیس تیس منٹ بعد اوس سے باتین ہوئین س۔ تمنے بات آیا کے جانے کا تذکرہ اوس سے کیا۔ ج۔ مجھکو یاد نہین

ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ اظہار لیے۔

س۔ تمھارے آقا کا کیا نام ہے۔ ج۔ چھوٹو نام ہے۔ س۔ صندل کے آقا کا کیا نام ہے۔ ج۔ سلامت نام ہے۔ س۔ کیا وہ دونون گاڑیان کرایہ پر دیتے ہین۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ کہان پر گاڑیون کو رکھتے ہین کیا ایک ہی جگہ پر دونو نکی گاڑیان ہین۔ ج۔ نہین صاحب علیحدہ علیحدہ اونکی گاڑیان ہین۔ س۔ وہ دونون کہان رہتے ہین۔ ج۔ ایک نو قصابخانہ مین رہتا ہے اور دوسرا انتراجانے کے قریب رہتا ہے۔ س۔ پہلے تمنے اوس سے باتین کی تھین یا اوسنے تمسے باتین کی تھین۔ ج۔ پہلے اوسنے مجھسے باتین کی تھین۔ س۔ کیا اوسنے یہ پوچھا تھا کہ تم کس کو سوار کرکے لے گئے تھے۔ ج۔ ہان صاحب یہ پوچھا تھا۔ س۔ بمبئی کی پولیس بڑودہ مین کسوقت آئی تمکو معلوم ہے۔ ج۔ ہمکو نہین معلوم۔

صندل خان پھر بلایا گیا

س۔ تم شیخ داؤد کو جانتے ہو۔ ج۔ ہان صاحب جانتا ہون ہم اور وہ ایک ہی کام کرتے ہین۔ مین چھٹو کے یہان نوکر ہون اور میرے اور اوسکے ایک دفعہ باتین ہوئی تھین مین اوسوقت اپنے بیلون کو پانی پلانے جاتا تھا اور وہ شہر کی طرف گاڑی لیے جاتا تھا مین نے اوس سے پوچھا کہ تم کسکو لیے جاتے ہو وہ اوسوقت نہ بولا مگر دوسرے روز مین نے اوس سے پوچھا کہ تم کسکو لے گئے تھے اوسنے مجھسے بیان کر دیا۔

سوالات جرح سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب

س۔ تمنے کریم کا نام لیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب لیا تھا۔ س۔ تمنے اپنے اظہارات مین سوٹر صاحب سے سب بیان کر دیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب بیان کر دیا تھا۔

پھر دوبارہ اظہارات لیے گئے

س۔ تمنے شیخ داؤد سے کریم کی نسبت کیا پوچھا تھا۔ ج۔ مین نے پوچھا کہ رات کو تم کہان گئے تھے۔ اوسنے مجھسے بیان کر دیا۔ س۔ مگر تمنے کریم کی نسبت کیا کہا تھا۔ ج۔ مین نے کچھ بھی نہین کہا۔ سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ میری طرف دیکھو تمنے تو ابھی بیان کیا ہے کہ مین نے کریم کی نسبت کہا تھا کہ وہ بیوی صاحب کا نوکر ہے۔ ج۔ صاحب مین نے نہین کہا اور اگر آپ نے پوچھا ہوگا تو مین انگریزی زبان نہین سمجھتا۔ صاحب ریسیڈنٹ نے پوچھا کہ تمنے کریم کی نسبت کچھ بھی نہین کہا۔ ج۔ کچھ بھی نہین کہا۔ س۔ کبھی کچھ نہین کہا۔ ج کبھی کچھ نہین کہا۔ س۔ تمکو اچھی طرح یاد ہے کہ تمنے کبھی بھی کچھ نہین کہا۔ ج۔ صاحب جیسا آپ کہتے ہین شاید کہا ہوگا۔ (اجلاس مین قہقہہ ہوا) س۔ جب تمنے سوٹر صاحب کے روبرو اظہار دیے تھے اوسوقت بیوی صاحب موجود تھین۔ ج۔ ہان موجود تھے اور اوسوقت داؤد بھی تھا۔

شیخ عبد اللہ کے اظہار

اوسنے بیان کیا کہ مسماۃ امینہ کا مین شوہر ہون اور میجر بلنکنی صاحب کا سات مہینے سے نوکر ہون وہ مہینے مقام بڑودہ مین رہا اور پہلے جہالبلیشر مین تھا۔ اٹھائیسوین یا اونتیسوین مارچ کو مین بڑودہ مین آیا ہم اور آیا ایک ہی مکان مین رہتے تھے۔ صاحب ریسیڈنٹ نے پوچھا کہ تمنے

چٹھیان آپاکو بھیجی تھین - ج - ہان صاحب مجھسے اور آپا سے خط کتابت ہوتی تھی - صاحب
سکرٹری نے خطوط دکھاے اوسنے اونکی شناخت کی حرف (بی) اور (سی) کا نشان اوسپر دیا گیا اوسنے
بیان کیا کہ مین نے یہ دونون چٹھیان آپاکو بھیجی تھین اور بروقت خانہ تلاشی کے چار چٹھیان
برآمد ہوئین وہ سرکار مین موجود ہین - س - پہلی چٹھی کون سی ہے - ج - پہلی چٹھی جسپر حرف
(ای) کا نشان ہے چٹھی آپا نے مجھکو بھیجی تھی - سرجنٹ بیلین ٹاین صاحب نے کھڑے ہوکر کہا کہ ہم ان چٹھیون کو داخل
شہادت نہین کر سکتے ہین اور حوالہ قانون شہادت کا دیا - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ہم ان چٹھیون کو پڑہین
اور دیکھین کہ یہ قابل شہادت ہین یا نہین - ہمکو ثابت ہوتا ہے کہ یہ چٹھی آپا نے تحریر کی ہے - بیلین ٹاین صاحب نے
کہا کہ آپ کو یہ کیونکر ثابت ہوا اسکو ثابت کرنا چاہیے - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اچھا ہم اسپر پھر بحث کرینگے
اب اسکو ملتوی کرو چنانچہ یہ ملتوی رکھی گئی اور چونکہ وقت ٹفن کھانے کا تھا اس سبب سے اجلاس برخاست ہوا
بعد ٹفن کھانے کے پھر اجلاس شروع ہوا عبد اللہ سے پوچھا کہ تم شیونت راؤ اور سالم کو
جانتے ہو - ج - ہان مین کسیقدر جانتا ہون اور مجھسے شیونت راو اور سالم سے گفتگو بھی ہوئی
ہے سالم کو مین اوسوقت سے جانتا ہون جبسے وہ مہاراجہ کے ہمراہ رزیڈنسی مین آکر فیضو کے
پاس پانی پینے جاتا تھا ماہ جون مین میری زوجہ مہاراجہ کے پاس گئی تھی مہاراجہ نے اوس سے
پہلی کمیشن کے بارے مین پوچھا پہلی مرتبہ سواے اسکے اور کچھ گفتگو نہین ہوئی کہ تم میمصاحبہ کو سمجھا دو کہ وہ
صاحب سے ہماری سفارش کرین تاکہ وہ ہمپر مہربانی کرین دوسری مرتبہ جب مین مہابلیشر مین تھا تو
وہ گئی تھی اوسنے مجھسے بیان کیا تھا کہ مین کریم بخش کے ساتھ گئی تھی مہاراجہ نے پوچھا تھا
کہ میمصاحبہ ہماری شادی کی نسبت تو کچھ نہین کہتی تھین مین نے جواب دیا کہ کچھ نہین کہتی تھین
پھر مہاراجہ نے کہا کہ تم میمصاحبہ کو سمجھا دو کہ وہ صاحب سے ہماری سفارش کرین اس مرتبہ
سو روپیے مہاراج نے میری زوجہ کو دیے بعد اسکے میری زوجہ میمصاحبہ کے ساتھ پونا کو چلی گئی
س - جب تمھاری زوجہ پونا گئی تھی تو شیونت راو کہان تھا - ج - وہ بمبئی گیا تھا - ایڈوکیٹ
جنرل نے پریسیڈنٹ سے کہا کہ جب آپا پونا کو گئی تھی تو شیونت راو چٹھی لکھا کرتا تھا مجھکو
معلوم ہوتا ہے کہ آپا کی اس مقدمہ مین سازش تھی - سرجنٹ بیلین ٹاین صاحب نے کہا کہ
مجھکو اوسکا ساز نہین معلوم ہوتا مین نہین کہہ سکتا کہ یہ چٹھیان شہادت مین کیونکر پیش ہوینگی کیونکہ

یہہ

یہہ چٹھیان خانگی ہین شوہر نے زوجہ کو لکھین اور زوجہ نے شوہر کو پس انکا کیونکر ثبوت ہوسکتا ہے
ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اونکا ثبوت یون ہوسکتا ہے کہ آیا نے جو کچھہ اظہار دیے ہین اونکی
تصدیق اس سے ہوتی ہے - میلین ٹائن صاحب نے کہا کہ اچھا ان چھٹیون کو شہادت مین داخل
نہ کرو لیکن اس قدر معلوم ہوا کہ آیا اور خانسامان کی اس مقدمہ مین سازش تھی ایڈوکیٹ
جنرل نے یہ بات منظور کی اور کہا اچھا پھر ان چھٹیون کو شہادت مین داخل کیون نہین کرتے
میلین ٹائن نے کہا کہ سازش کا لفظ بہت برا ہے اور سازش کے نام سے ان چھٹیون کو شہادت مین
داخل کرنا مناسب نہین ہے - پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ عذر تمھارا لائق سماعت نہین ہے اچھا
سازش کا نام جانے دو مگر ان چھٹیون کو شہادت مین داخل کرنا واجبات سے ہے چنانچہ یہ چھٹیان
شہادت مین لی گئین - ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ہم شہادت مین پہلے مورخہ ۱۶ - اگست سنہ ۱۸۷۴ع
کی چھٹی داخل کرتے ہین جسمین شیخ عبد اللہ نے اپنے کو لکھا ہے کہ مین خدا کے فضل اور تمھاری دعا
سے اچھا ہون جیسے کہ تم بڑودہ سے گئی ہو کچھہ خبر تمھاری نہین آئی اس سبب سے مجھکو نہایت
فکر ہے تمکو ایسی غفلت نچاہیے تھی یہ خدا کی مرضی ہے تمھارا اسمین کچھہ قصور نہین ہے مہاراجہ
کے پاس جانے کی اب قطعی ممانعت ہوگئی ہے مجھکو اب مہاراجہ کے دربار کی خبر نہین ملتی بنگلہ کے
سب ملازمون نے تمکو سلام کہا ہے - یشونت راو بمبی گیا ہے اور شہاب الدین بھی جاویگا -
مگر ابھی تک مجھکو تحقیق خبر معلوم نہین ہوئی ہے اس چھٹی کے دیکھتے ہی تم جواب لکھنا -
(دستخط) شیخ عبد اللہ خانسامان ---
یہ چھٹی شیخ عبد اللہ کے ہاتھہ کی لکھی ہے ایڈوکیٹ جنرل نے عبد اللہ سے پوچھا کہ اس چھٹی مین جو بنگلہ کا لفظ آیا ہے اس سے
کیا مراد ہے ج اس سے رزیڈنسی کا بنگلہ مراد ہے - بعد اسکے چھٹی مہاراجگان کے سنانے کیواسطے ہندوستانی
زبان مین پڑھی گئی - سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ اس چھٹی کی آپ کے پاس کوئی
نقل بھی ہے اونھون نے جواب دیا کہ ابھی تک اسکی نقل سواسطے نہین کی گئی تھی کہ یہ چھٹی شہادت
مین داخل نہین ہوئی تھی چونکہ اب یہ چھٹی داخل شہادت ہوئی ہے لہذا اب اسکی نقل تمکو
مل سکتی ہے س - یشونت راو یہ کون شخص ہے جسکا چھٹی مین ذکر ہے کہ وہ بمبی گیا ہے - ج -
یہ شخص مہاراج کا جاسوس ہے - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا دوسری چھٹی کو ہم

پیش کرتے ہین اس چٹھی پر ڈاکخانہ کی مُہر ۱۹۔ اگست ۱۸۷۴ء کی ہے اور اوسمین تاریخ نہین لکھی ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکخانہ کی مُہر سے دو ایک روز پیشتر یہ چٹھی لکھی گئی ہوگی یہ چٹھی بھی شیخ عبداللہ نے اپنہ کو تحریر کی ہے ۔ مین خدا کے فضل اور تمھاری دعا سے اچھی طرح سے ہون تم کوئی فکر نہ کرنا کرنیل فیر صاحب مقام پونا مین ۱۰ تاریخ کو گئے ہین اور مقام گرکی مین رہین گے تمکو معلوم ہو کہ دیوان موقوف ہوگئے دوسرا شخص اونکی جگہہ ابھی مقرر نہین ہوا ہے تم وہانکی خبرین لکھتی رہنا جو حضرت بمبی گئے تھے اون کے بارے مین دریافت کرنا اور جب تم وہان سے آنا تو اپنے ہمراہ اون کو ضرور لیتی آنا تم ضرور اونکو اس امر کی اطلاع دینا اور وقتاً فوقتاً اپنے حالات سے ہمکو اطلاع کرتی رہنا جیسے تم یہان سے گئی ہو ہمکو بالکل بھول گئین ۔ اسمین تمھارا کچھہ قصور نہین ہے ہماری قسمت کا قصور ہے یشونت راو بمبی کو عبداللہ خانصاحب کے ساتھہ گیا ہے پیڈرو کا سلام پہونچے ہماری اور پیڈرو کی طرف سے اپنے خانسامان کو سلام کہہ دینا جس قدر جلد ممکن ہو اسکا جواب بھیجنا۔ فقط ۔ دستخط شیخ عبداللہ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ان چٹھیون کی نقل کیجاے۔

گواہ مظہر ہے کہ جب میری زوجہ پونا سے آئی تو پھر ایک دفعہ مھاراج کے پاس ماہ رمضان مین گئی مین خود اوسکو واسطے گاڑی کرایہ کی کرکے لایا تھا ایک لڑکا چھوٹو بھی اوسکے ہمراہ گیا تھا۔ مھاراج سے جو کچھہ گفتگو ہوئی صبح کو مجھہ سے اسنے بیان کیا اس سے مھاراج نے کہا کہ صاحب کو کوئی ایسی چیز دو کہ جس سے صاحب کا دل پھر جاے میری زوجہ نے کہا کہ ایسی چیز ہرگز مت دینا اگر صاحب کو کچھہ ہوگیا تو تم تباہ ہو جاوگی اس مرتبہ سالم نے پچاس روپیے اوسکو دیے ۔ مھاراج نے اوس سے یہ بھی کہا تھا کہ اگر تم ایسا کام کروگی تو تمکو اور تمھارے شوہر کو نوکری ملجاے گی ۔ چونکہ ساڑھے چار بجے تھے لہذا اجلاس برخاست ہوا۔

اجلاس روز چہارم

آج گیارہ بجے پھر اجلاس شروع ہوا تمام ممبران کمیشن موجود تھے مہاراجہ ملہر راو نہین آئے شیخ عبداللہ سے سوالات جرح کے سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے پوچھے ۔ س ۔ تمھاری شادی کو کتنی مدت ہوئی ۔ ج ۔ دس یا گیارہ برس ہوے ۔ س ۔ جب تم پردیس جایا کرتے تھے

تو اپنی بی بی کو خط لکھا کرتے تھے۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ کیا وہ بھی تمکو جواب لکھتی تھی۔
ج۔ ہان لکھا کرتی تھی۔ س۔ تم سواے اپنے خانگی حالات کے اور بھی کچھ لکھتی تھی۔ ج۔ ہان صاحب
جو ہمکو ضروری معلوم ہوتا تھا لکھا کرتی تھی۔ س۔ اچھا کبھی تمھاری بی بی نے کسی مفید امر کی
نسبت لکھا تھا۔ ج۔ شاید لکھا ہوگا۔ س۔ ان چٹھیون کے علاوہ جو تمنے دکھائی ہین کوئی اور چٹھی
بھی تمھاری بی بی نے لکھی ہے۔ ج۔ شاید میرے کاغذات مین ہونگی۔ س۔ ماہ جون اور جولائی
سنہ ۷۴ء مین تمکو کوئی چٹھی بھی پہونچی تھی۔ ج۔ کوئی نہین۔ س۔ کیا وجہ ہے۔ ج۔ اوس زمانہ مین
ہم اور وہ ایک ہی جگہہ تھے۔ س۔ کیا تم نومبر اور دسمبر سنہ ۷۴ء مین بھی ایک جگہہ تھے۔ ج۔
نہین صاحب مین بمبئی مین تھا اور وہ بڑودہ مین تھی۔ س۔ جون سنہ ۷۴ء مین تم کہان تھے۔
ج۔ مین مقام مہابلیشر کو گیا تھا اور میری بی بی بمبئی مین تھی۔ س۔ تمھاری بی بی کرنیل
فیر صاحب کی میمصاحبہ کے پاس کتنے روز نوکر رہی۔ ج۔ سات آٹھ مہینے۔ س۔ تمنے زہر دیے جانے
کی نسبت پہلے کیا سنا تھا۔ ج۔ بنگلہ پر اکثر آدمی یہ گفتگو کرتے تھے کہ نہ معلوم کس شخص نے صاحب
کو زہر دیا ہے۔ س۔ تم کچھہ زہر کی نسبت جانتے تھے۔ ج۔ مین کچھہ نہین جانتا تھا۔ س۔ تم جانتے
ہو کہ شربت کون بنایا کرتا تھا۔ ج۔ مین نہین جانتا۔ س۔ اب مین ۱۳۔ نومبر کے حالات مین کچھہ
تمسے پوچھنا چاہتا ہون۔ تمنے کرنیل فیر صاحب کے روبرو اظہار دیے تھے۔ ج۔ مینے کرنیل صاحب
کے روبرو اظہار نہین دیے تھے بلکہ بیوی صاحب کے روبرو اظہار دیے تھے۔ س۔ جو کچھہ
تمھاری بی بی نے تمسے کہا تھا تمنے صاحب سے وہ بیان کیا تھا۔ ج۔ مین نے نہین کہا۔
س۔ پہلے تمنے کس کے سامنے کہا تھا۔ ج۔ سوٹر صاحب کے سامنے۔ س۔ تمنے بیوی صاحب کے
روبرو کیون نہین اظہار دیے۔ ج۔ مجھکو خوف معلوم ہوا۔ س۔ تم کیون خوف زدہ ہوے۔
ج۔ مجھسے پوچھا نہین گیا مین کیونکر کہتا۔ س۔ میرے سوال کا جواب دو تمنے یہ اظہار کیون
نہ دیا کہ میری بی بی مہاراج کے یہان گئی تھی اور مہاراج نے اوس سے کہا کہ کوئی ایسا جادو کرو
کہ فیر صاحب کا دل پھر جاوے۔ ج۔ مجھکو خوف معلوم ہوا۔ س۔ تمکو کیا خوف تھا۔ ج۔
صاحب میری بی بی کو وہان جانے کی ممانعت تھی اور وہ بغیر میری اجازت کے وہان گئی
تھی شاید وہ اوسپر بہت خفا ہوتے۔ س۔ کیا تمھاری بی بی نے تم سے کہدیا تھا

کہ اسبارے مین کسی سے تذکرہ نہ کرنا۔ ج۔ مجھسے نہین کہا تھا۔ س۔ اچھا تمکو سوٹر صاحب کے روبرو کیون خوف معلوم ہوا۔ ج۔ میرا ایک لڑکا چھٹو نامی نوکر تھا اور اوسنے سب حال لکھ دیا پھر مین کیونکر پوشیدہ کر سکتا۔ س۔ وہان اوسوقت کون کون تھا۔ ج۔ دونون خانصاحب گجانند بھاؤ۔ چھٹو۔ اور ایک گاڑی بان۔ س۔ یہ سب آدمی تم سے پہلے پہونچ گئے تھے۔ ج۔ نہین فقط اکبر علی اور عبد العلی مجھسے پہلے پہونچ گئے تھے۔ س۔ اون پولیس کے آدمیون نے تمسے کیا کہا۔ ج۔ مجھسے پوچھا کہ تم اس مقدمہ کی نسبت کیا جانتے ہو مین نے کہا کس مقدمہ کی نسبت کہا مہاراج کے مقدمے کی نسبت مینے کہا مین کچھ نہین جانتا کہا تم سچ کہتے ہو مین نے کہا مین سچ کہتا ہون۔ س۔ تمنے مجھسے جو کہا کہ چھٹو اور گاڑی بان بھی پہلے سے موجود تھے۔ اور مین نے اونکے روبرو اظہار دیے یہ بات درست ہے۔ ج۔ ہان صاحب وہ موجود تھے۔ س۔ جب تمنے کہا کہ مین اس مقدمہ کی نسبت کچھ نہین جانتا۔ تو سوٹر صاحب نے کیا کہا۔ ج۔ سوٹر صاحب نے اوس لڑکے اور گاڑی بان کو بلایا اور میرا مقابلہ کرایا۔ مجھسے کہا کہ تمنے گاڑی منگوائی تھی مین نے جواب دیا کہ ہان منگوائی تھی اونھون نے کہا کہ یہی گاڑی بان ہے مین نے کہا کہ یہی گاڑی بان ہے جسکی گاڑی مین نے کرایہ کو لی تھی۔ س۔ اظہار دے کر تم پھر کہان گئے۔ ج۔ مین چار سپاہیون کی حراست مین تھا۔ س۔ بعد اسکے پھر کیا ہوا۔ ج۔ مین اپنے گھر چلا گیا۔ س۔ کیا تم آیا کے ساتھ رہتے ہو اور جب اوسکے اظہار ہوے تھے تم موجود تھے۔ ج۔ ہان صاحب۔ مگر جبتک ہمارے اور اوسکے اظہار نہین لیے گئے تھے ہم علیحدہ علیحدہ تھے۔ س۔ تمنے اپنی چھٹی مین شہاب الدین کا ذکر کیا ہے وہ کون شخص ہے۔ ج۔ صاحب وہ قاضی ہین اور شہر مین رہتے ہین اور مہاراج کے یہان کام کرتے تھے۔

س۔ اب تم جانتے ہو کہ سر لوئیس پیلی صاحب کے پاس نوکر ہین۔ ج۔ مجھکو نہین معلوم۔

شیخ عبد اللہ کے دوبارہ اظہارات لیے گئے

اوسنے کہا کہ مین نے سوٹر صاحب کے روبرو اپنے اظہار دیے تھے۔ سوٹر صاحب اوسوقت مغربی کمرے مین بیٹھے ہوے تھے جسوقت میرے اظہار لیے تو اوس زمانے مین میری زوجہ بیوی صاحب کی میمصاحبہ کے پاس نوکر تھی۔ س۔ تمنے بیان کیا کہ اظہار دینے کے بعد مین حراست مین تھا۔ ج۔ پہلے روز مین نے چند سوالون کا جواب دیا تھا اور دو تین روز تک میرے

اظہار ہوتے رہے ہیں جس دن سے تمنے اپنے اظہارات دینا شروع کیے تھے اور جسدن تک ختم ہوے اس عرصہ مین کبھی اپنی بی بی سے تمنے کچھہ باتین کی تھین - ج تھین - س جب وہ اسپتال مین تھی تو تم اوسکو دیکھنے گئی تھی - ج - ہان گیا تھا - س وہ کتنے دن اسپتال مین رہی - ج پانچ روز - ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ آیا کے اظہار ۱۰ تاریخ کو لیے گئے تھے اور اوسکے خاوند کے اظہار ۱۹ تاریخ کو -

عبدالرحمن کے اظہار

سید عبدالرحمن نے بیان کیا کہ مین ڈاکخانہ کا چپراسی ہون مین چھہ برس سے آیا کو جانتا ہون جب آیا بمبئی گئی تھی تو مجھسے کہا تھا کہ مین میمصاحبہ کے ہمراہ یہان آئی ہون وہ ولایت جانیوالے ہین بمبئی مین مین نے اوسکی خاوند کو کئی چٹھیان لکھوادی تھین یہ چٹھیان عبدالرحمن کو دکھائی گئین اوسنے کہا کہ ہان یہ چٹھیان مین نے لکھوا دی تھین - اسکوبل صاحب نے ان چٹھیونکو شہادت مین داخل کیا تاکہ یہ ثابت ہو کہ یشونت راو اور سالم اور مہاراجہ مین خط کتابت ہوتی تھی مسٹر انورارٹی صاحب نے اون چٹھیون کو شہادت مین داخل کیا - مسٹر برنین صاحب نے کہا چونکہ اسوقت سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب موجود نہین ہین ہم ان چٹھیون کو شہادت مین داخل کرنے سے انکار کرتے ہین - پریسیڈنٹ صاحب نے کہا کہ تمکو انکار کرنا نہ چاہیے کیونکہ ایک چٹھی تو داخل شہادت ہو چکی ہے اسمین تمکو کیا عذر ہے - برنین صاحب نے کہا کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابھی آیا کی گواہی نہین ہوئی ہے - جب تمھارے ساتھی نے کل ایک چٹھی کو داخل شہادت کر لیا تو پھر تمکو اس چٹھی کے داخل شہادت کرنے مین کیا عذر ہے اگرچہ یہ چٹھی بھیجی گئی تھی مگر اوسکے پاس نہین پہونچی - پریسیڈنٹ صاحب نے کہا کہ یہ چٹھی بھیجی گئی تھی مگر اوسنے واپس کردی اس چٹھی پر نشان حرف (ڈی) کا بنایا گیا اور چٹھی داخل شہادت کی گئی گواہ مظہر ہے کہ مجھکو یہ یاد نہین کہ مین نے کسوقت یہ دونون چٹھیان لکھی تھین البتہ تیسری چٹھی کا لکھا جانا یاد ہے یہ شیخ عبداللہ خانساماں کے نام لکھی گئی تھی اگرچہ مضمون اوسکا بھول گیا ہون لیکن مطلب یاد ہے اوسمین ایک چٹھی مہاراج کے نام بھی تھی -

سوالات جرح برنین صاحب

س - تم انگریزی جانتے ہو - ج - کچھ تھوڑی سمجھ سکتا ہون مگر بول نہین سکتا ہون - س -
تم بمبی مین کہان رہتے ہو - ج - کھیت والی کے محلے مین - س - تم کے برس سے وہان رہتے ہو -
ج - مین چار برس سے وہان رہتا ہون - س - آیا بمبی مین کہان رہتی تھی - ج - میرے ہی
گھر مین رہتی تھی - س - تم اکبر علی اور عبد العلی کو جانتے ہو - ج - ہان صاحب جانتا ہون - س -
تمنے کبھی انکو بمبی مین دیکھا تھا - ج - بمبی کے پولیس مین تو یہ نوکر ہی ہین اور بمبی انکا مقام ہے -
س - تم سے ان لوگون نے کس مقام پر اظہار لیے تھے - ج - کالبا دیبی کے ڈاکخانے مین میرے
اظہار لیے تھے - س - تمھین کون بلانے گیا تھا - ج - ایک جمعدار احمد علی گیا تھا - س - کیا وہ اکبر علی
کا رشتہ دار ہے - ج - ہان صاحب وہ رشتہ دار ہے - س - جب احمد علی تمھارے پاس آیا تو تمسے
کیا کہا - ج - احمد علی نے تو مجھسے کچھ نہین کہا مگر خان بہادر نے میرے اظہارات لیے - س - میرے
سوال کا جواب دو احمد علی نے تم سے کیا کہا اور اوسوقت کون کون موجود تھا - ج - سواے میرے
اور احمد علی کے اوسوقت اور کوئی نہتا - س - تمھارے اظہارات کس جگہہ لیے گئے تھے - ج -
احمد علی نے اپنے گھر پے جاکر اظہار لیے تھے - س - تم سے خان بہادر نے کیا پوچھا تھا - ج - خان بہادر
نے مجھسے پوچھا کہ کوئی چٹھی تمنے مہاراج کو لکھی ہے مین نے کہا کہ کوئی چٹھی نہین لکھی مگر آیا کو ایک
چٹھی لکھی ہے پھر مجھسے پوچھا کہ تمنے کب شیخ عبد اللہ کے نام چٹھی لکھی تھی مین نے اوسکو بتا دیا -
س - کیا وہ ہولی کے بعد چٹھی لکھی تھی - ج - مین ہولی کو نہین سمجھتا ہون مسلمان ہون - س -
کیا عید اضحی کے بعد لکھی تھی - ج - مجھکو یاد نہین - س - تم شبرات کو جانتے ہو - ج - ہان صاحب
جانتا ہون - س - اچھا یہ بتاؤ کہ شبرات کے دن پہلے یا پیچھے یہ چٹھی لکھی تھی - ج - صاحب مین
نہین بتا سکتا کیونکہ مجھکو یاد نہین ہے - س - اوسوقت اور بھی کوئی تھا جسوقت تمنے چٹھی
لکھی تھی - ج - اور کوئی نہتا - س - مہاراج کو تمنے کیا لکھا تھا - ج - اوسنے یہ لکھوایا تھا کہ مجھکو
خرچ بھیجو گورنر بمبی نے صاحب لوگون کی دعوت کی تھی اوسمین کچھ تمھارا تذکرہ نہین آیا کوئی
فکر کی بات نہین ہے - ایڈوکیٹ جنرل نے کہا مہاراج کو اور کیا تمنے چٹھی مین لکھا تھا - ج -
مین نے اور کچھ نہین لکھا تھا - س - یہ چٹھی تمنے کیا آیا کی اور چٹھیون کے ساتھ لکھی تھی - ج -
ہان صاحب اور چٹھیون کے ساتھ لکھی تھی - س - تم ڈاکخانے مین کتنے دنون سے نوکر ہو اور کیا

کیا تنخواہ ہے۔ ج۔ تین برس سے نوکر ہون اور معہ روپیہ ماہواری ملتا ہے۔

مسماۃ امینہ کو پھر بلایا

امینہ نے بیان کیا کہ مین عبدل کو جانتی ہون مین اور وہ ایک ہی مکان مین بمبئی مین رہتی تھی جب مین بمبئی مین تھی تو اوس سے چھٹیان لکھوا لیا کرتی تھی وہ چھٹی جسپر (ڈی) کا نشان دیا گیا تھا پڑھی گئی وہ حضرت شیخ عبداللہ کے نام کی تھی۔ بعد سلام کے۔ امینہ آپ کو تحریر کرتی ہے کہ مین نے ایک چھٹی ٹکٹ لگا کر تمھارے پاس بھیجی تھی مجھکو بڑی فکر ہے کہ وہ چھٹی پہونچی یا نہین اگر تم کہو تو مین انگلستان کو جاؤن ایک میم صاحبہ مجھکو لیے جاتی ہین مین نے خرچ کے واسطے تمکو لکھا تھا مگر کچھ خرچ تمنے نہین بھیجا۔ یشونت راؤ کو سلام کہہ دینا چھوٹی کی ماں سے ایک روپیہ لے لینا تحریر کرنا کہ تمنے دیگر لیکر محمد سے پانچ روپیے قرض لیے ہین وہ روز آکر ہم سے تقاضا کرتا ہے اگر لیے ہون تو مین اوسکو ادا کر دون تمنے وہ چھٹی جو ملفوف تھی اوس شخص کو دی یا نہین مجھے اسبارے مین بڑی فکر ہے اور زیادہ کیا لکھا جائے جلد جواب لکھنا فقط۔ گواہ مظہر ہے کہ یہ چھٹی بموجب میری ہدایت کے لکھی گئی ہے اور مین نے اوسمین لکھا تھا کہ قاضی اور یشونت راؤ اور سالم کو سلام کہہ دینا قاضی ایک بہت بڑا معزز شخص ہے اور وہ میرے کمرے مین پانی پینے کو آیا کرتا تھا سالم یشونت راؤ کو مین اسوجہ سے جانتی ہون کہ وہ دونون ہمراہ مہاراج کے رزیڈنسی مین آیا کرتے تھے۔ س۔ وہ چھٹی جو تمنے ملفوف کی تھی کسکے نام کی تھی۔ ج۔ مہاراج کے دینے کے واسطے سالم کی نام کی تھی وہ چھٹی کہ جسپر نشان حرف (ای) کا تھا اجلاس مین پڑھی گئی اوسمین لکھا تھا۔ مین تمھارا مطلب سمجھی تم ہمیشہ اسیطرح چھٹیان لکھتے رہو سالم میرے پاس آیا تھا اب مین کسیقدر اچھی ہون مین نے سالم کو چھٹی لکھ دی ہے کہ مین ۲۰ تاریخ تک وہان آونگی پانچ روپیہ ذریعہ محمد کو دیے گئے۔ تمھارے خسر کے گھر مین تو جگہہ رہنے کی نہین ہے مین کہان رہون مجھکو بڑی تکلیف ہے۔ ایضاً جمعدار کے ہاتھ ملے پہونچتے ہین عدد اوس مارواڑی کو جلد دیدینا میرا اندنون مین بڑا نقصان ہوا۔ بیماری کے باعث مجھکو رخصت لینی پڑی۔ مین یشونت راؤ کے گھر پر گئی تھی وہ بیان کرتا تھا کہ مہاراج نے دو تین مرتبہ تمکو پوچھا تھا سالم تو تمھارے مکان پر نہین آیا تھا مجھکو لکھو بابا سنکر اور سب

لوگون کی طرف سے سلام پہونچے۔ مورخہ ۱۰۔ اپریل ۱۸۷۵ء۔
گواہ مظہر ہے کہ یہ چٹھی مین نے آپ لکھوائی تھی اس فقرے سے کہ سالم مجھکو ملا یہہ مطلب ہے کہ سالم بمبئی گیا تھا اور وہان مجھسے ملاقات ہوئی تھی مین نے اوسکو یشونت راؤ کے مکان مین بمبئی مین دیکھا تھا وہان مہاراج کی باتین ہوئی تھین مین نے اوس سے کہا کہ مہاراج سے انعام ہمکو کب دلواؤگے اوسنے کہا کہ مہاراج کے یہ کام فرصت کیوقت ہوتے ہین یشونت راؤ نے مجھسے کہا کہ اب جو مین یہان سے جاؤنگا تو تمھارے انعام دلانے مین کوشش کرونگا جب مین بڑودے مین تھا تو مہاراج نے تمکو تین چار مرتبہ پوچھا تھا صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اوس سے پوچھا کہ کیا تمنے اپنے شوہر سے یہ دونون چٹھیان پائی تھین۔ ج۔ ہان صاحب پائی تھین۔

سوالات جیج برین صاحب

س۔ جبسے تمھارا پہلا اظہار لیا گیا تم کہان تھے۔ ج۔ صاحب مین خان بہادر کے پاس تھی۔
س۔ اظہار کے بعد تمنے خان بہادر کو دیکھا ہے۔ ج۔ دیکھا ہے۔ س۔ کیا چھوٹے خان بہادر کو بھی دیکھا ہے۔ ج۔ ہان صاحب دیکھا ہے۔ س۔ تم راؤ صاحب گجانند وٹھل کو جانتی ہو۔ ج۔ پہلے تو کہا کہ نہین جانتی ہون پھر یاد کرکے کہا کہ ہان جانتی ہون۔

شیخ عبداللہ کے دوبارہ اظہار ہوے

شیخ عبداللہ کے دوبارہ اظہار پریسیڈنٹ نے لیے وہ مظہر ہے کہ میری چٹھی مین ایک چٹھی مہاراج کے نام آیا ہے بھیجی تھی جب مین مہابلیشور جانے لگا تو مین نے کل چٹھیان اپنی بی بی کو دیدی تھین پھر مجھکو نہین معلوم کہ اوس چٹھی کا کیا ہوا۔

پیڈرو ڈیسوزا کے اظہارات

مسٹر انورارٹی صاحب نے پیڈرو ڈیسوزا کے اظہار لیے اوسنے کہا کہ جب کرنیل فیر صاحب بڑودہ مین آئے تو مین اونکی ملازمی مین حاضر تہا کرنیل فیر صاحب ماہ مارچ ۱۸۷۳ء مین بڑودہ مین آئے تھے مین برابر بڑودہ مین رہا مگر تہوڑے دنون کے لیے نوساری گیا تھا اور ایک مہینے کی رخصت لیکر گوا کو گیا مین سالم کو جانتا ہون وہ اکثر مجھسے کہا کرتا تھا کہ اگر تم مہاراج کے پاس آؤ تو تمھارے واسطے اچھا ہوگا اور ہم تمھاری سواری کے واسطے گاڑی بھیجا کرینگے مینے کہا کہ مین نہین آنا

چاہتا ہون جب مین گوا کو جانے لگا تو مین نے سالم سے کہا کہ میری زاد راہ کی واسطے کچھ خرچ لادو۔ اوسنے مجھکو ساٹھہ روپیے چلن بڑودہ کے لادیے جسکے چہرہ دار پچاس روپیہ ہوتے ہین یہ روپیے مجھکو مقام رزیڈنسی مین سالم دے گیا تھا اور دیتے وقت کہا کہ یہہ ساٹھہ روپیے سرکار نے تمکو زاد راہ کے واسطے دیے ہین انوراٹی صاحب نے پوچھا کہ سرکار سے کیا مطلب ہے ج۔ مہاراج۔ س۔ تم کتنی مدت سے کرنیل فیر صاحب کے پاس نوکر تھے ج۔ چھبیس سال سے۔

سوالات جرح سر رچرڈ کوچ صاحب

س۔ کیا تمھاری گواہی بمبئی مین ہوئی تھی۔ ج۔ ہان صاحب ہوئی تھی۔ س۔ کس کے روبرو ہوئی تھی ج۔ ایڈگنٹن صاحب کے روبرو ہوئی تھی۔ س۔ کیا تمنے سب حال اون سے کہہ دیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب کہہ دیا تھا س۔ کیا تمنے سالم سے اپنے گوا کے جانے کا حال کہا تھا ج۔ نہین صاحب اور کئی شخصون سے کہا تھا س۔ کیا فقط سالم نے تمسے کہا تھا کہ گیکواڑ کے پاس چلو۔ ج۔ ہان صرف سالم نے کہا تھا س۔ تم سالم کو کب سے جانتے ہو۔ ج۔ جبسے مین بڑودہ مین آیا ہون وہ مہاراج کے ہمراہ ہفتہ مین دو مرتبہ آیا کرتا تھا۔ س۔ سالم نے تمسے کچھ کہا تھا کہ مہاراج تمکو کیون بلاتے ہین ج۔ صرف یہ کہا کہ اگر تم مہاراج کے پاس چلوگے تو تمھارے واسطے بہتر ہوگا س۔ تمنے انکار کیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب مین نے انکار کیا تھا کیونکہ اوندنون مجھکو بالکل فرصت نتھی۔ س۔ یہ بات صحیح ہے کہ تم کبھی نہین گئے۔ ج۔ مین کبھی نہین گیا۔ س۔ جب تمنے ایڈگنٹن صاحب کو اظہار دیے تھے تم کہان ٹھہرے ہوے تھے ج۔ مین اپنے صاحب کے یہان گیا تھا۔ س۔ تم کب سے پولیس کی حراست مین ہو۔ ج۔ چالیس روز سے۔ س۔ تم راوجی کو جانتے ہو ج۔ ہان صاحب مین جانتا ہون۔ س۔ تم کب سے جانتے ہو۔ ج۔ جبسے صاحب مین یہان آیا ہون۔ س۔ تمھارے اور راوجی کے ملاقات تھی۔ ج۔ صاحب ہم صرف بات چیت کیا کرتے تھے کچھ دوستی نہین تھی۔ س۔ کبھی راوجی نے تمسے مہاراج کے یہان چلنے کیواسطے کہا تھا۔ ج۔ کبھی نہین کہا س۔ اچھا اوسنے تمسے کبھی نہین کہا مگر تمنے کبھی اوس سے اقرار کیا تھا۔ ج۔ نہین صاحب کبھی نہین۔ س۔ کبھی تمنے راوجی سے

کہا تھا کہ چلو مہاراج کے یہان چلین۔ ج۔ مین سنے راؤجی سے سوا اون ساٹھ روپیون کے
سکہ بڑودہ کے جو مین نے مہاراج سے پائے تھے کبھی اور مہاراج کے یہان کا تذکرہ بھی نہین کیا
س۔ کبھی تمنے اور راؤجی نے مہاراج کے یہان جانے کا ارادہ کیا تھا۔ ج۔ کبھی نہین۔ س۔
کبھی تم اور راؤجی سالم کے ساتھ مہاراج کے یہان گئے تہے۔ ج۔ کبھی نہین۔ س۔ کبھی راؤجی
کے سامنے تمسے اور گیکواڑ سے باتین ہوئی تھین۔ ج۔ کبھی نہین ہوئین۔ اور مین کبھی نہین گیا
س۔ تو اب اس بات سے مین سمجھا کہ کبھی تم مہاراج کی حویلی مین نہین گئے۔ ج۔ کبھی نہین
گیا س۔ تم سے کبھی مہاراج سے گفتگو نہین ہوئی۔ ج۔ کبھی نہین ہوئی۔ س۔ اگر راؤجی تمھارے
منھ پر کھدے کہ تم مہاراج کے یہان گئے تھے تو یہ بات غلط ہے۔ ج۔ بالکل غلط ہے۔ س
اگر راؤجی تمھارے منھ پر کھدے تو تمکو تعجب ہوگا ج۔ ہان صاحب ضرور تعجب ہوگا یہ بات
محض غلط ہے۔ س۔ تم کبھی گوا کو گئے تھے۔ ج۔ ہان صاحب ایک مہینہ کی رخصت لے کے گیا تھا۔
س۔ کیا تم جب وہان سے واپس آئے تھے تو تم راؤجی کے ساتھ مہاراج کے یہان گئے تھے۔ ج۔
مین کبھی نہین گیا۔ س۔ اچھا ایک بات مجھکو اور تم بتاؤ کہ تمنے کوئی لوڑیا مہاراج سے پائی تھی۔
ج۔ مین کیونکر لوڑیا پاتا جبکہ مین مہاراج کے پاس گیا ہی نہین۔ س۔ اچھا فرض کرو کہ تم مہاراج
کے پاس نہین گئے مگر کوئی لوڑیا مہاراج سے تمنے پائی۔ ج۔ کوئی لوڑیا نہین پائی۔ س۔ تمنے
ایڈگنٹن صاحب کے سامنے کیا اظہار دیے تھے۔ ج۔ صاحب جو کچھ مین نے اظہار دیے تھے وہ کاغذ مین
لکھ لیے گئے ہین۔ س۔ کیا اونھون نے تمسے پوچھا تھا کہ تمنے مہاراج سے کچھ پایا۔ ج۔ ہان
صاحب مجھسے پوچھا تھا لیکن مین نے اونکا جواب دیا۔ س۔ تم اکبر علی کو جانتے ہو۔ ج۔ ہان
صاحب جانتا ہون۔ س۔ جب تمسے ایڈگنٹن صاحب اظہار لے چکے تھے تو تمسے کوئی سوال اکبر علی
نے کیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب اونھون نے بھی اظہار لیا تھا مین نے وہی اظہار جو ایڈگنٹن صاحب کو دیا
تھا اون کے روبرو بھی لکھ دیا۔ س۔ تمسے یہ کہا تھا کہ اگر تم سچ کہوگے تو تمھارے واسطے اچھا ہوگا
ج۔ ہان صاحب مجھسے کہا تھا اور مین نے بھی جو کچھ سچ تھا کھدیا۔ س۔ خان بہادر نے
تمسے پوچھا تھا کہ تم مہاراج کے یہان گئے تھے۔ ج۔ ہان صاحب پوچھا تھا۔ س۔ تمکو معلوم ہے
کہ راؤجی نے تمھاری نسبت کیا کہا۔ ج۔ مجھکو نہین معلوم۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا

کہ میرے دوست پانچوین تاریخ کو اظہار کی تاریخ مقرر کرتے ہین اگر صاحب پریسیڈنٹ کی بھی راے متفق ہو تو یہی تاریخ مقرر کیجاے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا۔ اچھا یہی تاریخ قرار دیجاے۔ جو اظہار اسنے دیے تھے وہ صاحب پریسیڈنٹ کو سناے گئے اور ٹفن کھانے کے لیے اجلاس برخاست ہوا۔ بعد ٹفن کھانے کے اجلاس پھر شروع ہوا اور فیر صاحب واسطے گواہی کے بلاے گئے۔

فیر صاحب نے قسم کھا کر بیان کیا کہ مین بمبئی کی فوج کا کرنیل تھا میرا نام رابٹ فیر صاحب ہے مجھکو تمغے کیا مین باتھ اور ایڈیکانگ ملکہ معظمہ کے رہے ہین مین ۱۸- مارچ سنہ ۱۸۷۳ع کو بڑودہ مین آیا اور یہان کا پولیٹکل رزیڈنٹ مقرر ہوا ۱۸۷۴ ۲- دسمبر تک اس عہدہ پر مقرر رہا مارچ سنہ ۱۸۷۴ع مین میری ہمصاحبہ ولایت کو گئی تھین اینہ آیا بمبئی تک اونکو پہونچانے گئی اوسکو ایک مہینے کی رخصت بمبئی مین ملی تھی جب مین بمبئی مین گیا تو جنرل گیل صاحب کے مکان مین ٹھہرا تھا اور مین نوسارے کو مہاراج کے ساتھ ۲- اپریل سنہ ۱۸۷۴ع کو گیا تھا مسٹر بووی صاحب میرے ساتھ نوساری کو نہین گئے مین نوساری مین ۱۶- مئی سنہ ۱۸۷۴ع تک مقیم رہا اور میرے آنے کے دو تین روز کے بعد مہاراج بھی بڑودے مین آے بیلی صاحب کے کام دینے تک بین بڑودہ مین تھا اور مہاراج گیکواڑ بھی بڑودے مین تھے۔ مہاراج ہر دوشنبہ اور پنجشنبہ کو اکثر گوبند راو اور بابو بہائی کے ساتھ میری ملاقات کو آیا کرتے تھے اور چند سوار بھی اردلی مین ہوتے تھے مین اون سوارونکو نہین جانتا ہون کبھی یشونت راو اور سالم اون کے ساتھ آتے تھے یا مہادیو راے کالی اور یشونت راو کا لڑکا آیا کرتا تھا جبکہ مین مقام نوساری مین تھا جب بھی یہ لوگ آیا کرتے تھے میری کچہری رزیڈنسی کے مغربی جانب تھی وہین ایک کمرے مین میرا غسلخانہ تھا اوس غسلخانے کے باہر ایک برآمدہ تھا وہان ایک تپائی رکھی رہتی تھی وہان راوجی اور نرسو بیٹھے رہتے تھے کریم بووی صاحب کے کمرے مین باہر بیٹھتا تھا مسمی گوبند بالو میری کچہری مین آتا تھا مین ہمیشہ صبح کو ہوا خوری کے واسطے جایا کرتا تھا اور وہان سے آکر ایک گلاس جکوترہ کے شربت کا جو ہمیشہ عبداللہ جوبکیدار بنایا کرتا تھا پیتا تھا مین ماہ ستمبر سے بیمار تھا گنپتی کے تہوار مین بہت علیل تھا میرے سر مین پھوڑا نکلا تھا مین اکیس روز تک اچھا ہوا۔ ۹- دسمبر کو

شربت پینے سے سر مین درد ہونے لگا - ڈاکٹر سیورڈ صاحب ہر روز پلاستر اوسمین لگایا
کرتے تھے یہ پلاستر میری میز پر رکھا رہتا تھا - اس پھوڑے کی وجہ سے میرے سر اور آنکھون مین
درد ہوتا تھا رات کو جب مین سوتا تھا تو مجھکو بخار معلوم ہوتا تھا - ۶ - نومبر کو مین گوبند راو
کے مکان پر گیا اور دو تین گھونٹ شربت کے پیے مین تمام روز علیل رہا دوسرے روز
پھر مینے تھوڑا سا شربت پیا ۹ - تاریخ کو بھی مین نے شربت پیا اوس دن مین ہواخوری سے
جلد واپس آیا راوجی حوالدار نے مجھکو برآمدے مین آکر سلام کیا یہ بات نئی تھی کیونکہ کبھی
اس قدر جلدی راوجی نہین آتا تھا بعد دو تین گھونٹ پینے کے بیس منٹ تک مین چٹھی لکھا کیا
مگر میرے سر مین درد بہت تھا میری نگاہ جو گلاس پر پڑی تو اوسمین سیاہ رنگ کی تلچھٹ
تہ نشین نظر آئی مینے فورًا ایک چٹھی ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو لکھی ڈاکٹر صاحب آکر اوس تلچھٹ
کو لے گئے چونکہ وہ روز دوشنبہ کا تھا مہاراج بھی تھوڑی دیر کے بعد آئے مینے اونکی مزاج پرسی
کی اونھون نے کہا کہ مین دیوالی کی مٹھائی کھانے سے علیل ہو گیا ہون تھوڑی دیر کے بعد
وہ چلے گئے یشونت راو دیوالی کی ڈالی میرے واسطے لایا اور مجھکو ایک مٹھائی اوسمین بتائی
کہ یہ مٹھائی بہت خراب ہے اسکو نہ کھانا پھر جب مہاراج میرے پاس سے چلے گئے تو مینے حاضری
کھائی اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو چٹھی لکھی - صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ تمنے ڈاکٹر
سیورڈ صاحب کو بعد مہاراج کے جانے کے چٹھی لکھی تھی یا قبل اون کے آنے کے - ج -
مہاراج کے جانے کے بعد پہلے مین نے کھانا کھایا پھر ڈاکٹر صاحب کو چٹھی لکھی -
ساڑھے چار بجے اجلاس برخاست ہوا -

اجلاس روز پنجم

آج گیارہ بجے کمیشن شروع ہوئی مہاراجہ سیندھیا بسبب علالت کے تشریف نہین لائے
بوقت شروع ہونے اجلاس کے صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ آج مہاراجہ سیندھیا نہین آئے
ہین لہذا اون کے پاس کل کارروائی آج کی پہونچانا چاہیے - سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب
نے کہا کہ ضرور کل کارروائی آج کی پہونچانا چاہیے - بعد اسکے گواہ کے اظہار شروع
ہوے - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ کل آپ نے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کی چٹھی لکھنے تک

اظہار دیے ہین اب یہ بتاؤ کہ تمنے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے آنے اور مہاراج کے جانے کے بعد
کسی سے اپنے مزاج کی علالت کا حال بیان کیا تھا یا نہین ج - مینے بیوی صاحب سے کہا تھا
بعد اسکے وہ چٹھی جو ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو فیر صاحب نے لکھی تھی اجلاس مین پڑھی گئی -
مقام بڑودہ - ۹ - نومبر ۱۸۷۴ع - مائی ڈیر سیورڈ - اپنی علالت کا حال مینے صبح کو تمسے بیان
کیا تھا یہ سفوف تم یہان سے لے گئے اوسکو تمنے دیکھا ہوگا مہربانی کرکے بتاؤ کہ آیا وہ سفوف
زہر ہے یا کوئی اور شے ہے اگرچہ مین دو تین گھونٹ شربت کے پینے پایا تھا مگر آدھ گھنٹے تک
میرے پیٹ اور سر مین درد ہوتا رہا اور میرا جی متلاتا رہا اور میری بینائی کم ہوتی گئی
میری زبان مین کانٹے پڑ گئے اور ایک کسیلا پن تھا پہلے مین یہ سمجھا تھا کہ بخار کے سبب
سے میرا یہ حال ہے یا خراب چکوترے کا شربت بنایا گیا ہے مگر اب معلوم ہوا کہ یہ زہر کا سبب ہے
اگر مجھکو یہ معلوم ہوتا کہ اسمین زہر ہے تو مین اوسکو ذرا نہ چھنکتا جب مین نے اوس گلاس مین
تلچھٹ دیکھی تو مجھکو معلوم ہوا کہ یہ زہر ہے — دستخط - کرنیل آر فیر -
یہ چٹھی شہادت مین لی گئی اور اوسپر نشان حرف (ایف) کا لگایا گیا
اسکے تھوڑی دیر کے بعد پھر ڈاکٹر سیورڈ صاحب میرے پاس آئے اور اونھون نے بیان کیا
کہ مجھے تلچھٹ مین سنکھیا معلوم ہوتی ہے مین نے یہ سنکر فوراً گورنمنٹ کو بذریعہ تاربرقی کے مطلع کیا
کہ مجھکو زہر دیا گیا چونکہ اوسوقت تک مجھکو یہ معلوم نہوا تھا کہ مجھکو کسنے زہر دیا ہے لہذا تاربرقی
مین یہ لکھا کہ مجھکو کسی شخص نے زہر دیا ہے مگر مین خدا کے فضل سے بچ گیا یہ تاربرقی مین نے ڈاکٹر
سیورڈ صاحب کی گفتگو کرنے کے بعد مابین ایک اور ۲ بجے کے بھیجی تھی پھر مینے اسِ زہر خورانی
کی تحقیقات شروع کی اور چند ملازمون کو اوسیدن قید کیا یعنے اوجی حوالدار اور ریلا پا اور نلکنٹھمن
اور گوبند رام بابو وغیرہ یہ شام کے وقت حراست مین بھیجے گئے تھے رزیڈنسی مین سب لوگونکو
معلوم ہو گیا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو کسی نے زہر دیا ہے مین نے اوس تلچھٹ کو گری صاحب
کے پاس بھیجدیا اور بیوی صاحب نے اور مین نے اسکی تحقیقات شروع کی مہاراج پھر ۱۴ -
تاریخ کو میرے گھر مین آئے اوسدن اون کے ساتھ اونکے وزیر دادا بھائی نوروجی تھے اونھون
نے کہا کہ مین نے سنا ہے کہ آپ کو کسی شخص نے زہر دیا ہے حتی الامکان ہم بھی اسکی تحقیقات کرینگے

کوشش کرینگے۔ دادا بھائی نوروجی نے کہا کہ ہمنے ۱۰ تاریخ کو یہ خبر سنی تھی مگر ہمکو یقین نتھا۔ ۱۴ تاریخ کو ہمنے تحقیق جان کر آپ سے پوچھا بعد اسکے مہاراج گھر چلے گئے اور ایک یادداشت لکھکر بھیجی۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے پوچھا کہ تمنے کتنا شربت پھینکدیا تھا اور جو کچھ پھینکدیا تھا کیا وہان کی مٹی گری صاحب کے کہنے سے کھود کر بھیجدی تھی۔ ج۔ ہان صاحب بھیجدی تھی۔ س۔ کیا ڈاکٹر گری صاحب نے خاص تمکو لکھا تھا یا ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو۔ ج۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے ذریعے سے مجھکو لکھا تھا مین نے خود زمین کھودی اور ایک پیکٹ بنایا اوسپر اپنی مہر کرکے بھیجدی تھی۔

سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ کرنیل فیر صاحب تم ۱۰ مارچ کو مقرر ہوکر بڑودہ مین آئے تھے۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ پہلے تم کہان مقرر تھے۔ ج۔ پالن پور مین۔ س۔ پالن پور سے پہلے تم کہان تھے۔ ج۔ مین گجرات مین تھا۔ س۔ تمہارا کیا عہدہ تھا۔ ج۔ پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ۔ س۔ اس سے پہلے کہان تھے۔ ج۔ مین سندہ مین تھا۔ س۔ تمنے وہ جگہہ کب چھوڑی۔ ج۔ ۱۸۶۷ع مین جب مین ولایت گیا تھا۔ س۔ کیا اس سے یہہ مطلب ہے کہ تم آپ وہ جگہہ چھوڑکر چلے گئے۔ ج۔ تمہارا اس سے کیا مطلب ہے۔ س۔ میرا مطلب یہ ہے کہ تم رخصت لے کے گئے تھے یا اور کسطرح ولایت کو گئے تھے۔ ج۔ مین رخصت لے کر گیا تھا۔ س۔ بعد انقضاے ایام رخصت جب تم واپس آئے تو پھر اپنی جگہہ پر کیون نہ مقرر ہوے۔ ج۔ اسکا کوئی سبب نہین ہے۔ س۔ کیا وہ جگہہ تمہاری تخفیف مین آگئی تھی۔ ج۔ نہین تخفیف مین نہین آئی (پھر تھوڑی دیر سوچکر کہا کہ ہان تخفیف مین آگئی تھی) س۔ مہربانی کرکے وہی الفاظ کہو جو اپنی اوس جگہہ کی نسبت تم کہنے کو تھے۔ ج۔ مجھے کچھ مخفی کرنا منظور نہین ہے۔ س۔ تخفیف کا کہنا تو محض غلط ہے تم اوس جگہہ سے موقوف ہوگئے تھے۔ ج۔ مجھکو نہین معلوم کہ مین موقوف ہوگیا تھا۔ س۔ کیا تمہارے پاس کوئی سند گورنمنٹ سے ایسی نہین پہونچی تھی جس سے تمکو اپنی موقوفی معلوم ہوتی۔ ج۔ جو سند میرے پاس پہونچی تھی اوسکا جواب مین نے گورنمنٹ کو لکھ بھیجا تھا۔ س۔ تمکو معلوم ہے کہ وہ دستاویز مہاراج یا انکے اہلکارونکے وزیر کے پاس ہے۔ ج۔ مجھے گمان ہے کہ اونکے

پاس نہوگی کیونکہ وہ گورنمنٹ کا رزولیوشن ہے اوسکو یہ ایمانداری سے حاصل نہین کر سکتے
ہین - س - ہمارا مطلب ایمانداری اور بے ایمانی سے نہین ہے دنیا مین سب طرح کے لوگ
ہوتے ہین اب یہ بتائیے کہ اون کے پاس وہ سند ہے یا نہین - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ کرنیل
فیر صاحب آپ تاریخ نہ پوچھیے اور سوال کا جواب بتائیے - ج - اگر وہ دستاویز مہاراج
ایمانداری سے حاصل کرتے تو رزیڈنٹ کی معرفت لیتے - س - صاحب مطلق یہ جواب ہمارے
سوال کا نہین ہے آپ کو ایمانداری اور بے ایمانی سے کیا کام ہے ثبات کا اجلاس کو اختیار
ہے آپ صاف صاف ہمارے سوال کا جواب دیجیے کہ کبھی آپ نے سنا ہے کہ اون کے پاس کوئی سند
ایسی ہے - ج - نہین - س - کیا تمکو یہ بات معلوم نہین ہے کہ اونھون نے سر لوئیس پلی صاحب
کو ایسی سند دکھائی تھی - ج - نہین - س - اچھا مہربانی کرکے اس کاغذ کو ملاحظہ فرمائیے
اس بات کو دیکھ کر ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب مجاز نہین ہین کہ
سندہ کی کارروائی یہان کی کمیشن مین پیش کرین - سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ
مین نے خوب سوچ سمجھ کر اس کاغذ کو پیش کیا ہے اور مین اسکے اخیر مین ایک بڑا مطلب نکالونگا
نکالونگا - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا - مائی لارڈ - آپ کی توجہ مین گورنر جنرل کے اس
اشتہار پر رجوع کرتا ہون جسمین حضور محتشم الیہ نے تحریر کیا ہے کہ ملہر راو کے جرائم سابقہ پر لحاظ
نہوگا پس کرنیل فیر صاحب کی بھی پچھلی کارروائی قابل غور نہین ہے -
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ تمھاری رائے صائب نہین ہے - سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب اوس
کارروائی کو پیش کر سکتے ہین - سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ اوس کارروائی کے
ظاہر کرنے سے میرا مطلب یہ نہین ہے کہ کرنیل فیر صاحب مطعون ہون بلکہ مین اس قدر چاہتا ہون
تاکہ یہ بات کرنیل فیر صاحب دریافت کرلین کہ سندہ کی کارروائی کو مہاراج بخوبی جانتے ہین
س - صاحب پریسیڈنٹ نے سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب سے پوچھا کہ آپ یہ کہہ سکتے ہین کہ
یہ رزولیوشن براہ راست مہاراج کے پاس آیا ہے - ج - مین نہین کہہ سکتا - س - جب
تم شہر بمبئی مین تھے تو تمنے کسی غریب کے مقدمے کی تحقیقات کی تھی - ج - ہان کی تھی - س -
اچھا کس مقدمے کی تحقیقات کی تھی - ج - مجھ کو یاد نہین - س - اچھا ان باتون کا سوال

درجواب پھر ہم تم کر لین گے یہ بتاؤ کہ وہ رزولیوشن ٹھیک وقت پر تمکو ملا تھا۔ ج۔
نہین ٹھیک وقت پر نہین ملا تھا۔ مین اوسوقت انگلستان مین تھا ایڈوکیٹ جنرل نے
کہا کہ ہم ابھی تار برقی بمبئی کو دیتے ہین اور وہان سے کل فیل منگائے لیتے ہین اور پھر اوس
رزولیوشن پر گفتگو کرینگے۔ سر جنٹ بلین ٹائن نے کہا کہ اچھا یہ بہت خوب بات ہے۔ س۔
ماہ نومبر سنہ ۷۴ع مین کوئی کمیشن مقرر ہوئی تھی۔ ج۔ ہان ہوئی تھی۔ س۔ اوسکا پریسیڈنٹ
کون تھا۔ ج۔ جنرل میڈ صاحب تھے۔ س۔ وہ کب ختم ہوئی۔ ج۔ ۲۴ دسمبر کو ختم ہوئی۔
س۔ کیا ۔ مئی کو گیکواڑ کی شادی ہوئی تھی۔ ج۔ ہان ، مئی کو گیکواڑ کی شادی ہوئی تھی
س۔ تو پھر بھی تاریخ آپکی ناراضی کی معلوم کرنا چاہیے۔ ج۔ ہان انھین تاریخون مین
خریطہ لکھا گیا تھا۔ س۔ تمکو خبر ہے کہ حضور وسیرائے کے پاس ۱۷ مئی کو کوئی خریطہ گیکواڑ نے
بھیجا تھا۔ ج۔ ہان بھیجا تھا۔ س۔ جواب اوس خریطہ کا گورنر جنرل کے پاس سے کب آیا تھا۔
ج۔ صاحب ۲۵ نومبر سنہ ۷۴ع کو میرے ذریعے سے آیا تھا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے سر جنٹ
بلین ٹائن صاحب سے کہا کہ آپنے خریطہ اور اوسکے جواب کا سب مضمون پڑھا ہے یا نہین۔ ج۔
صاحب مین نے نہین پڑھا وہ سب پولیس کے ہاتھ مین ہے۔ س۔ سر لویس پیلی صاحب نے
کہا کہ اگر ضرورت ہو تو آپ پولیس سے منگا لیجیے۔ ج۔ نہین اوسکی کچھ ضرورت نہین ہے۔
س۔ اچھا یہ بتائیے کہ مہاراج کے یہان لڑکا کس تاریخ پیدا ہوا تھا۔ ج۔ ۱۶ اکتوبر کو پیدا
ہوا تھا اور ۹ مئی کو شادی ہوئی تھی۔ س۔ اچھا اس بات سے ہمکو تعلق نہین ہے۔ یہہ
قانونی بحث ہے کیا آپکے پھوڑا اونہین روزون مین ہوا تھا۔ ج۔ ہان صاحب اونہین
روزون مین ہوا تھا اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب میرے معالج تھے۔ س۔ کیا تمھارے پلاسٹر
لگایا تھا۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ یہ جو تمنے بتایا کہ مین علیل تھا اور میرے سر مین درد رہا
کرتا تھا اور میرا جی متلاتا تھا کیا یہہ اونہین ایام کا ذکر ہے۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔
کیا یہ تمکو گمان ہوا تھا کہ شربت کا سبب ہے۔ ج۔ نہین کچھ یہ خیال نہین تھا۔ س۔ کیا تم
شربت ہر روز پی جایا کرتے تھے۔ ج۔ کبھی سب پی لیا کرتا تھا اور کبھی سب پھینکدیا کرتا
تھا۔ س۔ کیا تمکو کچھ شبہہ ہوتا تھا جو تم پھینک دیا کرتے تھے۔ ج۔ مجھکو چکھ کر مزہ خراب

معلوم ہوتا تھا میں نے کئی مرتبہ عبد اللہ کو تاکید کی تھی اور چکوترے منگا کر دیکھے بھی تھے
کئی مرتبہ خراب چکوتروں کو دیکھا۔ س۔ تم تو کہتے ہو کہ ۱۰۔ نومبر سے مجھکو شک ہوا اور میرے
صحت کا نقشہ بدل گیا۔ ج۔ نہیں یہ مین نے نہین کہا تھا۔ س۔ تمنے کہا تو ہے کہ مین نے
دو تین گھونٹ پی کر باقی پھینکدیا۔ ج۔ ہان مین نے دو تین گھونٹ پی کر باقی پھینک دیا۔
س۔ پس معلوم ہوا کہ تمھاری طبیعت ۱۰۔ نومبر کو بھی ایسی رہی کہ جیسے ستمبر اور اکتوبر مین رہا
کرتی تھی۔ ساتوین تاریخ بھی تمنے شربت پی کر کچھ پھینکدیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب پھینکدیا
تھا۔ س۔ تمنے آٹھوین تاریخ کا ذکر نہین کیا کیا تمنے آٹھوین تاریخ شربت نہین پیا تھا۔ ج۔
آٹھوین تاریخ مین نے بالکل شربت نہین پیا۔ س۔ تمنے جو بیان کیا کہ اوس شے مین گہرا رنگ
تھا یہ صحیح ہے۔ ج۔ یہ بات صحیح نہین ہے۔ س۔ اچھا تم یہ بتاؤ کہ پھر کیا رنگ تھا۔ ج۔ اوسمین
ہلکا بھورا رنگ تھا۔ س۔ ۲۳۔ نومبر کی چٹھی اجلاس مین ہے وہ کسکی لکھی ہوئی ہے۔ ج۔
اوسکا مضمون کیا ہے۔ س۔ اوسکا مضمون یہ ہے کہ تمنے کسی سے سنا ہے کہ تمکو زہر دیا گیا ہے
اور اوسمین الماس سائیدہ اور سنکھیا تابنہ ہے۔ ج۔ یہ چٹھی مین نے اپنے مخبر سے پائی تھی جو مجھکو
خبرین دیا کرتا تھا۔ س۔ اچھا نام بتاؤ کہ وہ کون شخص تھا۔ ج۔ ایک شخص نہین ہے بہت سے
شخص خبرین دیا کرتے تھے۔ س۔ یہ خبرین کس کے بارے مین تمکو دیا کرتے تھے۔ ج۔ جو باتین
زیر تجویز میرے ہوتی تھین اون باتون کی یہ لوگ خبرین دیا کرتے تھے اور اکثر اون لوگون سے
زیادہ معلوم ہوتا تھا کہ جو گیکواڑ پر مستغیث ہوا کرتے تھے۔ س۔ وہ لوگ کس جگہ پر تمسے
ملاقات کرتے تھے۔ ج۔ کوئی خاص جگہ نہتی۔ س۔ وہ لوگ ان خبرون کی وجہ سے تمسے روپیہ
پاتے تھے۔ ج۔ کبھی نہین۔ س۔ ذرا یاد کیجیے شاید کبھی ایسا ہوا ہو۔ ج۔ کبھی ایسا نہین ہوا۔
س۔ تمکو خوب یقین ہے۔ ج۔ مجھکو یقین کامل ہے کہ کبھی ایسا نہین ہوا۔ س۔ تمنے اوس
چٹھی مین لکھا ہے کہ مجھکو معتبر طور سے خبر پہونچی ہے وہ کون شخص معتبر تھا۔ ج۔ صاحب
بہت سے آدمی ہین۔ س۔ جس شخص نے تمسے کہا تھا کہ تمکو تین چیزون سے زہر دیا گیا ہے تمنے
اوسکا نام کیون نہ لکھ لیا۔ ج۔ اوسکا نام اسوجہ سے نہین لکھا کہ وہ معتبر آدمی تھا اور پوشیدہ
خبر تھی اور سوائے اسکے کچھ لکھنے کی ضرورت نہین تھی۔ س۔ تم بھاؤ پونا کر کو جانتے ہو۔

ج - ہان مین جانتا ہون س - کیا وہ شخص تھا جسنے تمکو خبر دی تھی - ج - شاید وہی
ہوگا مین دریافت کرونگا - س - تمکو ذراسی بات یاد نہین ہے - ج - صاحب بہت
سے آدمی خبر دینے والے تھے مجھکو نام یاد نہین ہے - س - اور کون کون آدمی ہین جو تمکو
خبر دیجاتے تھے - ج - ایک یشونت راو تھا میرے پاس کل آدمیون کی فہرست ہے جو
مجھکو خبرین دیا کرتے تھے - س - مجھکو فہرست آپکی درکار نہین ہے مگر یہ بتاؤ کہ بہاؤ پونا کر
اور یشونت راو مین سے کون سا آدمی تہا - ج - مجھکو یاد نہین مگر انھین دونون مین سے
ایک نے کہا تھا - س - اب یہ بتاؤ کہ اول کمیشن مین بہاؤ پونا کرنے کچھہ کارروائی برخلاف
گیکواڑکے کی تھی - ج - اس سے آپکا کیا مطلب ہے - س - میرا سوال تو بالکل صاف ہے
مگر مجھکو نہین معلوم کہ آپ میرا سوال کیون نہین سمجھے - ج - بیشک بہاؤ پونا کرنے اوس کمیشن
مین برخلاف گیکواڑکے خبرین دی تھین وہ بہت بڑا معزز شخص ہے - س - مین تسلیم کرتا ہون
کہ وہ معزز شخص ہے مگر یہ بتائیے کہ اوسنے خبرین برخلاف گیکواڑکے دی تھین یا نہین میرا مطلب
سمجھ گئے - ج - اوسنے برخلاف گیکواڑکے ایک بھی خبر نہین دی تھی - س - مثل آپکے رتبہ کا
آدمی ہمارے سوال کا جواب بخوبی دے سکتا ہے آپ یہ بتائیے کہ وہ خبرین برخلاف گیکواڑکے
تھین یا گیکواڑکے واسطے نیک تھین - ج - گیکواڑ بڑا ظالم شخص تھا اور بہاؤ پونا کر اوسکے دوستدار
اور خیرخواہ باشندگان شہر کا تھا - پس واسطے بہبودی اون لوگون کے خبرین دیا کرتا تھا -
س - ہمارے سوال کا جواب نہین ہے بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ ہمارے سوال کا
جواب نہین دیتے ہین - ج - یہ شخص جو خبرین دیا کرتا تھا تو ہمیشہ برخلاف گیکواڑکے نہین
ہوا کرتی تھین - س - کرنیل فیر صاحب آپ اپنے رتبہ پر خیال کرین اب ایسا عالم شخص ہمارے
سوالون کا ایسا جواب دے بڑے افسوس کی بات ہے - ج - مین نے جواب تو دیا کچھہ خصوصیت
نہتھی کہ ہمیشہ وہ برخلاف خبرین دیا کرتا تھا - س - کیا سعادت علی سارہان کی شکایت
برخلاف گیکواڑکے اسی شخص نے تمسے بیان کی تھی - ج - سعادت علی نے خود بیان کی تھی - س -
کرنیل فیر صاحب ہوشیاری سے جواب دو کیا سعادت علی کے مقدمہ کی اوسنے پیروی
نہین کی تھی - ج - گورنمنٹ سے رپورٹ کرنے کے واسطے ایک حکم آیا تھا - س - کرنیل فیر صاحب

ذرا توجہ میرے سوالون پر کیجیے کہ آیا بھاگو پانڈے نے سعادت علی کے مقدمہ کی پیروی کی تھی یا نہین
ج۔ جہانتک مین جانتا ہون کہہ سکتا ہون کہ اوسنے پیروی نہین کی کیونکہ لفظ پیروی کا یہ معنی
ہے اوسکا مقدمہ تو بہت دنون سے پیشی مین تہا اکثر وہ اس مقدمہ کی بابت خبرین دیا کرتا تھا۔
س۔ تمکو اسبات کے کہنے مین کوئی شک تو نہین ہے۔ ج۔ ہمکو کچھہ شک نہین ہے بیشک
سعادت علی کے مقدمہ مین بھاگو پانڈے نے اکثر مدد دی تھی۔ س۔ تانبے کی نسبت تم سے
بھاگو پانڈے نے کیا کہا تھا۔ ج۔ مجھکو یاد ہے اوسنے کہا تھا کہ تمھارے زہر مین سنکھیا و ہیرودہ
الماس اور تانبہ شریک تھا۔ س۔ کیا صرف یہی خبر تمکو ملی تھی۔ ج۔ ہان یہی خبر ملی تھی۔
س۔ تمنے بھاگو پانڈے سے پوچھا تھا کہ تمکو یہ خبر کیونکر ملی۔ ج۔ مینے نہین پوچھا بلکہ مین اس
خبر کو ایک بازاری گپ سمجھا۔ س۔ ابھی تو تمنے کہا تھا کہ وہ بہت معتبر خبر تھی پھر وہ بازاری
گپ کیونکر تھی۔ ج۔ مین نے اس لیے کہا تھا کہ مین اوسکو ظاہر نہ کرون۔ س۔ کیا تمھارے
شربت مین تانبہ بھی تھا۔ ج۔ تانبا نہین تھا مگر میرے منھہ مین تانبے کا مزہ آگیا تھا۔ س۔
کیا بعد شربت پینے کے تمھارے منھہ مین مزہ آگیا تھا۔ ج۔ ہان بعد شربت پینے کے جب مینے
چرٹ پیا ہے اوسکے بعد تانبے کا مزہ آگیا تھا۔ س۔ کیا چرٹ مین بھی تانبے کا مزہ ہوتا ہے۔
ج۔ نہین چرٹ مین تو نہین ہوتا ہے مگر شاید بعد سنکھیا کھانے کے چرٹ پینے سے مزہ ایسا
ہوگیا ہو۔ س۔ یہ مزہ تمھارے منھہ مین کبتک رہا۔ ج۔ تین منٹ تک۔ س۔ تمنے شربت پینے
کے کتنی دیر کے بعد باقی شربت پھینکا تھا۔ ج۔ شاید آدھ گھنٹہ کے بعد۔ س۔ معلوم ہوتا ہے کہ
تمنے بسبب بدذائقہ ہونے کے باقی شربت پھینک دیا ہوگا۔ ج۔ ہان۔ س۔ کیا کچھہ اور پیاس کی
تمھارے منھہ کا ذائقہ تلخ ہوگیا تھا۔ ج۔ نہین۔ س۔ پھر تمنے آٹھ بجے تک شربت کیون
نہین پیا۔ ج۔ خدا کا فضل تہا کہ مین نے نہین پیا ورنہ مین مرجاتا۔ س۔ عدالتون مین تو سبب
پوچھا جاتا ہے تم بھی کوئی سبب بتاو۔ ج۔ کوئی سبب نہین۔ س۔ تو کیا تمنے بے سبب
نہین پیا۔ ج۔ یہی سبب ہے کہ ۶ اور ۷ کو میری طبیعت اچھی نہتھی اس سبب سے ۸ کو مینے
نہین پیا۔ س۔ کوئی اور سبب نہین ہے۔ ج۔ میری دانست مین کوئی سبب نہین ہے۔ س۔ تمنے
داوجی کے اظہار دیے تھے۔ ج۔ ہان دیے تھے۔ س۔ کیا اوسنے فیضو کا نام لیا تھا۔ ج۔

ہان لیا تھا۔
بعد اسکے ٹفن کا وقت آگیا اور جلسہ برخاست ہوا۔ بعد ٹفن کھانے کے پھر سوالات جرح شروع ہو گئے
س۔ بھاؤ پونا کر تمھارے پاس کیون آیا کرتا تھا۔ ج۔ صاحب ملاقات کرنے کو آیا کرتا تھا۔
س۔ کیا وہ تمھارے پاس دفتر کے وقت آیا کرتا تھا۔ ج۔ آیا کرتا تھا۔ س۔ کیا تمھاری غیر حاضری کے وقت بھی آیا کرتا تھا۔ ج۔ نہین آیا کرتا تھا۔ س۔ کبھی تمنے اوسکو اپنی غیبت مین بھی آکر پایا تھا۔ ج۔ نہین۔ س۔ صاحب ذرا سوچ کر جواب دیجیے۔ ج۔ ہان کبھی ایسا ہوتا تھا کہ اگر مین اسکول گیا تو وہ آکر میری ملاقات کیواسطے ٹھہر جاتا تھا۔ س۔ اس سے کیا یہ بات ثابت ہے کہ اگر تم کبھی باہر گئے اور وہ تمھاری ملاقات کے لیے آیا تو اوسکو تم گھر پر آکے پاتے تھے۔ ج۔ کبھی صبح کو جب مین ہوا خوری سے آیا تو اوسکو مین نے آیا ہوا نہین پایا۔ س۔ میرا مطلب آپکی صبح کی ہوا خوری سے نہین ہے میرا مطلب یہ ہے کہ کبھی آپ نے باہر سے آکر اسکو بیٹھا ہوا پایا یا نہین۔ ج۔ کبھی نہین۔ س۔ اچھا یہ بتاؤ کہ اگر وہ تمھاری غیبت مین کبھی آتا تھا تو وہ کمرے مین تمھارے آکر بیٹھا کرتا تھا یا نہین۔ ج۔ ہان بیٹھا رہتا تھا۔ س۔ تو معلوم ہوا کہ کبھی وہ تمھارے پیچھے تمھارے خاص کمرے مین بھی چلا آتا ہوگا۔ ج۔ نہین میرے کمرے مین نہین آسکتا تھا۔ س۔ ۲۰۔ نومبر کے خریطہ کی نسبت کچھ بھاؤ پونا کر نے کہا تھا۔ ج۔ مجھ سے کچھ نہین کہا تھا۔
س۔ تمنے اوسکی نسبت کب سنا تھا۔ ج۔ مین نے سنا تھا مگر یہ یاد نہین کہ کب سنا تھا۔ س۔ اچھا آپ یاد کیجیے۔ ج۔ ایک دو روز پیشتر سنا تھا مگر مین ٹھیک ٹھیک نہین کہہ سکتا ہون۔
س۔ بھاؤ پونا کر کو کچھ اوسکی نسبت خبر تھی۔ ج۔ مجھکو خبر نہین۔ س۔ ایک خریطہ جو نواب گورنر جنرل کے یہان سے آیا تھا اوسکے جواب کے بارے مین کچھ اسنے کہا تھا یا نہین۔ ج۔ ہان کہا تھا۔
س۔ اوسے کہان سے خبر ملی۔ ج۔ یہ بات مین نے اوس سے نہین پوچھی۔ س۔ اوسنے تم سے کیا کہا تھا۔ ج۔ اوسنے کہا تھا کہ ایک خریطہ گورنر جنرل کے یہان سے آیا ہے اوسکا جواب مہاراج کے یہان لکھا جاتا ہے۔ س۔ کیا اوس جواب مین تمھاری شکایت کی تھی۔ ج۔ مجھکو خبر نہین۔
س۔ کیا بھاؤ پونا کر نے اسکی اطلاع تمکو نہین دی۔ ج۔ اسکی اطلاع نہین دی۔ س۔ کرنیل صاحب کیا آپ قسم کہا سکتے ہین کہ اسکی اطلاع اوسنے آپ کو نہین دی۔ ج۔ ہان ہین

قسم کہا سکتا ہون کہ اسکی اطلاع اونسے نہین دی۔س پھر آپکو کیونکر معلوم ہوا کہ ادسمین آپ کی شکایت تھی۔ج مجھے ایسا گمان ہے۔س بھاؤ پونا گر کیا جاسوس تھا جو تمکو خبرین دیا کرتا تھا۔ج نہین وہ ایک بڑے رئیس کا ایجنٹ ہے اور بہت معزز شخص ہے۔س وہ کس رئیس کا ایجنٹ ہے۔ج میر ابراہیم علی کا ایجنٹ ہے۔س وہ تمکو کیون خبرین دینے آیا کرتا تھا۔ج وہ اکثر ریذنسی مین میر ذو الفقار علی کے کام کے واسطے آیا کرتا تھا اور راؤ صاحب کے ذکر مین اسکا بھی تذکرہ کیا کرتا تھا۔س جس دن تمکو زہر دیا گیا تمکو معلوم ہے کہ وہ آیا تھا۔ج ہان وہ آیا تھا۔س کیا تمنے اوس سے کل حال کہہ دیا تھا۔ج نہین کہا تھا۔س تمنے تانبے کی نسبت اونسے کس تاریخ کو کہا تھا۔ج بارھوین یا تیرھوین تاریخ کہا تھا۔س بھاؤ پونا گر کو دیکھے ہوے اب کتنے روز ہوے۔ج کل ہی مجھسے اوس سے ملاقات ہوئی تھی۔س تمنے اوس سے کچھ کہا تو نہین۔ج مین نے اوس سے یہ پوچھا کہ تمنے مجھکو خبر دی تھی کہ تمکو سنکھیا اور الماس سائیدہ اور تانبے سے زہر دیا گیا ہے اونسے کہا کہ ہان مین نے کہا تھا۔

سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے ختم ہوے۔

ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مین نے بمبئی کو قیل کے منگانے کے لیے تار دیا ہے اب مین کرنیل فیر صاحب سے دوبارہ جب سوال کرونگا کہ جب سرجنٹ بیلن ٹائن کے سوالات بالکل ختم ہو جائینگے پریسیڈنٹ نے کہا کہ نہین تم اپنے سوالات کرلو اور سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب فیر صاحب سے دوبارہ سوالات جرح کرلینگے۔

دوبارہ اظہار فیر صاحب سے لیے گئے۔

س۔خریطہ کونسی تاریخ لکھا گیا تھا۔ج ۹۔تاریخ کو۔س کیا تم نوساری کو حسب الحکم گورنمنٹ کے نہین گئے۔ج ہان بموجب حکم گورنمنٹ کے وہان مین نہین گیا۔س تمھارے اس بجانے کو گورنمنٹ نے پسند کیا۔ج ہان پسند کیا۔س مہاراج نے جو دادا بھائی نوروجی کو اپنا دیوان کیا تھا تو اہین تم سے صلاح لی تھی یا نہین۔ج ہان صاحب پہلے اونھون نے مقرر کر لیا تھا بعد اوسکے خریطے کے ذریعے سے مجھکو اطلاع دی تھی۔س جب سے دادا بھائی نوروجی مقرر ہوے تھے اور راؤ نے واسطے انتظام کے کسیطرح کی مدد مانگی تو تمنے اونکو

مدد دی تھی - ج - ہان صاحب دی تھی - س - کبھی دادا بھائی نوروجی نے اسکی شکایت
کی تھی کہ فیر صاحب ہمکو مدد نہین دیتے ہین - ج - کبھی نہین بلکہ کئی مرتبہ اونھون نے میری
مدد دینے کی شکر گذاری کی تھی - س - تمنے ابھی کہا ہے کہ کئی آدمی میرے پاس خبرین لاتے
تھے کیا وہ خود بخود یہان آتے تھے یا تم اونکو کچھ دیتے تھے - ج - مین کچھ بھی نہین دیتا تھا - س
اوس خریطہ مین جو مہاراج نے تمھاری شکایت لکھی تھی صحیح تھی - ج - بالکل غلط تھی - س - تمنے اوس خریطہ کی
نسبت مہاراج سے کچھ گفتگو ہوئی تھی - ج - مین نے اون سے بڑا افسوس ظاہر کیا تھا کہ تمنے میری
شکایت بالکل دروغ لکھی اور اونھون نے [illegible] بڑا افسوس کیا اور کہا کہ حقیقت مین آپکی شکایت
دروغ لکھی گئی مگر میرا کچھ قصور نہین [illegible]
کیا تو اونھون نے جواب دیا کہ جبتک [illegible] میرے [illegible]
ہوگا س اوس شربت مین سواے [illegible] کچھ نہ
تھی - سر جنت ہیلن ہاتن نے پوچھا کہ کیا تمنے اوس خریطہ کو مع اپنے جواب کے بھیجا تھا -
ج - ہان مین نے اپنے جواب کے ہمراہ خریطہ بھیجا تھا -

ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے اظہار

ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے اظہار انورارلی صاحب نے لیے اونھون نے بیان کیا کہ میرا نام
جارج اڈون سیورڈ ہے مین بمبئی کی فوج کا ڈاکٹر ہون اور مین بڑودہ کی چھاونی
کی مجسٹریٹی کا کام کرتا ہون ماہ ستمبر سے یہان مقیم ہون جب کرنیل فیر صاحب کے سر مین
پھوڑا اٹھا مین اوسکا معالج تھا - صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ کیا پھوڑا ماہ ستمبر مین
نکلا تھا - ج - مجھکو یاد نہین - گواہ مظہر ہے کہ مین اون کے پھوڑے کا علاج کرتا تھا مجھکو
۹ - نومبر کا حال معلوم ہے - ایک چٹھی فیر صاحب نے لکھی تھی اسوقت میرے پاس وہ چٹھی موجود
نہین ہے جب مین رزیڈنسی مین آیا تو جتنے وہ نوکرون کو برآمدے مین بیٹھے ہوے پایا نرسو نے
مجھکو سلام نہین کیا ہمیشہ جو مین آتا تھا تو مین نرسو کی مزاج پرسی کرتا تھا اور وہ مجھکو
جھک جھک کر سلام کرتا تھا مگر اس مرتبہ اوسنے خلاف عادت کیا اور راوجی نے میرا چھاتہ
اور ٹوپی جلدی سے لی راوجی کبھی چھاتہ نہین لیتا تھا یہ بات بھی مجھکو نئی معلوم ہوئی

مین کرنیل فیر صاحب کے کمرے مین گیا اور وہان مین ڈاوٹکو پایا کرنیل فیر صاحب نے مجھسے
کہا کہ مجھکو کسینے زہر دیا ہے دیکھو اس گلاس مین تلچھٹ جمع ہے اور سب کیفیت اپنے مزاج
کی بیان کی مین اس تلچھٹ کو لے کر اپنے گھر پر چلا آیا کرنیل فیر صاحب نے مجھکو وہ بھی جگہہ
دکھائی جہان باقی شربت پھینکدیا تھا مین نے دیکھا کہ کوئی رقیق شے وہان پھینکی گئی ہے
بعد اسکے مین نے راوجی اور نرسو کو باہر جانے کے وقت بھی اوسی جگہہ بیٹھے ہوے پایا اور
راوجی نے پھر جلدی سے اوٹھکر میری ٹوپی اور چھاتہ دے دیا وہ آدمی جو کہ میرے بلانے
کے واسطے گیا تھا اوسکو مین نے رانی کے پل کے پاس پایا معلوم ہوا کہ وہ اودہر سے
آتا ہے مین نے اوس سے ایک دو سوال کیے اوسنے مجھکو جواب دیے بعد اسکے مین نے دو
سوار ون کو مہاراج کی رزیڈنسی مین آتے دیکھا اونمین سے مین ایک کو پہچانتا ہون
اوسکا نام یشونت راو ہے۔

چونکہ اوسوقت ساڑھے چار بج گئے تھے اسوجہ سے مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ اگر اور
سوالات کیے جاوینگے تو عرصہ زیادہ ہو جائیگا اس سبب سے جلسہ برخاست ہوا۔

اجلاس روز ششم

مقام بڑودہ۔ یوم سہ شنبہ۔ آج ۱۱ بجے کمیشن کا اجلاس شروع ہوا کل ممبران کمیشن
موجود تھے۔ سر لوئیس پلی صاحب بوجہ علالت کے مقین اے حضور ملہار راو تقن کے بعد
کمیشن مین آے۔ حسب قاعدہ سابق کے ایڈوکیٹ جنرل یعنے وکیل اعظم سرکار اور
اور مسٹر انورارٹی صاحب بموجب ہدایت مسٹر بران صاحب اور مسٹر کالیولینڈ صاحب اور
مسٹر لیور صاحب حضور ویسرے کی طرف سے موجود تھے اور سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب
اور مسٹر برینسن صاحب اور مسٹر ریل صاحب اور مسٹر شنتا رام نراین حسب ہدایت مسٹر جعفر
صاحب اور بیلن ٹائن صاحب گیکواڑ کی طرف سے تھے مسٹر واسودیو اجگناتھ وکیل ہائیکورٹ
حضور گیکواڑ کی طرف سے مقدمہ کی نگرانی کرتے تھے۔

مسٹر جارج ٹیلر صاحب اور مسٹر جی ایم وگلی صاحب بیرسٹرانِ ایٹ لا اور مہاراجہ صاحب کے بیٹے
کی طرف سے حاضر تھے۔

کل کے روز مہاراجہ سیندھیا بھی موجود تھے اور کسیقدر جو اونکو علالت تھی وہ رفع ہو گئی
مہاراجہ سیندھیا سفید پوشاک پہنے ہوے تھے اور اوسکے کنارے پر سنہری کار چوبی کام تھا
مہاراجہ صاحب کے گلے مین دو ہار تھے ایک ہار بڑے زمرد کے ٹکرون کا تہا اور دوسرا ہار
موتیون کا تھا جسمین کئی لڑیان تھین اوس ہار مین ایک و ہکدگی بڑے بڑے ہیرون کی
جڑی ہوئی تھی اس ہار مین ایک بڑا زمرد بھی تھا بائین کان مین ایک گچھا قیمتی موتیون کا
تھا اور دا ہنے کان مین صرف دو تین موتی تھے ہاتھون مین ہیرے کے
جڑاؤ کڑے تھے اور داہنے ہاتھ مین ایک ہیرے کی انگوٹھی تھی جسمین ایک ہیرا
بادام کے برابر تھا بائین ہاتھ مین ایک انگوٹھی تھی اوسمین ایک زمرد بہت بڑا
جڑا ہوا تھا غرض وہ بالکل جواہرات مین جگمگا رہے تھے۔

یہ پوشاک مہاراجہ صاحب کی وہی تھی جو روزمرہ پہنا کرتے ہین اور مطلق کسی بات کا
خیال نہ تھا وہ کرنیل فیر صاحب کے اظہار کا ترجمہ جو ہندوستانی زبان مین ہوا تھا دیکھ
رہے تھے۔

آج کے روز صرف ڈاکٹر سیورڈ صاحب اور ڈاکٹر گری صاحب کے اظہار لیے گئے ان دونون
ڈاکٹر صاحبون کے اظہار سے ثابت ہوا کہ جو تلچھٹ گلاس مین رہ گیا تھا اور گلاس کا
شربت کرنیل فیر صاحب نے پھینکدیا تھا وہ سفید سنکھیا اور پسا ہوا الماس تھا ڈاکٹر
سیورڈ صاحب نے وہ حال بھی بیان کیا جو آیا نے اسپتال مین کہا تھا۔

جسوقت عدالت جمع ہوئی تو ڈاکٹر سیورڈ صاحب طلب کیے گئے اور مسٹر البوزاری صاحب
نے سوالات مندرجہ ذیل اون سے کیے۔

س۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب آپ کو یاد ہوگا کہ شنبہ کے روز آپ نے وہانتک اظہار
دیے تھے کہ آپ گلاس لے کر جسمین کہ تلچھٹ تھا اپنے مکان پر آئے آپ نے پھر اوسکو کیا کیا
آپ نے اوس تلچھٹ کے کیا جزو علیحدہ کیے تھے۔ ج۔ مین نے اوس گلاس کو کتاب
کی الماری مین بند کردیا تھا۔ سارجنٹ بلین ٹائن صاحب نے کہا کہ کسیقدر زور سے بیان
کیجیے کیونکہ آپ کی شہادت نہایت ضروری ہے مجھکو افسوس ہے کہ مین آپکی شہادتین مخل ہوتا ہون

س۔ مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ۔ کیا آپ نے گلاس کو اوس وقت تک بند رکھا جبتک آپ نے تلچھٹ کے اجزا علیحدہ علیحدہ کرنے کے واسطے اوسکو منگایا تھا۔ ج۔ ہان بند رکھا۔ س۔ کیا آپ نے علیحدہ کیا۔ ہنوز سوال ختم نہین ہوا تھا کہ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ آپ دریافت کیجیے کہ اونہون نے اس تلچھٹ کو کیا کیا۔ ج۔ مین نے کچھ تازہ کوے لیے منگائے لیکن کوتلون کے منگوانے سے پہلے اس تلچھٹ مین سے تھوڑی تلچھٹ کو ایک شیشے کے ٹکڑے پر رکھا اور خوردبین سے دیکھا۔ س۔ اس تلچھٹ کی کیا صورت تھی۔ ج۔ مجھکو سفید سفید ذرّے کونہ دار نظر آئے جیسے کہ سفید پتھر پسا ہوا ہوتا ہے۔ س۔ آپ کو کوئی شے اور بھی معلوم ہوئی۔ ج۔ ہان چمکتی ہوئی چیز تھی۔ س۔ پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ چیز سفید تھی ج۔ ہان سفید اور مصفا اور ایک یا دو ذرہ سیاہی مائل کسی چیز کے تھے سوا اس کے خوردبین سے اور کوئی شے معلوم نہوئی۔ بعد اسکے مین نے اس تلچھٹ کو بلور کے ہاون دستہ مین جسکو مین نے خوب صاف کر لیا تھا ڈالا اور تھوڑے کوئلے بھی اوسمین ڈال کر دونون کو پیسا اور پھر ایک نے مین جو اس قسم کی شے کے امتحان کے واسطے مقرر ہے ڈالا یہ نے بالکل نئی تھی اور پہلے اوسمین کسی چیز کا استعمال نہوا تھا مین نے اس نے کو اسپرٹ آف واین (یعنے وہ شراب جو جلا کرتی ہے) مین گرم کیا اوسمین کسیقدر نمی آگئی تھی مین نے اوس رطوبت کو بلاٹنگ کاغذ سے جذب کیا بعدہ اس نے کو مینے پھر گرم کیا جب خوب گرم ہوگیی تو ایک چھلہ مثل دہات کے اوسمین معلوم ہوا یہ چھلہ میرے پاس موجود ہے اور اوسکو مین پیش کرتا ہون۔ س۔ پریسیڈنٹ نے کہا کہ کیا آپ نے دہات کا چھلہ کہا تھا۔ ج۔ ہان۔ دہات کا چھلہ کہیے۔ یا یہ کہ گرم ہونے سے کل شے ایک جگہہ جمع ہوگیی دیکھیے اس نے مین ایک چھلہ سا ہے جو ایک تہائی انچھ کا چوڑا ہے اس نے پر حرف اے کا نشان ہے اس نے کے گرم کرنے کے بعد پھر مینے دیکھا کہ کوئی صاف چیز چھلے کے دونون طرف جمع ہوگیی ہے جب مین نے خوردبین سے اوسکو دیکھا تو وہ شے نہایت چمکتی ہوئی نظر آئی اس سے معلوم ہوا کہ وہ سنکھیا ہے مینے یہ کوئلہ اسپتال سے منگوایا تھا اس سے زیادہ اوس وقت مین نے کچھہ امتحان نہین کیا میرے پاس اس قسم کی چیزون کے امتحان کے واسطے کچھہ

اور یہ نہین ہین - جو چٹھی کہ عدالت مین موجود ہے وہ کرنیل فیر صاحب نے مجھکو بھیجی تھی
اوسوقت مین رزیڈنسی کو جاتا تھا مین نے اپنے امتحان اور اس تلچھٹ کے اجزا علحدہ
کرنے کا نتیجہ کرنیل فیر صاحب سے بیان کیا اور مین نے جو چٹھی کرنیل فیر صاحب کو لکھی تھی وہ
اونھین کے پاس بیٹھکر مسٹر بوی صاحب کے روبرو تحریر کی تھی -

مسٹر انوراری صاحب نے عدالت مین بیان کیا کہ یہ چٹھی رزیڈنسی کے سرجن کی طرف سے
صاحب رزیڈنٹ کے نام ہے اوسپر حرف این کا نشان ہے اور اوسکا مضمون یہ ہے -

صاحب - بجواب آپ کی چٹھی کے جو مین نے اسوقت ۱ بجے پائی رپورٹ کرتا ہون کہ جہانتک
مین نے اوس گلاس کی تلچھٹ کا امتحان کیا جو آپ نے آج مجھکو امتحان کے واسطے دیا تھا
تو معلوم ہوا کہ وہ تلچھٹ سنکھیا ہے - یہ سنکھیا اس قدر تھی کہ مین نے اوسکا امتحان کوئلہ
سے کیا اور سنکھیا کا ہونا مجھکو معلوم ہوا - وہ چھلہ جو نے مین پڑا ہوا ہے اور چھلے کے دونون
طرف جو شفاف چیز ہے یہ خاص سنکھیا ہونے کے اثر سے ہے -

میرا ارادہ ہے کہ اس باقیماندہ تلچھٹ گلاس کو بذریعہ ڈاک کے گورنمنٹ کے ڈاکٹر کے
پاس روانہ کرون جو ایسی چیزون کا امتحان کیا کرتا ہے - اگر آپ گلاس کا کل شربت
پی جاتے تو آپ کے مرنے کیواسطے کافی تھا - دستخط - جی ایڈورڈ سیورڈ -
رزیڈنسی سرجن - ۹ نومبر ۱۸۷۴ع بڑودہ

بعدہ ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ باقیماندہ تلچھٹ کو مین نے بلاٹنگ کاغذ کے اوپر رکھکے
چھانا اور کسیقدر تلچھٹ جو گلاس مین رہ گیا تھا اوسکو بھی پانی مین ڈالکر چھان لیا
اس ترکیب سے پانی چھن گیا اور تلچھٹ کاغذ کے اوپر رہ گیا مین نے اس کاغذ کو ایک روشن لمپ
کی چمنی کے پاس رکھکر خشک کیا جب یہ کاغذ بالکل خشک ہوگیا تو مین نے اوسکو تہ کرکے
ایک لفافے مین رکھا اور یہ لفافہ جو عدالت مین موجود ہے وہی ہے اور یہی میری مہر ہے جو
مین نے اوسپر لگائی تھی - س - کیا یہی بلاٹنگ کاغذ ہے جسپر آپ نے تلچھٹ کو چھانا تھا -
ج - ہان یہی ہے - اور اس لفافہ کی پشت پر جو تحریر ہے وہ میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے
اور بروقت روانگی کے یہ لکھا تھا اور بذریعہ رجسٹری کے ڈاک مین بھیجا تھا اور یہ لفافہ

قبل روانگی کے ایک دوسرے بڑے لفافے مین بند کر کے اوسپر اپنی مہر لگائی اور ڈاکٹر گری صاحب کے پاس اوسکو روانہ کیا۔ مین نے ڈاکٹر گری صاحب کو خود چھٹی نہین لکھی تھی بلکہ کرنیل فیر صاحب کی چھٹی ملفوف کر کے بھیجدی تھی بوقت روانگی لفافے کے سرخ سیاہی سے کرنیل فیر صاحب کی چھٹی پر یہ کیفیت لکھدی تھی کہ گورنمنٹ کے ڈاکٹر کے پاس جو اجزا اس شے کی دریافت کرنے مین یہ لفافہ روانہ کیا جاتا ہے۔

دستخط۔ جی اے۔ سیورڈ صاحب۔ ۹۔ نومبر ۱۸۷۴ء

اس لفافہ کو بھی مین نے اوسی مہر سے بند کیا جس سے کہ چھوٹے لفافہ کو بند کیا تھا۔

مسٹر انورارڈ صاحب نے عدالت کے روبرو بیان کیا کہ ان دونون لفافون پر جدا جدا حرفون کے نشان کیے جائین یعنے حرف او۔ اور پی۔ تاکہ آیندہ کو نشان رہے چنانچہ عدالت سے اجازت ہوئی اور حرف او۔ اور پی کا نشان اون لفافون پر کیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ اوس چھٹی کا جواب مندرجہ ذیل میرے پاس آیا۔

مائی ڈیر سیورڈ۔ مین نے آپکی چھٹی مع لفافہ ملفوفہ کے پائی یعنے وہی جنمین چھٹی کرنیل فیر صاحب اور ایک چھوٹی پوڑیہ جسمین بھورے رنگ کی کچھ چیز تھی اور نیز اوسمین کوئی چیز زرد و زرد چمکتی ہوئی تھی۔ چنانچہ مین نے اوسکا امتحان کیا تو معلوم ہوا کہ اسمین سفید سنکھیا اور کوئی شے چمکتی ہوئی ہے خوردبین سے معلوم ہوا کہ یہ پسا ہوا شیشہ ہے یا سنگ خارا ہے۔ سنگ خارا سے وہ زیادہ مشابہ ہے۔ بعض بعض ذرون کا رنگ گلابی اور اودا تھا اگر آپکو منظور ہو تو سرکاری طور سے اوسکا جواب دون۔

مین کرنیل فیر صاحب کی چھٹی واپس کرتا ہون اور پوڑیہ کو بانتظار جواب اپنی چھٹی کے رکھ لیا ہے

دستخط۔ ڈبلیو گری صاحب۔ قائم مقام کیمیکل اینلائزر گورنمنٹ۔

گرانٹ کالج مقام بمبئی۔ مورخہ ۱۱۔ نومبر ۱۸۷۴ء۔

ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے یہ بھی بیان کیا کہ مین نے چند روز کے بعد تلچھٹ کی اور بھی آزمایش کی مین نے اوس شے کو جو نیچے مین جمع ہو گئی تھی نکال کر تھوڑے پانی مین ڈالا اوسمین جو چیز وزنی تھی وہ پانی کے نیچے بیٹھ گئی اور جو ہلکی تھی وہ پانی کے اوپر تیرنے لگی۔ جو چیز پانی کے

اوپر تیرتی تھی - اوسکو مین نے دو تین مرتبہ کرکے اوتارا اور اب اوسکو شیشے کے ٹکرے مین پیش کرتا ہون - صاحب پریسیڈنٹ نے سوال کیا کہ یہ کیا تمنے کہا کہ تین دفعہ کرکے اوتارا -
ج - یقین مائی لارڈ کئی مرتبہ - صاحب پریسیڈنٹ نے اوسوقت کہا کہ مسٹر انورارتی صاحب براہ مہربانی تم ایک طرف ہوجاو تو ڈاکٹر صاحب کا بیان اچھی طرح ہم سنین -
پنکھے روک دیے گئے تاکہ وہ اجزا جو ڈاکٹر صاحب پیش کرتے ہین اوڑ نہ جائین -
ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے بیان کیا کہ یہ شیشے کے ٹکڑے جو اب مین پیش کرتا ہون وہ ہین جسپر کہ مین نے گلاس کا تلچھٹ رکھہ کر خوردبین سے دیکھا تھا - یہ تین ٹکڑے شیشے کے ایک صندوق مین بند تھے جسپر حرف آر کا نشان ہے) اول ٹکڑہ شیشہ کا وہ ہے جسپر کہ مین نے گلاس کا تلچھٹ رکھا تھا دوسرا ٹکڑہ شیشہ کا وہ ہے جسکو اول ٹکڑے پر رکھہ کر تلچھٹ کو رگڑا تھا دیکھیے یہ شیشہ چھل گیا ہے اور اوسکا نشان موجود ہے - رگڑنے سے پیشتر یہ نشان شیشے پر نتھے اس سے یہ بات دریافت ہوئی کہ جو ذرے چمکتے ہین وہ کسی اور شے کے ہین شیشے کے ذرے یقین ہین اور خیال گیا یہ الماس سایدہ ہے جسکا حال مین نے پہلے بھی سنا تھا سوا اس کے یہ ذرے بہت چمکتے تھے - بس - مین نے سنا ہے ڈاکٹر صاحب آپکے پاس کچھہ خبر آئی تھی اور اوس خبر کی اطلاع ۱۰ - نومبر کو کرنیل فیر صاحب کو آپ نے کی تھی -
صاحب پریسیڈنٹ نے دریافت کیا کہ یہ خبر تمنے پائی تھی یا ڈاکٹر گری صاحب نے - مسٹر ملول صاحب نے کہا کہ مسٹر گری صاحب نہ کہیے - مسٹر انورارتی صاحب نے کہا کہ یقین - ڈاکٹر سیورڈ صاحب - اسپر صاحب پریسیڈنٹ بولے کہ ڈاکٹر گری صاحب کا نام آپنے غلطی سے لیا تھا -
مسٹر انورارتی صاحب - ہان مین نے غلطی کی تھی معافی چاہتا ہون میری غرض ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے کہنے سے تھی - ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے بیان کیا کہ یہ چٹھی جو عدالت مین پیش ہے اسکی اطلاع کرنیل فیر صاحب کو سرکاری طور سے بھیجی گئی تھی - مسٹر انورارتی صاحب نے کہا کہ مائی لارڈ - مین درخواست کرتا ہون کہ ان سب چٹھیون پر شناخت کے واسطے نشان کر دیا جاے -

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب ۔ نہین میرے نزدیک اگر ایسا ہوگا تو غلطی ہوگی جبتک ہر ایک چھٹی وغیرہ کی صداقت نہوجاے اوسپر نشان نہ کیا جاے کیونکہ چھٹیان بہت ہین کہانتک نشان کیے جاوینگے ۔

صاحب پریسیڈنٹ ۔ بہتر ہے کہ جبتک صداقت نہو نشان نہ کیا جاے ۔

س مسٹر انورار ٹی صاحبنے کہا کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب آپ نے شنبہ کے روز کہا تھا کہ آپ نے جب کرنیل فیر صاحب کا گلاس دیکھکر ہلایا تو اوسمین سے دہوان سا اوٹھا تھا تو کیا اوس دہوین کے اوٹھنے سے بھی کوئی بات معلوم ہوئی تھی ۔ ج ۔ جب سے یہ گلاس میرے پاس آیا تھا اوسوقت سے کسی نے اس گلاس کو ہاتھ نہین لگایا تھا ۔ مین نے خود بذریعہ آلات کے اوسکی آزمایش کی ۔ س مسٹر انورار ٹی صاحب ۔ اب مین دوسری بات آپ سے پوچھتا ہون ۔ آپ کو یاد ہے کہ اپنہ آیا کا علاج آپنے کیا تھا اگر آپ کے نزدیک مناسب ہو تو اپنی کتاب دیکھکر بیان کیجیے ۔ ج ۔ اپنا شاید ۵ ۔ ۷ ۔ اور ۱۰ ۔ تاریخ کو میرے زیر معالجہ رہی اوسکی داہنی طرف شدت سے درد تھا اور اوسکو بخار بھی تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ اوس کے کلیجے مین عارضہ تھا اور اوسکا پھیپھڑا بھی خراب ہو رہا تھا اور اسپتال کے جانے سے پہلے مین نے اوسکو دیکھا تھا ۔ مسٹر بوئی صاحب کے احاطے مین وہ رہا کرتی تھی میری راے سے وہ اپنے مکان سے اسپتال کو گئی اور مجھسے اور اوس سے اسپتال مین کچھ باتین ہوئین ۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحبنے کہا مائی لارڈ مین نہین جانتا کہ آپ کے یہ سوالات کس طرح اظہار مین داخل ہوسکتے ہین اسبارے مین کچھ سوال نہ کرنا چاہیے ۔

س مسٹر انورار ٹی صاحب نے کہا کہ کوئی پیام آیا کا آپ کسی کے پاس لے گئے تھے ۔ ج ۔ مین کوئی پیام کسی کے پاس نہین لے گیا صرف سوٹر صاحب کو بلایا تھا ۔ س سوٹر صاحب کے پاس آپ کسواسطے گئے تھے ج ۔ مجھکو یہہ معلوم ہوا کہ آیا بہت بیمار اور بے قرار ہے مین سمجھا کہ شاید اون سے آیا کچھ کہے گی اور اپنا دل ہلکا کرے گی اور آیا سے مین نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر اپنے دل کا حال کہوگی تو جلد آرام ہو [illegible] گا چنانچہ اوسوقت آیا نے مجھسے کچھ کہا تھا

اوسی وجہ سے مین مسٹر سوٹر صاحب کے پاس گیا مجھکو معلوم نہین کہ میرے جانے کے بعد مسٹر سوٹر صاحب اسپتال مین آئے یا نہین مجھکو یاد نہین کہ کس تاریخ مسٹر سوٹر صاحب کے پاس مین گیا تھا کیونکہ مین نے اپنی یادداشت کی کتاب مین نہین لکھا غالبا ۱۸- نومبر سے دو تین روز بعد ہوگا - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مائی لارڈ - ہماری پاس تاریخ ہے یعنی ۱۲ تاریخ ہے مسٹر انوراری صاحب نے کہا کہ یہ وہ تاریخ ہے جبکہ مسٹر سوٹر صاحب اسپتال کو گئے تھے مگر وہ تاریخ نہین ہے جس تاریخ ڈاکٹر سوورڈ صاحب مسٹر سوٹر صاحب کے پاس گئے تھے -

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س - آپ جانتے تھے کہ آیا کے اظہار مسٹر سوٹر صاحب نے لیے ہنوز سوال پورا نہوا تھا کہ گواہ نے کہا ہان - سارجنٹ صاحب نے کہا کہ تامل کرو میرا سوال پورا ہونے دو اگر آپ میرا سوال پورا سنکر جواب دین گے تو آپ کو اور مجھکو دونون کو آسانی ہوگی -

س - کیا مسٹر سوٹر صاحب نے آیا کی اظہار قبل از جانے اسپتال کے لیے تھے - ج - ہان - س - کیا مسٹر سوٹر صاحب سے آپ کو معلوم ہوا کہ آیا نے مسٹر سوٹر صاحب سے کیا کہا تھا - ج - نہین ایک لفظ بھی نہین معلوم ہوا - س - آپ کو قیاسا معلوم ہوگا کہ آیا نے کیا بیان کیا ہوگا اور خلاصہ اس استفسار کا کیا تھا - ج - ہان - س - آپ کہتے ہین کہ جب آیا اسپتال کو آئی تو وہ بیقرار تھی - ج - ہان وہ بیقرار تھی - س - کیا اوسکے پلستر لگایا تھا - ج - مجھکو یاد نہین کہ پلستر تھا - س - کیا تم نے پلستر کہا تھا کیونکہ آیا کہتی ہے کہ آپ نے پلستر رکھا تھا - ج - نہین - (ہندوستانی لوگ پلاسٹر کو پلیسٹر کہتے ہین) مین نے پلاسٹر بلیسٹر ونا دوا کا لگایا تھا لیکن اوسوقت نہین لگایا - س - اوسکے کلیجے مین درد تھا - ج - ہان اوسکے کلیجے مین درد تھا اور اوسکا علاج سرجن میجر لوئس صاحب کرتے تھے - س - تم کہتے ہو کہ آیا زیادہ فکر کے سبب بیمار ہوئی تھی کلیجہ کی بیماری سے اوسکا یہ حال نہین ہوا تھا - ج - ہان مجھکو اوسوقت ایسا ہی معلوم ہوا تھا اور شاید یہی بات ہو - س - آپ کو ایسا ہی معلوم ہوا یعنے اوسکو نسبت عارضہ جسمانی کے اوسکی طبیعت پر فکر زیادہ تھی - ج - ہان - کیونکہ جو کچھ اوسکا علاج ہو چکا تھا اوس سے بہت کچھ اوسکو فایدہ تھا - س - آپ کو معلوم ہوا ہوگا

کہ جسمانی عارضہ کم ہے لیکن بوجہ فکر کے اوسکے چہرے کا رنگ بدل گیا ہوگا۔ ج۔ ہان۔
س۔ کیا اوسکا دل زیادتی فکر سے بے قرار تھا۔ ج۔ ہان مجھکو ایسا ہی معلوم ہوتا تھا۔
س۔ بیان کیجیے کہ یہ پلٹن کا اسپتال ہے۔ ج۔ ہان پلٹن اور اسٹاف کا اسپتال ہے۔
س۔ کیا آپ وہان کام کرتے ہین۔ ج۔ نہین سرجن میجر لویس صاحب کام کرتے ہین۔
س۔ پھر آپ وہان کیون گئے تھے اور کیا وہان آپ کا جانا صحیح ہے مگر آپ کہتے ہین کہ ڈاکٹر
لویس صاحب کو وہان کا چارج ہے۔ ج۔ سارجن میجر لویس صاحب میرے دوست ہین
اور چونکہ مین آیا کو جانتا تھا اور مجھکو اوس سے تعلق تھا اس لیے مین اوسکے دیکھنے کو گیا تھا۔
س۔ کیا آپ نے قبل جانے کے سرجن لویس صاحب کو اطلاع کی تھی۔ ج نہین۔ اسکی
کوئی ضرورت نتھی کیونکہ وہ میرے دوست ہین۔ س۔ پس معلوم ہوا کہ آپ نے بغیر ڈاکٹر
لویس صاحب کے دیکھنے کے آیا کے مرض کی تشخیص کی تھی۔ ج۔ مین یہ نہین کہتا ہون کہ مینے
اوسکے واسطے تشخیص کی تھی۔ س۔ مگر آپ نے پلستر تو لگایا۔ ج۔ ہان باہر لگایا تھا۔ س۔
کیا آپ اسکو تشخیص نہین کہتے۔ ج۔ یہ پلاسٹر مین نے قبل آنے اسپتال کے لگایا تھا۔ س۔
مین نہین سمجھا۔ اول مین سمجھا تھا کہ باہر لگانے سے کھال پر لگانے کا آپکا منشا ہے۔ (یہ سنکر
تمام حاضرین کمیشن نے قہقہہ مارا) جب آیا اسپتال مین گئی تو جو کچھ آپ سے ہوسکا آپ نے کیا۔
ج۔ ہان۔ اگر آپ اسپتال کے اسسٹنٹ کو بلاکر دریافت کرینگے تو وہ آپ سے سب باتین
ظاہر کردے گا۔ س۔ نہین نہین۔ اسسٹنٹ کے بلانے کی کچھ حاجت نہین ہے آپ کی سب
باتون کو مین یقین کرتا ہون۔ جب وہ شفاخانے مین گئے تو آپ نے اوسکے لیے کچھ کیا تھا۔
ج۔ شاید نہین کیا۔ اگر آپ اسپتال اسسٹنٹ کو بلائین گے تو وہ آپ سے سب حال کہدیگا
س۔ نہین۔ مین اوسکو نہ بلاؤن گا۔ آپ نے سب باتون کی نسبت مشرح اظہار دیا ہے
اگر آپ نے اوسکا علاج بخوبی نہین کیا تو آپ اوسکے پاس کیون گئے تھے۔ ج۔ چونکہ مین اوسکے
پاس جاتا تھا۔ س۔ پس آپ کے نزدیک آیا کو فایدہ تھا اور جب آپ نے دیکھا کہ اوسکو
ہول دل ہے تو آپ نے مدد کی اور دل کا حال اوسکے ظاہر کرایا۔ ج۔ ہان ایسا ہی ہوا۔
س۔ آپ اور آیا ایک دوسرے کی گفتگو کو بخوبی سمجھتے تھے۔ ج۔ ہان۔ س۔ آپ نے

اور اوسکے درمیان کوئی مترجم نتھا۔ ج۔ نھین س۔ آپ کو یہ بات خوب یاد ہے ج۔
ہان کوئی مترجم نتھا صرف ایک پولیس کا آدمی وہان تھا۔ س۔ پس آپ جانتے تھے کہ یہ
پولیس کا آدمی آیا کی طبیعت کو درست کردے گا اور یہ پولیس کا آدمی کون تھا۔ ج۔ خداجانے
کون تھا۔ س۔ خدا کا نام نہ لو کیونکہ آپ خوب جانتے ہین کہ مین خدا کو نھین بلا سکتا۔
ج۔ آپ مجھسے ایسی بات دریافت کرتے ہین کہ مین اوس سے واقف نھین ہون۔ س۔
مگر مین مجاز ہون جو چاہون آپ سے دریافت کرون۔ اب مین دریافت کرتا ہون کہ تم
کسی پولیس کے آدمی کو جانتے ہو۔ ج۔ مین کسی پولیس کے آدمی کو نھین جانتا۔ س۔ آپ
اکبر علی کو جانتے ہین۔ ج۔ ہان جانتا ہون۔ س۔ کیا وہ اکبر علی تھا۔ ج۔ نھین۔
س۔ یا عبد العلی۔ ج۔ یہ نھین جانتا۔ ایک ادنی پولیس کا آدمی تھا۔ س۔ وہ بیمار عورت
کے کمرے مین کیا کرتا تھا۔ ج۔ مین جانتا ہون کہ یہ عورت پولیس کے زیر حراست تھی۔
س۔ جب آپ نے اوس سے کہا تھا کہ اپنے دل کا حال کہو تو کوئی آدمی پولیس کا اوس
کمرے مین موجود تھا۔ ج۔ مین نھین جانتا کہ پولیس کا آدمی کمرے مین تھا یا دروازے پر۔
س۔ مین بکمال ادب آپ سے پوچھتا ہون کہ کیا ڈاکٹرون مین یہ بات ہے کہ ایک ڈاکٹر
کے مریض کا علاج دوسرا ڈاکٹر کرے۔ ج۔ مین نھین کہہ سکتا کہ کیا قاعدہ ہے مگر میجر
نویس صاحب سے میری دوستی ہے اون کے بغیر کہنے کے اس مریض کے پاس گیا تھا۔ س۔
ڈاکٹر سیورڈ صاحب آپ سے دریافت کرتا ہون اور یقین ہے کہ آپ ایسا عہدہ دار اور
تجربہ کار مجھکو بخوبی جواب دیگا کہ آپ کے پیشے کا کیا قاعدہ ہے کہ آپ غیر ڈاکٹر کے مریض کے
پاس بغیر اطلاع کے جا سکتے ہین۔ ج۔ ہان ہے۔ اور نھین بھی ہے۔ یہ بات ڈاکٹرون کے
تعلق ہے جیسی دوستی ہو ویسا برتاؤ کرین۔ س۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ آپ کا یہ مطلب
ہے کہ اگر آپ سے اور ایک ڈاکٹر سے دوستی ہے تو آپ اوسکے مریض کے پاس بغیر اوسکی اطلاع
کے جا سکتے ہین۔ ج۔ جو کچھ مین جانتا تھا آپ سے کہہ دیا مجھکو پوشیدہ کرنا منظور نھین ہے۔
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ آپ ہان یا نھین کا جواب دیجیے۔ گواہ نے بیان کیا کہ اگر
یہ مریض ڈاکٹر کے بیچ کا ہے تو حسب قاعدہ تہذیب کے اوسکے پاس جانا مناسب ہے۔

س - سارجنٹ بلین ٹاین صاحب نے کہا کہ اگر مریض اسپتال مین ہو تو وہ اوسکے پاس آپ نجاوین - ج - نہین - س - معلوم ہوا کہ سارجن میجر لوبس صاحب اپنے کام مین خوب لائق ہین - ج - بڑے لائق ہین - س - آپ مجھسے بیان کیجیے کہ آپ بھاؤ پوناکر کو جانتے ہین - ج - ہان مین نے اوسکو دیکھا ہے لیکن نہین کہہ سکتا کہ مین اوس سے واقف ہون - س - آپ نے اوسکو کب دیکھا تھا - ج - بعد جانے مسٹر بوی صاحب کے بڑودے سے - س - آپ نے اوسکو پہلے کبھی نہین دیکھا - ج - مجھکو یاد نہین - س - آپ نے اوسکو بعد ازان دیکھا تھا - ج - بعد ازان کس کے - س - آپ کہتے ہین کہ مین نے اوسکو ایک مرتبہ دیکھا تھا اور آپ یہ بھی کہتے ہین کہ قبل جانے مسٹر بوی صاحب کے اوسکو نہین دیکھا کیا آپ نے اکمرتبہ کے سوا اور بھی دیکھا تھا - ج - جہانتک مجھکو یاد ہے مین کہتا ہون کہ مین نے اوسکو نہین دیکھا نہ اوس سے گفتگو کی - س - مسٹر بوی صاحب کب گئے تھے - ج - مجھکو یاد نہین - س - مین آپ سے پھر نہ دریافت کرونگا صرف اس مرتبہ دریافت کرتا ہون کہ آپ خوب جانتے ہین کہ اوس وقت سے آپ نے بھاؤ پوناکر کو نہین دیکھا - ج - نہین - جہانتک مجھکو نہین اور یاد ہے - س - اب آپکی اجازت سے ۹ - نومبر کی بابت سوال کرنا چاہتا ہون مگر دوبارہ آپا کے مجھکو دریافت کرنا ہے وہ یہ ہے کہ مین سمجھا کہ درمیان آپ کے اور آپا کے کچھ گفتگو ہوئی تھی - ج - جس قدر مجھکو یاد ہے مین بیان کرتا ہون کہ میرے اور آپا کے درمیان کچھ معمولی باتین ہوئی تھین - س - کیا آپ کہتے ہین کہ پولیس کے آدمی نے ترجمہ نہین کیا تھا - ج - جہانتک مجھکو یاد ہے کہتا ہون کہ کوئی مترجم نتھا - س - جو آپ نے جواب دیا یہ میرا سوال نہین ہے میرا سوال یہ ہے کہ پولیس کے آدمی نے آپکی گفتگو کا ترجمہ نہین کیا - ج - اگر آپ اب سے اور حشر تک پوچھے جاوینگے تو مین وہی جواب دونگا جو کچھ کہ دے چکا ہون اختلاف نہوگا - س - مجھکو یہان حشر تک ٹھہرنا منظور نہین ہے ہان اگر کوئی ایسی بات مین آئے جسکا حال کچھ معلوم نہین ہے تو شاید ٹھہرون - ج - آپ ایسے ہی باتین کرتے ہین تو تا حشر تک آپ ٹھہرینگے - س - آپ نہین جانتے کہ پولیس کے آدمی نے ترجمہ کیا یا نہین - ج - مین آپ سے پیشتر بیان کر چکا ہون - س - پھر مجھسے کہیے کہ آپ نے کیا کہا تھا - ج -

مجھکو یاد نہین ہے کہ مینے کیا کہا تھا۔ س۔ شاید پولیس کے آدمی نے ترجمہ کیا ہو۔ ج۔ شاید۔ س۔ کیا تم جانتے ہو کہ اوسنے ترجمہ کیا ہو۔ ج۔ شاید اوسنے ترجمہ کیا ہو مجھکو یاد نہین۔ س۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب مین تم سے دریافت کرتا ہون کہ ہر ایک لفظ آپکے بیان کا تمنے اپنے کانون سے سُنا۔ ج۔ مجھکو خوب یاد نہین۔ آپ اوس بات کو دریافت کرتے ہین جو میرے خیال مین نہین ہے۔ آپ مجھکو درمیانی قرار دیا چاہتے ہین اور اسی غرض سے آپ ایسے سوالات کرتے ہین۔ س۔ کیا میرا یہ ارادہ ہے۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب جیسے آپ باتون مین ہوشیار ہین اوسیطرح اگر فن ڈاکٹری مین بھی ہوشیار ہین تو آپسے بڑھکر دوسرا کوئی ڈاکٹر نہوگا لہذا آپ براہ مہربانی بیان کیجیے کہ آیا آپنے بذریعہ مترجم کے آیاسے گفتگو کی تھی۔ ج۔ (بلند آواز سے کہا) مین جواب نہین دے سکتا۔ س۔ مہربانی کرکے اس قدر غصہ نہو جیے اور میرے سوال کا جواب دیجیے۔ ج۔ مین کچھ جواب نہین دے سکتا۔ س۔ آپکو کچھ بھی تعلق ہے۔ ج۔ (ممبران کمیشن کی طرف متوجہ ہو کر) اگر یہ صاحب اسیطرح حشر تک سوالات کیے جاوینگے تو سوا اس جواب کے کہ جو مین دے چکا اور کچھ جواب نہ دونگا اور حشر تک ان کے سوال ختم نہونگے۔

صاحب پریسیڈنٹ۔ سارجنٹ بلین ٹائن صاحب آپ سے ہر ایک بات پوچھنے کے مجاز ہین ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے جواب دیا کہ جو کچھ مین بیان کرون اوسکو سننا چاہیے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ جو کچھ سارجنٹ صاحب دریافت کرین اوسکا جواب آپ کو دینا چاہیے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ مجھکو معلوم نہین۔

بعد مسٹر سارجنٹ بلین ٹائن صاحب نے کہا کہ کیا آپ کہہ سکتے ہین کہ آپ بخوبی ہندوستانی بول سکینگے۔ ج۔ مین ہندوستانی بول سکتا ہون لیکن بخوبی نہین بول سکتا۔ س۔ اب مین آپسے دوبارہ نومبر کے سوال کرتا ہون کہ آپنے بیان کیا تھا کہ مجھسے کرنیل فیر صاحب نے کہا کہ مجھکو خبر پہونچی ہے کہ مجھکو زہر دیا جاویگا۔ ج۔ کیا مینے یہ کہا تھا۔ س۔ مین آپکے اظہار پیش کرتا ہون مجھکو منظور نہین کہ کوئی غلطی ہو۔ ج۔ اگر مینے ایسا بیان کیا تو غلط ہے۔ س۔ آپ لکھتے ہین کہ کرنیل فیر صاحب نے مجھسے کہا تھا کہ مین نے سنا ہے کہ لوگ میری جان

لینا چاہتے ہین پس ابتک مجھکو یقین نتھا لیکن اب یقین ہوا آپ کو معلوم نہین کہ کرنیل فیر صاحب نے کس شخص سے سُنا تھا ـ ج ـ جہانتک مجھکو یاد ہے کہتا ہون کہ لوگون نے اونکی جان لینے کے واسطے اونکو دھمکایا تھا اور اوسوقت تک اونکو زہر دینے کا گمان نتھا ـ س ـ جب آپ رزیڈنسی کو گئے تھے تو آپ نے گلاس کو مع تلچھٹ کے دیکھا تھا ـ ج ـ ہان ـ س ـ جب آپ نے اوسکو دیکھا تھا تو تلچھٹ ملا ہوا تھا اور گلاس مین تہ نشین نتھا ـ ج ـ جب کرنیل فیر صاحب نے گلاس کو ترچھا کیا تو تلچھٹ کو مین نے تہ نشین دیکھا ـ س ـ کیا یہ تلچھٹ پانی مین ملا ہوا نتھا علیحدہ تھا ـ ج ـ یہ تلچھٹ پانی کے نیچے بیٹھا ہوا تھا ـ س ـ کیا یہ چیز اس قدر گلاس مین تھی جو اوسنے پانی کو جذب کرلیا تھا اور صرف نمی اوسمین باقی رہ گئی تھی ـ ج ـ پانی بہت تھا ـ آپ ایسے سوال کرتے ہین کہ جواب دینا مشکل ہے ـ س ـ آپ کہتے ہین کہ کرنیل فیر صاحب نے آپ سے کہا تھا کہ تلچھٹ کی رنگت سیاہی مائل بھوری تھی کیا پسے ہوے ہیرے اور سنکھیا کا رنگ ایسا ہوتا ہے میرے نزدیک اسکا یہ رنگ نہین ہوتا ہے ـ ج ـ ہان سیاہی مائل بھورا رنگ نہین ہوتا ہے ـ س ـ تو آپ اسبات کا جواب دے سکتے ہین کہ سنکھیا اور الماس سایدہ کا رنگ سیاہی مائل نہین ہوتا ہے ـ ج ـ ہان نہین ہوتا ہے ـ س ـ پس معلوم ہوتا ہے کہ سواے ان دونون چیزون کے اور کوئی چیز بھی تھی ـ جس سے تلچھٹ کا رنگ سیاہی مائل ہوگیا ـ ج ـ اسبارے مین کچھ راے نہین دیسکتا ـ س ـ ہین ہین ـ ڈاکٹر سیورڈ صاحب اسکا جواب دیجیے ـ

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کیا بات ہے ـ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اگر آپ خیال کرین تو مین نے یہ سوال کیا ہے کہ کرنیل فیر صاحب نے کہا تھا کہ گلاس مین کوئی شے بھورے رنگ کی سیاہی مائل تھی اب مین ڈاکٹر سیورڈ صاحب سے دریافت کرتا ہون کہ ایسی رنگت سنکھیا اور پسے ہوے ہیرے کی بھی ہوسکتی ہے ڈاکٹر صاحب کہتے تھے کہ نہین ـ بعدہ مین نے دریافت کیا کہ آیا ممکن ہے کہ بجز ان دو چیز کے اور کوئی شے اوسمین تھی جسمین تلچھٹ کا یہ رنگ ہوگیا ـ ڈاکٹر صاحب کہتے ہین کہ مین اسپر راے نہین دے سکتا ـ ج ـ ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کہا کہ مینے صرف وہی چیز کو دیکھا اور کوئی شے نہین دیکھی ـ

س - آپ کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ بروقت اجزا دیکھنے کے آپ نے اور کوئی چیز
نہین جو دیکھی - ج - ہان - بروقت امتحان کے کوئی چیز سیاہی مائل مین نے نہین دیکھی -
س - تو آپ اس تلچھٹ کا رنگ کیا بیان کرتے ہین - ج - ہلکا بھورا رنگ قرار دیتا ہون -
س - آپ نے تھوڑا پانی بھی ملایا - ج - ہان - س - جو ڈاکٹر سیورڈ صاحب مجھکو یقین ہے کہ قبل
ڈالنے پانی کے بھی اجزا جدا کیے ہون گے - ج - مین نے پانی کا بخوبی امتحان نہین کیا -
س - مین جانتا ہون کہ جب کوئی شخص کسی شے کے اجزا علیحدہ کرتا ہے تو وہ اون چیزونکا
بخوبی امتحان کر لیتا ہے جن کے ذریعے سے اجزا کو جدا کرتا ہے - ج - ہان اکثر یہی قاعدہ ہے
س - اکثر نظیرین ایسی ہین کہ جب کبھی لوگون نے زہر کا امتحان کیا ہے تو جن لوگون کے ذریعے
سے امتحان کیا گیا اونھین چیزون مین زہر پایا گیا - ج - ہان ایسی نظیرین ہین - س - آپ
لکھتے ہین کہ مع پانی اور تلچھٹ کے ایک ثلث منجھولہ چمچہ تلچھٹ ہوگا - ج - ہان ایک منجھولہ
چمچہ بھر ہوگا - س - آپ نے اپنے اظہار مین بیان کیا کہ ایک منجھولہ چمچہ کے برابر پانی تھا اور
پانچ چانول برابر دوسری چیز تھی - ج - ہان - س - آپنے اس تلچھٹ کو کیا کیا - آپ نے
جو اوسمین کچھ پانی ملایا تو پانی ملا کر آپ نے کیا کیا - ج - کیا آپ کی غرض اس سوال سے یہ ہے
کہ اخیر مین مین نے اوسکو کیا کیا - س - ہان جب آپ ۹ - نومبر کو کرنیل فیر صاحب کے کمرے
مین تھے - ج - مین نے پانی ملانے کے بعد کچھ نہین کیا - س - آپ نے پانی اور تلچھٹ کو
علیحدہ نہین کیا - مین بھول گیا آپ نے اپنے مکان پر اوسکو جدا کیا تھا آپ تلچھٹ کو کس طرح
لے گئے - ج - گلاس مین لے گیا تھا - س - ہان معاف کیجیے مجھکو یاد آیا کہ آپ نے کہا تھا
کہ آپ اپنے کوٹ کی پاکٹ مین رکھ کر لے گئے تھے اور آپ نے اپنے مکان پر جا کر بذریعہ پسے ہوے
کوئلے کے امتحان کیا - ج - ہان - س - کیا اس طرح امتحان خوب ہوتا ہے - ج - ہان -
س - پس معلوم ہوا کہ جو امتحان آپ نے کیا شاید آپ پھر امتحان کر کے ظاہر کر سکتے ہین کہ سنکھیا
ہے - ج - بیشک - س - کیا آپ اوسکا جوہر بھی نکال سکتے ہین - ج - ہان - س - ٹیوب مین
جو چھلا سا پڑ گیا ہے اگر اوسکا امتحان کیا جاے اور اوسمین سنکھیا نہ نکلے تو کیا ہوگا - ج -
جہانتک مین نے آزمایش کی ہے سنکھیا ہے - س - کسی اور دھات سے کیا ایسی کیفیت نہین

ہوجاتی ہے۔ ج۔ ہان ہوجاتی ہے۔ س۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سنکھیا سے چھلا ہین
ہے۔ ج۔ مگر خوردبین کے دیکھنے سے اصلیت معلوم ہوجاے گی۔ س۔ آپ نے کوئلہ کہان سے
منگایا تھا۔ ج۔ اسپتال سے کوئلہ منگایا تھا۔ اونہ اسپتال اسسٹنٹ کوئلہ اوہ اذرار لایا تھا
س۔ کیا آپ نے اس کوئلے کی آزمایش نہین کی۔ ج۔ نہین۔ س۔ تو آپنے کوئلہ کی آزمایش
بعدہ کی۔ ج۔ ہان۔ س۔ کیا آپنے کوئلے کی آزمایش خود کی تھی۔ ج۔ نہین۔ گورنمنٹ
کے کیمیکل انیلائزر نے کی تھی۔ س۔ نہین وہی کہیے جو پیشتر آپ نے بیان کیا تھا۔ مین سمجھا
کہ آپ نے اول کوئلہ کی آزمایش کی بعدہ ڈاکٹر گری صاحب کے پاس بھیجا۔ ج۔ ہان ایسا ہی
کیا تھا۔ س۔ کیا آپ نے پانی اور تلچھٹ کی آزمایش کی تھی۔ ج۔ ہان۔ مین نے چھان کر
یہ تلچھٹ ڈاکٹر گری صاحب کے پاس بھیجا تھا۔ س۔ میری غرض یہ ہے کہ جب آپ امتحان
کرتے تھے تو آپ نے پانی کا امتحان نہین کیا تھا۔ ج۔ نہین۔ جب مین نے تلچھٹ کو چھان لیا
تو پانی کو پھینک دیا مین نے صرف تلچھٹ کا امتحان کیا تھا۔ س۔ مجھکو یقین ہے کہ چند زہر اس
قسم کے ہین جنکی بنا تانبے سے ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ اونکا کیا نام ہے۔ ج۔ ایک تانبے کا زہر
ہوتا ہے اوسکو توتیا کہتے ہین اور اکثر قلمون مین توتیا کا زہر ہوجاتا ہے۔ س۔ تو آپ نے توتیا ہونیکا
امتحان نہین کیا۔ ج۔ نہین۔ س۔ کوئی شئ ایسی تھی جس سے تانبے کا ہونا معلوم ہو۔ ج۔ نہین۔ س۔ آپ تسلیم کرتے ہین
کہ جب سنکھیا پانی مین ڈالی جاتی ہے تو کچھ تیرتی ہے اور کچھ نیچے بیٹھ جاتی ہے اگر سنکھیا پانی کی نسبت وزنی
ہوتا ہے تو کیون تیرتا ہے اور کسواسطے پانی کے نیچے نہین بیٹھ جاتا۔ ج۔ سنکھیا کی خاصیت ایسی ہی
ہوتی ہے اور کچھ بیٹھ جاتا ہے۔ س۔ پس مین کہتا ہون کہ اگر سنکھیا کتنا ہی پانی مین ملایا جاے
تو کچھ بیٹھ جاے گا اور کچھ تیرنے لگے گا۔ ج۔ اس بارے مین مین کچھ نہین کہہ سکتا۔
س۔ تمام عمر مین سنکھیا کو آپ نے یہ اول مرتبہ ہی آزمایا۔ ج۔ نہین۔ لندن مین پروفیسر
...نہین صاحب کے ساتھ زہر کی کثرت سے آزمایش کی۔ س۔ اوسکے بعد بھی کبھی آپ نے
سنکھیا کی آزمایش کی تھی۔ ج۔ ہان ایک مرتبہ منگا کر آزمایش کی تھی۔ س۔ آپ نے اس
تلچھٹ کو وزن کیا تھا۔ ج۔ نہین۔ س۔ آپ نے اس مرتبہ اس تلچھٹ مین سے کسقدر
آزمایش کیواسطے لیا تھا۔ ج۔ میرے نزدیک وہ ایک ثلث حصہ ہوگا۔ س۔ ایک چاول

بھر سے زیادہ تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ باقی آپ نے ڈاکٹر گری صاحب کے پاس بھیجدیا
یعنے ڈھائی چاول برابر۔ ج۔ ہان۔ وہ ڈھائی چاول کے برابر ہوگا۔ س۔ مین نہین سمجھا
کہ آپ نے کیونکر دوبارہ آزمایش کی۔ ج۔ اگر آپ کو منظور ہو تو مین دوبارہ آپ کو آزمایش
کرکے دکھاؤن۔ س۔ کیا آپ نے اونھین چیزون سے پھر امتحان کیا جن سے کہ پیشتر امتحان
کیا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ کیا آپ نے اوسی تلچھٹ کی پھر آزمایش کی جو باقی رہ گیا تھا۔
ج۔ ہان۔ س۔ جو چھلنی مین پڑا تھا اوسمین کیا آٹھوان حصہ سنکھیا تھا۔ ج۔ مین نہین
لکھہ سکتا۔ س۔ آپ نے اور کس قدر اس تلچھٹ مین امتحان کیا تھا۔ ج۔ ایک چٹکی بھر کے
مین نے لیا تھا۔ س۔ آپ نے اوس کوئلے کا وزن کیا تھا جس سے آزمایش کی تھی۔ ج۔
کوئلے کی وزن کی کچھہ ضرورت نتھی۔

صاحب پریسیڈنٹ بولے کہ حضور مہاراجہ صاحب کہتے ہین کہ مترجم کو ترجمہ کرنے کی نوبت نہین
آتی ہے کہ آپ ڈاکٹر صاحب سے سوال کر بیٹھتے ہین۔ اس بات کا آیندہ خیال رکھیے۔

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ میرا قصور ہے جو مین جلد جلد سوال کرتا ہون۔ اب آیندہ
سے خیال رکھونگا۔ اور گواہ سے پھر سوال پوچھنا شروع کیے۔ س۔ کیا تمنے اخیر آزمایش
اوس قدر تلچھٹ پر کی جو نے مین بچ رہی تھی۔ ج۔ ہان سب کے اوپر جو بچ رہی تھی۔
س۔ کیا وہ ایک چٹکی کی انداز بھر تھی۔ ج۔ ہان وہ چٹکی کے انداز بھر تھی۔ س۔ کیا
تمھاری آزمایش کرنے مین اوسمین کوئی رنگ پیدا ہوگیا۔ ج۔ کوئی رنگ پیدا نہین ہوا۔
س۔ مگر میری آنکھین خوردبین نہین ہین مین اوسکو رنگ ہی کہونگا۔ ج۔ نہین وہ تو
ایک چمکتی ہوئی شے تھی۔ س۔ ایک چٹھی جو ابھی اجلاس مین تمھاری پڑھی گئی جو
گری صاحب کے نام تھی۔ نہین یہ میری غلطی ہے جو کہ تمھارے نام گری صاحب نے لکھی تھی
اوسمین تحریر ہے کہ مین نے تمھاری چٹھی اور جو اندر اوسکے سفوف تھا پایا کیا کوئی تمنے چٹھی
لکھی تھی۔ ج۔ نہین۔ اوس چٹھی سے مطلب فیر صاحب کی چٹھی کا ہے۔ س۔ وہ لکھتے
ہین کہ ہمنے تمھاری چٹھی پائی وہ کیون لکھتے ہین۔ ج۔ صاحب مین نے کوئی چٹھی اونکو نہین
لکھی مگر کرنل فیر صاحب کے لفافہ پر لکھہ دیا تھا میرا ہاتھہ اوسوقت درد کرتا تھا اور اسواسطے

مین علیحدہ چٹھی اوسوقت نہ لکھ سکا۔ س۔ کیا وہی چٹھی تمھارے پاس کرنل فیر صاحب
سے پہلے آئی تھی۔ ج۔ ہان وہی پہلی چٹھی تھی۔ س۔ کیا سنکھیا کو شیشے کے بنانے مین استعمال
کرتے ہین۔ ج۔ بعض شیشون مین استعمال ہوتا ہے۔ س۔ شیشہ جو جھل گیا ہے اگر پھر رگڑا جائے
تو وہ پھر بھی جھل جائے گا۔ ج۔ ہان بیشک جھل جائے گا۔ س۔ تم اوسکو دکھا سکتے ہو۔
ج۔ اگر اہالی کمیشن اجازت دین تو دکھا سکتا ہون۔ پریسیڈنٹ نے کہا اسوقت تم
دکھا سکتے ہو۔ ج۔ اگر اجازت ہو تو دکھا سکتا ہون۔ س۔ اچھا رہنے دیجیے یہ بات
ہم ڈاکٹر گری صاحب سے پوچھ لین گے۔ اب دوسرے معاملے مین آپ سے گفتگو کرونگا۔
آپ نے بیان کیا کہ راوجی نے آپ کی طرف کس نگاہ سے دیکھا۔ ج۔ وہ راوجی نتھا
نرسو تھا۔ س۔ ہان راوجی نے آپ کو جھانتہ دیا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ اوسنے پہلے کبھی
ایسا نہ کیا۔ ج۔ نہین۔ س۔ جبتک کہ راوجی نے یہ بیان نہین کیا تھا کہ اوسنے اپنے حاکم کو
زہر نہین دیا تو آپ نے یہ ذکر اور کسی سے کیا تھا۔ ج۔ ہان کیا تھا۔ س۔ کس شخص سے ذکر
کیا تھا۔ ج۔ مسٹر بوڈی صاحب سے۔ س۔ یعنے یہ نوکر آپ کی طرف کس طرح دیکھتے تھے
اس بات کا آپ نے اون سے ذکر کیا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ آپ نے یہ ذکر اون سے کب کیا
تھا۔ ج۔ مین یہ نہین لکھ سکتا مگر قبل روانگی بڑودے سے مینے اون سے کہا تھا۔ س۔
مین نے سنا ہے کہ مسٹر بوڈی صاحب ۵ ۲۔ دسمبر کو بڑودے سے روانہ ہوے۔ ج۔ مین نہین
جانتا۔ س۔ کیا آپ لکھ سکتے ہین کہ ایک آدہ روز پہلے آپ نے اون سے یہ تذکرہ کیا تھا۔
ج۔ مجھکو یاد نہین مگر بعد زہر دیے جانے اور روانگی سے پہلے اون سے کہا تھا۔ س۔ آپ
یہ تحقیق لکھ سکتے ہین کہ ۴ ۲۔ دسمبر کے قبل یہ گفتگو ہوئی تھی۔ ج۔ ہان تحقیق کہتا ہون۔ س۔
سوا اس کے اور کچھ آپ نہین لکھ سکتے۔ ج۔ نہین۔ اور کچھ نہین لکھ سکتا۔
بعد اسکے تلچھٹ سے شیشے کے جھلنے کی آزمایش کی چنانچہ اسکی بخوبی آزمایش ہوئی اور شیشہ جھل گیا
صاحب پریسیڈنٹ نے سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب سے کہا کہ آپ نے بخوبی نشان دیکھے۔
سارجنٹ صاحب نے کہا کہ ہان مین نے خوب صاف طور سے نشانون کو دیکھا۔
ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے دوبارہ اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے۔

س - میری سمجھ مین یہ آیا کہ جب اسپتال مین آیا نھین گئی تھی تو آپ کے زیر معالجہ تھی -
ج - ہان - س - آپ کو یاد ہے کہ قبل جانے اسپتال کے کئ روز آپ نے اوسکا علاج کیا -
ج - صرف ایک روز - س - آپکا یہ کام بھی بطور ڈاکٹر رزیڈنسی کے ہے کہ رزیڈنسی کے
ملازمون کا آپ علاج کرین - ج - ہان اگر کوئی شخص زیادہ بیمار ہو - س - کیا وجہ تھی کہ
آپ نے اوسکو اسپتال مین بھیجدیا - ج - مجھکو وہ نہایت بیمار معلوم ہوئی اور اوسکا علاج اوسکے
مکان پر بخوبی نھین ہو سکتا تھا - س - مسٹر بوڈی صاحب کے احاطے مین - ج - ہان -
س - آپ اسپتال مین اوسکے واسطے دوا تجویز کرنے کے لیے گئے تھے - ج - میرا خاص ارادہ
دوا کی تجویز کرنیکا نتھا مین صرف اوسکے دیکھنے کو گیا تھا - مینے اوسکے پھیپھڑے کو دیکھا اور چونکہ
آیا بوڈی صاحب کی نوکر تھی اس لیے مجھے اوسکا دیکھنا منظور تھا - س - یہ آیا اسپتال مین علٰحدہ
کمرے مین تھی یا اور بیمارون کے شامل تھی - ج - علٰحدہ کمرے مین تھی - س - آپ کس مقام
پولیس کے آدمی کا ہونا بتاتے ہین وہ کمرے مین تھا یا باہر دروازے کے بیٹھا تھا - ج - شاید
دروازے کے باہر کھڑا تھا مین نے خوب غور نھین کیا - س - جب آپ آیا کے کمرے مین گئے تھے
تو آپ کے ساتھ اور کوئی آدمی بھی تھا - ج - مجھے یاد ہے کہ شاید اسپتال کا ایک اسسٹنٹ
میرے ساتھ تھا - س - آپ کو یاد ہے کہ کون سے اسپتال کا وہ اسسٹنٹ تھا - ج - مجھکو یاد
نھین - س - آپ کھتے ہین کہ پولیس کا ایک آدمی دروازے پر کھڑا تھا آپ کھہ سکتے ہین کہ
وہ کس قسم کے پولیس کا آدمی تھا کیا وہ بمبئی کے پولیس کا تھا - ج - ہان بمبئی کے پولیس کا
تھا بڑودہ مین پولیس نھین ہے - س - اوسکی وردی کیسی تھی رسارجنٹ بیلین ٹائن صاحب
نے کہا کہ اگر ڈاکٹر صاحب بیان کرین کہ اوسکی وردی کیسی تھی تو مین منظور کرونگا - ج -
مجھکو ایک ادنی پولیس کا سپاہی معلوم ہوا تھا سادی وردی پہنے ہوے تھا - س -
ڈاکٹر سیورڈ صاحب آپ کھتے ہین کہ مین ہندوستانی بول سکتا ہون لیکن جلدی اور بخوبی
نھین بول سکتا - ج - ہان جلدی نھین بول سکتا - س - کیا آپ اس قدر بول سکتے ہین
کہ روزمرہ کی گفتگو مین مترجم کی ضرورت نھین ہے - ج - ہان تھوڑی باتون مین
مترجم کی ضرورت نھین ہے - س - کیا آپ کو کبھی مترجم کی ضرورت ہوتی ہے - ج - ہان

جب ضرورت ہوئی اور جو شخص مجھکو اوس وقت ملجاتا ہے بلا لیتا ہون -س- اب ۹- نومبر
کی بابت آپ سے سوال کرونگا - آپ بیان کرتے ہین کہ تلچھٹ گلاس کا ہلکا بھورے رنگ
کا تھا -ج- ہان -س- جب آپ کو ابتدا مین یہ تلچھٹ ملا تھا تو آپ نے اوسکے رنگ پر غور
کیا تھا -ج- ہان - مین نے غور کیا تھا گلابی مائل اوسکا رنگ تھا جیسا کہ چکوترے کا عرق
ہوتا ہے -س- آپ نے کس قدر پانی اوسمین ملایا تھا -ج- شاید ایک چمچہ ہوگا -س-
آپ کو یاد ہے کہ آپ نے کس برتن سے پانی لے کر اوسمین ملایا تھا -ج- اوس برتن سے جو
منھہ دھونے کی میز پر رکھا تھا - اور مجھکو ایسا یاد آتا ہے کہ وہ صراحی تھی -س- یعنے جو برتن
اوس وقت آپ کے سامنے تھا آپ نے اوس سے پانی لے لیا -ج- ہان -س- آپ کہتے ہین
کہ جب آپ گھر گئے تو آپ نے کوئلے اور اوزار منگائے تھے اور یہ کوئلے اور یہ اوزار آپ کا
اسپتال اسسٹنٹ لایا تھا آپ کو یاد ہے کہ وہ کون سا اسپتال اسسٹنٹ تھا -ج- اوس
شخص کا نام ابراہیم جی ہے مگر وہ بڑودے سے چلا گیا -س- وہ یہودی تھا یا مسلمان -ج-
یہودی -س- ابراہیم جی اوس وقت کہان تھا وہ اپنے مکان پر تھا یا آپ کے مکان پر تھا
ج- مجھکو یاد نہین کہ مین نے اوسکو چٹھی لکھہ کر بلایا تھا یا کس طرح مگر اوسکو اوسکے گھر سے
بلایا تھا -س- یہ بات آپ نے کسی سے نہین کہی تھی کہ اوزار اور کوئلے آپ کس غرض سے منگاتے
ہین -ج- کسی سے نہین -س- اسپتال اسسٹنٹ سے بھی نہین کہا تھا -ج- ہان اوس سے
بھی نہین کہا -س- سارجنٹ ہیلن ٹائن صاحب نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ اگر سنکھیا
قبل ڈالنے گلاس کے بوتل مین ملائی جاتی تو کیا سنکھیا پانی کے اوپر تیرنے لگے -ج- یہ مین
نہین کہہ سکتا -س- مجھکو اب صرف اس قدر بات کا جواب دیجیے کہ ایسی خاصیت سنکھیا کی
ہے -ج- ہان ایسی ہی خاصیت ہے -س- الماس سائیدہ اگر پانی مین ڈالا جاوے تو وہ
پیندی مین بیٹھہ جاوے گا -ج- ہان -س- آپ کہتے ہین کہ جب مین نے دریافت کر لیا کہ درحقیقت
سنکھیا ہے تو پھر آپ نے اوسکی کچھہ آزمایش نہین کی -ج- ہان مین نے پھر آزمایش نہین کی -
س- کیا وجہ جو پھر آپ نے آزمایش نہین کی -ج- پھر امتحان کرنا فضول معلوم ہوا -س-
آپ نے کل تلچھٹ کی آزمایش خود نہین کی -ج- نہ میرے پاس دوائیان تھین نہ اوزار تھے

س- سوا ہیرے کے اور بھی ایسی چیزین ہین جس سے شیشہ چھل جاتا ہے- ج- ہان ہین-
س- آپ ایسی چیزون کو جانتے ہین- ج- مین واقف نہین ہون- س- یہ بات ڈاکٹر گری صاحب سے دریافت کیجاویگی- مگر آپ نے گلاس کی تلچھٹ مین غبار اوٹھتا ہوا کبھی دیکھا
ج- مین نے تلچھٹ کو فیر صاحب کے پاس قبل پانی ملانے کے دیکھا تھا- س- ذرا دیکھا کہ آپ کی راے مین زہر سنکھیا تھا یا پسا ہوا ہیرا- ج- سنکھیا- س- اگر برادۂ الماس کسیکو دیا جاے تو اوسکو وہ ہضم کر سکتا ہے اور اوسکو ضرر نہین پہونچ سکتا- ج- مین اس بارہ مین کچھ جواب نہین دے سکتا-

بعد اسکے ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے اوٹھ گئے-

اظہار ڈاکٹر گری صاحب

جب ممبران کمیشن ٹفن کھاکر آئے تو ڈاکٹر گری صاحب کا اظہار شروع ہوا اون کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے- ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ میرا نام ولنگٹن گری ہے مین بمبئی کی فوج کا ایک سرجن ہون اور قائم مقام کیمیکل انلائزر گورنمنٹ کا ہون-

۱۱- نومبر کو ایک چٹھی رجسٹری شدہ ڈاکٹر سیوارڈ صاحب زنڈیڈنسی سرجن بڑودہ کے پاس سے آئی یہ ایک رجسٹری شدہ پاکٹ تھا جسپر اب نشان حرف بی کا ہے یہ لفافہ جو میز پر رکھا ہوا ہے اوپر کا دوسرا لفافہ ہے جسوقت میرے پاس یہ پاکٹ آیا تو اوسکی مہر ثابت تھی اس لفافے مین ایک پاکٹ اور ایک چٹھی ہے اوسپر حرف ایف کا نشان بنا ہوا ہے اندر کے پاکٹ پر بھی مہر صحیح و سالم تھی ڈاکٹر سیوارڈ صاحب کی تحریر اس پاکٹ پر تھی جس لفافہ پر نشان حرف اے کا بنا ہوا تھا اوسمین ایک بلاٹنگ کاغذ لپیٹا ہوا مین نے پایا اس کاغذ مین مجھکو تھوڑا برادہ ملا جو وزن مین ڈہائی چاول تھا اوسکی رنگت بھوری تھی اوسمین کچھ چمکتے ہوے ذرے بھی تھے- چنانچہ اس برادے کے اجزا مین نے علیحدہ کیے جس طرح کہ سنکھیا کی آزمایش ہوتی ہے اول مین نے تھوڑا برادہ نلکی مین رکھ کر گرم کیا اوس سے معلوم ہوا کہ ایک سفید چیز ایک طرف کو آگئی اوسکو مین نے خوردبین سے دیکھا تو اوسوقت مجھکو دریافت ہوا کہ کسی چمکتی ہوئی چیز کے ہشت پہلو ریزے ہین مین نے ان ذرون کی اور طرح سے بھی آزمایش کی مین سمجھا کہ یہ سفید

سنکھیا کے ٹکڑے ہیں مین نے اونکو تھوڑے پانی مین ڈال کر جوش کیا اور بعد جوش
ہونے کے مین نے تھوڑا پانی لیا اور اوسمین امونیل نیٹریٹ آف سلور کو ملایا اوسکے ملانے
سے ہلکا رنگ زرد ہو گیا بعدہ مین نے امونیل سلفیٹ آف کاپر ملایا اوس سے ہلکی سبز رنگت
ہو گئی بعد اس کے مین نے سلفیورٹیڈ ہیڈروجن گاس سے آزمایش کی پس تین طریقون سے
امتحان ہوا تینون دفعہ مین نے امونیا ملائی تھی لیکن امونیا سب مین نہین ملائی تھوڑا پانی
دوسرے طریقے کی آزمایش کے واسطے رہنے دیا یعنے باقیماندہ مین ماری ٹک تیزاب ملایا بعد چند
اوسکو جوش کیا لیکن وہ پانی مین نہ گھلا اس قسم کے امتحان سے مجھکو اطمینان ہوا کہ یہ سنکھیا ہے
اس آزمایش مین چھٹا حصہ برادہ کا صرف ہوا سوا اس کے اور طرح سے بھی مین نے اوسکا
امتحان کیا یعنے مین نے تھوڑا برادہ پانی مین ملایا اور اوسمین تیزاب ماری ٹک ڈال کر دو نلیے
کے پترون مین رکھا اور اون دونون پترون کو آگ پر رکھا جب وہ خوب گرم ہو گئے تو
بھورے رنگ کی چیز پترون کے اندر معلوم ہوئی پھر مین نے ایک پتر کو اوٹھایا اور خوردبین
سے اوسکو دیکھا تو ہشت پہلو ٹکڑے نظر آئے پس اس امتحان سے بھی معلوم ہوا کہ یہ سنکھیا ہے۔
مین نے کوئلے سے بھی امتحان کیا میرے پاس وہ نلیے موجود ہے جسمین مین نے امتحان کیا تھا۔
گواہ نے اوس نلیے کو نکال کر دیکھایا دیکھیے اس نلیے مین جو ذرات کا سا چھلہ پڑ گیا ہے وہ سنکھیا
ہے اگر پھر آگ پر رکھ کر بخوبی گرم کیا جاوے تو سنکھیا پھر اصلی حالت پر آ جاوے۔ ریزے گواہ
صاحب سے لیگئی اور حرف ڈی کا نشان کیا گیا) مین نے اس برادے سے ۱۱- نومبر کو اور کچھ
آزمایش نہین کی نہ اوس روز مین نے چمکتے ہوے ذرون کی کچھ آزمایش کی بہرحال سنکھیا کے
ہونے کی سب طرح سے آزمایش کی مگر ان سب آزمایشون مین ان چمکتے ہوے ذرات کو ملانے کی
ضرورت نہین پہونچا مین نے ۱۹- نومبر کو خوردبین سے ان ذرون کو دیکھا نتیجہ کو خیال ہوا کہ یہ پسا ہوا
شیشہ ہے یا سنگ خارا ہے چنانچہ اسبارے مین ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو مین نے لکھا جو چٹھی کہ اسے
سیورڈ صاحب کو مین نے بھیجی تھی اوسمین حرف (کیو) کا نشان ہے جب مین نے برادے
کی پڑیہ مین چمکتے ہوے ذرے دیکھے تو مجھکو نہایت تعجب ہوا جب مین نے دیکھا کہ یہ
ذرے معلوم ہوے مین نے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو جو چٹھی بھیجی تھی اوسپر نشان حرف زیو)

کاٹ ہے اوسمین مین سے یہ مضمون لکھا تھا۔

مائی ڈیر سیورڈ۔ بہ تسلسل اپنی چھٹی مورخہ ۲۱۔ ماہحال کے مین آپ کو لکھتا ہون کہ جب مینے بخوبی طور سے اون چمکتے ہوے ذرون کا امتحان کیا تو معلوم ہوا کہ وہ الماس سائیدہ ہے بعض ذرے ایسے چمکتے ہوے ہین کہ ایسی چمک سوا ہیرے کے اور کسی شے مین نہین ہوسکتی سوا اس کے وہ نہایت سخت ہین ہرچند تیزاب مین اوسکو گھلانا چاہا لیکن نہ گھلی یہ بات صرف میری دیکھی ہوئی ہے اگر کسیکو شک ہو تو دوسری طرح سے بھی اوسکی آزمایش کرسکتا ہون تاکہ ثابت ہو کہ یہ برادۂ الماس ہے یا نہین۔

کرنیل فیر صاحب کے منھہ مین جو تانبے کا مزہ آگیا اوسکی وجہ یہ ہے کیا اوسمین تانبا تھا کیونکہ سنکھیا مین کوئی مزہ نہین ہوتا ہرچند مین نے اوس پوڑیہ کے برادے کی آزمایش کی لیکن مجھکو اوسمین تانبا نہ ملا۔ مگر چونکہ اکثر جوہر پانی مین گھل جاتے ہین شاید جوہر بھی عرق چکوترے کے ساتھہ گھل گیا اور شربت کے ساتھہ پھینک گیا۔ شاید جلدی سے جی متلانے کی یہ وجہ ہوگی کہ سنکھیا جو شربت پر تیرتا رہا اوسکو فیر صاحب کیبقدر پی گئے ہونگے اور اوسوقت اوکا پیٹ خالی ہوگا کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب سنکھیا پانی مین خوب نہین ملائی جاتی ہے اوسوقت تک وہ پانی کے اوپر تیرتی رہتی ہے ہندوستانی لوگ یقین کرتے ہین کہ سنکھیا اور برادۂ الماس بڑے مہلک زہر ہین مگر صحیح بات یہ ہے کہ ان دونون مین سے مہلک ایک شے بھی نہین ہے جو کچھہ آپ اور بھیجینگے اوسکی بھی آزمایش کرکے مین آپ کو اطلاع کردونگا۔

آیا ممکن ہے کہ اس چکوترے کا شربت جسمین یہ زہر ملا ہوا تھا یا اوس جگہہ کی مٹی جہان کہ شربت پھینکا گیا تھا آپ میرے پاس بھیجین شاید اوس سے دریافت ہو کہ اوسمین تانبا تھا یا نہین۔

دستخط۔ ڈبلیو گرے۔ کیمکل اینلائزر گورنمنٹ گرانٹ کالج۔ لیبوریٹری بمبی۔

مورخہ ۱۳۔ نومبر سنہ ۱۸۷۴ع

سارجنٹ ہیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اس چھٹی کا دربارہ الماس سائیدہ کے دوبارہ یاد دلانا ہے اور کوئی فائدہ نہین ہے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کیا آپ انکار کرتے ہین کہ یہ چھٹی شہادت مین شامل نہ کیجاے۔ سارجنٹ ہیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو کچھہ انکار نہین ہے۔

ڈاکٹر گری صاحب نے کہا کہ جب مین نے یہ چھٹی لکھی تھی تو میرے پاس کوئی اور تحریر بڑودہ
کی نھین آئی جسمین لکھا ہو کہ پچھت مین برادہ الماس بھی ہے اوسکو مین نے بطور خود دریافت
کیا بعد تحریر اس چھٹی کے دوسرا پاکٹ رجسٹری شدہ ۱۷ نومبر کو میرے پاس بڑودے سے
پھونچا اوس مہر مین چڑیا کی چونچ کھدی ہوئی تھی جس لفافہ مین یہ پاکٹ بند تھا اوسمین ایک
پوڑیہ تھی اور ایک چھٹی تھی اور مہر صحیح سالم تھی پاکٹ مین مثل مٹی کے کوئی شے تھی - ۷ چاول
یہ شے تھی مین نے اوسکا امتحان کیا معلوم ہوا کہ اوسمین بھی سنکھیا اور چمکتے ہوے ذرے تھے جیسے
کہ اول پاکٹ مین تھے جس طرح اول پوڑیہ کی مین نے آزمایش کی تھی اوسیطرح اوسکا بھی امتحان
کیا اول پوڑیہ مین ایک چاول سنکھیا پائی تھی اور اوسمین سوا چاول تھی پس اس صورت مین
سوا دو چاول سنکھیا ایک آدمی کے مارنیکے واسطے کافی تھی اگر موقع مناسب سے دیجاتی -
س - سارجنٹ بیلن تائن صاحب نے کہا آپ وقت مناسب کسوقت کو کہتے ہین - ج جبکہ آدمی
کا پیٹ خالی ہو - س - ہان مین اول نھین سمجھا تھا مین وقت مناسب اور بات کو سمجھا تھا
صاحب پریذیڈنٹ نے کہا ڈاکٹر صاحب کی غرض یہ ہے کہ سنکھیا ایسے وقت پر دیجاے تو خوب کارگر ہو -
ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ سنکھیا کا اثر آدہ گھنٹے سے ایک گھنٹے مین ہوجاتا ہے اوسکی تاثیر
یہ ہے کہ سر گھومتا ہے جی متلاتا ہے قے ہوتی ہے سینے مین سوزش پیدا ہوجاتی ہے دست آتے ہین
اگر سنکھیا تھوڑی تھوڑی دیجاے تو آنکھون سے پانی جاری ہوجاتا ہے آنکھون کو ضرر پھونچتا
ہے - مین نھین کہہ سکتا کہ برادہ الماس کے ملانے سے اوسکا مہلک ہونا زیادہ ہوجاتا ہے -
س ایڈوکیٹ جنرل نے کہا اگر ایک بوتل مین سنکھیا ڈالی جاے جسمین پانی بھرا ہو اور وہ ہلائی جاے
اور بعدہ کسی رقیق چیز مین وہ پانی ڈالا جاے تو سنکھیا سب مین مل سکتی ہے - ج - ہان -
ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ ۳۰ - دسمبر ۱۸۷۴ع کو ایک پاکٹ مرسلہ مسٹر سوٹر صاحب میرے پاس
پھونچا اوسمین ایک لفافہ تھا اور اوس لفافہ مین ایک پوڑیہ تھی جب مین نے پوڑیہ کی شے کو
دیکھا تو اوسمین ۳ چاول سنکھیا تھی یہ سنکھیا ویسی ہی تھی جسکی کہ پہلے مین آزمایش کرچکا تھا
اور حسب درخواست ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے مین نے کچھ امتحان کوئلے کا ۳۱ - جنوری کو کیا وہ
صاف کوئلہ تھا اوسمین مطلق سنکھیا نہ تھی - بڑے بڑے ڈاکٹرون نے لکھا ہے کہ الماس سایدہ سے

کوئی ضرر جسمانی نھین پھونچتا۔ س ایڈوکیٹ جنرل۔ ڈاکٹر سیورس صاحب اپنی کتاب خاصیت ادویہ مین لکھتے ہین کہ الماس سائیدہ زہر مہلک ہے ہنوز یہ سوال ختم نھین ہوا تھا کہ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب بول اوٹھے کہ ڈاکٹر سیورس صاحب کی رائے تسلیم نھین کیجا سکتی۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مین ڈاکٹر گری صاحب سے صرف اس قدر دریافت کرتا تھا کہ اونکی رائے ڈاکٹر سیورس صاحب کی رائے سے مطابق ہے یا نھین۔ ڈاکٹر گری صاحب نے کہا کہ میری رائے اون سے مطابق نہین ہے۔ پریسیڈنٹ صاحب نے ڈاکٹر گری صاحب سے سوال کیا کہ ڈاکٹرون نے آزمایش کی ہے کہ برادۂ الماس مہلک ہے یا نھین۔ ج۔ ہان آزمایش کی ہے س۔ اس آزمایش کا نتیجہ کیا ہوا۔ ج۔ یہ نتیجہ ہوا کہ وہ مہلک نھین ہے۔

پس اب سوال و جواب ڈاکٹر گری صاحب کے ختم ہوے۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے پریسیڈنٹ سے کہا کہ حضور چاہتے ہین کیا اور کوئی کارروائی شروع کیجاے۔ مگر بوجہ قلت وقت کے سارجنٹ صاحب نے کہا کہ اسوقت میرا گلا خشک ہے پریسیڈنٹ نے کہا بہتر ہے۔

بعدہ عدالت برخاست ہوئی۔

اجلاس روز ہفتم

آج کے روز کل ممبران کمیشن موجود تھے مگر سر لوئیس پلی صاحب غیر حاضر اور بروقت شروع مقدمہ کے گیکواڑ بھی موجود نتھے جسوقت راؤجی کا اظہار ہونا شروع ہوا گیکوار عدالت مین آئے بعد اظہار ڈاکٹر گری صاحب کے سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے اون اظہار مین سوالات جرح کرنا شروع کیے۔ س۔ آپ کے اظہار سے یہ بات مترشح نھین ہے کہ آپ نے سنکھیا اوس برادے سے علیحدہ کی یا نھین جو آپ کو بھیجا گیا تھا۔ ج ہان علیحدہ کیا۔ س۔ ہمنے وہ جھلید دہات کا جز نلی مین پڑ گیا ہے دیکھا کیا بہ نسبت اس آزمایش کے اور کوئی طریقہ امتحان کا نھین ہے جس سے بخوبی ثابت ہو کہ سنکھیا ہے یا نھین۔ ج۔ اور کوئی طریقہ نھین ہے مین نے اس امتحان کے بعد خوردبین سے بھی دیکھا۔ س۔ اس سے بڑھ کر کسی امتحان کا ہونا ممکن نھین ہے ج۔ ہان اس سے بڑھ کر اور کوئی امتحان ممکن نتھا۔ س۔ کیا اسی آزمایش سے سنکھیا علیحدہ ہو جاتی ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ کئی جوہر تانبے کے ہوتے ہین کیا وہ بھی زہر ہوتے ہین۔

ج۔ ہان۔ س۔ کیا تانبے کا جوہر بھی زہر ہوتا ہے۔ ج۔ ہان زہر ہوتا ہے۔ س۔
اگر جوہر تانبے کا کسی رقیق شے سے ملاکر پلایا جاے تو اوسکے منھہ مین بخوبی تانبے کا مزہ آجائیگا
ج۔ ہان۔ س۔ مین نے سنا ہے کہ اس تانبے کے جوہر کا مزہ ایسا تیز ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص
غلطی سے کھا جاے تو فوراً معلوم ہوجاے۔ ج۔ ہان زبان کو لگتے ہی اوسکا مزہ دریافت
ہوجاے گا۔ س۔ یہ مزہ کچھ دیر تک قائم رہے گا۔ ج۔ ہان کچھہ دیر تک رہے گا۔ س۔
کیا اوسکی پہچان یہ بھی ہے کہ جب اوسکو کوئی شخص کھا جاے تو اوسکی حلق مین کانٹے سے
پڑجاتے ہین۔ یا اوسکی خاصیت کیا ہے۔ ج۔ اوسکی خاصیت زہر کی سی ہے اور اوس سے
حلق مین خشکی آجاتی ہے۔ س۔ اور کیا اوس سے پیٹ مین درد بھی ہوتا ہے۔ ج۔ ہان
درد بھی ہوجاتا ہے۔ س۔ کیا منھہ مین کف بھی آنے لگتا ہے۔ ج۔ اس سے مین واقف
نہین۔ س۔ کیا کچھ تھوڑا کف آتا ہے۔ ج۔ ہان جب وہ اپنی تاثیر کرتا ہے آتا ہوگا۔
س۔ آدہ گھنٹے مین یا ایک گھنٹے مین۔ ج۔ اس سے بھی کم دیر مین تانبے کی تاثیر ہوتی ہے۔
س۔ شاید اسکا قاعدہ ہے کہ اگر خالی پیٹ مین جاے تو جلد اثر کرے۔ ج۔ ہان ایسا ہی ہے
س۔ جب وہ اپنی تاثیر کرتا ہے تو برابر تھوک آتا ہے۔ ج۔ ہان جب جی متلائے گا تو ضرور
تھوک آئے گا۔ س۔ اگر تھوڑی سنکھیا کھائی جاے تو شاید تھوک نہ آئے اور متواتر روز
کھائی جاے تو تھوک آنا شروع ہوجاے۔ ج۔ ہان یہی بات ہے۔ س۔ تو یہہ بات
کچھہ لازم نہین ہے کہ جسکو سنکھیا دیجاے اوسکو تھوک آئے۔ ج۔ نہین۔ س۔ آپ کے
نزدیک ڈہائی چانول سنکھیا ایک آدمی کے مارڈالنے کے لیے کافی ہے۔ ج۔ ہان۔
س۔ کرنیل فیر صاحب کا بیان ہے کہ اونکی طبیعت مالش کرنے لگی اور ایسی حالت
ہوگئی جس طرح کہ کسیکو سنکھیا دیجاتی ہے مگر اسٹمک پمپ کی اون کے واسطے کچھہ ضرورت
نہین ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ اونھون نے نہایت کم سنکھیا کھائی ہوگی۔ ج۔ ہان نہایت کم سنکھیا
کھائی ہوگی۔ س۔ ڈاکٹر گری صاحب کہا آپ کے نزدیک ایسی تھوڑی سنکھیا کھانے سے
جی متلانے اور کف آنے لگا ہوگا۔ ج۔ ہان اس قدر جی متلانے اور کف آنے کے واسطے کافی ہے
س۔ آپ کہتے ہین کہ اگر کوئی شخص تانبے کا جوہر کھائے تو اوسکا بھی یہی حال ہوتا ہے۔

ج - ہان فوراً طبیعت مالش کرنے لگی - س - ڈاکٹر گری صاحب آپ کو بخوبی اجزا کے علیحدہ کرنے مین تجربہ ہے یہ بات مناسب تھی یا غیر مناسب - کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے گلاس کی تلچھٹ مین بغیر آزمایش کے پانی ملایا - ج - ہان مناسب تھا لیکن رسونز جواب ختم نہین ہوا تھا کہ پھر سوال کیا گیا - س - میرے اس بات کے کہنے سے یہ مراد نہین ہے کہ ڈاکٹر سیورڈ نے ویدہ و دانستہ خراب کام کیا مگر ممکن ہے کہ پانی مین بھی کوئی جزو زہر ملایا ہو ج - ہان ممکن ہے - س - کیا میرا خیال صحیح ہے کہ دس بارہ یوم کے بعد دوسری پوڑیہ آپ کے پاس بھیجی گئی جسکی نسبت بیان ہے کہ زمین سے کسطرح کرمٹی بھیجی گئی تھی - ج - ہان چھ یوم کے بعد

ڈاکٹر گری صاحب کے دوبارہ وکیل سرکار نے اظہار لیے

س - تمنے سنکھیا کو اوس براد ے سے جو تمھارے پاس بھیجا گیا تھا بخوبی جدا کیا - ج - ہان بخوبی جدا کیا - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مسٹر ملول صاحب کہتے ہین کہ مترجم نے ترجمہ غلط کیا اوسنے ترجمہ کیا کہ ممکن ہے سنکھیا کا جدا ہونا براد ے سے - مترجم اپنی غلطی کا مقر ہوا - س - آپنے اول یا دوسری پوڑیہ مین تانبے کا جوہر پایا تھا - ج - نہین - س - آپ کو کرنیل فیر صاحب کی چٹھی سے معلوم ہوا ہوگا کہ اوسمین تانبے کا ہونا بھی ممکن تھا آپنے تانبے کے ہونے کی بھی آزمایش کی تھی - ج - ہان مین نے تانبے کے ہونے کی آزمایش کی تھی - س - کیا سنکھیا ایسا زہر ہے کہ وہ ہضم نہین ہوسکتا - ج - نہین - س - پس پاخانے کے راستہ سے کچھ نکلجاتا ہے اور کچھ رہ جاتا ہے - ج - ہان - س - آپ سے دریافت کیا گیا تھا کہ منھہ مین و ہات کے مزہ ہونے کی کیا وجہ تھی کیا ایسا مزہ سنکھیا کے کہانے سے بھی ہوجاتا ہے - ج - اسبارے مین مختلف رائے ہین - س - اسبارے مین آپ کی کیا رائے ہے - ج - آپ یہ دریافت کرتے ہین کہ سنکھیا مین مزہ ہے یا نہین - صاحب پریسیڈنٹ بولے کہ آپ کو اپنی تحقیقات سے کیا معلوم ہوا - ج - مین نے اوسکو چکھا اور دوسری طرح سے مین نے آزمایش کی مگر مجھکو کوئی مزہ اوسکا نہ معلوم ہوا - س ایڈوکیٹ جنرل نے کہا شاید آپ نے سنکھیا تھوڑی چکھی ہوگی - سارجنٹ بیلین ٹاین صاحب نے کہا کہ اسیقدر کرنیل فیر صاحب نے چکھی ہوگی - ج - نہین مین نے کافی سنکھیا چکھی تھی اور مین نے دیکھا ہے کہ جن لوگون نے سنکھیا

کھائی اونکا بیان ہے کہ منہ مین دھات کا سامزہ آجاتا ہے - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب صرف اوسی قدر بیان کرسکتے ہین جو پیشتر بڑے بڑے ڈاکٹرون کی راے ہوچکی ہے - ج - دس اپنے آدمیون سے میرا سابقہ ہوا جنھون نے سنکھیا کھائی اونھون نے ہمیشہ بیان کیا کہ منھ مین دھات کا سامزہ آجاتا ہے - س - تیسری پاکٹ مین جو آپ کے پاس سنکھیا بھیجی گئی تھی وہ ویسی ہی سنکھیا تھی جیسی کہ اول اور دوسری پاکٹ مین تھی ج - ہان ویسی ہی تھی - س - کیا سنکھیا سب ایک قسم کی ہوتی ہے - ج - بعضین مختلف قسم کی ہوتی ہے - س - کیا آپ نے برادے سے اس قدر سنکھیا کو علیحدہ کرلیا تھا کہ آپ کہہ سکین کہ تیسری پاکٹ مین سنکھیا ویسی ہی تھی جیسی کہ برادے مین تھی - ج - ہان مین نے بخوبی خوردبین سے دیکھا اور معلوم ہوا کہ وہی سنکھیا ہے - س - پس آپ کو معلوم ہوا کہ یہ وہی سنکھیا تھی - ج - ہان وہی سنکھیا - س - آپ نے خوب دیکھا ہے کہ وہی سنکھیا تھی - ج - ہان مینے خوردبین سے دیکھا کہ وہی سنکھیا تھی - س - جسکو آپ دھات کا مزہ بیان کرتے ہین اوس سے آپ کی غرض تانبے کے مزے سے ہے - ج - ہان - س - سر ڈنکراو نے کہا کہ علاوہ سنکھیا کے اور بھی اس قسم کی چیزین ہین جنکی خاصیت سنکھیا کی ہو اور مہلک ہون - ج - ہان اور چند اشیا ہین - س - مہاراجہ جو پوریہ بات دریافت کرتے ہین کہ سنکھیا پانی مین گھل سکتی ہے - ج - ہان گھل سکتی ہے - بعد اسکے ایڈوکیٹ جنرل نے صاحب پریسیڈنٹ سے کہا کہ گواہونکا کٹھرہ اگر کسیقدر پیچھے کو ہٹادیا جاے تو مناسب ہے کیونکہ یوروپین گواہون کے واسطے کٹھرہ آگے کو بڑھادیا گیا تھا - اب ہندوستانی گواہ آئین گے چنانچہ کٹھرہ پیچھے کو ہٹادیا گیا اور ایک گواہ ہندوستانی طلب ہوکر اوسمین کھڑا کیا گیا -

صاحب پریسیڈنٹ نے دریافت کیا کہ یہ گواہ کون شخص ہے - ایڈووکیٹ جنرل نے جواب دیا کہ اسکا نام عبداللہ ہے -

اظہار محمد عبداللہ گواہ

محمد عبداللہ کے اظہار مسٹر اینورارٹی صاحب نے لیے اوسنے بیان کیا کہ جب کرنیل فیر صاحب بڑودے مین رزیڈنٹ مقرر ہوکر آئے اوسوقت سے مین کرنیل صاحب کا ملازم ہون -

کرنیل فیر صاحب پالن پور سے یہان آے مین اون کے بعد بڑودہ مین آیا پیشتر جب میری عمر کم تھی اور لڑکا تھا اور کرنیل فیر صاحب مع اپنی میم صاحبہ کے انگلستان کو جایا کرتے تھے اوس زمانے مین بھی اونکا مین نوکر تھا۔ پندرہ برس سے اونکی ملازمی مین ہون کبھی موقوف ہوجاتا تھا اور کبھی پھر رکھہ لیا جاتا تھا۔ نومبر گذشتہ مین اونکا مین نوکر تھا جو بداری بھی کرچکا ہون ماہ رمضان مین دوسرے درجہ کا مین نوکر تھا۔ اور دوسرے درجہ کے ملازم کا کام شربت تیار کرنے کا تھا جب مین بیمار یا غیر حاضر ہوجاتا تو خان مان شربت بنایا کرتا تھا کرنیل فیر صاحب روز شربت پیا کرتے تھے ۹۔ نومبر کو اوس کمرے مین جہان کہ شربت بنا کرتا تھا مین نے شربت تیار کیا اور اوسکو کھانے کے کمرے مین لے گیا وہان سے ایک طشتری اور ایک برتن اور ایک چھری لے کر برتن مین پہلی کیلہ کی اور دو تین نارنگیان رکھہ کر سب چیزون کو صاحب کے کمرے مین لے گیا اور حسب قاعدہ منھہ دھونے کے میز پر اوسکو رکھا اوسوقت ساڑھے چھہ بجے پر دو تین منٹ گذرے تھے بعدہ اوس کمرے مین دو آدمی آئے ایک کا نام گوبند اور دوسرے کا نام یلا یا تھا۔ ایک آدمی کمرے مین جھاڑو دیتا تھا۔ اور دوسرا ہر ایک چیز کو جھاڑتا پونچھتا تھا پھر مین نے صاحب کے واسطے کپڑے نکالے کرنیل فیر صاحب کے آنے سے پیشتر مین پھر کمرے مین نہین گیا مگر جسوقت فیر صاحب آئے اوسوقت مین وہان گیا اوس روز مینے چکوترہ کا شربت اس طرح سے بنایا تھا۔ اول مین نے چکوترے کو چھری سے چھیل کر کاٹا پھر اوسکو مین نے سوپ پلیٹ مین رکھا اور چاندی کی چمچہ سے اوسکو دبا دبا کر عرق نکالا بعدہ ایک باریک کپڑے مین مین نے اوسکو چھان لیا۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ اوس کمرے کے روبرو برآمدہ تھا یا نہین۔ ج ہان برآمدہ ہے اور اوس برآمدے مین اندر اور باہر راستہ ہے۔ س۔ یہ برآمدہ روز صاف کیا جاتا ہے۔ ج۔ بعض بعض مرتبہ اور جو برآمدہ اندر کی طرف ہے وہ روز صاف کیا جاتا ہے۔ اور مین نخوبی نہین کہہ سکتا کہ باہر کا برآمدہ روز جھاڑا جاتا ہے یا نہین۔ س۔ مین نخوبی نہین سمجھتا کہ تم اندر کا برآمدہ کسکو کہتے ہو ج۔ صاحب کی کچہری کے کمرے مین جانے کے دو راستہ مین ایک باہر کے برآمدے سے اور دوسرا

اندر کے برآمدے مین ہو کر ہے - س - ایک برآمدہ ہے یا دو برآمدے ہین - ج - برآمدہ ایک ہے مگر تھوڑا برآمدہ کھلا ہوا ہے - س - یہ برآمدہ روز صاف ہوتا ہے - ج - ہان اندر سے روز صاف ہوتا ہے - س - اوس روز یہ برآمدہ صاف کیا گیا تھا یا نہین - ج - مین یہ بات اچھی طرح سے نہین کہہ سکتا کیونکہ یہ میرا کام نہین ہے احتمال ہے - س - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے سوال کیا کہ تمنے ۹ - نومبر کو دیکھا تھا کہ کوئی شخص برآمدہ کو صاف کرتا تھا - ج - دو شخص اوسمین سوتے تھے اور وہی صاف کیا کرتے تھے - س - سوال کا جواب یہ نہین ہے تمنے ۹ - نومبر کو صاف کرتے ہوے برآمدہ کو دیکھا تھا - ج - نہین -

اظہار گوبند بالو

گوبند بالو بلایا گیا اور مسٹر انورارٹی صاحب نے اوسکے اظہار لیے اوسنے بیان کیا کہ مین حمال ہون اور ریزیڈنسی کا ملازم ہون جب کرنیل فائر صاحب دو سال کی رخصت لیکر انگلستان کو گئے تھے مین اوس زمانے مین نوکر تھا اسکو پانچ چھ برس ہوے میرا کام ہے کہ صاحب ریزیڈنٹ کی بنچ کی کچہری کا کمرہ صاف کیا کرون مجھکو ۹ - نومبر دوشنبہ کا روز خوب یاد ہے اوس روز صبح کو مین نے کمرہ صاف کیا تھا سات بجے سے پہلے جب صاحب ہوا کھانے کو گئے تھے تو مین نے کمرہ صاف کیا تھا اور مین اوس روز کمرے مین آدہ گھنٹہ یا پون گھنٹہ تک رہا ہونگا مین کمرے کے اندر ہی تھا کہ عبداللہ بھی کمرے مین آیا الکتمن سپاہی دوات لیے ہوے باہر کھڑا تھا سب سے اول بلایا اوس کمرے مین گیا اور وہ کمرے کو صاف کرکے چلا آیا یلایا دوسرا احتمال ہے عبداللہ اندر تھا اور صاحب کے کپڑے نکالتا تھا کپڑون کے نکالنے کے بعد بوٹ صاف کیے اور باہر نکل آیا راوجی حولدار بھی اوس کمرے مین گیا مگر عبداللہ کے نکلنے کے بعد وہ گیا تھا ردی کی ٹوکری صاحب کی میز کے پاس رہا کرتی تھی راوجی نے کہا کہ اس ردی کی ٹوکری کو دوسری ٹوکری مین کر دینا چاہیے یہ ردی کاغذ کی جمع کیجاتی تھی اس لیے اوسکو پھینکا نہین کرتے تھے دو ٹوکری ردی کی رہتی تھین ایک ٹوکری اندر رہتی تھی اور دوسری باہر راوجی نے اندر کی ٹوکری کے کاغذ باہر کی ٹوکری مین ڈالدیے - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اس بات کے کہنے سے تمہاری کیا غرض ہے - گواہ نے بیان کیا کہ … بھی اندر …

کمرے مین رہتی تھی اوسکے کاغذ باہر کے کمرے کی ٹوکری مین ڈالدیے گئے یعنے راؤجی اندر کی ٹوکری سے وہ کاغذ لایا اور باہر کی ٹوکری مین وہ کاغذ رکھہ دیے اندر جو میز ہے اوسکو مین صاف کیا کرتا ہون منہ دہونے کی میز سے بھی مین بخوبی واقف ہون ہر روز تازہ پانی لاکر اوسپر رکھا کرتا ہون - ۹- نومبر کو اوسپر مین نے تازہ پانی باہر کے گھڑے سے لاکر رکھا اور اوس گھڑے مین پانی بہشتی بھرا کرتا ہے یہ پانی صرف صاحب لوگون کے استعمال کیواسطے ہے مین نے عبداللہ کو شربت لاتے ہوے اور میز پر رکھتے ہوے نہین دیکھا مین سات بجے اس کمرے مین گیا تھا جب صاحب سو اٹھاکر واپس آتے مین نے اونکو نہین دیکھا -

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اس گواہ سے کچھہ سوال نہین کیے -

ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مین مسمی یلایا دوسرے حمال کو بلاتا ہون صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ آپ نے گھڑے کی نسبت کچھہ سوال نہین کیا چنانچہ گواہ واپس بلایا گیا اور ایڈوکیٹ جنرل نے اوس سے سوال کیا - گواہ نے بیان کیا کہ کھانے کے کمرے کے باہر ایک دیوار ہے جہان کہ گھڑے رکھے جاتے ہین - اوس کے سامنے دربار کا کمرہ ہے وہان لوگ آتے جاتے ہین اوس مقام پر گھڑے رہتے ہین صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ بہ نسبت سابق کے اب کچھہ انتظام رزیڈنسی کا بدل گیا ہے - صاحب پریسیڈنٹ نے سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب سے کہا کہ آپ اس گواہ سے کچھہ سوال جرح کرنا نہین چاہتے - جواب دیا - نہین -

اظہار یلایا گواہ

مسمی یلایا کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے - اوسنے بیان کیا کہ میرا نام یلایا نرسو ہے مین حمال اور رزیڈنسی کا نوکر ہون - ۹- نومبر کو صاحب کا کمرہ مین نے صاف کیا تھا -

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اس گواہ سے کچھہ سوالات جرح نہین کیے -

اظہار لکشمن

لکشمن ورباس سنگہ کے اظہار مسٹر انورارٹی صاحب نے لیے اوسنے بیان کیا کہ ۹- نومبر کو کرنیل فیر صاحب کے بیچ کے کمرے کی میز مین نے صاف کی تھی میز کو صاف کرکے ڈیوڑہی پر گیا اور جہان کہ سپاہی بیٹھا کرتے ہین وہان جا بیٹھا مین نہین جانتا کہ میرے جانے کے بعد

وہان کیا ہوا صاحب نے مجھکو چھٹی دی مین ڈاکخانہ کو چلا گیا اس چھٹی کو سوا سات یا ساڑھے سات بجے لے گیا تھا یا آمد رے سے جاتے وقت کوئی شخص مجھکو نہین ملا مگر مین جب ڈاکخانے سے واپس آتا تھا تو مین نے ایک شخص کو دیکھا یعنے سالم اور یہ وہی سالم تھا جو مہاراجہ صاحب کے ساتھ آیا کرتا تھا وہ مجھکو ناے کے قریب ملا تھا اور رزیڈنسی کو آتا تھا جسوقت مین رزیڈنسی مین پہونچا تو وہ موجود تھا اور جس جگہہ ولایتی درخت لگے تھے وہان کھڑا تھا درختون سے آٹھ نو قدم کا فاصلہ رزیڈنسی کا ہے ڈاک خانے کی آمد رفت مین پون گھنٹہ لگا ہوگا سالم انھین درختون کے پاس کھڑا رہا ۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو اس گواہ سے کوئی سوال کرنا منظور نہین ہے ۔

اظہار جمون میان گواہ

جمون میان کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے اوسنے بیان کیا کہ مین کمپو کا کوتوال ہون مجھکو ۹ - نومبر خوب یاد ہے اوس روز مجھکو ناٹاجگا کی زبانی کچھ خبر معلوم ہوئی تھی چنانچہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب سے مین نے اوسکی اطلاع کی اور اوسی روز ۲ - بجے مجھکو معلوم ہوا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دینے کا ارادہ ہوا تھا - اور یہ بات ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے مجھسے کہی تھی مین نے اس بات کا ذکر دوسرے کسی شخص سے نہین کیا بعدہ ناٹاجگا سے مین او چار بجنے کے درمیان مین البتہ کہا تھا -

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ تمنے ناٹاجگا سے کہا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کے زہر دیے جانیکا ارادہ ہوا ہے یہ تمنے قبل اوسکی اطلاع کے کہا تھا یا بعد اوسکے بیان کرنے کے ۔ ج —

جسوقت مین نے ڈاکٹر سیورڈ صاحب سے اطلاع پائی اوسوقت مین نے ناٹاجگا سے کہا تھا - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ میری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ گواہ کیا کہتا ہے اوس سے پھر دریافت کیا جاوے چنانچہ بروقت دریافت کے اوسنے کہا کہ اول مجھہ سے ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کہا تھا بعد اسکے مین نے ناٹاجگا سے کہا اور اوس سے مین نے اس غرض سے کہا تھا تاکہ مجھے مفصل حال اوس سے دریافت ہو - س - جب تمنے ناٹاجگا سے کہا تھا تو یہ بھی اوس سے تمنے کہا تھا کہ یہ ذکر ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے مجھسے کیا ۔ ج - ہان -

سوالات جرح سارجنٹ بلین ٹائن صاحب کے

س۔ جب تمنے ناٹاجگاسے وہ کہا جو تم سے ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کہا تو تم سے ناٹاجگانے کچھہ کہا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ اوسکے بعد تمنے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو دیکھا۔ ج۔ ہان دوسرے روز صبح کیوقت۔ س۔ اون سے تمنے وہی کہا جو ناٹاجگانے تمسے کہا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے تمسے تحقیقات کرنے کو کہا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ تمسے ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کیا کہا تھا لفظاً بیان کرو۔ ج۔ مجھسے اونھون نے کہا تھا کہ ایک شخص نے کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا لیکن معلوم نھین کہ کسنے دیا لہذا تم تحقیقات کرو۔ س۔ کیا تم سے صرف اسی قدر ڈاکٹر صاحب نے کہا تھا۔ ج۔ ہان اسی قدر کہا تھا۔ س۔ تمکو خوب یاد ہے کہ اسیقدر کہا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ اونھون نے کسی شخص کا نام نھین لیا۔ ج۔ اونھون نے کسیکا نام نھین لیا۔ س۔ یہ تحقیقات تمکو کیون سپرد کی گئی۔ ج۔ یہ تحقیقات اسواسطے میرے سپرد کی گئی کہ مین یہان کا کوتوال ہون۔

اظہار ناٹاجگا گواہ

ناٹاجگاکے اظہار مسٹر انورارٹی صاحب نے لیے اوسنے بیان کیا کہ مین بازار کا مقدم ہون اور صفائی وغیرہ کی نگرانی میرے متعلق ہے۔ ۹۔ نومبر مجھکو خوب یاد ہے مین سالم کو جو گیکواڑ کا سوار ہے جانتا ہون مین نے ۹۔ نومبر کو صبح کے ۸۔ بجے اوسکو دیکھا تھا۔ مین ایک مقام کمانی پورہ ہے اوسکو صاف کراتا تھا سالم بازار کی طرف گھوڑے پر سوار ہوا گھوڑی کو خوب تیز لیجاتا تھا وہ شہر کیطرف سے آتا تھا اور صدر بازار کو جاتا تھا وہ مجھکو پل پر ملا تھا مین جگا اور راؤجی کو جو ریذیڈنسی مین ملازم ہین جانتا ہون یہ دونون صدر بازار مین رہتے ہین پانچ منٹ کے بعد سالم گھوڑے پر سوار اوس طرف سے واپس آیا اور شہر کی طرف گیا اوسوقت اوسکا گھوڑا زیادہ تیز نھین جاتا تھا مین نے جمون میان کوتوال سے سالم کا ذکر کیا جب صدر بازار سے وہ واپس آیا تو مجھسے کچھہ بات کی تھی

سوالات جرح سارجنٹ بلین ٹائن صاحب کے

س۔ جب تم سے اور سالم سے باتین ہوئی تھین تو سالم کا گھوڑا آہستہ آہستہ جاتا تھا یا تیز جاتا تھا

ج - جاتے وقت تیز جاتا تھا اور آنے کے وقت آہستہ آہستہ - س - سالم کا نام زہر کے
دیے جانے مین تم سے کسنے کہا تھا - ج - نھین - بعد اسکے راوجی بلائے گئے - اوسوقت سارجنٹ
ملن ٹائن صاحب نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ مہاراجہ صاحب بھی بلائے جائین چنانچہ
بموجب حکم صاحب پریسیڈنٹ مہاراجہ صاحب بلائے گئے -

پریسیڈنٹ صاحب نے پوچھا کہ مہاراجہ کو کیون بلاتے ہو سارجنٹ صاحب نے کہا کہ مہاراجہ
صاحب نے کہا تھا کہ جب راوجی کے اظہار ہون تو مین بلایا جاؤن -

ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ایک گواہ اور ہے اگر اجازت ہو تو وہ بلایا جاوے چنانچہ محمد علی بخش
گواہ بلایا گیا -

اظہار محمد علی بخش گواہ

محمد علی بخش کے اظہار مسٹر انورارٹی صاحب نے لیے - اوسنے بیان کیا کہ مین رزیڈنسی کا
چپراسی ہون ۹ نومبر دوشنبہ کا روز مجھکو خوب یاد ہے سالم جو گیکوارڈ کا سوار ہے اوسکو مین جانتا
ہون - ساڑھے چھ بجے یا ۱۰ بجے مین نے سالم کو رزیڈنسی مین دیکھا تھا - اوسوقت تک صاحب
رزیڈنٹ ہواخوری سے واپس نھین آئے تھے مین ڈیوڑھی مین ایک صندوق پر بیٹھا ہوا
تھا اور سالم گھوڑے کی باگ پکڑے ہوے کھڑا تھا یہ صندوق ڈیوڑھی کے بائین طرف رکھا
ہوا ہے جسوقت ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے پاس مین چٹھی لے گیا اوسوقت سالم کو مینے وہان
نھین دیکھا مجھسے اور سالم سے کچھ باتین ہوئی تھین اوسنے کہا تھا کہ تم بازار کو جاتے ہوئے یاد رکھ
کتے جاؤ مجھکو تھوڑے بسکٹ لا دو جب مین رزیڈنسی کو واپس آیا تو مین نے سالم کو وہان
نھین دیکھا اوسنے مجھسے نہ وہ روپیہ مانگا نہ بسکٹ طلب کیے - مجھکو خوب یاد ہے کہ اوسروز
مین نے مسٹر بوی صاحب کو دیکھا تھا - دو تین روز کے بعد صاحب رزیڈنٹ نے مجھکو
حکم دیا کہ مین سالم یا اور کسی شخص سے نہ بولون جسوقت مین رزیڈنسی کو واپس آیا مجھکو
ڈاکٹر سیورڈ صاحب ملے تھے مین نے سلام کیا تو ڈاکٹر صاحب نے مجھسے پوچھا کہ تم کیا لائے
مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ مین تمسے یہ بات نھین پوچھتا کہ اونھون نے تمسے
کیا دریافت کیا تھا اور تمسے ڈاکٹر صاحب بولے تھے یا نھین - ج - ہان بولے تھے اور

مین اون سے بولا تھا۔ مسٹر برانسن صاحب نے اس گواہ سے سوالات جرح کیے۔
س۔ کرنیل فیر صاحب نے تمھارے اظہار لیے تھے۔ ج۔ نھین۔ مسٹر بوی صاحب
نے میرے اظہار لیے تھے۔ س۔ یہ اظہار کرنیل فیر صاحب کے روبرو اونھون نے لیے تھے۔
ج۔ نہین۔ کرنیل فیر صاحب علیحدہ بیٹھے تھے۔ س۔ تمنے کرنیل فیر صاحب کے روبرو اپنے
کسی بیان پر دستخط کیے تھے۔ ج۔ نہین۔ کیونکہ کرنیل فیر صاحب وہان موجود تھے۔ س
تمنے مسٹر بوی صاحب سے کہا تھا کہ جب تم بازار سے واپس آئے تو تمنے سالم سے کہدیا تھا کہ
کہ بسکٹ تیار نھین ہین۔ ج۔ ہان مین نے زور سے کہدیا تھا۔ س۔ دو منٹ ہوے تمنے
بیان کیا تھا کہ بازار سے واپس آتے ہوے مینے سالم کو نھین دیکھا۔ اب بیان کرو کہ تمنے
سالم کو کب دیکھا تھا۔ ج۔ جب مین ڈاکٹر صاحب کے بنگلے سے آتا تھا تو اسکول کے قریب دیکھا تھا
س۔ جب تمنے قریب اسکول کے دیکھا تھا تو کون وقت تھا۔ ج۔ ساڑھے سات یا آٹھ بجے
ہون گے۔ س۔ اس کے بعد تمنے سالم کو نھین دیکھا۔ ج۔ ہان جب مین بنگلہ کو آیا تھا اوسوقت سالم کو دیکھا تھا
(ایڈوکیٹ جنرل نے محمد علی بخش کا دوبارہ اظہار لیا)۔ س۔ جب
تمنے سالم کو اسکول کے قریب اور ڈاکٹر صاحب کے بنگلہ کے پاس دیکھا تھا تو وہ کیا کرتا تھا۔
ج۔ وہ شہر کی طرف جاتا تھا۔ س۔ گھوڑے پر یا پیدل۔ ج۔ گھوڑے پر۔ س۔ کتنی
دیر کے بعد اوسکو تمنے گھوڑے پر دیکھا تھا۔ ج۔ ۹ بجے۔
صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ بنگلہ پر مترجم نے کہا ہان مائی لارڈ۔ مسٹر انوریبل صاحب نے
کہا کہ رزیڈنسی پر۔ مترجم نے کہا کہ ہان رزیڈنسی پر۔ ایڈوکیٹ جنرل نے گواہ کی طرف مخاطب
ہوکر سوال کیا۔ کہ تم سے اور سالم سے کچھ باتین ہوئی تھین۔ ج۔ اوسوقت کچھ باتین نھین
نہین ہوئی تھین۔ س۔ نوکر اوس نے پوچھا کیا سالم کا قاعدہ تھا کہ ہر روز رزیڈنسی کو آیا کرتا تھا
اوسکے آنے کا کوئی دن خاص مقرر تھا۔ ج۔ دوشنبہ اور جمعرات کو وہ آتا تھا۔ س
۹۔ نومبر کو کیا دن تھا۔ ج۔ دوشنبہ کا روز اور دیوالی کا دوسرا روز تھا۔ اوسوقت
ٹھہراو عدالت مین آئے اور رزاوجی ۔ گواہ طلب ہوا۔

اظہار راوجی گواہ

راوجی رحیمن کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل ذیلے اونسے بیان کیا کہ مین رزیڈنسی کی حرایسون کا حوالدار تھا اور
ڈیڑہ برس یا سوا برس سے اس عہدہ پر ہون - کرنیل فیر صاحب نے مجھکو مقرر کیا تھا مین صدر بازار مین رہا
کرتا تھا - کوئی رزیڈنسی کا ملازم میری ساتھ یا میری پاس نہین رہتا تھا مین سالم کو جانتا ہون جو مہاراجہ
صاحب کا ایک سوار ہی جب وہ بنگلہ کو آیا کرتا تھا اوسوقت سے میری اوسکے ملاقات ہی بنگلہ سی میری غرض
رزیڈنسی ہی دو مہینے قبل کمیشن کی نشست سے جو دربارہ سماعت نالش کاشتکاران کے ہوئی تھی اور جسکو سوا
برس کا عرصہ ہوا سالم نے مجھسے کہا کہ مہاراجہ صاحب نے تمکو بلایا ہے وہ تمسے کچھہ باتین کرنا چاہتے ہین
تم مہاراجہ صاحب کے پاس چلو مین نے اوس سے کہا کہ بالفعل میرا آنا نہوگا وہ مجھسے اصرار کرتا
رہا آخرکار مین جانے پر راضی ہوا - چنانچہ اول مرتبہ اتوار کے روز مہاراجہ صاحب کے پاس
گیا شام کے ۸ بجے رزیڈنسی سے مین روانہ ہوا - اول مین یشونت راو کے پاس گیا یہ شخص
مہاراجہ صاحب کا جاسوس ہے وہ رزیڈنسی کو آیا کرتا تھا - اوسکا گھر نئی بازار مین ہے -
اوسکے پاس سالم بھی بیٹھا ہوا تھا - مجھکو یشونت راو اور سالم مہاراجہ صاحب کے پاس لے گئے
مہاراجہ صاحب کا مکان شہر کے اندر ہے اوس مکان مین نظرباغ ہوکر اوس راستہ سے گیا
جو مکان کے پیچھے سے ہے جب مجھکو یہ دونون شخص زینے پر لے گئے تو ایک کمرے پر مجھکو بٹھایا
سالم میرے پاس بیٹھا رہا اور یشونت راو مہاراجہ صاحب سے اطلاع کرنے کے واسطے گیا چنانچہ
مہاراجہ صاحب یشونت راو کے ساتھ آئے اور مین نے اونکو پہچانا اور اوٹھکر سلام کیا -
مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا کہ تم بنگلے سے خبر لاسکتے ہو اگر بنگلے سے خبر لاؤگے تو مین تمکو خوب
انعام و اکرام دونگا اور جب خبر لاؤگے تو مین تمکو خوش کیا کرونگا تم مجھکو ہمیشہ خبرین دیا
کرو مین تمکو ہمیشہ خوش کیا کرونگا - مہاراجہ صاحب نے یہ بھی مجھسے پوچھا کہ تم رزیڈنسی
کے جمعدار کو بخوبی جانتے ہو مین نے کہا ہان - مہاراجہ صاحب نے یہ بھی مجھسے پوچھا کہ اوس سے
اور تمسے دوستی ہے - مین نے کہا ہان - مہاراجہ صاحب نے کہا کہ آئندہ جمعدار کو بھی اپنے
ہمراہ لانا مین نے کہا بہت اچھا - بعدہ مہاراجہ صاحب مجھسے ادہر ادہر کی باتین کرنے لگے
ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ادہر ادہر کے لفظ کا ترجمہ اس سے بہتر اور نہین ہوسکتا اونسے کہا

کہ نہین اس سے یہ غرض ہے کہ متفرق باتین ہوا کین - بعدہ گواہ نے بیان کیا کہ جب مین
مہاراجہ صاحب کے پاس جایا کرتا تھا تو یشونت راؤ اور سالم سوار میرے ہمراہ جایا کرتے تھے
مین ہمیشہ مہاراجہ صاحب کو رزیڈنسی مین لوگون کے آنے کی اطلاع دیا کرتا تھا -
اسکے بعد ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے اوٹھے -
جب ٹفن کے بعد کمیشن جمع ہوئی تو اس گواہ نے بیان کیا کہ جب پیشتر کمیشن جمع ہوئی تھی
تو اوس زمانے مین تین مرتبہ مہاراجہ صاحب کے پاس مین گیا تھا ہمیشہ اوسی مکان مین
مہاراجہ صاحب سے میری ملاقات ہوئی اور جس طرح کہ اول مرتبہ ہوئی تھی اوسیطرح دوسری
مرتبہ بھی ہوئی تھی - مین ہمیشہ مہاراجہ صاحب کو اطلاع دیا کرتا تھا - کہ رزیڈنسی مین کیا
کارروائی ہوتی ہے کیونکہ مین کمیشن کی کارروائی سے بخوبی واقف تھا مین سنا کرتا تھا کہ
لوگ کمیشن کے روبرو کیا شکایت کرتے ہین وہی مہاراجہ صاحب سے جاکر کہہ دیتا تھا اون ایام
مین مہاراجہ صاحب سے مین نے اپنی شادی کا حال بیان کیا مہاراجہ صاحب نے بطور خرچہ
شادی کے مجھکو پانسو روپیے دیے جس زمانے مین کہ کمیشن تحقیقات کرتی تھی اوسوقت مجھکو
یہ پانچ سو روپیے دیے تھے - مہاراجہ صاحب نے یشونت راؤ سے پانسو روپیے دینے کا حکم
دیا تھا چنانچہ اوسنے مجھکو روپیہ لا کر دیے تھے -
صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مائی لارڈ و اگر دروازے بند کر دیے جائین تو مناسب ہے
کیونکہ روشنی کی چمک زیادہ ہے - مسٹر ملول صاحب نے کہا مگر کھڑکیون کے بند کرنے کی کچھ
ضرورت نہین ہے - ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ چلمن کا ڈالنا ضرور ہے - صاحب پریسیڈنٹ
نے حکم دیا کہ مسٹر جارڈین صاحب یہ کارروائی کرین -
گواہ نے بیان کیا کہ یشونت راؤ میرے پاس روپیہ نہین لایا تھا بلکہ اوسنے مجھسے آکر کہا تھا کہ
محل مین آکر روپیہ لے جاؤ - چنانچہ ایک شخص پنکھے والا رزیڈنسی کا جسکا نام جگا تھا اوسکو مین
اپنے ہمراہ لے گیا جب مین محل مین پہونچا تو مجھکو ایک سپاہی ملا پھر یشونت راؤ ملے -
یسونت راؤ کے کارکن نے مجھکو پانچ سو روپیے دیے اوسوقت کارکن اور جگا موجود تھا
اور کوئی شخص نہ تھا کارکن کا نام دلپت تھا مین نے چار سو روپیے شادی مین صرف کیے

ورسو روپیے امانت مین رکھے اور جسکے پاس امانت رکھوائی تھی اوس سے یہ بات کہی
کہ جسوقت چاہون گا لے لون گا اُس چارسو روپیہ کا کچھ زیور بنایا اور کچھ کپڑا خریدا
جس زمانے مین کہ کمیشن کا اجلاس ہوتا تھا میری شادی ہوئی تھی کمیشن کے ختم ہونے
سے دو تین روز بعد سالم کو مین نے دیکھا تھا اوسنے مجھسے کہا کہ مین نے جمعدار کو بھی اپنی
کرلیا ہے اور مجھسے کہا کہ جمعدار نے مہاراجہ صاحب کے پاس آنے کا وعدہ کیا ہے جب
جمعدار آئین تو تم بھی اونھین کے ساتھ آنا اوسی روز شام کو مین نے جمعدار سے ذکر کیا
جمعدار نے کہا کہ اچھا مین اتوار کے روز چلون گا مجھکو ٹھیک یاد نہین لیکن اس قدر یاد
ہے کہ کمیشن کو ختم ہوئے آٹھ دس روز ہوئے تھے انتظام یہ کیا گیا تھا کہ اول یشونت راؤ
کے مکان پر مین جاؤن جمعدار یشونت راؤ کے مکان پر مجھکو مل گئے مجھکو یاد ہے کہ جگا یا
کا بھائی میرے ساتھ گئے تھے یہ دونون آدمی پنکھے والے ہین اور اب بیکار ہین ایک شخص
کا میرے ہمراہ ہونا مجھکو خوب یاد ہے جب ہم لوگ وہان پہونچے تو نرسو جمعدار اور سالم اور
یشونت راؤ ہمکو ملے ہم لوگ نظر باغ کی طرف ہوکر گیکواڑ کے محل مین گئے اور یسونت راؤ شہر
مین ہوکر گئے۔ سالم سوار میرے ساتھ گیا تھا۔ ہم لوگ جب زینہ پر پہونچے تو اوسوقت جمعدار
ہمارے ساتھ تھا اور پنکھے والا نیچے کھڑا رہا کمرے مین ہم سب بٹھائے گئے سالم ایک اور
زینہ پر گیا تھوڑی دیر کے بعد مجھکو اور نرسو جمعدار کو ہمراہ لے گیا جب ہم وہان پہونچے تو
مہاراجہ صاحب ایک بنچ پر بیٹھے ہوئے تھے اوسکے قریب ایک غسلخانہ تھا وہان یشونت راؤ
اور سالم اور مہاراجہ صاحب تھے مہاراجہ صاحب سے اور جمعدار اور مجھسے باتین ہوئین
ان باتون سے یہ مطلب تھا کہ رزیڈنسی مین جو جو باتین ہوا کرین اوسکی اطلاع مہاراجہ صاحب
کو دیا کرے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ چونکہ تم لوگ بڑودے مین رہتے ہو ہر روز کی خبر مجھکو دیا کرو
اور مہاراجہ صاحب نے جمعدار سے کہا کہ تم پرانے جمعدار ہو تم سب سردارون کو جانتے ہو
اس لیے مجھکو اطلاع دیا کرو کہ کون کون سردار آتا ہے اور کیا کیا باتین ہوا کرتی ہین جمعدار
نے وعدہ کیا کہ بذریعہ سالم کے برابر آپ کو خبرین پہونچایا کرون گا اگر آپ کے نزدیک مناسب
ہو تو آپ اون خبرون کو لکھ لیا کیجیے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ جو ضروری خبر ہوا کرے وہ

لکھہ کر بھیجدیا کر وجمعدار نے مھاراجہ صاحب سے کہا کہ میرے بھائی کی پنشن موقوف ہو گئی ہے آپ اوسکے واسطے کچھہ بندوبست کیجیے مھاراجہ صاحب نے کہا کہ مین اسکا کچھہ بندوبست نھین کرسکتا تم صاحب رزیڈنٹ کو عرضی دو جمعدار کا بھائی مھاراجہ صاحب کے پاس نوکر تھا بعد اس کے کچھہ گفتگو نھین ہوئی اور پھر مھاراجہ صاحب نوساری کو چلے گئے۔

قبل جانے نوساری کے مین تین چار مرتبہ مھاراجہ صاحب کے پاس گیا مین اور جمعدار کرنل فیر صاحب کی اردلی مین تھے جبکہ وہ نوساری کو گئے تھے مھاراجہ صاحب سے اور مجھہ سے کئی مرتبہ نوساری مین ملاقات ہوئی یسونت راؤ کا بیٹا ایک راوتی مین وہان رہتا تھا۔ ایک مرتبہ مجھکو سالم مھاراجہ صاحب کے پاس لے گیا اور ملاقات کرائی اوس روز مھاراجہ صاحب نے دربارہ بھاؤ پونا کر کے مجھسے گفتگو کی اور کہا کہ اگر تم متواتر خبرین دو گے تو تمکو بہت خوش کرونگا اور کہا کہ تم دمودر پنت یا مودر بدکو جانتے ہو مین نے کہا کہ ہان جانتا ہون۔ تین دفعہ پیڈرو کے ساتھہ مھاراجہ صاحب کے پاس گیا تھا جبکہ مھاراجہ صاحب نوساری سے واپس آئے تو بیس اکیس مرتبہ مین مھاراجہ صاحب کے پاس گیا پیڈرو سے مھاراجہ صاحب نے دریافت کیا کہ صاحب کسوقت کھانا کھاتے ہین اور کھانے وقت کیا کیا باتین ہوتی ہین۔ پیڈرو نے جواب دیا کہ شام کے وقت کھانا کھاتے ہین۔ چھوٹی میم صاحبہ آپ کی بہت تعریف کیا کرتی ہین اگر آپ صاحب سے دوستی رکھین تو آپ کے واسطے بہتر ہوگا۔ مھاراجہ صاحب نے کہا کہ مین صاحب سے دوستی رکھتا ہون لیکن صاحب مجھہ سے خفا رہتے ہین۔

گواہ نے یہ بھی بیان کیا کہ اگر آپ صاحب سے اچھی طرح رہین گے تو صاحب بھی آپ پر مھربانی رکھین گے۔ چھوٹی میم صاحبہ سے غرض بیوی صاحب کی ہمشیرہ صاحبہ سے ہے۔ مھاراجہ صاحب نے پوچھا کہ تم اپنے وطن گواہ کب واپس آئے پیڈرو نے کہا کہ تین چار روز ہوے اوسوقت مھاراجہ صاحب نے پیڈرو کو ایک پوڑیہ دی اور کہا کہ صاحب کے کھانے مین ڈالدینا۔

جب پیڈرو اپنے گھر کو جاتا تھا تو اوسنے کچھہ روپیہ سالم سوار سے لیا تھا۔

ایڈوکیٹ جنرل نے ممبران کمیشن سے کہا کہ اسوقت چار بج گئے کیا اور بھی کسی گواہ کے اظہار لیے جاینگے ممبرون نے کہا کہ آج عدالت برخاست ہو کل مقدمہ پھر پیش ہوگا چنانچہ عدالت برخاست ہوئی

اجلاس روز ہشتم

(راوجی کا اظہار پھر شروع ہوا)

جبکہ عدالت جمع ہوئی تو سر لویس پیلی صاحب آئے اور حضور ملھر راو ٹفن کھانے کے وقت تک جلاس کمیشن مین موجود رہے۔ ایڈوکیٹ جنرل نے راوجی سے سوالات مندرجہ ذیل کیے۔

س- تمنے مجھسے کل کے روز بیان کیا تھا کہ مین مہاراجہ صاحب کے پاس پیدرو کے ہمراہ گیا تھا بیان کرو کہ سواے پیڈرو کے کوئی شخص اور بھی تھا ج- میرے ساتھ نرسو جمعدار تھا اور قبل اسکے بھی بعد واپسی نوساری کے کئی مرتبہ جمعدار اور نکھے واے کے ساتھ مہاراجہ صاحب کے پاس گیا تھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اس گواہ سے کہا جاے کہ اور زیادہ آواز سے بولے۔ کیونکہ مہاراجہ صاحب اوسکی آواز نہین سن سکتے۔ گواہ نے بیان کیا کہ نوساری سے پندرہ روز آنے کے بعد تین سو روپیے مجھکو ملے تھے یہ روپیے مجھکو نرسو جمعدار نے دیے تھے اور کہا تھا کہ مہاراجہ صاحب نے تمکو دیے ہین بعد اس کے مین اور نرسو جمعدار مہاراجہ صاحب کے پاس گئے۔ مہاراجہ صاحب نے کہا کہ صاحب مجھپر بڑا ظلم کرتے ہین اگر کوئی بات مین تم سے کہون تو اوسکو تم مانوگے ہم لوگون نے کہا ہان مانینگے مہاراجہ صاحب نے دریافت کیا کہ صاحب کسوقت کھانا کھاتے ہین اور کیا کھاتے ہین ہمنے جواب دیا کہ وہ ہمارے سامنے کھانا نہین کھاتے اسلیے ہمکو معلوم نہین کہ وہ کیا کھاتے ہین وہ ہم لوگون کے سامنے شربت ضرور پیا کرتے ہین اوسوقت مہاراجہ صاحب نے پوڑیہ دی اور کہا کہ یہ صاحب کے شربت مین ڈالدینا مین نے مہاراجہ صاحب سے پوچھا کہ اسمین کیا ہے اونھون نے کہا زہر ہے مینے کہا کہ اگر صاحب کو ضرر پہونچا تو ہم لوگون کی بڑی خرابی ہوگی مہاراجہ صاحب نے کہا کہ یکایک کچھ نہوگا بلکہ عرصے کے بعد اثر ہوگا مہاراجہ صاحب نے کہا کہ اگر اس پوڑیہ نے اثر کیا تو مین تمکو لاکھ روپیہ اور اپنے یہان نوکری دونگا اور تمھارے بال بچون کی خبر گیری رکھونگا۔

س- یہ پوڑیہ تمکو کس تاریخ کو دی گئی تھی ج- مجھکو یاد نہین۔ س- ہر ایک پوڑیہ مین کس قدر زہر تھا ج- گواہ نے اونگلی کے اشارے سے بتایا کہ اس قدر زہر تھا۔ س مسٹر بلول صاحب کیا چٹکی بھر تھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اسکو تھوڑی مٹی دیدیجاے تاکہ وہ

بیان کرے چنانچہ تھوڑی مٹی آئی اور اوسنے بیان کیا کہ اس قدر تھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن
صاحب بولے کہ مین چاہتا ہون کہ یہ مٹی عدالت مین رکھہ لیجاے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے
حکم دیا کہ مسٹر جارڈین صاحب سکرٹر اس مٹی کو اپنے پاس رکھین چنانچہ وہ مٹی اونکو دی گئی
اور حکم ہوا کہ حفاظت کے ساتھہ اسکو رکھو۔ اور گواہ نے یہ بھی بیان کیا کہ جب آٹھہ روز
پیشتر زہر دینے سے مین مھاراجہ صاحب کے پاس گیا تو مجھکو اور نرسو کو گالیان دین اور
کہا کہ ابتک تم لوگون نے کچھہ نہین کیا۔ مترجم نے کہا کہ اگر حکم ہو تو گالیون کا ترجمہ کیا جاے
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ کچھہ ضرورت نہین ہے۔ مترجم نے کہا کہ درحقیقت یہ گالیان
بہت فحش ہین۔ ترجمہ نہونا چاہیے۔ بعدہ مھاراجہ صاحب نے کہا کہ مین تمکو ایک اور چیز دونگا
چنانچہ اونھون نے زہر کی ایک پوڑیہ دی اوسکی رنگت سیاہی مائل تھی۔ س۔ ایسی سیاہ
جیسا مترجم کا کوٹ ہے۔ ج۔ نہین جیسے کہ ٹوپی ہے۔ (ٹوپی کی رنگت بھوری تھی)
مین نے دوشنبہ کے روز ساڑہے چھہ بجے صاحب کے شربت مین پوڑیہ ڈالی یہ پوڑیہ وہ تھی جو
دوبارہ مھاراجہ صاحب نے دی تھی جسوقت مین صاحب کے کمرے سے باہر آیا تو سالم سوا نے
دریافت کیا کہ تمنے وہ کام کیا مین نے کہا کہ ہان کرنیل فیر صاحب کا چھٹی لکھہ کر ڈاکٹر صاحب
کو بلانا مجھکو خوب یاد ہے مین نے جمعدار سے کہا کہ ڈاکٹر صاحب طلب ہوے ہین اب ہم لوگونکی
فضیحتی ہوگی جسوقت ڈاکٹر صاحب آئے ہین اور جمعدار برآمدے مین کھڑا تھا اوسی روز میری
پیٹی لی گئی تھی اور مجھکو حکم ہوا کہ مین اپنے گھر کو جاؤن جبسے مجھکو پیٹی نہین ملی۔ کرنیل
فیر صاحب نے میرے اظہار لیے اوسوقت مسٹر بوی صاحب موجود تھے دوسرے روز مین حوالات
مین سپرد ہوا لیکن ۵ بجے شام کے حوالات سے رہا ہوگیا جو روپیہ مجھکو ملا تھا اوس سے یہ زیور
بنوایا تھا۔ چنانچہ زیور پیش کیا گیا پانسو یا ساڑہے پانسو روپیے کی مالیت کا ہوگا مین
ہمیشہ مھاراجہ صاحب کو خبرین لکھہ کر بھیجا کرتا تھا جگا لکھا کرتا تھا۔ جگا کے ہاتھہ کا لکھا ہوا خط
پہچانتا ہون کسیقدر گجراتی پڑھ سکتا ہون چنانچہ ایک کاغذ گواہ کو دکھایا گیا اوسنے کہا کہ
یہ جگا کا لکھا ہوا ہے مین اوسکو بھی نہین پڑھ سکتا۔ مین ہمیشہ جگا سے خبرین لکھاتا تھا اور کسی
سے نہین لکھاتا تھا اور جمعدار مھاراجہ صاحب کے پھونچایا کرتے تھے۔

اس گواہ نے بیان کیا کہ مین نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو بھی اظہار دیے تھے مجھکو یاد ہے کہ دوشنبہ کا روز تھا اور شاید ۲۲ - تاریخ تھی - لیکن مہینا یاد نہین -

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ شاید ۲۲ - دسمبر ہوگی - گواہ نے بیان کیا کہ میرے اظہار مسٹر سوٹر صاحب نے لیے تھے اول مرتبہ اونھون نے خود نہین لکھے - دوسری مرتبہ خود تحریر کیے تھے مین نے یہ اظہار اوسوقت دیے جبکہ مسٹر سوٹر صاحب نے مجھکو طلب کیا تھا ۹ بجے تک میرے اظہار وہ لیتے رہے مین نے اوسوقت تک کسی بات کا اقبال نہین کیا تھا بعدہٗ مجھکو وہ رزیڈنسی کی کوٹھی مین لائے اور رزیڈنسی کے باغ مین بٹھایا پانچ یا چھہ بجے تک مین وہان بیٹھا رہا - فیضو اور کریم بھی وہان موجود تھے ہم لوگون مین باہم تکرار ہونے لگی فیضو اور کریم نے اپنا اور آیا کا مجھسے ذکر کیا اور کہا کہ ہم لوگون نے تو اقبال کیا تم بھی کیون نہین اقبال کردیتے ہو یہ بات سنکر مین نے سوٹر صاحب کے حوالدار کو بلایا مین خود جاکر بلا لایا اوسکے نام سے واقف نہین ہون اگر اوسکو دیکھون تو پہچان لون اوسکا نام میر امان علی تھا وہ عدالت مین بلایا گیا اور گواہ نے اوسکو دیکھ کر شناخت کیا پھر گواہ نے کہا کہ مینے حوالدار سے کہا تھا کہ مجھکو بڑے خانصاحب یعنے اکبر علیخان بہادر کے پاس لے چلو جب مین اون کے پاس گیا تو مین نے کہا کہ مین آپکو بہت صحیح صحیح حال زہر کے دینے کا بتا دونگا بشرطیکہ میری جان بخشی ہو اور اوسکا وعدہ آپ صاحب سے لے لین -

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ تم بالکل مفصل حال کہو لیکن اس قدر بیان کرو کہ تمھاری جان بخشی ہوئی تھی - گواہ نے بیان کیا کہ ہان اسی وعدے پر مینے کل حال سوٹر صاحب سے کہدیا تھا جب سے مین نے سوٹر صاحب کے روبرو اظہار دیے اوسوقت سے نرسو جمعدار کو نہین دیکھا بروقت اظہار کے اوس روز نرسو جمعدار موجود تھا جمعدار نے کہا کہ تمنے ہر ایک بات کا اقبال کردیا مینے کہا کہ ہان مین نے ہر ایک بات کا اقرار کیا اور اگر گلے گلے پانی ہوگا تو یہی کہونگا بعد اس کے مجھکو پولیس کے کمرے مین لوگ لے گئے - پیٹی جو عدالت مین رکھی ہوئی ہے اسی کو مین پہنا کرتا تھا اس پیٹی مین جو جیب ہے اوسمین زہر کی پوڑیہ رکھا کرتا تھا - ایڈوکیٹ جنرل نے کہا - مائی لارڈ - اس گواہ کے بیان سے

معلوم ہوتا ہے کہ دو پوڑیان جنکا استعمال اوسنے کیا وہ آگے کی جیب مین رکھتا تھا اور
اس پوڑیہ کا اوسنے استعمال نہین کیا وہ دوسری جیب مین رکھا کرتا تھا گواہ نے بیان کیا
کہ مین اوسوقت موجود تھا جبکہ راو صاحب اور خانصاحب نے اس پیٹی کی تلاشی لی تھی
میرے سامنے ایک پوڑیہ بھی اس پیٹی مین نکلی تھی - گواہ نے کہا کہ مجھسے خانصاحب نے دریافت
کیا تھا کہ تم زہر کی پوڑیون کو کہان رکھا کرتے تھے مین نے کہا کہ پیٹی کی جیب مین رکھا کرتا
تھا مجھسے دریافت کیا کہ تمھاری پیٹی کہان ہے مین نے کہا کہ بھودرپٹہ والے کے پاس ہے
خانصاحب نے ایک آدمی بھیجکر بھودرپٹہ والے کو طلب کیا میرے روبرو اوسکے گلے سے
یہ پٹہ اوتارا اور اوسمین جابجا دیکھنے لگے پھر بڑے خانصاحب کو ٹٹولتے ٹٹولتے ایک جگھہ پر سخت چیز
معلوم ہوئی اونھون نے کہا کہ یہان کوئی شئے ہے یہ کہکر اونھون نے پٹہ کو رکھہ دیا اور سوٹر
صاحب کو جو دوسرے کمرے مین تھے بلایا جب وہ آئے تو اون کے روبرو پیٹی کی سلائی کو
کھولا اوسمین سے ایک سفید پوڑیہ نکلی مجھکو دکھایا کہ تم اس پوڑیہ کو پہچانتے ہو مین نے کہا کہ
ہان پہچانتا ہون اس پوڑیہ مین زہر ہے غلطی سے میری پیٹی مین رہ گئی تھی - بعد اسکے سوٹر صاحب
نے کچھہ اور باتین دریافت کین اور مین وہان سے چلا آیا جس روز پوڑیہ مجھکو ملی تھی وہ
دن مجھکو خوب یاد ہے یہ پوڑیہ میرے اظہار سے دو روز بعد ملی تھی -
سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ اب میری طرف متوجہ ہو چند سوالات مین بھی تم سے
کرونگا - اوسوقت پریسیڈنٹ نے کہا کہ اب دو بج گئے ہین اپ کیا سوال کیا چاہتے ہین
سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ جو حضور کا حکم ہو - بہتر ہے کہ پانچ چھہ منٹ کے واسطے
سوالات ملتوی کیے جاوین - اوسوقت ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے اوٹھے -
ٹفن کھانے کے بعد مسٹر کرسٹ جی بہرجی مترجم مقرر ہوے تھے قسم لی گئی -

سوالات جرح سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب

س - تم کتنے دنون تک کرنیل فیر صاحب کے نوکر رہے - ج - شاید ڈیڑھ برس -
س - کرنیل صاحب تمپر بڑی مہربانی کرتے تھے - ج - ہان وہ مجھپر بڑے مہربان تھے -
س - تمکو اون سے کوئی شکایت کی بات نہین ہوئی - ج - نہین - س - پھر بھی تم اونکے

مارڈوا سنے پر راضی ہوگئے ۔ ج۔ مجھکو مہاراجہ صاحب نے روپیہ دے کر راضی کیا تھا۔ س۔ تمکو راضی کرنے مین زیادہ کہنے سننے کی ضرورت نہین ہوئی۔ ج۔ مجھکو لاکھ روپیہ دینے کو کہا تھا چونکہ مین غریب آدمی ہون راضی ہوگیا۔ س۔ چونکہ تم غریب آدمی تھے اور تمکو ایک لاکھ روپیہ ملنے کا وعدہ ہوا تو تم اپنے حاکم کے مارڈالنے پر راضی ہوگئے جو ہمیشہ تمپر مہربان رہا۔ (اس بات کو سنکر گواہ نے منہ ہی منہ مین کچھ کہا)۔

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ درحقیقت ایسا ہی تھا شرماؤ نہین صاف صاف کہو۔ ج۔ ہان مین مارڈوا لنے پر راضی ہوا۔ س۔ کیا درحقیقت تم مارڈالنا چاہتے تھے۔ ج۔ درحقیقت میرا ارادہ مارڈالنے کا نتھا بلکہ مہاراجہ صاحب کا ارادہ مارڈالنے کا تھا۔ س۔ کیا تمھارا ارادہ تھا کہ تم اپنے ہاتھ سے صاحب کو مارو۔ ج۔ مجھکو مہاراجہ صاحب نے ترغیب دی تھی۔ س۔ چونکہ تمکو ترغیب دی گئی تمنے مارڈالنے کا ارادہ کرلیا۔ ج۔ ہان۔ غریب آدمی تھا اور مجھکو ترغیب دی گئی تھی۔ س۔ تم سے اور کرنیل فیر صاحب سے کبھی ناراضگی تو نہین ہوئی۔ ج۔ نہین۔ س۔ پس تم روپیے کی لالچ سے قاتل بننا چاہتے تھے۔ ج۔ ہان مین غریب آدمی ہون اور مجھکو ترغیب دی گئی تھی۔ س۔ چونکہ تم غریب تھے صرف روپیے کی لالچ سے خونی بننا چاہتے تھے۔ ج۔ ہان مجھکو ترغیب دی گئی تھی مین راضی ہوگیا۔ س۔ اب تمکو لاکھ روپیے مل گئے۔ ج۔ نہین مجھکو کچھ بھی نہین ملا۔ س۔ تمنے مہاراجہ صاحب سے کچھ روپیے کی درخواست کی تھی۔ ج۔ نہین۔ س۔ تمکو یاد ہے کہ تمھارے اظہار بعد ارادہ ہونے زہر کے کرنیل فیر صاحب کے روبرو لیے گئے تھے۔ ج۔ ہان یاد ہے۔ س۔ بعد اسکے تم قریب ایک مہینے تک چھوٹے رہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ اس عرصے مین تمنے مہاراجہ صاحب سے کوئی درخواست اس روپیے کے ملنے کی کی تھی۔ ج۔ نہین۔ س۔ اس عرصہ مین تمنے کبھی مہاراجہ صاحب کو دیکھا یا کوئی پیغام اونکا تمھارے پاس آیا تھا۔ ج۔ نہ میرے پاس کوئی پیام آیا نہ اون کو کبھی مین نے دیکھا۔ س۔ چونکہ تم غریب آدمی ہو اور غریب ہونے اور ترغیب دیے جانے کی وجہ سے تم خون کرنے کے واسطے راضی ہوگئے تو کس واسطے روپیے کے ملنے کی مہاراجہ صاحب سے درخواست نہین کی۔ ج۔ مین نہین گیا اور کیونکر مین جاتا۔

س - تم تو اکثر وہان گئے ہو - ج - مین پہلے گیا تھا - موقوف ہونے کے بعد نہین گیا - س
جبکہ تمنے وہ کام کیا جو مہاراجہ صاحب نے تمسے کہا تھا تو پھر کیون نہین گئے تمکو مہاراجہ صاحب
سے روپیہ کی درخواست کرنا چاہیے تھی کیا وجہ تھی کہ تمنے کرنیل فیر صاحب کو نہین مار ڈالا یا اور
کوئی بات تھی - ج - مین اپنے ارادے پر کامیاب نہین ہوا - س - در حقیقت مین بھی
یہی سمجھا تھا لیکن مجھکو خیال ہوا کہ تم اپنی آبرو کی وجہ سے نہین گئے اب معلوم ہوا کہ تم یہ سمجھے
کہ چونکہ کرنیل فیر صاحب کو نہ مار سکے اس لیے مہاراجہ صاحب کے پاس نجانا چاہیے - ج - نہ مین
گیا نہ مین نے روپیہ طلب کیا - س - اگر تم کیون نہین گئے - تم غریب آدمی تھے بوجہ مفلسی کے
خونی بننا چاہتے تھے - ج - مین خونی بننے کو نتھا - س - ہان مہاراجہ صاحب چاہتے تھے کہ تم
خونی بنو اس بات کو ہم سب لوگ جانتے ہین چونکہ تم غریب تھے پھر تم کسواسطے روپیہ مانگنے نہین
گئے - ج - نہین مین کیونکر جاتا مین نہین گیا - س - تم سے اور نرسو سے اوسوقت کچھ گفتگو ہوئی
تھی جبکہ تمھارا ارادہ زہر دینے کا پورا نہوا - ج - نرسو سے کچھ گفتگو نہین ہوئی تھی مین اپنے گھر
سے باہر نہین نکلا اور مین کبھی نہین گیا - س - تم بھاؤ پونا کر سے واقف ہو - ج - ہان وہ بنگلہ کو
آیا کرتا تھا اور مین اوس سے واقف ہون - س - وہ بنگلہ کو کسواسطے آیا کرتا تھا - ج - وہ
صاحب کے پاس آیا کرتا تھا مین نہین جانتا تھا کہ کیون آتا تھا - س - کیا وہ خبرون کے دینے
کے واسطے صاحب کے پاس آیا کرتا تھا کہ شہر مین کیا ہو رہا ہے - ج - مین یہ نہین جانتا - س
تمنے کبھی کوئی چیز اوسکو دیتے ہوے سنا ہے (جواب کا ترجمہ مترجم نے اس طرح کیا) - ج - نہین
سنا کبھی کبھی سنا اوسکی مین نے اطلاع کی - س - کرنیل فیر صاحب کے نوکرون مین کچھ گفتگو
ہوا کرتی تھی - کہ مہاراجہ صاحب نے حضور ویسرائے کے پاس خریطہ بھیجا ہے - ج - خریطہ کا حال
مین نہین جانتا - س - تمنے کچھ بھی اسبارے مین سنا تھا - ج - مین نے کچھ بھی نہین سنا اور مجھکو کچھ
یاد نہین ہے - س - بھاؤ پونا کر سے بھی نہین سنا - (اوسطرف نہ دیکھو ہماری طرف دیکھو)
ج - نہین - بھاؤ پونا کر سے بھی مین نے نہین سنا - س - اب تمسے چند باتون مین کچھ سوال
کرتا ہون تم سچ بیان کرو - تمھارے جو پھوڑا نکلا تھا اور جسکو تمنے دکھایا یہ پھوڑا شیشے کی وجہ
سے ہو گیا تھا - ج - ہان شیشی کی دوا سے میرے پھوڑا ہو گیا تھا - س - شیشے کے رکھنے سے

نکھال کے پاس یہ پھوڑا ہو گیا تھا۔ ج۔ شیشے کے منہ پر روئی لگی تھی اور روئی مین سے دوا نکلکر میرے بدن پر لگ گئی تھی۔ س۔ پس معلوم ہوا کہ اسی شیشی کی دوا سے تمھارے پھوڑا ہو گیا تھا کیون صحیح ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ پس تمنے اس احتمال سے کہ کرنیل فیر صاحب کو تکلیف ہوگی دوا کو پھینکدیا ج۔ ہان اسیوجہ سے مین نے دوا پھینکدی۔ س۔ لیکن ای عزیز تم جانتے تھے کہ یہ دوا کرنیل فیر صاحب کے ضرر پہونچانے کے واسطے دی گئی ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ پھر تمنے کسواسطے اوسکا استعمال نہین کیا۔ تم جانتے تھے کہ یہ شیشے کی دوا ضرر پہونچانے کیواسطے دی گئی ہے تمنے اوسکو کیون پھینکدیا۔ ج۔ مین نے اوسکا استعمال نہین کیا اور پھینکدیا۔ س۔ کسواسطے استعمال نہین کیا۔ ج۔ اسواسطے استعمال نہین کیا کہ اوس سے مجھکو ضرر پہونچا اور مجھکو احتمال تھا کہ مین فورًا گرفتار ہو جاؤنگا۔ س۔ لیکن تم جانتے تھے کہ میرا ارادہ زہر دینے کا ہے۔ پس اپنی رفیق شی کا کیون استعمال نہین کیا۔ ج۔ مین نے نہین کہا۔ س۔ مگر مین دریافت کرتا ہون کہ تمنے کسواسطے اوسکا استعمال نہین کیا۔ ج۔ مجھکو خوف ہوا کہ صاحب کو اوس سے ضرر پہونچیگا اس لیے استعمال نہین کیا۔ س۔ تمنے نرسو سے کہا تھا کہ مین نے استعمال کیا ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ تمنے نرسو سے کہا تھا۔ س۔ تمھارا وہ کہنا جھوٹ تھا۔ ج۔ ہان مین نے جھوٹ کہا تھا۔ س۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم کبھی کبھی جھوٹ کا مزہ بھی اوٹھایا کرتے ہو۔ ج۔ مین جھوٹ کیون بولون آپ سے مین نے سچ سچ کہدیا۔ س۔ تمنے نرسو سے کسواسطے جھوٹ بولا۔ اس جھوٹ کی کیا ضرورت تھی۔ ج۔ ایک سوار ہر روز مہاراجہ صاحب کے پاس سے آتا تھا کہ کام ہوا یا نہین دوا اوڑائی گئی یا نہین۔ س۔ تمنے نرسو سے کسواسطے جھوٹ بولا۔ ج۔ وہ میرے پیچھے پڑا ہوا تھا اس لیے سوا جھوٹ کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ س۔ چونکہ وہ تمھارے پیچھے پڑا ہوا تھا اس لیے تمنے اوس سے جھوٹ بولا کیا جو کوئی تمھارے پیچھے پڑتا ہے اوس سے جھوٹ بولتے ہو ج۔ ہان۔ اب مجھکو جھوٹ بولنے سے کیا فایدہ ہے۔ س۔ پس تمنے اسواسطے جھوٹ بولا کہ وہ تمھارے پیچھے پڑا ہوا تھا۔ ج۔ ہان اسیواسطے مین جھوٹ بولا۔ س۔ تم جانتے تھے کہ مسٹر سوٹر صاحب بھی بہت تمھارے پیچھے پڑے رہے شاید اون سے تمنے ایک جھوٹ نہین بلکہ صدہا جھوٹ بولے ہونگے۔ ج۔ وہ میرے پیچھے کبھی اس قدر نہین پڑے۔ س۔ پس جو کچھ تمنے اون سے کہا سب سچ تھا۔ ج۔ ہان سب سچ تھا۔ س۔ اسبات پر تمھارا خوب

اطمینان ہے۔ ج۔ ہان خوب اطمینان ہے۔ س۔ تمکو اس بات کا بڑا خیال تھا کہ مسٹر سوٹر صاحب کو دہوکا ندو۔ ج۔ اون سے مین نے جو کچھہ کہا سب سچ کہا۔ س۔ کیا تمنے کرنیل فیر صاحب سے بھی سچ کہا تھا۔ ج۔ اگر مین کرنیل فیر صاحب سے سچ کہتا تو وہ کب میرا ایسا کیسا یقین کرتے۔ س۔ تو یہی وجہ ہے کہ تمنے اون سے سچ نہین کہا۔ ج۔ ہان۔ س۔ پس تمنے اسواسطے سچ نہین کہا کہ وہ تمھارا یقین نہین کرتے۔ ج۔ ہان اسی خیال سے مین نے سچ نہین کہا۔ س۔ تمنے مسٹر سوٹر صاحب سے ہر ایک بات سچ کہی۔ ج۔ ہان۔ س۔ اب مین تم سے کچھہ وہ باتین کیا چاہتا ہون جو تمنے مسٹر سوٹر صاحب سے کہی تھین۔ اور یہ باتین اون دو پوڑیون کی بابت ہے جو تمکو اوسوقت دی گئی تھین جب تم سے لاکھہ روپیے کے دیے جانے کا وعدہ ہوا تھا۔ تمکو یہ پوڑیان کسنے دی تھین۔ ج۔ نرسو جمعدار لایا تھا۔ اور اوسنے مجھکو دی تھین۔ س۔ کیا اوسنے تمسے کہا تھا کہ ان دونون پوڑیون کے تین حصے برابر کرکے تین روز تک دینا۔ ج۔ اوسنے کہا تھا کہ ان دو پوڑیون کے تین حصہ کرنا اور دو یا تین دن تک اسکا استعمال کرنا۔ س۔ اوسنے کہا تھا کہ برابر کے حصہ کرنا۔ ج۔ ہان تین حصے برابر کرنے کو کہا تھا۔ چنانچہ مین نے تین پوڑیان بنائین اور اپنے پاس رکھہ لین۔ س۔ یعنے ان پوڑیون کو ملا کر تمنے برابر کے حصے کیے تھے۔ ج۔ ہر ایک پسی ہوئی چیز مین سے مین نے تھوڑا تھوڑا لیا کیونکہ مین جانتا تھا کہ سفید چیز زیادہ ضرر رسان ہے۔ س۔ اب مین تم سے وہ کہتا ہون جو تمنے کرنیل فیر صاحب سے کہا تھا بلکہ مین تمکو پڑہ کر سناتا ہون۔ تمنے کہا تھا کہ دو تین روز کے بعد جمعدار نے مجھکو دو پوڑیان دین اور کہا کہ برابر کے تین حصے بنائے جائین اور دو یا تین روز دیے جاوین تاکہ تین روز مین وہ ختم ہوجاے اور تمنے یہ بھی کہا تھا کہ سالم اور رشونت راو نے مہاراجہ صاحب کے روبرو بڑی احتیاط سے سمجھایا تھا اور پھر تم کہتے ہو کہ ان پوڑیون کا دینا دو تین روز تک مین نے ملتوی رکھا تھا کیونکہ مجھکو موقع مناسب نہین ملا۔ ج۔ گواہ نے کہا کہ ہان یہ سب میرا بیان ہے۔ س۔ اور تم کہتے ہو کہ زہر کی پوڑیہ جو مجھکو اول جمعدار نے دی تھی مین نے اوسکے تین حصے کیے۔ ج۔ ہان۔ مین نے تین حصے کیے تھے۔ س۔ ان پوڑیون کو تمنے اپنی پیٹی کی جیب مین

رکھا اور کہتے ہو کہ ایک پوڑیہ جو بیچھے نکلی تھی وہ بھی منجملہ اونہین تین پوڑیون کے تھی جو جمعدار
نے دی تھین کیا مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو بھی تمنے بیان کیا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔
کیا یہ بات صحیح ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ اب مین تم سے پچھلی پوڑیہ کی بابت دریافت کرتا ہون
کیا تمکو وہ پوڑیہ جمعدار نے دی تھی۔ ج۔ ہان جمعدار نے دی تھی۔ س۔ کیا اس پوڑیہ کا
دوا کا رنگ بہ نسبت پہلی پوڑیون کے خلاف تھا کیونکہ تم کہتے ہو کہ جو پوڑیا تمکو اول ملی تھی
اونمین سے ایک مین سفید رنگ کی دوا تھی اور دوسری مین جو چیزین تھین وہ گلابی مائل
تھین اس تیسری پوڑیا کا رنگ جو آخر کو تمھین ملی کیا رنگ تھا۔ ج۔ اوسکا رنگ اس
ٹوپی کا سا تھا ایک بیرسٹر کی ٹوپی وہان رکھی تھی اوسکا رنگ سیاہی مائل بھورا
تھا۔ س۔ اس صورت مین اوسکی رنگت سفید پوڑیہ کی سی نتھی۔ ج۔ نھین۔ سیاہی مائل
رنگ تھا۔ س۔ کیا اس ٹوپی سے اوسکا رنگ گہرا تھا۔ ج۔ بخوبی یاد نھین۔ س۔
تمنے پوڑیا کی سب دوا کو گلاس مین چھوڑ دیا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ پانی مین ملا کر
چھوڑا تھا۔ ج۔ ہان اول مین نے بوتل مین پانی بھرا پھر اوس پوڑیہ کو اوسمین ڈالا
اور بوتل کو خوب ہلا کر اوسکو گلاس مین ڈالدیا۔ س۔ تمنے تمام و کمال بوتل کا پانی
گلاس مین ڈالدیا۔ ج۔ ہان سب پانی ڈال دیا ۔ س۔ اخیر پوڑیا مین کس قدر
دوا تھی۔ ج۔ اس گواہ نے چٹکی بھر ریت اوٹھائی رجو سیاہی کے خشک کرنے کے
واسطے رکھی تھی اور کہا کہ اس قدر تھی یا شاید کسیقدر اس سے زیادہ ہوگی۔ س۔
اس ریت سے اوس پوڑیہ کی دوا کا رنگ سیاہی مائل تھا۔ ج۔ اسکا رنگ زیادہ سیاہی
مائل ہے اوسکا رنگ ہلکا تھا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ مترجم تم ترجمہ اچھا نھین
کرتے ہو اوسنے کہا تھا کہ تھوڑا کالا۔ س۔ تو معلوم ہوا کہ وہ دوا ٹوپی کی نسبت زیادہ
سیاہی مائل تھی مگر اوسکا رنگ اس ریت سے ہلکا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ جسروز تمنے
اپنے مالک کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اوس روز ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو دیکھا تھا۔
ج۔ ہان مین بنگلہ پر تھا وہین اونکو مین نے دیکھا تھا۔ س۔ اب سالم کہان ہے۔
ج۔ مین نھین جانتا کہ وہ کہان ہے سنتا ہے کہ وہ قید ہے اور مین بھی کئی روز سے

قید تھا۔س۔تمکو یقین ہے کہ سالم قید ہے۔ج۔ہان مین جانتا ہون کہ وہ قید ہے۔
س۔بیان کرو کہ پیدرو تمھارے ہمراہ کے مرتبہ مھاراجہ صاحب کی ملاقات کے واسطے
گئے تھے۔ج۔تین مرتبہ نوساری سے آکر اور ایک مرتبہ جبکہ وہ گوا اپنے گھر سے واپس آیا۔
س۔کل چار مرتبہ۔ج۔ہان چار مرتبہ۔س۔اس زہر دینے کا حال وہ کل جانتا ہے۔ج۔وہ کل
جانتا ہے۔مھاراجہ صاحب نے خود مجھسے کہا تھا۔س۔تمنے مھاراجہ صاحب کو کہتے ہوے
خود سنا تھا۔ج۔ہان مین نے خود سنا تھا۔س۔تمنے کاغذ دیتے ہوے دیکھا تھا۔
ج۔کون سا کاغذ۔س۔وہ کاغذ جسمین زہر تھا اور جسمین زہر ہونا تم جانتے تھے۔ج۔
ایک پوڑیا دیتے ہوے مین نے دیکھا تھا۔س۔تمنے مھاراجہ صاحب کو کہتے ہوے سنا تھا
کہ اس پوڑیہ مین زہر ہے۔ج۔ہان مین نے کہتے ہوے سنا تھا۔س۔کب یہ بات ہوئی۔
ج۔جب پیدرو گوا سے واپس آیا تھا۔س۔پیدرو کا اخیر جانا بھی تھا۔ج۔ہان۔
س۔تم اوسکی تاریخ بیان کرسکتے ہو۔ج۔مجھکو تاریخ یاد نہین۔س۔میرے نزدیک
شروع نومبر ہوگا جبکہ تمکو یہ پوڑیہ دی گئی۔ج۔ہان یہ پوڑیہ مجھکو دی گئی اوسکے دو روز
بعد مین بلایا گیا تھا۔س۔تمکو یاد ہے کہ مھاراجہ صاحب نے تمکو پوڑیہ کب دی تھی۔
ہان مین بھولا جمعدار نے تمکو پوڑیہ دی تھی۔ج۔ہان اول مرتبہ جمعدار نے دو پوڑیان
دی تھین اور دوسری مرتبہ ایک پوڑیہ دی تھی۔س۔ان دو پوڑیون یا اس پاکٹ
سے پہلے پیدرو کو پوڑیہ دی گئی تھی۔ج۔ہان اول میری اس پوڑیہ سے دی گئی
تھی۔س۔یعنے قبل اخیر پوڑیہ کے۔ج۔ہان س تمنے پیدرو کے پوڑیہ ملنے سے ایک دو روز
بعد پوڑیہ پائی تھی۔ج۔دو روز کے بعد س۔بعدہ تمکو معلوم ہوا تھا کہ پیدرو کو کیا دیا گیا۔
ج۔مجھکو معلوم نہین نہ یہ جانتا ہون کہ اوسکے پاس پوڑیہ ہے یا نہین۔س۔کیا تم سب ایک
ہی کام مین مصروف تھے یعنے کرنیل فیر صاحب کے مارڈالنے مین۔ج۔ہان ہم سب شریک
تھے۔س۔تمنے پیدرو سے کسواسطے دریافت نہین کیا کہ اوسنے اس پوڑیہ کو کیا کیا۔ج۔مین کیون دریافت کرتا
وہ اپنے کام پر ہوشیار تھا مین اپنے کام پر ہوشیار تھا مین اپنے کام پر ہوشیار رہتا (قہقہہ ہوا) مین نے دریافت
نہین کیا۔س۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمنے پیدرو کو چھوڑدیا کہ جب وہ چاہے زہر

دے اور جب تم چاہو تم زہر دو۔ ج۔ مہاراجہ صاحب کو بڑی جلدی تھی اونھون نے مجھے اور پیدرو سے کہدیا تھا کہ یہ کام جلدی کرنا۔ س تمکو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی۔ ج۔ سالم اور یسونت راو دونون تاکید کیا کرتے تھے۔ س پس اسوجہ سے تمکو معلوم ہوا کہ مہاراجہ صاحب کو جلدی ہے۔ ج۔ ہان۔ س مگر تمسے کہدیا گیا تھا کہ چار مہینے کے بعد یہ پوڑیہ اثر کریگی۔ ج۔ ہان مجھسے کہا تھا کہ دو تین مہینے کے بعد اثر کریگی۔ س تمنے کبھی پیدرو سے نہین پوچھا کہ اونکی پوڑیہ کیا ہوئی۔ ج۔ کبھی نہین پوچھا۔ س تمنے پیدرو کو مجرم ہونا کب بیان کیا کہ وہ بھی کرنیل فیر صاحب کے مارڈالنے مین تمھارا شریک ہے۔ ج۔ مین نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو اوسکو مجرم کہا تھا۔ س تمنے اوسکا نام کرنیل فیر صاحب کے روبرو نہین لیا۔ ج۔ نہین۔ س کیون نہین۔ ج۔ مجھکو خوف تھا۔ س تمکو کیا خوف تھا۔ ج۔ اگر کوئی شخص کوئی بات کرتا ہے تو کیا کہنے کے واسطے کیا کرتا ہے۔ س یہ پوڑیہ تمھاری پیٹی مین غلطی سے رہ گئی تھی۔ ج۔ ہان غلطی سے رہ گئی تھی۔ س کیا تمنے دونون معتاد پوڑیہ کی دین اور ایک غلطی سے رہ گئی۔ ج۔ کل معتاد چار تھین تین دی گئین اور ایک غلطی سے رہ گئی۔ س کیا وجہ تھی کہ تمنے اس معتاد کو رہنے دیا۔ ج۔ غلطی سے رہ گئی۔ س اس سے تمھاری غرض کیا ہے کہ غلطی سے رہ گئی۔ ج۔ اس سے غرض یہ ہے کہ مین نے پوڑیہ کو جیب مین رکھا اور رکھکر بھول گیا کہ کہان رکھی۔ س تمنے وہ کام کیون نہین کیا جسواسطے انعام دیے جانے کا وعدہ ہوا تھا۔ ج۔ مجھکو خوف تھا کہ صاحب کو یکایک کچھ نہوجاے۔ س کیا تمنے اس سیاہی مائل پوڑیہ کی دوا ۹۔ نومبر کو بالکل ڈالدی تھی۔ ج۔ تھوڑی ڈالی تھی اور باقی کو رکھ لیا تھا۔ س تھوڑی سی جس قدر کہ تمنے ہمکو دکھائی کیا تم جانتے تھے کہ فوراً اوسکی تاثیر ہوگی۔ ج۔ مین جانتا تھا کہ دفعتہً اوسکی تاثیر نہوگی۔ مگر مجھکو مہاراجہ صاحب متواتر کہلا بھیجتے تھے کہ جلدی کرو جلدی کرو۔ س۔ اور کسیکو معلوم نتھا کہ تمھارے پاس یہ زہر باقی ہے۔ ج کسیکو معلوم نتھا۔ س تمنے کسیسے کہا بھی تھا۔ ج۔ مین نے کسی سے نہین کہا۔ س پس تمھارے ساتھی جانتے ہونگے کہ تمنے اس تمام پوڑیہ کا استعمال کیا۔ ج۔ ہان وہ یہی جانتے تھے۔ س کیا وہ کوئی پولیس کا آدمی تھا

جسنے تمھاری پڑی مین سخت چیز دیکھی تھی ج ہان اول مجھسے دریافت کیا گیا کہ تمھاری پڑی
کہان ہے س تمنے بتایا تھا کہ میری پڑی کہان ہے جسمین تم زہر رکھتے تھے ج مین نے نہین
بتایا س کیا تمکو یاد نہ تھا کہ پڑی مین زہر باقی ہے ج مجھکو یاد نہ تھا اگر یاد ہوتا تو مین اوسکو
نکال کر پھینک دیتا س جب تمنے پوڑیا کو دیکھا تو تمکو تعجب ہوا ج ہان مجھکو تعجب ہوا اور
مین گھبرا گیا س اگر میری یاد صحیح ہے تو تمنے کہا تھا کہ جب تمسے اکبر علی نے پوچھا کہ تم اکثر
چیزین اپنی کہان رکھا کرتے تھے تو تمنے کہا تھا کہ پڑی مین ج ہان مین نے یہی کہا تھا
س اوسوقت اکبر علی نے کہا تھا کہ پڑی منگوائی جاے ج مجھسے کہا تھا کہ پڑی کہان ہے
مین نے کہا تھا کہ بہادر کے پاس ہے س تمنے بہادر کو پڑی کیون دی تھی ج مین نے
نہین دی صاحب رزیڈنٹ جدید نے دی تھی س اوس شخص کو تمھاری پڑی کب دی گئی
تھی ج میرے روبرو دی گئی تھی لیکن مجھکو دن یاد نہین ہے س کتنے دنون کے بعد
پولیس کو پوڑیہ ملی تھی ج بہت دن کے بعد مگر مجھکو یاد نہین کہ کتنے دنون کے بعد س
تمکو مطلق اس بات کا خیال نہین رہا کہ یہ تمھاری پڑی جو دوسرا شخص پہنتا ہے اوسمین ایک
پوڑیہ زہر کی ہے ج اس پوڑیہ کو مین بالکل بھول گیا تھا س جب کرنیل فیر صاحب نے
تمھارے اظہار لیے تھے اور تمسے دریافت کیا تھا کہ دوبارہ زہر دینے کا تمھارا شک کسپر ہے
اور تمنے کہا تھا کہ فیضو پر ہے کیونکہ فیضو کرنیل شارٹ صاحب اور کرنیل بار صاحب کے بیانین
چند باتون کی نسبت ماخوذ ہوا تھا ج ہان مین نے اپنی جان بچانے کے واسطے اوسکا نام
لیا تھا س اول تمنے خون کرنا چاہا اور پھر ایک بے گناہ شخص کو ماخوذ کرتے تھے ج یہ
لوگ بھی دربار (یعنے مہاراجہ صاحب) مین جایا کرتے تھے اگر اونھون نے زہر دیا بھی ہوتا تو
مجھکو کس طرح معلوم ہوتا س بہرصورت تمنے اپنے ہی جان بچانے کے واسطے اوسکو ماخوذ کیا
ج جب صاحب رزیڈنٹ نے مجھسے دریافت کیا تو مین نے جواب دیا کہ بہت آدمی شہر مین رہتے
ہین اور یہان آتے جاتے ہین س پس تمنے ایک بے گناہ شخص کو ماخوذ کرنا چاہا حالانکہ خون
کرنے کا تمنے ارادہ کیا تھا ج چونکہ یہ سب لوگ شہر مین رہتے تھے اسلیے اونکو مینے
ماخوذ کرنا چاہا تھا س صاحب نے تمسے یہ پوچھا تھا کہ تمھارا احتمال زہر دینے مین کسپر ہے

تمنے جواب دیا کہ فیضو پر۔ ج مین نے کہا تھا کہ فیضو شہر مین رہتا ہے میرا احتمال اوسپر ہے
س۔ کیا تمنے کہا تھا کہ فیضو پر میرا احتمال ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ یہ تو تم بھول گئے کہ مین نے
زہر کی پوڑیہ پیٹی مین رکھی ہے مگر اس بات کو نہین بھولے کہ ہمنے زہر دیا ہے اور اتہام اسکا
فیضو پر لگایا۔ ج۔ ہان پوڑیہ رکھہ کر بھول گیا تھا۔ س۔ اور فیضو کو ماخوذ کیا۔ ج بہت
آدمی اوسکا نام لیتے تھے اوسوقت مین خاموش ہو رہا۔ س۔ نہین نہین۔ تم خاموش نہین
ہوے تھے تمنے کہا تھا کہ فیضو پر میرا شک ہے۔ ج۔ ہان مجھسے دریافت کیا گیا تو مین نے
کہا کہ فیضو شہر مین رہتا ہے میرا شک اوسپر ہے۔ س۔ یعنے قتل کے ارادے کا شک ہے۔
ج۔ ہان۔ مین صرف پوڑیون کو جانتا ہون۔ س۔ اس سے تمھارا مطلب کیا ہے۔
ج۔ مجھے یہ شک تھا کہ جیسے پوڑیان مجھکو اور بیدرو کو دی گئی ہین ویسی ہی پوڑیان
اورون کو بھی دی گئی ہونگی۔ س۔ اس لیے تمنے اونکو ماخوذ کیا۔ ج۔ ہان۔ س۔ جب
تم بعد لیے جانے اظہار روبرو کرنیل فیر صاحب کے رہا کیے گئے تو تم کہان رہے۔ ج۔ مین
گھر مین تھا اور مین نے صاحب سے درخواست کی تھی کہ مجھکو پٹہ ملجاے یعنے مین پھر نوکر
رکھا جاؤن۔ س۔ کیا تم پھر نوکر رکھے گئے۔ ج۔ نہین۔ صاحب نے کہا تھا کہ صاحب لوگ
تحقیقات کیواسطے آتے ہین بعد تحقیقات کے نوکر رکھے جاؤگے۔ س۔ بھاؤ پونا کرنے تمھاری
نسبت کچھہ کہا تھا۔ ج۔ مین نہین جانتا کہ اوسنے کچھہ کہا ہو۔ س۔ کیا تمنے اوس سے کہا تھا
کہ وہ تمھاری نسبت کچھہ کہے۔ ج۔ جب مین اپنے گھر مین رہتا تھا کہین باہر نہین جاتا تھا
س۔ کیا تمھاری یہ غرض ہے کہ تم خوب جانتے تھے کہ بھاؤ پونا کرنے تمھاری نسبت کچھہ
نہین کہا۔ ج نہین۔ س۔ ذرا خبردار ہو کیا تمھارا یہ مطلب ہے کہ تمنے بھاؤ پونا کرسے کچھہ
باتین نہین کین۔ ج۔ نہین۔ س۔ کیا تم یہ کہتے ہو کہ تمنے اوسکو نہین دیکھا۔ ج۔ جب وہ بنگلہ
پر آتا تھا مین اوسکو دیکھتا تھا۔ س۔ قبل دینے زہر کے تمنے اوسکو دیکھا تھا۔ ج جب
صاحب روانہ ہونے والے تھے اوسوقت مین نے اوسکو دیکھا تھا۔ س۔ یعنے بعد دینے
زہر کے۔ ج۔ ہان۔ س۔ پس مین خیال کرتا ہون کہ اوس سے اور تمسے دربارۂ دینے زہر کے
کچھہ باتین ہوئین۔ ج۔ نہین نہین۔ کچھہ باتین نہین ہوئین۔ س۔ کیا تمھارا یہ مطلب ہے کہ

تمسے اور اوس سے کبھی اوس معاملے مین باتین نہین ہوئین ج مجھکو یاد نہین شاید کبھی کی ہون۔س مین تمکو یاد دلاتا ہون۔ تمکو یاد ہوگا کہ درمیان تمھارے اور اوسکے مھاراجہ صاحب کے بارے مین باتین ہوئی تھین۔ج کبھی نہین ہوئین۔س کیا تمنے مھاراجہ صاحب کے باب مین اوس سے کچھ باتین کی تھین یعنی بعد دینے زہر کے۔ج نہین مین نے کبھی مھاراجہ صاحب کے بارے مین کوئی بات نہین کی۔س۔کیا تم سے اوسنے نہین پوچھا تھا کہ مھاراجہ صاحب اس بات کو جانتے ہین یا نہین۔ج اوسنے مجھسے نہین پوچھا۔س کیا تمھاری یہ غرض ہے کہ تمنے کبھی اوسکے روبرو مھاراجہ صاحب کا نام نہین لیا۔ج نہین لیا۔س قبل تمھارے اظہار کے جو کرنیل فیر صاحب نے لیے تھے تمنے بھاؤ پونا کر کو نہین دیکھا۔ج۔ نہین۔س جب تمھارے اظہار لیے گئے تو بھاؤ پونا کر موجود تھا۔ج نہین کیا مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو۔س۔ہان مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو۔ج مین نے اوسکو وہان نہین دیکھا وہ وہان موجود نتھا۔س۔ اوسوقت تمنے بھاؤ پونا کر کو نہین دیکھا۔ج مین نے اوسکو نہین دیکھا۔س۔پس مین خیال کرتا ہون کہ ایک لاکھ روپیہ کی طمع سے تمنے اپنے حاکم کے مارڈالنے کا وعدہ کیا۔ج ہان مین غریب آدمی تھا ایک لاکھ روپیہ کی طمع مین آگیا۔س پس بوجہ غریب ہونے اور ایک لاکھ روپیہ کی طمع سے تمنے مارڈالنا چاہا تھا۔ج ہان مین غریب آدمی تھا لاکھ روپیہ کی طمع سے مین نے ایسا کرنا چاہا تھا۔س مین تم سے پھر سوال کرتا ہون اسواسطے کہ تم غریب آدمی تھے تمنے بطمع زر مارڈالنا چاہا جن ایام مین کہ تم چھوٹے ہوے تھے مھاراجہ صاحب کے پاس تم کسواسطے نہین گئے۔ج۔مین ڈرتا تھا کہ اسواسطے نہین گیا مجھکو اس امر مین گفتگو کرنے کا خوف تھا۔س تمنے صاحب کے شربت مین جمعہ اور ہفتہ کو زہر نہین ڈالا تھا۔ج نہین۔مین نے دوشنبہ کے روز ڈالا تھا اوسی روز اوسکی خبر ہوگئی۔س تمنے صرف اوسی روز زہر ڈالا تھا۔ج۔ہان مین نے صرف اوسی روز زہر ڈالا تھا۔س جمعہ اور ہفتہ کے روز جس کسی صاحب نے گلاس مین زہر ڈالا ہو تو تمکو اوسکی خبر نہین ہے۔ج جمعدار نے ہفتہ کے روز مجھکو زہر کی پوڑیہ دی تھی اور مجھکو کچھ معلوم نہین۔س جب سے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے تمھارے اظہار لیے تھے تمنے پولیس کے آدمیون کو

دیکھا ہے۔ ج۔ اوسوقت سے مین حراست مین ہون چنانچہ ابھی تک ہون۔

سوالات جو ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ کیے۔

س۔ جب تم اول مرتبہ مہاراجہ صاحب کے پاس گئے تو تمسے مہاراجہ صاحب نے کچھ زہر کا ذکر کیا تھا۔ ج۔ نہین مجھہ سے کچھ ذکر نہین کیا۔ س۔ اونھون نے تمسے کیا کہا تھا۔ ج۔ اونھون نے صرف اس قدر کہا کہ بنگلہ پر جو بات ہو اوسکی اطلاع مجھکو کیا کرو۔ س۔ مہاراجہ صاحب سے زہر دینے کا ذکر اول کب آیا تھا۔ ج۔ نوساری سے پانچ چھہ مہینے واپس آنے کے بعد۔ س۔ جس دوشنبہ کو تمنے کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا تھا اور اوس زہر کا دیا جانا معلوم ہو گیا اور اوسکے بعد تم کہتے ہو کہ مین اپنے گھر مین رہا۔ ج۔ ہان جس روز سے کہ مجھپر زہر دینے کا شک ہوا مین اپنے گھر مین رہا۔ س۔ یشونت راؤ یا سالم کبھی تمھارے گھر پر آتے تھے۔ ج۔ نہین۔ س۔ تمھاری معطلی کے بعد بھی نہین آئے۔ ج۔ نہین میرے گھر کبھی نہین آئے۔ س۔ بغیر یشونت راؤ اور سالم کے تم کبھی مہاراجہ صاحب کے پاس گئے تھے۔ ج۔ نہین۔ س۔ اپنی معطلی کے بعد تم اپنے گھر رہے کیا تمکو اپنے گھر پر پہرہ رہنے کا احتمال تھا یا تم یہ خیال کرتے ہو کہ حکام تمھاری کارروائی پر نگرانی کرتے ہین۔ ج۔ مجھکو یاد نہین مین اپنے گھر سے کہین باہر نہین نکلا۔ س۔ سارجنٹ ہیلن ٹائن صاحب نے تمسے اوس نشان کی بابت دریافت کیا تھا جو تمھارے پیٹ پر ہے وہ نشان اب بھی ہے۔ ج۔ ہان ہے۔ س۔ تمنے کبھی نشان کسی ڈاکٹر کو دکھایا تھا سارجنٹ ہیلن ٹائن صاحب بولے کہ نشان بھی بہت اچھی جگہہ پر ہے جہان پر کہ لنگوٹی کے رکھنے کا حال یہ شخص بیان کرتا ہے

ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ گری صاحب مہربانی کرکے آپ اوس نشان کو دیکھیے چنانچہ ڈاکٹر گری صاحب گواہ کو باہر لے گئے اور نشان کو دیکھا بعد اسکے ایڈوکیٹ جنرل نے ڈاکٹر گری صاحب کے اظہار لیے اون سے دریافت کیا کہ آپ نے اس گواہ کو دیکھا اونھون نے کہا کہ ہان دیکھا ایک انچہ یا آدھا انچہ ناف کے پاس تین نشان ہین یعنے جہان کہ پاجامہ باندھا جاتا ہے وہ نشان مثل تیزاب یا گرم لوہے یا پھوڑے کے معلوم ہوتے ہین یا جس طرح آبلہ کا نشان پڑجاتا ہے یا کسی ایسی چیز کا نشان ہے جس سے کہ کھال جل جاتی ہے۔

بعدہ سارجنٹ بلین ٹائن صاحب نے سوال کیا کہ آپ سن چکے ہین کہ اس گواہ نے کیا
اظہار دیے ہین یعنے اوسنے بیان کیا کہ شیشے کے منہ پر روئی لگی تھی اور روئی مین سے
وہ چیز نکل کر اوسکے پیٹ مین لگ گئی - کیا آپ خیال کر سکتے ہین کہ اوسکے بیان کے موافق
ایسے نشان پڑ گئے ہون - ج - ہان سفید سنکھیا سے ایسے نشان پڑ جاتے ہین - س کیا آپ
خیال کرتے ہین کہ بغیر رگڑنے سنکھیا کے کھال پر نشان پڑ سکتا ہے - ج - ہان اگر سنکھیا کھال
سے لگ جاے - س کتنی دیر مین سوزش معلوم ہوگی - ج ایک گھنٹہ مین - س - ایسا نشان
کیا ایک گھنٹہ مین پڑ جاے گا ج ہان - س - کیا حقیقت مین ایسا خیال کرتے ہین کہ یہ نشان جو
اس گواہ کے جسم پر ہے وہ اسیطرح سے ہو گئے ہین - ج - ہان مجھکو یہی یقین ہے یعنے یہ کہ اگر
سنکھیا جسم سے لگتی تو ایسا نشان پڑ جاتا - س چونکہ آپ ڈاکٹر ہین اور بوجہ ڈاکٹر ہونیکے
آپ کمیشن مین رہے اور اسکے اظہار آپ نے سُنے پس از روی فن ڈاکٹری کے بیان کر سکتے ہین
کہ اس شخص کے جسم پر اسیطرح سے کہ جیسا وہ بیان کرتا ہے نشان پڑ گئے ہین - ج - ہان -
س - مجھکو یقین ہے کہ اس گواہ کے اظہارون پر بخوبی غور کر کے آپ ایسا بیان کرتے
ہین - ج ہان - س اگر آپ اس شخص کے اظہار نہ سنتے اور آپ کی رائے طلب ہوتی تو آپ
کیا بیان کرتے - ج - مین بیان کرتا کہ یہ نشان تیزاب یا گرم لوہے کے ہین - س - مین ان معاملون
سے واقف نہین ہون لیکن کیا آپ بیان کر سکتے ہین کہ ایسے نشان ہندوستانیون کے جسم
پر اکثر ہوتے ہین - ج - ہان مین خیال کر سکتا ہون - بعد اس کے ایڈوکیٹ جنرل نے
ڈاکٹر صاحب سے سوالات کیے - س - کیا سنکھیا تیزاب کی خاصیت رکھتا ہے - ج ہان -
س مین سمجھا کہ آپ کی رائے ہے کہ اگر سنکھیا گھول کر بوتل مین ڈالیجاے اور وہ جسم سے لگے
تو ایسے نشان پڑ سکتے ہین - ج - ہان پڑ سکتے ہین - س - سر رچرڈ میڈ صاحب نے کہا کہ اگر
تیزاب ایک پھوڑے پر لگایا جاے تو ایسا نشان پڑ سکتا - ج ہان پڑ سکتا ہے لیکن پھوڑے
کی حالت دیکھنے سے - بعد اس کے راوجی ملوایا گیا - صاحب پریسیڈنٹ نے اوس سے سوال
کیا کہ جب تم دوشنبہ کو سنکھیا کا استعمال کر چکے تو بوتل کو کیا کیا تھا - ج - مین نے اوس بوتل کو
ایک صندوق کے پیچھے چھپا دیا تھا - س کس جگہ چھپا کر رکھا تھا - ج - جہان کہ برآمدے

کے روبرو گاڑیان آکر کھڑی ہوتی ہین س۔ کیا وہان پر شیشی تمکو ملین ملی۔ ج۔ پولیس کے لوگون نے آکر تلاش کیا تھا لیکن اونکو شیشی نہین ملی۔ س۔ شیشی کتنی بڑی تھی۔ ج۔ اتنی بڑی۔ (گواہ نے بتایا کہ اونگلی کے برابر تھی) صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اب چار بج گئے ہین کسی گواہ کے شاید اظہار نہ لیے جاوین گے۔
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ہان اب فضول ہے آیندہ کمیشن برخاست ہوئی۔

اجلاس روز نہم

آج بر وقت اجلاس کے سب ممبر موجود تھے سر لوئیس پلی صاحب دو پہر تک رہے مگر حضور ملہر راؤ دن بھر موجود رہے اور مہاراجہ سیندھیا بھی بعد دو پہر کے دیر تک کمیشن سے غیر حاضر رہے بر وقت شروع اجلاس کے صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے صاحب پریسیڈنٹ سے دریافت کیا کہ مائی لارڈ او نا سنا ہے کہ شنبہ کے روز کمیشن کا اجلاس نہوگا کیا یہ بات صحیح ہے صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مین بھی اسکا تذکرہ کرنیکو تھا شنبہ کے روز ہندو ونکی تعطیل ہو شنبہ کو اجلاس نہوگا۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ صرف شنبہ کے روز صاحب پریسیڈنٹ نے فرمایا۔ ہان۔ بعدہ مسمی نرسو راجانا گواہ بلایا گیا۔

اظہار مسمی نرسو راجانا گواہ

اس شخص نے بیان کیا کہ مین ریذیڈنسی بڑودہ کے چپراسیون کا جمعدار ہون مجھکو ریذیڈنسی مین نوکری کرتے ہوے ۲۳ - یا ۲۴ - برس ہوے اور ۱۷ - یا ۱۸ - برس سے عہدہ جمعداری پر تھا میری تنخواہ للعہ ماہواری تھی یہی تنخواہ جمعدار کی ہے ونل روپیہ ماہواری راؤجی حوالدار کو ملتے تھے مین شہر کے اندر رہتا تھا ہر روز سات یا آٹھ بجے صبح کے ریذیڈنسی مین اپنے کام پر حاضر ہوا کرتا اور شام کے ۷ - بجے چلا جاتا ریذیڈنسی کی کچہری کبھی ساڑھے چھ بجے برخاست ہوجاتی تھی تو اوسوقت مین گھر کو چلا آتا تھا مجھکو وہ زمانہ یاد ہے جبکہ بڑودہ مین کمیشن کا اجلاس ہوا تھا اوسوقت راؤجی نے مجھسے گفتگو کی تھی اور مجھسے کہا تھا کہ سالم اور ریشونت کہتے ہین کہ تمکو مہاراجہ صاحب کے پاس جانا چاہیے مین نے جواب دیا کہ میرے گھر مین بیماری ہے مین ابھی نہین جاسکتا۔ اور سوا اس کے فی الحال مجھکو اپنے کام سے فرصت نہین ہے جب بڑودے سے کمیشن برخاست ہوئی تو راؤجی اور سالم نے پھر مجھسے لانان

جانے کا تذکرہ کیا۔ مین سالم کو اوسوقت سے جانتا ہون جبکہ وہ رزیڈنسی مین آیا کرتا تھا بعد وفات مہاراجہ کھانڈے راو کے مین جمنابائی کی خدمت مین تھا اون کے پاس سے رزیڈنسی کو واپس آیا۔ کرنیل بار صاحب کے زمانے مین سالم رزیڈنسی کو آیا کرتا تھا جبکہ جمنابائی رزیڈنسی مین رہا کرتی تھین اوس زمانے مین اون کے پاس میری تعیناتی ہوئی تھی۔ مجھکو حکم تھا کہ جبتک وہ یہان رہین تم بھی اون کے پاس رہو جب وہ پونا کو گئین اوسوقت بھی دو مہینے تک مین اون کے پاس رہا اوس زمانے مین کرنیل بار صاحب بڑودہ کے رزیڈنٹ تھے اور جب اسٹر ملکر صاحب آئے اونھون نے بھی مجھکو جمنابائی کے پاس مقرر رکھا یشونت راو جاسوس نے دو تین مرتبہ مجھسے کہا کہ تم مہاراجہ صاحب سے ملاقات کرو سالم اور راوجی نے بھی کہا تھا دوشنبہ اور جمعرات کے روز جبکہ مہاراجہ صاحب رزیڈنسی کو آتے تھے تو سالم اور راوجی مجھسے ہمیشہ یہی کہا کرتے تھے آخر مین مہاراجہ صاحب کی ملاقات کے واسطے راضی ہوا اور برخاست کمیشن سے مین پچیس روز کے بعد مہاراجہ صاحب کے پاس مین گیا اوس روز راوجی اور سالم اور ایک شخص اور جو راوجی کے ساتھ تھا اور مین مہاراجہ صاحب کے پاس گئے۔ اول ہم یشونت راو کے گھر پر آئے وہان سے مہاراجہ صاحب کے محل کو گئے۔ سر رچرڈ میڈ صاحب نے مترجم سے پوچھا کہ باڑہ کیا معنے۔ مترجم نے کہا دربار یا حویلی کو کہتے ہین گواہ نے بیان کیا کہ راوجی اور ایک اور شخص میرے ہمراہ گئے تھے یشونت راو اور ایک اور دوسرا آدمی دوسرے راستہ سے گئے محل کی پشت پر جو ایک باغ ہے اوسمین ہوکر ہم لوگ محل مین پہونچے یہ باغ جدید تیار ہوا ہے مین اس باغ کا نام نہین جانتا۔ جب ہم محل مین پہونچے تو مین زینہ پر بیٹھ گیا۔ جب یشونت راو مہاراجہ صاحب کو اپنے ہمراہ لائے اوسوقت سالم نے مجکو اوپر بلایا جو شخص راوجی کے ساتھ گیا تھا وہ نیچے ٹھہر رہا۔

جب ہم اوپر گئے تو مہاراجہ صاحب سے ملاقات ہوئی سلام کرکے مین زمین پر بیٹھ گیا یشونت راو اور راوجی اور مہاراجہ صاحب سے کچھ باتین ہوئین مہاراجہ صاحب نے خفا ہوکر کہا کہ اس شخص کو تم کیون لائے یہ پاجی آدمی ہے راوجی نے کہا کہ اب بچپن نہ کرے گا۔ مہاراجہ صاحب نے کہا کہ رزیڈنسی مین جو خبرین ہوا کرین وہ مجھکو بھی کرو مین نے کہا بہت اچھا۔

اس ملاقات مین صرف یہی گفتگو ہوئی اور کچھہ نہین - ایک گھنٹہ بعد یا ایک گھنٹے سے کچھہ
کم مین پھر مہاراجہ صاحب کی ملاقات کو گیا راوجی اور سالم میرے ساتھہ گئے تھے جو شخص
سالم کے ساتھہ گیا تھا اوسکا نام کاربھائی تھا - اس مرتبہ بھی مہاراجہ صاحب سے ملاقات
ہوئی کاربھائی کو سب نے نیچے چھوڑ دیا اور ہم لوگ اوپر گئے یہ شخص رزیڈنسی کا نکھے والا
ہے - ہماری ملاقات مہاراجہ صاحب سے ۹ - یا ساڑہے ۹ - بجے رات کے ہوئی مین آٹھہ یا
ساڑھے آٹھہ بجے رزیڈنسی سے روانہ ہوا کرتا تھا مہاراجہ صاحب کے ساتھہ سالم اور یشونت راو ہوا
کرتے تھے جب مہاراجہ صاحب مقام نوساری کو گئے تو صاحب رزیڈنٹ کے ہمراہ مین بھی
وہان گیا تھا مہاراجہ صاحب کے ہمراہ صرف سالم تھا یشونت راو نہین گیا - جب نوساری
گئے تھے سالم صاحب رزیڈنٹ کے احاطے مین رہا کرتا تھا اس احاطہ مین کئی اور سوار رہا
کرتے تھے راوجی نے مجھکو بمقام نوساری ایک مرتبہ انعام دلوایا تھا اسکا ذکر سالم اور مہاراجہ
صاحب سے پہلے ہو چکا تھا جب مجھکو انعام دیا تو راوجی نے مجھہ سے کہا تھا کہ تمکو ڈیڑہ سو روپیے
انعام کے ملے ہین مین نے کہا کہ مین اس روپیہ کو کیا کرون یہ کہکر سالم کے پاس وہ روپیہ
راوجی چھوڑ آئے جب سالم نوساری سے گیا تھا تو راوجی نے اوسکے ہاتھہ یہ روپیہ میرے گھر
بھجوا دیا چنانچہ سالم نے وہ روپیہ میرے بھائی کو دیدیا جب مین بڑودے کو آیا تو معلوم ہوا کہ
وہ روپیہ میرے بھائی کے پاس پہونچ گیا جب مہاراجہ صاحب نوساری مین تھے تو کبھی
مہاراجہ صاحب کے پاس تنہا مین نہین گیا جب صاحب رزیڈنٹ اون کے پاس جاتے
تھے تو مین بھی ہمراہ جاتا تھا جب مہاراجہ صاحب بڑودے کو واپس آئے تو گھنٹے ڈیڑہ
گھنٹے کے بعد اون کے سلام کیواسطے پھر گیا اور حسب دستور اول یشونت راو کے مکان پر ہم
اور راوجی گئے - اور وہان سے مہاراجہ صاحب کے پاس حاضر ہوے اس مرتبہ مہاراجہ صاحب
نے کہا کہ جو کچھہ رزیڈنسی مین واقعہ ہوا کرے بذریعہ تحریر ہمارے پاس بھیجدیا کرو راوجی نے
کہا بہت اچھا جو شخص آوے گا اوسکا نام لکھہ کر آپ کے پاس بھیجدونگا سالم نے مہاراجہ صاحب
سے مرہٹی زبان مین کہا کہ مہاراج شادی کا انعام ان لوگون کو نہین ملا ہے -
مہاراجہ صاحب نے کہا کہ اسکا تم کچھہ بندوبست کردو اسقدر بات ہوئی تھی ہمکو کچھہ روپیہ

اور سو فقت نہین ملا لیکن دس پندرہ روز کے بعد آٹھ سو روپیہ سالم لایا اور ہمنے اوس
روپیے کو باہم تقسیم کرلیا یعنے مین نے سالم اور راوجی نے یہ روپیہ لیا اور کسیقدر رنگا نکھلے والے
کو بھی دیا راوجی ہر شخص کا نام جو رزیڈنسی مین آیا کرتا تھا لکھ کر مہاراجہ صاحب کے
بھیجنے کو مجھے دیا کرتا مین یشونت راو کے مکان پر جاکر سالم کو دیدیتا اسیطرح بیس یا پچیس
پرچہ مہاراجہ صاحب کو گئے دوشنبہ اور جمعرات کے روز یہ پرچہ نہین بھیجے جاتے تھے کیونکہ
ان دونون روز مہاراجہ صاحب خود آیا کرتے تھے اس روپیہ کے ملنے سے ایک مہینے یا
سوا مہینے کے بعد پھر ہم مہاراجہ صاحب کے پاس سلام کرنے کے واسطے گئے اوس روز مہاراجہ
صاحب سے ملاقات ایک چھوٹے کمرے مین ہوئی جہان کہ بڑے بڑے شیشے رکھے ہوے تھے
وہان کچھ پیتل کے پیتدان اور ایک گھنٹہ بھی رکھا ہوا تھا سالم اور یشونت راو مہاراجہ صاحب
کے پاس موجود تھے مہاراجہ صاحب نے سالم سے کچھ باتین کرکے ہم لوگون سے کہا کہ صاحب
مجھسے بہت ناراض ہوتے ہین کچھ علاج کرنا چاہیے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ مین کچھ شے
تمکو دونگا ایسی کوشش کرو کہ اونکے حلق اور پیٹ تک پہونچ جاے مین نے جواب دیا کہ
کھانے پینے مین تو میرا کچھ اختیار نہین ہے نہ میرے روبرو دیتے ہین راوجی نے کہا
کہ چکوترے کا شربت تو پیتے ہین اوسمین ڈالدو مہاراجہ صاحب نے کہا کہ اگر تم ایسا کام کروگے
تو تمکو مالا مال کردونگا تمکو نوکری کی حاجت نرہیگی یہ گفتگو دس پندرہ منٹ تک ہوئی
مجھکو مہینا یاد نہین لیکن اس قدر کہہ سکتا ہون کہ اخیر زہر دینے سے تین چار مہینے پیشتر
کا یہ ذکر ہے اس گفتگو کے بعد سالم نے مجھکو ایک پوڑیہ دی پوڑیہ بقدر ایک انگشت کے تھی
یہ پوڑیہ احمدآباد کے کاغذ کی بنی ہوئی ہے جب مین رزیڈنسی کو واپس آیا تو مین نے وہ پوڑیہ
راوجی کو دیدی اور اسکے چوتھے پانچوین روز سالم اور یشونت راو کو بنگلہ پر دیکھا مجھسے سالم
نے دریافت کیا کہ تمنے راوجی کو وہ پوڑیہ دیدی مین نے کہا ہان دیدی آٹھ دس روز
کے بعد مین دسہرہ کے سلام کو مہاراجہ صاحب کے پاس گیا حسب معمول اول ۹ بجے یشونت راو
کے مکان پر گیا اور وہان سے ہمراہی راوجی اور رنگا کے مہاراجہ صاحب کے محل کو گیا
جس کمرے مین ہمیشہ ملاقات ہوتی تھی اوسمین مہاراجہ صاحب سے ملاقات ہوئی سالم اور

یشونت راو مہاراجہ صاحب کے پاس موجود تھے جب مہاراجہ صاحب نے مجھکو دیکھا تو
مغلظات گالیان دین اور کہا کہ تم لوگ لچے ہو گالیان دینے کے بعد مہاراجہ صاحب
نے ہمسے کہا کہ ابتک تم لوگون نے کچھہ نہین کیا مین نے کہا کہ راوجی کو معلوم ہوگا مین کچھہ
واقف نہین ہون راوجی نے کہا کہ جو کچھہ میرا کام تھا مین کرچکا وہ دوا جو مہاراجہ صاحب
نے دی تھی اگر اچھی نہو تو اسکو مین کیا کرون - مہاراجہ صاحب نے کہا کہ اچھا مین دوسری
پوڑیہ بھیجون گا اور کہا کہ اسکو اچھی طرح سے ڈالنا - کل کے روز تمھارے پاس سالم
کے ہاتھہ پوڑیہ پہونچے گی چنانچہ اوسکے دوسرے روز جب اپنے مکان سے مین نکلتا تھا تو
سالم نے مجھکو پوڑیہ دی اور مین نے اوسکو لاکر راوجی کے حوالہ کر دیا - یہ پوڑیہ پانچ سات
روز قبل ۹ - نومبر کے دی تھی - ۹ - نومبر کو صبح کے آٹھہ بجے مین اپنے مکان سے آیا تھا
راوجی کو ڈیوڑہی پر بیٹھے ہوے دیکھا جو صاحب کی کچہری کے متصل ہے اوس روز صبح
کو مجھسے اور راوجی سے کچھہ باتین نہین ہوئین تھوڑی دیر کے بعد جب گلاس مین زہر
معلوم ہوا تو ہلچل مچ گئی مجھسے راوجی نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب آئے تھے اور گلاس جیب
مین رکھکر لے گئے سوا اسکے اور کچھہ باتین راوجی سے نہین ہوئین - اوسکے دوسرے روز
کرنیل فیر صاحب نے میرے اظہار لیے مین اپنے عہدے پر قائم رہا اور پھر بموجب حکم مسٹر
سوٹر صاحب کے مین گرفتار ہوا - ۹ - نومبر سے اوس روز تک مین گرفتار ہوا راوجی
سے کچھہ باتین نہین ہوئین قبل میرے اظہار کے مجھسے کسینے نہین کہا کہ راوجی نے کیا اظہار
دیا اور اظہار دینے سے پہلے مجھسے معافی کا وعدہ نہین ہوا جب میرے اظہار لیے گئے
تو سر لوئیس پلی صاحب وہان بیٹھے تھے - صاحب پریسیڈنٹ نے سوال کیا کہ مسٹر سوٹر صاحب
اور سر لوئیس پلی صاحب نے قبل لیے جانے اظہار کے تم سے کچھہ کہا تھا - ج - کچھہ نہین
کہا وہ میرے اظہار سنتے رہے - س - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ تمسے قصور کے
معاف ہونے کا کچھہ ذکر آیا تھا - ج - نہین - بعد اسکے گواہ نے بیان کیا کہ جب سے مین
قید ہوا ہون سپاہیون کے پہرے مین ہون چند روز تک ہندوستانی سپاہیون
کے پہرے مین رہا اور اسکے بعد گورون کے پہرے مین ہون مجھکو خوب یاد ہے کہ کرنل

مین رزیڈنسی کے باغ مین گیا تھا وہان مین نے سب نوکرون کو دیکھا مجھکو شرم آئی کہ
بعد اس قدر مدت کے میری قسمت مین لکھا تھا کہ مین ایسی حرکت کرون اور اب کیونکر
منھہ دکھاؤن پس مین کنوئین مین گر پڑا۔ راؤجی کے پیٹ مین جو نشان ہے اونسے قبل
۹- نومبر کے دو تین روز مجھکو دکھایا تھا وہ جگہہ سوجی ہوئی مثل پھوڑے کے تھی اونسے
کہا کہ مین نے یہان شیشی رکھی تھی اوس سے میرا یہ حال ہو گیا۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلنٹائن صاحب

س- کس قدر عرصے سے تم رزیڈنسی مین نوکر ہو- ج ۲۲- برس یا اس سے زیادہ
مدت سے نوکر ہون- س تم سے اور کرنیل فیر صاحب سے کبھی ناراضی نہین ہوئی یا کوئی
وجہ شکایت کی تو نہین ہوئی- ج نہین- مین کرنیل فیر صاحب کو اپنا مان باپ سمجھتا تھا
وہ مجھکو کھانے کو دیتے تھے میری بدقسمتی تھی کہ مین نے لوگون کا کہنا مان لیا۔ س-
تمھاری بدقسمتی ہو یا نہو لیکن روپیہ کی طمع سے تم اپنے باپ اور مالک کے زہر
دینے پر راضی ہوے- ج مجھکو راؤجی نے ترغیب دی تھی میری قسمت مین یہی لکھا تھا۔
س- تمنے یہ سب کام روپیے کی لالچ سے کیا یا کیون تمنے کیا یا نہین- ج مجھکو روپیہ کبھی
نہین ملا صرف مہاراجہ کی شادی مین ملا تھا س- اس کام کے واسطے تمکو کیا ملنے والا
تھا- ج مجھسے وعدہ کیا تھا کہ میرے واسطے کچھہ بہتر ہو گا س- پس تمکو یقین تھا کہ تمھاری
نوکری مین ترقی ہو گی اور تمکو روپیہ ملے گا- ج ہان یہی سمجھا تھا س- پس یہی بات
سمجھہ کر تم بھی اس معاملے مین شریک ہوے- ج- ہان- س- مگر جو کچھہ کہ تم آج بیان
کرتے ہو اس بیان کے واسطے تمکو کچھہ نہ ملے گا- ج کچھہ نہین ملے گا- س- پس معلوم ہوتا ہے کہ
تم روپیہ لے کر دروغ حلفی نہ کروگے- ج نہین- س- پس روپیہ لیکر تم خون کروگے اور دروغ حلفی
نہ کروگے- ج مین کیا کرون میری قسمت مین یہی تھا میری کمبختی تھی- س- تم کہتے ہو کہ جو کچھہ رزیڈنسی مین
ہوتا تھا راؤجی لکھہ لیا کرتے تھے اور لکھہ کر مہاراجہ صاحب کی بھیجنے کو ہمین دیا کرتے تھے- ج ہان چٹھی لکھہ کر مین
سالم کو دیدیا کرتا تھا س- یہ پرچہ کاغذ کا ہوتا تھا یا کوئی کتاب ہوتی تھی یا اور کچھہ ہوتا تھا- ج
ایک پرچہ کاغذ کا ہوتا تھا جو مہر سے بند کیا جاتا تھا یہی پرچہ ہر روز جایا کرتا تھا-

س۔ ایسا کوئی پرچہ تمھارے پاس اب نہین ہے۔ ج نہین۔ س۔ تمکو معلوم ہے کہ اون پرچون مین سے کوئی پرچہ اب کہین ہوگا۔ ج یہ پرچے سالم کے پاس ہون گے یا سرکار کے پاس۔ س اب بیان کرو کہ تمسے اور مہاراجہ صاحب سے اول ملاقات کس کمرے مین ہوئی تھی ج۔ ایک چھوٹا کمرہ تھا اور اوسمین ایک پلنگ بچھی ہوئی تھی۔ س۔ سب کمرہ کا حال بیان کرو۔ ج اس کمرے مین دو بڑے بڑے آئینے تھے ایک گھڑی تھی اور چونکہ رات کا وقت تھا کمرے کے اور اسباب کا مین نے خیال نہین کیا۔ س۔ کیا ایک ہی کمرے مین تمسے اور مہاراجہ صاحب سے ملاقات ہوئی یا مختلف کمرون مین۔ ج ہمیشہ ایک ہی کمرے مین ملاقات ہوئی تھی۔ س۔ اس کمرے مین غسلخانہ بھی تھا۔ ج۔ شاید ہو۔ کیونکہ چارون طرف دروازے اور کمرے تھے۔ س۔ پس تم کہتے ہو کہ اس کمرے کے پاس کوئی غسلخانہ تھا۔ ج۔ ہان شاید ہو مین نہین کہہ سکتا۔ س۔ تم کہتے ہو کہ دروازے اور بہت سے کمرے تھے تمنے کوئی غسلخانہ نہین دیکھا۔ ج۔ مین نے غسلخانہ نہین دیکھا۔ س۔ دروازون کے خیال سے تم کہتے ہو کہ شاید کوئی غسلخانہ ہوگا۔ ج ہان۔ س۔ مگر تم خود واقف نہین ہو۔ ج نہین۔ س۔ مہاراجہ صاحب کے پاس حال مین بھی گئے تھے۔ ج۔ نہین۔ س۔ کرنیل فیر صاحب نے تمھارے اظہار خود لیے تھے یا کسی اور شخص سے اپنے روبرو لوائے تھے۔ ج خود لیے تھے۔ س۔ تمنے کرنیل فیر صاحب سے اقرار کیا تھا کہ سچ کہوگے اور سوا سچ کے اور کچھ نہ کہوگے۔ ج۔ ہان۔ مگر مین نے اون سے سچ نہین کہا تھا میرے اظہار اونھون نے لکھ لیے تھے۔ س۔ تمھارا دل اوسوقت گواہی نہین دیتا تھا کہ تمکو جھوٹ نہ بولنا چاہیے۔ ج۔ نہین۔ مین نے اون سے اصلی حال نہین بیان کیا تھا۔ س۔ پس اسکو بھی تم قسمت پر حوالہ کرو کہ تمھاری قسمت مین تھا کہ کرنیل فیر صاحب کے سامنے بہت سا جھوٹ بولو۔ ج۔ ہان میری قسمت مین ہی تھا مین کیا کرون۔ س۔ تمھارا کیا مذہب ہے۔ ج ہندو۔ س۔ مین ان باتون سے بخوبی واقف نہین ہون۔ منجملہ اور جھوٹ باتون کے کیا تمھاری قسمت مین یہ بات تھی کہ تم فیضو پر تہمت لگاؤ۔ ج ہان۔ مین نے یہی بیان کیا۔ س۔ تم جانتے تھے کہ فیضو بے گناہ ہے۔ ج۔

فیضو اور ایک مسلمان آیا کرتے تھے سالم بھی آیا کرتا تھا۔ س۔ مین پھر سنون تمنے کیا
کہا۔ ج۔ فیضو اور سالم آیا کرتے تھے۔ اور ایک پادری صاحب بھی بنگلہ پر آیا کرتے تھے
سالم کی عادت تھی کہ فیضو کے مکان پر جاکر بیٹھا کرتا تھا اسیوجہ سے مین نے اوسکا نام لیا
س۔ پادری صاحب کو شربت مین زہر کے ڈالنے سے کیا غرض تھی۔ ج۔ فیضو کا مکان
رزیڈنسی کے احاطے مین تھا اکثر لوگ اوسکے مکان مین جاکر بیٹھا کرتے تھے س۔ پس اسوجہ
سے تمنے فیضو پر تہمت لگائی۔ ج۔ چونکہ رزیڈنسی کے کل ملازمون نے اوسکا نام لیا تھا اسواسطے
مین نے بھی اوسکا نام لکھایا۔ س۔ پس اسی غرض سے ہمنے خیال کیا کہ تمھارے اظہار بھی
اور لوگون کے اظہار سے مطابق ہون۔ ج۔ ہان۔ س۔ تم جانتے تھے کہ وہ بیان تمھارا
بالکل غلط تھا۔ ج۔ ہان مین نے جھوٹ بیان کیا تھا۔ س۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ تمنے اور
راوجی نے اس قدر اتفاق کیا تھا کہ فیضو کو مجرم بناؤ۔ ج۔ ہمنے باہم اتفاق نہین کیا۔ س۔ تم جانتے ہو
کہ راوجی نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ج۔ کل ملازمون نے ایسا ہی بیان کیا تھا۔ س۔ کیا راوجی سے اور تمسے
قبل اظہار کے کچھ گفتگو ہوئی تھی۔ ج۔ نہین وہ قبل میرے اظہار کے قید ہوگیا تھا۔ س۔ مگر وہ ۱۰ تاریخ
سے پہلے قید نہین ہوا تھا تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ اور نوکرون نے فیضو کا نام لیا تھا۔ ج۔ عبداللہ اور
پیدرو اور ایک مسلمان حمال نے فیضو کا نام لیا تھا۔ س۔ مین خیال کرتا ہون کہ تم نہین
جانتے تھے کہ راوجی اور اور نوکرون نے مہاراجہ صاحب کو اس جرم مین شریک کیا ہے۔
ج۔ مین واقف نتھا۔ س۔ مگر ہم جانتے ہین کہ تم واقف تھے کہ راوجی نے مہاراجہ صاحب
کو جرم مین شریک کیا۔ ج۔ نہین۔ س۔ مین خیال کرتا ہون کہ جو کچھ تمنے آج بیان کیا
وہ بالکل صحیح ہے اور بجز سچ کے اور کچھ تمنے بیان نہین کیا۔ ج۔ ہان۔ آج بجز سچ کے
مین نے اور کچھ بیان نہین کیا بعدہ ممبران کمیشن نے ٹفن کھانے کے واسطے برخاستگی کی
ٹفن کھانے کے بعد جب ممبران کمیشن پھر اجلاس پر آئے تو سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے
نرسو گواہ سے پھر سوالات کرنا شروع کیے۔ س۔ تمسے مہاراجہ صاحب سے کل کے مرتبہ
ملاقات ہوئی۔ ج۔ پانچ چھہ مرتبہ۔ س۔ یہ تمکو خوب یاد ہے مگر صحیح تعداد بتاؤ۔ ج۔
شاید پانچ دفعہ۔ س۔ مہربانی کرکے میرے سوال کا صاف جواب دو۔ مین شاید نہین جانتا

ج - مین جانتا ہون کہ پانچ مرتبہ - س ہان مین بھی ایسا ہی جانتا ہون - مگر جب تم سے اول تین مرتبہ مھاراجہ صاحب سے ملاقات ہوئی تھی تو کچھہ ذکر زہر کا آیا تھا یا نھین
ج - نھین س جب تمھاری چوتھی مرتبہ مھاراجہ صاحب سے ملاقات ہوئی تھی تو اوس وقت کون کون شخص تھا - ج - یشونت راؤ - سالم - مھاراجہ صاحب - راؤجی اور مین تھا -
س - اس ملاقات مین یہ بات قرار دی گئی تھی کہ پوڑیہ تمکو بھیجی جاے گی - ج - ہان -
س - اگر یاد ہو تو مھینا اور تاریخ بیان کرو - ج مجھکو نہ تاریخ یاد ہے نہ مھینا - س اگر تاریخ اور مھینا نھین بیان کر سکتے تو یہ بتاؤ کہ زہر دیے جانے سے کس قدر پہلے یہ گفتگو ہوئی تھی - ج ایک پوڑیہ ۵ ۶ - روز پہلے اور دوسری پوڑیہ سات آٹھہ روز پہلے -
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے مترجم سے کہا کہ شاید تم صحیح صحیح ترجمہ نھین کرتے ہو ہرچند مین تمھاری زبان سے ناواقف ہون لیکن مجھکو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے مترجم کرسٹچی نے جواب دیا کہ میرا افسر مترجم میری طرف سے جواب دیتا ہے اوس سے دریافت کیجیے کہ مین نے ترجمہ غلط کیا یا صحیح - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ گواہ سے دریافت کرو کہ جب اول مرتبہ زہر کا ذکر آیا تو وہ بخوبی سمجھتا تھا کہ صاحب کے زہر دینے کا یہ ذکر ہے
ج - ہان - س کیا اول ہی مرتبہ تمھارے روبرو ایسا تذکرہ ہوا تھا - ج - ہان -
س - تمھارے روبرو اول مرتبہ یہ ذکر ہوا تھا - ج - ہان میرے روبرو اول مرتبہ یہ ذکر ہوا تھا شاید راؤجی کے روبرو اوس سے پیشتر بھی ہوا ہوگا - س تم مھاراجہ صاحب کی ملاقات کے واسطے پھر بھی گئے تھے - ج - ہان دسہرہ کی تعطیلون مین جبکہ دوسری پوڑیہ مجھکو ملی تھی - گیا تھا - س اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چوتھی ملاقات پر تمکو ایک پوڑیہ دی گئی اور ایک پوڑیہ پانچوین ملاقات پر - ج ہان صاحب - س جب چوتھی ملاقات پر تمکو پوڑیہ دی گئی تھی اور وہ کارگر نھین ہوئی تو تمکو پانچوین ملاقات پر پوڑیہ دی گئی - ج ہان مھاراجہ صاحب مجھپر خفا ہوے اور دوسری پوڑیہ مجھکو دی - س اب تم مجھے بیان کرو کہ جب آخر مرتبہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا اوس سے کے روز پہلے مھاراجہ صاحب سے تمھاری ملاقات ہوئی - ج پانچ یا سات روز پہلے - مگر مجھکو خوب یاد نہین ہے -

س - تمنے راوجی سے دریافت کیا تھا کہ تمکو جو چوتھی ملاقات مین پوڑیہ ملی اوسکو تمنے کیا کیا - ج ہان مین نے دریافت کیا تھا کیونکہ سالم مجھسے روز پوچھا کرتا تھا - راوجی نے مجھسے کہا کہ مین نے پوڑیہ کو ڈال دیا مگر کچھہ کارگر نھین ہوئی اسکو مین کیا کرون - س جب تمھارے حاکم کو زہر دیا جاتا تھا تو تمنے کچھہ عذر کیا تھا - ج - کس کے روبرو - س - راوجی سے - ج نہین - س تم کھتے ہو کہ راوجی نے تمکو پھوڑا دکھایا تھا کیا اوسنے یہ پھوڑا قبل آخر ملاقات مھاراجہ صاحب کے دکھایا تھا یا بعد ملاقات کے - ج قبل یا بعد مجھکو یاد نھین - س جو شیشی راوجی کو دی گئی تھی وہ تمنے دیکھی تھی - ج - ایک شیشی صندوق کے نیچے بنگلہ مین رکھی ہوئی دیکھی تھی - س جب وہ دی گئی تھی تمنے شیشی کو دیتے ہوے دیکھا تھا - ج کچھہ دبا تھا مین نے بخوبی نھین دیکھا کہ پوڑیہ تھی یا شیشی تھی مین آگے تھا اور راوجی پیچھے کھڑا تھا - س - پوڑیہ تھی یا نھین - ج - مین نھین کھہ سکتا کہ پوڑیہ تھی یا نھین - س یہ تمھارا بیان اخیر مرتبہ کا ہے - ج - ہان - س تمنے دریافت کیا تھا کہ راوجی نے اوسکو کیا کیا - ج - مجھکو یاد نھین ہے کہ مینے اوس سے دریافت کیا ہو مگر مجھکو یاد ہے کہ راوجی نے وہ پھوڑا جو اوسکے پیٹ مین ہو گیا تھا مجھکو دکھایا تھا - س سوا اس شیشی کے تمنے کوئی شیشی اور بھی دیکھی تھی ج نھین - س - تمسے راوجی نے کہا کہ شیشی کا استعمال مین نے کیا - ج - یہ مجھکو یاد نھین کہ اوسنے استعمال کرنے کا ذکر مجھسے کیا یا نھین -

دوبارہ اظہار جو ایڈوکیٹ جنرل نے نرسو کے لیے

س - تمنے ابھی سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب سے کہا کہ شیشی بنگلہ مین صندوق کے نیچے رہا کرتی تھی - ج - ہان - س تمھاری غرض بنگلہ کہنے سے رزیڈنسی کا مکان ہے - ج - ہان - س تمنے یہ شیشی خود دیکھی تھی - ج - مین نے خود دیکھی تھی - س - تمکو یاد ہے کہ تمنے وہ شیشی اول مرتبہ کب دیکھی تھی - ج مین نے صرف ایک مرتبہ دیکھی تھی بخوبی یاد نھین کہ کب دیکھی تھی - س تمکو یاد ہے کہ کسوقت تمنے یہ شیشی دیکھی تھی - ج - راوجی نے مجھکو شیشی دکھائی تھی اور کہا تھا کہ اسمین دوا ڈال کر اور بخوبی پانی

مین ملا کر شربت مین ڈالیجاے گی س ۹ - نومبر سے کتنے دن پہلے تمکو شیشی دکھائی تھی
ج - مجھکو بخوبی یاد نہین س - تم کہتے ہو کہ مجھکو یاد نہین ہے کہ راوجی اور رزیڈنسی
کے نوکرون نے مہاراجہ صاحب پر جرم ثابت کرنا چاہا تھا یا نہین ج - ہان - مین کہتا
ہون کہ مین نہین جانتا - س - تمکو معلوم ہے کہ کمیشن کے روبرو کس کس شخص کے اظہار
لیے گئے ہین ج - مین پہرے مین تھا اور آج پہرے سے نکلا ہون مجھکو کس طرح معلوم
ہوتا - س - تمسے کسی شخص نے کہا کہ کس کس گواہ کے اظہار ہو چکے ہین ج - نہین میرے
پاس کوئی شخص آنے نہین پاتا دور سے مجھکو روٹی پھینک دیجایا کرتی تھی - س - سرڈنکر راؤ
نے کہا کہ تم ۴ - ۳ - برس کے نوکر ہو کمیشن کی نشست سے پہلے بھی تم کبھی مہاراجہ صاحب
کے پاس گئے تھے - ج - مین کبھی نہین گیا جب اس سے پہلے کمیشن بیٹھی تھی اوسوقت سے
مین نے مہاراجہ صاحب کے پاس جانا شروع کیا - س - سرڈنکر راؤ نے کہا کہ تم کھانڈی راؤ
کے پاس بھی دسہرہ کا انعام لینے کے واسطے جایا کرتے تھے - ج - نہین - س - کیا تم صحیح صحیح
بیان کرتے ہو - ج ہان صحیح صحیح بیان کرتا ہون اوس زمانے مین انعام دینے کا قاعدہ
دربار مین نتھا چند سردار براہ راست انعام دیا کرتے تھے س جب مہاراجہ صاحب نے
تمکو زہر دینے کی ترغیب دی تھی اور تم جانتے تھے کہ یہ بات نہایت بری ہے تو تمنے اپنے
لڑکے بالون کے واسطے کچھ انتظام کر لیا تھا - ج مین مہاراجہ صاحب کے زبانی وعدہ پر
قائم رہا - س تم جانتے ہو کہ کسی شخص کو زہر دینے کا بہت بڑا جرم ہے پس مہاراجہ صاحب
دس بارہ آدمیون کے روبرو کیونکر ایسی گفتگو کرتے ج دس بارہ آدمی نتھے صرف دو
آدمی تھے یعنی مین اور راوجی - س جس قدر سنکھیا دی گئی وہ کم تھی یا زیادہ تھی اور
کیا تین دفعہ دی گئی - ج - مین نے اپنی عمر مین کبھی کسیکو سنکھیا نہین دی - مین نے
راوجی کو سنکھیا دیدی تھی - س جب اول مہاراجہ صاحب سے تمھاری ملاقات ہوئی تھی
تو مہاراجہ صاحب نے تمکو پچا کہا تھا - پس پچا کہنے کے بعد بھی ایسا معاملہ تمھارے سپرد
کرنے - ج راوجی نے سمجھا دیا تھا کہ اب بچپن نہ کرے گا اسوجہ سے یہ کام میرے سپرد کیا گیا
س تم ہندو ہو - ج ہان - س - کون ہندو ہو ذات کیا ہے - ج - تلنگی کماتی ہندو ہون

س۔ تمکو پولیس کا خوف ہے۔ ج۔ کسو جہ سے۔ س۔ سچ کہنے کے واسطے۔ ج۔ سچ کے کہنے مین کیا خوف کرنا چاہیے۔ س۔ تمکو یقین ہے کہ تم خود خطاوار ہو۔ ج۔ ہان میری بدنصیبی ہے مجھکو بھی اس معاملے سے تعلق ہے مین کیا کرون میری کمبختی ہے۔ س۔ اگر سرکار تمھاری خطا معاف کریگی تو خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہوگے۔ ج۔ سرکار چاہے معاف کرے یا نہ کرے سرکار میری مان باپ ہے جو چاہے سو کرے۔ س۔ مسٹر ملول صاحب نے کہا کہ اگر سرکار معاف کردے تو اور بھی تم سچ کہو۔ ج۔ مین اسوقت بھی سچ کہہ رہا ہون اس سے زیادہ اور کیا سچ کہونگا۔ س۔ سر دنکر راو نے کہا کہ بھلا اگر سرکار معاف کردے تو جو کچھ باقی رہ گیا ہو وہ بھی بیان کروگے۔ ج۔ اس سے بڑھکر اور کیا سچ بیان کرونگا اوسوقت سے سچ کہہ رہا ہون سرکار میری مان باپ ہے چاہے پھانسی دیدے۔ س۔ سر ونکر راو نے کہا کہ جس شخص کے پاس تمنے ۳۵ برس نوکری کی تمنے اوسی کو زہر دینا چاہا۔ جو کچھ تمکو اور سچ کہنا ہو خدا کو حاضر ناظر سمجھکر بیان کرو۔ ج۔ مجھکو خوف نہین ہے مین سچ کہتا ہون اور خدا کو حاضر ناظر سمجھتا ہون۔

صاحب پریسیڈنٹ نے مترجم سے کہا کہ تمنے گواہ سے یہ کہا ہے کہ خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہو۔ مترجم نے کہا ہان۔ اور گواہ نے بھی کہا کہ خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہتا ہون۔

اظہار جگا بھگوان گواہ

جگا گواہ بلایا گیا اور مسٹر انوزارڈی صاحب نے اوسکے اظہار لیے اوسنے بیان کیا کہ مین رزیڈنسی کا پنکھے والا ہون مین راوجی حوالدار اور نرسو جمعدار کو جانتا ہون مین سالم اور یشونت راو سے بھی واقف ہون یشونت راو کا مکان بھی جانتا ہون شہر مین اوسکا مکان ہے۔ راوجی کے ساتھ دو تین مرتبہ مین گیا تھا جب مین یشونت راو کے مکان پر گیا تو اوسکے کارکن نے مجھکو پانسو روپیے دیے تھے سو روپیے میرے پاس رکھوائے گئے اور چار سو روپیے راوجی حوالدار سے گئے تھے یشونت راو کے کارکن نے یہ روپیے راوجی کو دیے تھے اول مرتبہ جب راوجی مہاراجہ صاحب کے پاس گئی تھے اوسکو چودہ یا پندرہ مہینے کا عرصہ گذرا دوسری مرتبہ جب مین راوجی کے ساتھ گیا تو اول مرتبے سے آٹھہ

سات مھینے کے بعد گیا تھا اوس مرتبہ آٹھ یا سات بجے رات کا وقت تھا مین نے تینون
اور راوجی اور سالم اور نرسو جمعدار کو وہان دیکھا تھا جب ہم لوگ وہان پہونچے تو مجھکو
نیچے چھوڑ گئے اور سب لوگ اوپر چلے گئے یہ لوگ نظر باغ کے راستہ سے گئے تھے دو گھنٹے
کے بعد یہ لوگ اوپر سے اوترے مجھکو ایک مرتبہ سے زیادہ کبھی روپیہ نہین ملا (گواہ کو ایک
کاغذ دکھایا گیا اوسنے اقبال کیا کہ میرا لکھا ہوا ہے گواہ سے کہا گیا کہ اسکو تم ہی پڑہو)۔
گواہ نے کہا کہ مین نے یہ کاغذ نرسو جمعدار اور راوجی کے کہنے سے لکھا تھا۔ جو کچھ وہ بتلاتے
تھے مین لکھا کرتا تھا بعد لکھنے کے کبھی نرسو کو دیدیتا اور کبھی راوجی کو۔

ایڈوکیٹ جنرل نے صاحب پریسیڈنٹ سے کہا۔ کہ مائی لارڈ۔ یہ چٹھی بطور شہادت کے
منظور کیجاے بشرطیکہ سارجنٹ ہیلن ٹائن صاحب منظور کرین یہ چٹھی سالم کے گھر سے ملی تھی
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے منظور کیا اور صاحب پریسیڈنٹ کی اجازت سے یہ چٹھی
شہادت مین داخل کی گئی۔ اس چٹھی پر حرف ایکس کا نشان ہوا۔

مسٹر انورارٹی صاحب نے مندرجہ ذیل چٹھی کا ترجمہ پڑہا۔ آج بھاؤ پوناکر آیا اور اوسنے
صاحب سے بیان کیا کہ مھاراجہ نے ایک نئی جورو کی ہے اوسکا نام گنگا بائی ہے اوسکا باپ
دہوبی تھا مھاراجہ نے حکم دیا ہے کہ سات ہزار روپیہ نذرانہ میں محال سے اوسکو دیے جائین
اور وہ آدمی نالش کرنے کو آئے ہین مگر کسی نے اونکی نالش کی سماعت نہین کی۔

دوم۔ باپو صاحب گیکوار آئے تھے صاحب نے پوچھا کہ تم کیسے ہو اونھون نے کہا کہ صاحب
کی دعا سے اچھا ہون۔ بعدہ صاحب نے دریافت کیا کہ تم اپنے کام کیواسطے دادا بھائی اور شیودین
اور شاید شہاب الدین کے پاس جاتے ہو باپو صاحب نے سنکر جواب دیا کہ میرے جانے کی اونکے
پاس کیا حاجت ہے جبتک آپ موجود ہین مین کسیکو کچھ نہین سمجھتا یہ لوگ انصاف اور انتظام
سے واقف نہین ہین وہ لوگ آپسمین بیٹھ بیٹھ کر مشورہ کیا کرتے ہین۔

سیوم۔ مسمی بھاؤ پوناکر نے صاحب سے کہا کہ توپون کی آواز سنکر بہت لوگ خوش ہوے
اور آپس مین جمع ہو کر کہنے لگے کہ کوئی بڑا صاحب آیا ہے اور خوش ہوے کہ اب ہماری
داد و فریاد سنی جاے گی۔ صاحب نے کہا کہ یہ جنرل صاحب ہین جو احمد آباد سے پلٹن کے

ملاحظے کے واسطے آئے ہین۔
چہارم۔ رکھما بائی کے بہائی نے عرضی دی ہے کہ میری بہن مجھ کو ملے۔ صاحب اوس سے بہت ناراض ہوے۔ پنجم۔ مین کل آؤن گا اور اپنے ساتھہ کو اُس جی کو لاؤن گا۔ سالم کو بھیجدیجیے۔ دو چیٹھی اور بھی اس گواہ کو دکھائی گئین اوسنے کہا کہ مین ان سے واقف نہین ہون نہ میری لکھی ہوئی ہین۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو اس گواہ سے کچھ سوال کرنا نہین ہے۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مین نے کچھہ کاغذات دربارہ کرنیل فیر صاحب کے منگوانے کا وعدہ کیا تھا اور گورنمنٹ کو تاربرقی بھیجی تھی مگر اوس کاغذ کے برآمد ہونے مین کسی قدر دقت ہے شاید گورنمنٹ کے دفتر سے وہ کاغذ نہ ملے۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ مین نے آپ پر ظاہر کردیا ہے کہ مین کوئی بات ایسی پیش کرنا نہین چاہتا جس سے بدمزگی ہو مین اس کاغذ کی نقل دون گا اگر کرنیل فیر صاحب اوسکو پڑھ کر کہین کہ یہ نقل صحیح ہے تو وہ کافی ہوگا دوبارہ کرنیل فیر صاحب کے اظہار کی ضرورت نہوگی۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ بات مناسب ہے جب کرنیل فیر صاحب اوس نقل کو دیکھ کر تسلیم کرین تو وہی نقل ممبران کمیشن کو دیدی جاے۔

اظہار مسمی کاربھائی امان سنگہ گواہ کے

کاربھائی امان سنگہ بلایا گیا اور ایڈوکیٹ جنرل نے اوسکے اظہار لیے اوسنے بیان کیا کہ مین نیکھہ والا ہون پچھلے سال نیکھے والون مین نوکر تھا مگر امسال نوکر ہوا ہون۔ چپراسیون کے حوالدار کو مین جانتا ہون مین رات کے وقت شہر کو کئی مرتبہ اوسکے ساتھہ گیا تھا مجھکو ایسا یاد ہے کہ پانچ چھہ دفعہ شہر کو گیا ہون مگر یاد نہین کہ کتنے روز ہوے۔ جب وہ مہاراجہ صاحب کے پاس جاتا تو اول یشونت راؤ کے مکان پر جایا کرتا تھا مین نہین کہہ سکتا کہ کئی مرتبہ مہاراجہ صاحب کے پاس اون کے ساتھہ گیا جب وہ لوگ مہاراجہ صاحب کے پاس اوپر کے مکان کو جاتے تھے تو مجھکو نیچے چھوڑ جاتے تھے۔
صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ کون کون آدمی تمھارے ساتھہ جایا کرتے تھے۔

گواہ نے کہا کہ راؤجی - سالم - نرسو جمعدار اور یشونت راؤ جایا کرتے تھے -

سوالات جرح سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب

س - رزیڈنسی مین کتنے دن تک تم پنکھے والون مین نوکر رہے - ج - اخیر مرتبہ پندرہ بیس روز نوکر رہا لیکن مین پہلے بھی نوکر رہ چکا ہون - س - میری غرض یہ ہے کہ تم کتنے دنون تک پنکھے والے رہے - ج مین دو مرتبہ - ایک مرتبہ ایک مہینے اور دوسری مرتبہ پندرہ یا بیس روز تک - س - اول مرتبہ تم کسکو کھینچتے ہو - ج - جب پنکھے چلنا شروع ہوے تھے - س - کوئی تاریخ بتاؤ کب چلنا شروع ہوے تھے - ج - ہولی کی تعطیلون کے بعد - س اخیر ہولی کی تعطیلون کے بعد - ج ہان - س تم کہتے ہو کہ مین ایک مہینے تک نوکر رہا - ج ہان - س دوسری مرتبہ کب نوکر ہوے - ج جب پنکھے کا موسم ختم ہونے کو تھا - س - نوکر ہونے سے پہلے راؤجی اور نرسو کو جانتے تھے - ج - ہان مین جانتا تھا - س - تم قسم کھا سکتے ہو - ج - ہان - س - پس نوکری سے قبل اونکو جانتے تھے - ج - ہان - مگر جب سے نوکر ہوا اونکو زیادہ جاننے لگا - س - تمنے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو بیان کیا تھا کہ تم کبھی زینے کے نیچے ٹھہرتے تھے اور کبھی زینے کے اوپر جاتے تھے - کیا یہ بات صحیح ہے - ج - ہان صحیح ہے - س تم کب سے حوالات مین ہو - ج ڈھائی مہینے ہوے - س کس وجہ سے حوالات مین ہو - ج گواہی دینے کے واسطے - س تمنے سچ کہا اس لیے تم قید کیے گئے - ج - ہان - س تم خانصاحب کی حراست مین کے روز رہے - ج - تین روز - بعدہ سوٹر صاحب کے پاس رہا - س پس جو کچھہ تمنے بیان کیا اوسکو قبول کرائے ہوے تین روز خانصاحب کو گئے - ج - اوخون نے مجھے ایک روز کچھہ بھی نھین کہا - س - تمھارے ساتھہ جگا بھی رہتا تھا - ج مین نے اوسکو نھین دیکھا مین تنہا رہا کرتا تھا - س تمنے جگا کا بیان سنکر اپنا اظہار دیا تھا - ج - نھین - ج - کیا جگا بھی قید تھا - ج - ہان -

سوالات جو صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کیے

س - اول روز تمسے کسی نے کچھہ دریافت نھین کیا اور تمکو تمھارے گھر جانے دیا -

ج - مجھسے شام کے وقت دریافت کیا گیا تھا مگر گھر جانے کی اجازت ہو گئی تھی پس دوسرے روز بھی تسے کچھہ دریافت ہوا تھا - ج - مجھسے کچھہ دریافت نہین ہوا - س تیسرے روز مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو کچھہ اظہار دیا تھا - ج - ہان - س - اوسیوقت سے تم حراست مین ہو - ج نہین دوسرے روز سے - س - اوسوقت سے تم برابر حراست مین ہو - ج ہان جب سے کہ مہاراجہ صاحب پکڑے گئے ہین - اوسکے دوسرے روز سے - بعد اس کے صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اب چار بج گئے ہین - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اب عدالت کل جمع ہو گی -

اجلاس روز دہم

گیارہ بجے حسب معمول کمیشن کی نشست ہوئی - عالیجناب مہاراجہ سیندھیا اور راجہ سر ٹی مادہو راؤ موجود تھے سر لوس پیلی صاحب دوپہر سے پہلے آئے تھے لیکن بعد دوپہر کے شریک نہین ہوے اظہار راوجی بانہ تو تم گواہ کے شروع ہوے اوس کے اظہار مسٹر الوراری کی تحقیقات نے لیے - اونسے بیان کیا کہ مین خشت پز ہون راوجی حوالدار رزیڈنسی کو جانتا ہون - دیوالی سے پہلے اونسے مجھسے کچھہ زیور کے بنوانے کے واسطے کہا تھا چنانچہ مین نے اوسکے ہمراہ جاکر شیولال زرگر کا مکان بتادیا - زیور مفصلہ ذیل بنوایا گیا تھا -

ایک جوڑی پانون کے کڑون کی - ایک کنٹھی - ایک جوڑی کنگن - دو چھلے سونے کے وزنی ایک تولہ - ایک کندھنی لڑکے کی - ایک جوڑی کڑہ لڑکے کی پاون کی - کاتک کے مہینے مین یہ زیور بننا شروع ہوا تھا جو چیز تیار ہوتی گئی راوجی کو ملتی گئی - عدالت مین جو کاغذ پیش ہے سنار کا حساب ہے -

صاحب پریسیڈنٹ نے سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب سے پوچھا کہ آپ کو اس حساب کے داخل ہونے مین کچھہ عذر ہے اونھون نے جواب دیا کہ نہین لیکن سنار اس حساب کی تصدیق کے واسطے بلایا جاے -

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س - کیا وجہ ہے کہ راوجی نے یہ زیور تمھاری معرفت بنوایا - ج - مین شہر کے اندر رہتا تھا

اور راوجی کو مین جانتا تھا مجھسے راوجی نے دریافت کیا تھا کہ تم کسی سنار سے واقف ہو
مین نے کہا ہان جانتا ہون س یہ سنار کہان رہتا ہے۔ ج سڑک پر پیپل کے درخت کے نیچے
رہتا ہے س کیا اوس جگہہ راوجی بھی رہتا ہے۔ ج نہین وہ شہر مین نہین رہتا ہے۔

اظہار شیولال وتل

شیولال وتل بلایا گیا اور ایڈوکیٹ جنرل نے اوس کے اظہار لیے اوسنے بیان کیا کہ مین سنار ہون میرا مکان گنپت راو مہادیو کے مکان کے قریب ہے یعنے اوس سڑک پر جو شہر کے باہر ہے مین کیمو مین نہین رہتا ہون مین راوجی بانرو تم کو جانتا ہون اوس سے میری ملاقات ہے اوسنے کچھ زیور کسی شخص کے واسطے بنوایا تھا جسکے واسطے یہ زیور بنا تھا وہ ایک پٹہ والا ہے راوجی اوسکا نام ہے وہ صاحب کے پاس رزیڈنسی مین نوکر تھا میری حساب بہی سے معلوم ہوگا کہ مین نے کیا کیا اوسکا زیور بنایا ہے یہ میری ہی حساب بہی ہے جو رکھی ہے لکھنا پڑھنا مین نہین جانتا دوسرے شخص سے لکھوالیا کرتا تھا۔

س۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا چونکہ تم لکھنا پڑھنا نہین جانتے اسلیے تم سب حساب کتاب زبانی یاد رکھتے ہوگے ج۔ گواہ نے بیان کیا کہ مین یہ حساب نہین پڑھ سکتا آپ خود پڑھیے یا اور کسی سے پڑھوایے اور کہا کہ دیوالی سے پہلے راوجی نے ایک جوڑی پانون کے کڑے کی ایک کنٹھی۔ ایک جوڑی کنگن اور اور کچھ چیزین بنوائی تھین جو چیز تیار تھی۔ راوجی کے پاس بھیج دیتا تھا مجھکو یاد نہین کہ دیوالی کے دس پندرہ روز قبل یہ زیور بن گیا تھا۔ یا دیوالی کے بعد تک بنا جو زیور کہ اسوقت یہان موجود ہے اوسمین ایک زنجیر سونے کی نہین ہے جو مین نے بنائی تھی تین سو یا چار سو کچھ روپیہ کا زیور بنایا تھا مجھکو زبانی یاد نہین حساب مین درج ہے مجھکو کل روپیہ مع مزدوری کے مل گیا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو اس گواہ سے کچھ دریافت کرنا نہین ہے۔

اظہار ولب منوداس

اس شخص کے اظہار مسٹر انورارتی صاحب نے لیے اوسنے بیان کیا کہ مین سنار ہون اور راوجی کو جانتا ہون مین اور راوجی ایک ہی بازار مین رہتے تھے مین نے راوجی کو واسطے

چار چیزین بنائی تھین انوکا نام کرفی ہے اور وہ کان مین پہنے جاتے ہین اور اس زیور کی زنجیرین بھی بنائی تھین۔ سوا اس کے کچھ زنجیرین اور بھی کانون کے واسطے بنائی تھین جب قدر مین نے راوجی سے روپیہ پایا اوسکا حساب میرے پاس موجود ہے۔ یہ بھی جو رکھی ہوئی ہے میرے حساب کی ہے رسّی دیکھو گیارہوین اساڑہ سدی مین کیا لکھا ہے سچ گیارہوین اساڑہ سدی تاریخ لکھی ہے کہین سمبت نہین لکھے شاید سمبت ۱۹۳۱ ہون گے۔ اسمین کچھ رقمین لکھی ہین جنکی میزان گیارہ روپیہ آٹھ آنہ ہے۔ سوا اس کے اور بھی چند رقمین مفصلۂ ذیل لکھی ہین۔

ساتوین اساڑہ بدی مین عہ پھر عہ لکھے ہین۔ نوین اساڑہ بدی عہ پھر عہ سونے کی زنجیرون کے واسطے دیے گئے تھے دسوین تاریخ کو آٹھ روپیہ اور دیے گئے مین نے کل مبلغ لوبہ پائے تھے چنانچہ مین نے راوجی کے واسطے دو چھلے۔ دو بالی۔ دو کانون کی زنجیرین بنائی تھین۔ سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ اس گواہ سے مجھکو کچھ سوال نہین کرنا ہے۔

اظہار ولپت گوبند رام

ولپت گوبند رام بلایا گیا اور ایڈوکیٹ جنرل نے اوسکے اظہار لیے اوسنے کہا کہ مین یشونت راو کو جانتا ہون وہ گیکواڑ کا نوکر ہے مین اوسکے پاس سوا تین برس سے نوکر تھا صندوق وغیرہ کی کنجیان میرے پاس رہا کرتی تھین جو کچھ وہ کہتا تھا مین کیا کرتا تھا۔ مین اوسکا کارکن تھا مین بگا اور راوجی کو پہچانتا ہون اگر وہ میرے روبرو آئین تو مین اونکو فوراً پہچان لون چنانچہ عدالت نے اونکو بلایا۔ گواہ نے کہا کہ یشونت راو کو مین نے ایک مرتبہ بارہ یا چودہ مہینے ہوے اوسوقت دیکھا تھا رات کے آٹھ بجے دونون میرے مکان پر آئے تھے اور پانچ سو روپیہ سکہ بڑودہ کے بموجب حکم یشونت راو کے راوجی اور بگا کو دیے تھے یشونت راو اوسوقت مکان کے اوپر تھے۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو اس گواہ سے کچھ سوال نہین کرنا ہے۔

اظہار جگن لال جمعدار دو اس گواہ

اس شخص کے اظہار مسٹر انوراربی صاحب نے لیے اوسنے بیان کیا کہ مین اجراے فوجداری

بڑودہ کا نوکر ہون مین سالم کو جانتا ہون وہ گیکوار کا نوکر ہے جس روز گیکواڑ کے پولیس کا گارد
اوسکے مکان پر مقرر ہوا تھا شاید تاریخ ۲۳ - دسمبر کی تھی وہ دن مجھکو یاد نہین گارڈ کے
مقرر ہونے سے ایک روز پہلے اوسکے مکان پر ہر مزجی آرٹو اسیر ڈ دیا کے ساتھ مین گیا یہ
حضور فوجدار ہین اور مکان کی تلاشی لینے کے واسطے گئے تھے بمبئی کے پولیس کا ایک حوالدار
بھی ساتھ تھا اس بات کے لکھنے پر میر امام علی حوالدار عدالت مین بلائے گئے گواہ نے کہا
یہی شخص اوس روز ہمارے ساتھ گیا تھا حضور فوجدار گیکواڑ کی سرکار مین نوکر تھے جب
سالم کے گھر کی تلاشی ہوئی تو ایک رومال مین کچھ کاغذ بندھے ہوے ملے اون کاغذونکو
حضور فوجدار اپنے مکان پر لے گئے اور اونکو بند کرکے مُہر لگا دی اوسپر ایک ٹکٹ لگاکر
لکھ دیا کہ یہ کاغذ سالم کے مکان سے برآمد ہوے گواہ کو ایک رومال دکھاکر پوچھا گیا کہ
وہ رومال یہی تھا گواہ نے کہا کہ مین بخوبی نہین کہہ سکتا کہ یہی تھا بعد اس کے پھر اوس سے
کہا گیا کہ تم بخوبی غور سے دیکھو کہ یہی رومال ہے جب گواہ نے غور سے دیکھا تو کہا کہ ہان
وہ رومال یہی ہے - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو اس گواہ سے کوئی سوال نہین کرنا ہے

اظہار میر امام علی گواہ

میر امام علی کے اظہار مسٹر انورارٹی صاحب نے لیے اونسے بیان کیا کہ مین بمبئی کی پولیس کا
حوالدار ہون جب ہرمزجی اور راسیر ڈ دیا سالم کے مکان مین تلاشی کے واسطے گئے تھے
مین اون کے ہمراہ تھا میرے روبرو ایک پولندہ کاغذون کا ملا تھا اس پولندے پر
اوسوقت مہر کردی گئی اور صاحب کے دکھانے کے واسطے ایک پہرے کے ہمراہ لایا تھا یہ
پولندہ سالم اور منی بہائی کے روبرو کھولا گیا تھا جبتک پولندہ نہین کھولا گیا وہ پولیس
کے پہرے مین تھا - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اس گواہ سے مین کچھ دریافت نکرونگا

اظہار منی بہائی جس بہائی

منی بہائی جس بہائی جو رزیڈنسی کے ایک ہندوستانی اسسٹنٹ ہین بلائے گئے اور مسٹر
انورارٹی صاحب نے اون کے اظہار لیے اونھون نے بیان کیا کہ ۲۹ - نومبر کو جب امام علی
کاغذون کا ایک پولندہ لایا تھا مین موجود تھا اس پولندہ پر جابجا عدالت فوجداری

ڈیوڈہ کی مہرین لگی ہوئی تھین اور ایک ٹکٹ چسپان تھا اوسمین لکھا تھا کہ یہ کاغذ سالم کے مکان سے نکلے جسوقت پولندہ کھولا گیا مین اور سالم وہان موجود تھا مین نے ان کاغذون کی کوئی فہرست نہین بنائی اوسمین سے جس قدر کاغذ نکال کر علیحدہ رکھے گئے اونکی مین نے فہرست بنائی تھی جو کاغذ کہ اسوقت کمیشن مین پیش ہے اور جسپر حرف ایکس کا نشان ہے اوسی پولندے مین کا ہے اوسکی پشت پر میرے دستخط ہین اور جس قدر پولندے سے کاغذ نکالے گئے سب پر میرے دستخط ہین۔

مائی لارڈ۔ مین چاہتا ہون کہ یہ کاغذات پڑھے جائین۔ سارجنٹ بیلن تائن صاحب نے کہا کہ کسواسطے پڑھے جائین اور کیا وجہ اون کے پڑھے جانے کی ہے۔

ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ یہ کاغذ اوسطرح پڑھے جائین اور عدالت مین داخل کیے جائین جس طرح کہ وہ کاغذ داخل ہے جسپر کہ حرف ایکس کا نشان ہے ان کاغذون سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ صاحب اور رزیڈنسی کے ملازمون سے خط کتابت تھی۔ صاحب پریسیڈنٹ نے ایڈوکیٹ جنرل سے کہا کہ کیا آپ نے یہ ثابت کیا کہ جس کاغذ پر حرف ایکس کا نشان ہے اوسکا لکھنے والا کون ہے لیکن آپ نے یہ ثابت نہین کیا کہ ان چٹھیون کا لکھنے والا کون ہے

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا۔ کہ مین حضور کے روبرو یہ بات عرض کرتا ہون کہ یہ چٹھیان بطور شہادت کے داخل ہوسکتی ہین کیونکہ سالم۔ راوجی۔ اور نرسو۔ برابر چٹھیان لکھا کرتے تھے اور اسبات کا اقرار کیا کہ بخرنگل اور خمیرات کے برابر ہم چٹھیان بھیجا کرتے تھے اگر سارجنٹ بیلن تائن صاحب اسبات کا خیال کرتے ہین کہ یہ چٹھیان درحقیقت اون لوگونکی لکھی ہوئی نہین ہین بلکہ جعلی ہین تو اس امر کے ثبوت کے واسطے تدبیر کیجاے گی۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ میرا عذر بہت صاف صاف ہے۔ اول یہ بات ثابت کرنا چاہیے کہ یہ چٹھیان اونکی اجازت سے لکھی گئی ہین اور کس شخص نے لکھی ہین جبتک اس بات کی تصدیق نہوگی کس قانون کی رو سے یہ چٹھیان شہادت مین آپ داخل کرسکتے ہین۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ میرے نزدیک یہ چٹھیان شہادت مین داخل ہوسکتی ہین

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا مگر آپ نے اچھی طرح سے ثابت نہین کیا کہ یہ چٹھیان شہادت مین

داخل کرنے کے قابل ہین۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ پس معلوم ہوا کہ حضور کے نزدیک یہ چٹھیان شہادت مین داخل کرنے کے قابل نہین ہین۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا ہان میری راے یہی ہے۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ آپ اپنی یادداشت مین لکھ لیجیے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اسکو یادداشت مین لکھ لونگا لیکن آپ جانتے ہین کہ اس کمیشن کی اپیل نہین ہے آپکو یہ کہنا چاہیے کہ یہ یادداشت مین لکھی جاوین۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مین نے آپ سے صرف اس غرض سے عرض کیا کہ یہ گفتگو تحریر کرنی چاہیے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ آپکو مجھ سے یہی درخواست کرنا چاہیے۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا جو راے آپکی ہو۔

اظہار بھودرنرسی

بھودرنرسی بلایا گیا اور مسٹر انورارٹی صاحب نے اسکے اظہار لیے۔ اوسنے بیان کیا کہ پہلے مین پٹہ والہ تھا مگر اب مین رزیڈنسی کا جمعدار ہون پچھلے مہینے مین میری ترقی ہوی ہے ۱۰ دسمبر کو راؤجی کا پٹہ مجھکو مسٹر بلین فرد صاحب نے جو رزیڈنسی کے ایک اسسٹنٹ تھے دیا تھا ۲۰ دسمبر تک میرے پاس وہ پٹہ رہا یہ پٹہ ہر وقت اپنے پاس رکھتا تھا لیکن جب نہانے کو جاتا اوسوقت تھوڑی دیر مین کھونٹی پر لٹکا دیتا تھا صاحب نے دیکھنے کے واسطے مجھسے پٹہ مانگا تھا چنانچہ مین نے اون کے حوالہ کیا کمیشن مین جو پٹہ رکھا ہے وہی پٹہ ہے ہمین ایک جیب ہے بلکہ اسکو جیب نہ کہنا چاہیے اوسمین تلوار لٹکائی جاتی ہے مین اس پٹہ کی جیب سے واقف نہین ہون۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اس گواہ سے کچھ سوالات نہین کیے۔

اظہار اکبر علی

خان بہادر اکبر علی کے اظہار مسٹر انورارٹی صاحب نے لیے۔ اونہون نے بیان کیا کہ مین بمبئی کی ڈیٹکٹو (سراغ رسان) پولیس افسر ہون سوٹر صاحب کے ساتھ اس مقدمہ کی تحقیقات کے واسطے آیا تھا مین نے یہ پیٹی ۲۵ دسمبر کو دیکھی تھی مجھکو ایک پوٹریہ ملی اور مین راؤجی سے مین نے پوچھا تھا کہ جو پوٹریان گیکواڑ کے پاس سے تم لاتے تھے اونکو کہان رکھا کرتے تھے اونے مجھسے کہا کہ مین پیٹی کی جیب مین رکھا کرتا تھا مین نے اوس سے پوچھا کہ

کہ تمھارا پٹہ کہان ہے اوسنے کہا بھودرکے پاس ہے اوسوقت ہم چار آدمی موجود تھے۔ خان بہادر۔ عبدالعلی۔ راؤ بہادر رگھا نند وتل۔ اور راوجی۔ اور جس مقام پر مسٹر سوٹر صاحب ٹھہرا کرتے ہین ہم بھی اوسی جگھہ یعنی رزیڈنسی کے بنگلے مین ٹھہرا کرتے تھے جب راوجی کا پٹہ بھودر سے منگوایا بھودر اوسکو لیکر آیا اور راوسنے اپنے گلے سے اوتار کر مجھکو دیا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مین نے نہین دیکھا کہ یہ لوگ کیونکر پٹہ کو پہنتے ہین اگر گواہ پہن کر دکھائے تو دیکھون چنانچہ گواہ نے پٹہ کو پہنکر دکھایا اور بیان کیا کہ پٹہ والے اس طرح پہنتے ہین جب مین نے بھودر سے پٹہ مانگا اوسنے مجھکو اوتار کر اسطرح دیا مین نے اوسکو جابجا دیکھا اور ہر ایک مقام پر اوسکو ٹٹولا راوجی نے کہا کہ مین پڑیکو اوسی جیب مین رکھتا تھا جب ہر ایک جگھہ پر دیکھا تو میری اونگلی ایک جگھہ پر چلی گئی ٹٹولنے سے کوئی سخت چیز معلوم ہوئی اوسوقت مین نے مسٹر سوٹر صاحب کو بلایا اس پٹہ کی ایک جیب مین ایک میلہ کپڑا اتھا بھودر نے اوسکو اپنا کپڑا بتایا ایک جیب مین تھوڑا سوت تھا جب مسٹر سوٹر صاحب آئے اون کے روبرو پوڑیہ نکالی گئی اس پوڑیہ مین مثل آٹے کے کوئی سفید چیز تھی چنانچہ مسٹر سوٹر صاحب نے اوسکو کھول کر دیکھا اور وہ اپنے ہمراہ لے گئے۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ تم انگریزی بول سکتے ہو۔ ج۔ مین نہین بول سکتا ہون کیونکہ مین انگریزی نہین جانتا۔ س۔ حلفاً بیان کرتے ہو کہ تم کبھی انگریزی نہین بولتے۔ ج۔ جبکہ مین انگریزی سے ناواقف ہون تو کس طرح بول سکتا ہون۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ سیدھا سادہ جواب دو کیا تم انگریزی بالکل نہین بول سکتے ج۔ نہین مین بالکل انگریزی نہین بولتا ہون۔ س۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب پیٹی اوٹھاکر بولے اسی پاکٹ مین کہتے ہو کہ پوڑیہ ملی تھی۔ ج۔ ہان۔ س۔ جب تمھارے پاس اول پیٹی آئی تو کہتے ہو کہ یہ جیب پھٹی ہوئی تھی۔ ج۔ نہین۔ س۔ دکھاؤ کہ یہ جیب تم نے کہان سے پھاڑی تھی۔ ج۔ گواہ نے پیٹی کو اوٹھاکر دیکھایا کہ اس جگھہ سے۔ لیکن یہ نہین کہہ سکتا

کہ کس قدر پھاڑی تھی س- مین یہ بات دریافت کرتا ہون کہ تمنے جیب کو کسواسطے کاٹا تھا- ج مین نے دیکھا تھا کہ کوئی چیز سخت رکھی ہے مین دیکھنا چاہتا تھا کہ اوسمین کیا چیز ہے- س- مگر تم کہتے ہو کہ مینے سوٹر صاحب کو بلا لیا تھا- ج- ہان بعد دیکھنے جیب کے س- مگر جب تمنے دیکھا کہ جیب مین ایک پوڑیہ ہے تو مسٹر سوٹر صاحب کے بلانے کی ضرورت کیا تھی اور قبل پٹی کے پھاڑنے کے سوٹر صاحب کو تمنے کیون نہین بلایا- ج مجھکو بخوبی پوڑیہ کے ہونے کا یقین نتھا- س- مگر تم جانتے تھے کہ کوئی شے ہے کیونکہ اوس مقام تمھاری انگلیان تھین- ج ہان مین جانتا تھا کہ کوئی سخت چیز ہے لیکن پوڑیہ کے ہونے کا یقین نتھا- س جب تمنے جیب پھاڑکر پوڑیہ کو نکالا تھا تو اوسوقت بھی تمھاری واقفیت ویسی ہی تھی جیسی کہ ابتدا مین تھی- ج- نہین اوسوقت معلوم ہو گیا تھا کہ پوڑیہ ہے ابتدا کی نسبت میری واقفیت بڑہ گئی تھی- س سوٹر صاحب کے بلانے کی کیا حاجت تھی اگر بلانا منظور تھا تو پہلے بخوبی دریافت کرلینا چاہیے تھا- ج مین نے سوٹر صاحب کو صرف اس غرض سے بلایا تھا کہ اوسکو دیکھین کہ کوئی دوا ہے یا کیا چیز ہے- س- کیا یہ بات تم نہین جانتے تھے کہ مسٹر سوٹر صاحب بخوبی یقین کرینگے اور تمھارے بیان پر اونکو کچھہ نہوگا- ج- راوجی نے مجھسے پیشتر بیان کردیا تھا- س- ہان مین جانتا ہون کہ راوجی نے تم سے کہہ دیا تھا لیکن مین یہ بات دریافت کرتا ہون کہ جب تمنے پیٹی کو پھاڑ ڈالا اور تمھاری انگلیان اوس جگہہ تھین جہان سے کہ پوڑیہ نکلی تو پھر کیا وجہ تھی کہ تمنے پوڑیہ نہ نکالی اور مسٹر سوٹر صاحب کے آنے کا انتظار کیا- ج- راوجی نے مجھسے کہا تھا کہ منجملہ اون پوڑیون کے جو مجھکو ملی تھین کسیقدر دوا باقی ہے- س- میرے سوال کا جواب دیجیے کہ تمنے مسٹر سوٹر صاحب کو قبل نکالنے پوڑیہ کے کسواسطے بلایا- ج- ہان مین نے پوڑیہ نہین نکالی بلکہ مسٹر سوٹر صاحب کے آنے کا انتظار کیا- س- شاید آپکی یہ غرض ہے کہ جب تمنے اس پوڑیہ کو ٹٹولا راوجی نے تم سے کچھہ کہا- ج- نہین جب مینے پوڑیہ کو ٹٹولا تو مین اور راوجی ایک ہی جگہہ بیٹھے تھے- س- اوسوقت تمنے مسٹر سوٹر صاحب کو بلایا- ج ہان- س- ابتک تمنے میرے سوال کا جواب نہین دیا- یعنے تمنے مسٹر سوٹر صاحب

کو کیون بلایا تھا۔ ج۔ اسواسطے بلایا تھا تاکہ وہ اپنے ہاتھہ سے جیب کو کھولین۔ س۔ یہ غرض
تھی کہ جس وقت پوڑیہ نکلے مسٹر سوٹر صاحب موجود ہون۔ ج۔ ہان۔ س۔ تمھاری
یہ غرض تھی کہ جسوقت پوڑیہ نکلے کوئی شخص بطور گواہ کے موجود ہو۔ ج۔ ہان چونکہ ہمارا
افسر اعلی وہان موجود تھا اس لیے مین نے اونکو بلا لیا اگر نہوتے تو کچھہ ضرورت تھی۔
س۔ پس تمھاری یہی غرض تھی اور گواہ ہونے کی کیہکی چندان ضرورت نتھی۔ ج۔
اگر مجھکو گواہ کی ضرورت ہوتی تو تین شخص اوسوقت موجود تھے۔ س۔ وہ کون کون
شخص تھے۔ ج۔ راوجی۔ س۔ لیکن تم جانتے تھے کہ راوجی معتبر گواہ نہ تھا۔ ج۔
خان بہادر عبد العلی۔ راو بہادر گجانند وتل۔ اور مین خود تھا۔ س۔ تمکو پوڑیہ کے ملنے کا
کچھہ خیال نتھا۔ ج۔ نہین مجھکو صرف اس قدر خیال تھا کہ اس پٹی سے اور کچھہ پتہ لگے۔
س۔ جب تمکو پوڑیہ ملی ہوگی تو بڑا تعجب ہوا ہوگا۔ ج۔ ہان جب راوجی نے اوسکا ہونا
پٹی مین بیان کیا تھا۔ س۔ راوجی نے اوسوقت جبکہ تمکو پوڑیہ ملی کچھہ بیان نہین کیا۔
ج۔ مجھکو اوسوقت تک پوڑیہ مین کسی چیز کے ہونے کا خیال نتھا۔ س۔ تمکو کچھہ بھی خیال
تھا کہ اس پٹی مین کاغذکی پوڑیہ ملے گی۔ ج۔ مجھکو کچھہ خیال نتھا لیکن پٹی مین کوئی
سخت شے معلوم ہوئی۔ س۔ بغیر جیب کے پھاڑے تمکو معلوم ہوگیا کہ جیب مین کاغذکی پوڑیہ
ہے۔ ج۔ اوسوقت تک کچھہ معلوم نہین ہوتا تھا کہ یہ کاغذکی پوڑیہ ہے۔ س۔ لوگ مشہور
کرتے ہین کہ تم بڑے چالاک آدمی ہو کیا تمکو معلوم نہین ہوتا تھا کہ کاغذکی پوڑیہ ہے یا نہین۔
ج۔ جب مین نے سخت چیز جیب مین دیکھی تو مجھکو نہین معلوم ہوتا تھا کہ اوسمین کیا چیز ہے
س۔ کیا تم یہ بھی نہین جانتے تھے کہ یہ کاغذ ہے۔ ج۔ ہان مجھکو کاغذ سا معلوم ہوا تھا۔
س۔ کیا تمکو یہ معلوم نہین ہو سکتا تھا کہ کسی شے پر کاغذ لپٹا ہوا ہے۔ ج۔ نہین نہین
معلوم ہوتا تھا کہ کاغذ مین کوئی چیز بند ہے۔ س۔ کیا تم اسقدر اوسوقت جانتے تھے
کہ صرف کاغذ کا ٹکڑہ ہے۔ ج۔ مجھکو معلوم نہین ہوا کہ صرف کاغذ ہے یا کاغذ کسی شے پر
لپٹا ہوا ہے۔ س۔ یا کوئی پوڑیہ ہے سمجھے اسواسطے تمنے معلوم کرنے کے لیے جیب کو پھاڑ ڈالا۔
ج۔ ہان۔ س۔ تمنے بعد جیب کے پھاڑنے کے راوجی کو بلایا۔ ج۔ ہان جب راوجی بیان

کر چکا تھا۔ س۔ لیکن دیکھو تمنے جیب کو پھاڑا اور پوڑیہ نکالی کیا تمھاری یہ غرض ہے کہ
راؤجی نے اوسوقت تمسے کچھ بیان کیا تھا۔ ج۔ ہان اوسوقت کچھ بیان کیا تھا۔
س۔ راؤجی نے اوسوقت تمسے کیا کہا تھا۔ ج۔ راؤجی نے مجھسے کہا کہ منجملہ اون
پوڑیون کے جو مجھکو ملی تھین کچھ دوا باقی رہ گئی تھی یہ دوا ابھی اوسی مین سے ہے۔
س۔ قبل آنے مسٹر سوٹر صاحب کے تمنے دریافت کر لیا تھا کہ اس پوڑیہ مین کیا ہے۔
ج۔ ہان اگر دریافت نہ کرتا تو کس طرح جیب کو پھاڑتا۔ س۔ اگر تم راؤجی سے نہ سنتے
تو جیب کو نہ پھاڑتے لیکن مین جانتا ہون کہ تمنے مسٹر سوٹر صاحب کو اسواسطے بلایا تھا تا کہ
وہ دیکھین اور دریافت کرین کہ اس جیب مین کیا چیز ہے۔ یا تم خود راؤجی کے بیانات
سے جانتے تھے۔ ج۔ ہان۔ س۔ تمکو راؤجی کی بات پر اس قدر اعتماد تھا کہ بغیر پوڑیہ کے
نکالے سوٹر صاحب کو بلایا تا کہ وہ خود آکر دیکھین کہ جیب مین کیا ہے۔ ج۔ ہان۔ مین نے
جیب کو نھین پھاڑا کیونکہ ہمارے صاحب قریب تھے۔ س۔ اب بتاؤ کہ راؤجی نے تم سے
کہا تھا کہ مین نے ایک پوڑیہ اپنی پیٹی مین چھوڑ دی ہے یا تمنے صرف عقلیہ دریافت کیا تھا۔
ج۔ راؤجی نے صرف اس قدر کہا تھا کہ مین جیب مین پوڑیہ رکھا کرتا تھا۔ گواہ نے
رُک کر پھر بیان کیا کہ مین نے راؤجی سے دریافت کیا تھا کہ تمھاری پیٹی مین جیب ہے یا
نہین۔ س۔ تمنے راؤجی سے یہ بات کبھی بیان نھین کی کہ مین نے کچھ حصہ زہر کا رہنے دیا تھا
اور ایک پوڑیہ زہر کی پیٹی مین ہے۔ ج۔ یہ بات اونے مجھسے نہین کہی۔ س۔ راؤجی
تمھاری حراست مین کب آیا۔ ج۔ ۲۲۔ تاریخ کو آیا تھا۔ س۔ راؤجی کو تمھارے پاس
کسنے بھیجا تھا۔ ج۔ خود مین نے اوسکو بلایا تھا مینے خان بہادر عبد العلی اور راؤ بہادر
اور گجانند وٹہل کو بھیجا تھا۔ س۔ اوسکو کون لایا۔ ج۔ ایک سپاہی لایا تھا۔ س۔
کیا اوسنے ابتدا مین زہر دینے کا اقبال کیا تھا۔ ج۔ اول مرتبہ اقبال نھین کیا۔
س۔ مین ایسا ہی خیال کرتا ہون۔ ج۔ خان بہادر عبد العلی اور گجانند وٹہل سے اوسنے
کچھ کہا تھا۔ س۔ قبل اوس روز کے آنے کے تمھارے پاس کتنی دیر وہ حراست مین رہا۔
ج۔ صبح کے آٹھ بجے سے اور شام کے سات بجے تک۔ س۔ وہ تمھاری حراست مین رہتا

ج۔ نہین۔ س۔ تمنے اپنی قیمتی چیز کو کہان چھپایا تھا۔ ج جہان اور موقوف شدہ
ملازم تھے۔ س۔ وہ کہان تھے۔ ج۔ رزیڈنسی کے باغ کے احاطے کے اندر رہتے
تھے۔ س۔ جب وہ تمھارے پاس آیا تو اوسنے زہر دینے سے اقبال کیا۔ ج۔ ہان۔
س۔ یہی بات صحیح ہے اور کل باتون کی ابتدا تم سے ہے اور تمکو بھی اسباب کی اطلاع
تھی۔ ج۔ رزیڈنسی کے نوکر باہم جھگڑا کرتے تھے اون کے جھگڑے مین یہ بات دریافت
ہوئی۔ س۔ میرے سوال کا یہ جواب نہین ہے مین یہ دریافت کرتا ہون کہ تمکو اس امر کی
پہلے سے اطلاع تھی یا نہین۔ ج۔ اوسنے میرے روبرو خود بخود اقرار کیا۔ س قبل اوسکے
اقرار کرنے کے تمنے کوئی بات کسی سے ایسی نہین سنی تھی جس سے وہ مجرم ہو۔ مسٹر اکبر علی
خبردار ہو کر بیان کرو۔ ج۔ نہین مین نے کوئی ایسی بات نہین سنی تھی اس قدر سنا تھا
کہ وہ روپیہ خوب اوڑا رہا ہے۔ س۔ تم قسم کھا سکتے ہو کہ تمنے کچھ نہین سنا تھا۔ ج۔ کس
بات کی قسم کھاؤن۔ س۔ اس بات کی کہ وہ بھی زہر کے دینے مین شریک ہے۔ ج یہ تمنے
کسی سے نہین سنا تھا کہ وہ زہر کے دینے مین شریک ہے۔ س۔ تمنے کسی سے یہ بھی نہین
سنا تھا کہ اوسکو زہر کی پوڑیان ملی تہین۔ ج۔ نہین۔ س۔ ایک بات بھی تمنے نہین
سنی۔ ج نہین۔ س۔ تمنے یہ بھی نہین سنا تھا کہ اوسکو زہر کی پوڑیان ملین جبکہ اوسنے
تم سے بیان کیا یعنے اوس جگہہ جہان وہ حراست مین تھا۔ ج جب اوسنے مجھہ سے بیان کیا
تو مین اوس کے پاس گیا تھا اس سے پہلے نہین گیا۔ س بعد اس کے بھی وہ اور نوکرون
کے ساتھہ قید رہا۔ ج۔ نہین دوسرے کمرے مین قید رہا۔ س تم کہتے ہو کہ اوسنے ۲۲۔
تاریخ کو بیان کیا۔ ج ہان۔ س۔ تم قسم کھا سکتے ہو جس روز سے کہ اوسنے زہر دینے کا اقرار
کیا وہ اور نوکرون سے علیحدہ رکھا گیا۔ س۔ ۲۲۔ تاریخ سے ۲۰۔ تاریخ تک وہ میرے
چارج مین تھا۔ س۔ مین نے تم سے یہ سوال نہین کیا کیا تم قسم کھا سکتے ہو ۲۰۔ تاریخ
کے بعد یہ شخص اور رزیڈنسی کے نوکرون سے علیحدہ رکھا گیا اور سب سے علیحدہ رہا۔
ج۔ ہان پھر وہ اپنے گھر کو نہین گیا۔ س۔ مسٹر اکبر علی مین نے کبھی پہلے ہندوستانی
پولیس کے آدمیون سے سوالات نہین کیے ہین انگلستان مین اکثر اتفاق ہوا ہے میرے

سوال کا جواب دو کیا تم قسم کھا سکتے ہو کہ ۲۲ - تاریخ کے بعد جب اوسنے مجھہ سے
سامنے اظہار دیے تھے اوسوقت سے رزیڈنسی کے اور نوکرون کے پاس نہین گیا یہہ
سوال صاف ہے اسکا جواب دو - ج - یہ شخص رزیڈنسی کے اور ملازمون کے پاس
نہین گیا بلکہ وہ میرے چارج مین رہا - س - تم قسم کھا سکتے ہو کہ اوس روز اوس سے
اور دوسرے کسی رزیڈنسی کے نوکر سے اوسکی باتین نہین ہوئین - ج - مین نہین کہہ سکتا
کہ اوس سے کسی کی باتین ہوئین یا نہین لیکن میرے حکم سے اوسپر سپاہیون کا پہرہ
مقرر کر دیا گیا تھا - س - شاید اس صورت مین اور نوکرون سے باتین کی ہون -
ج - مین نہین جانتا مین کیونکر کہون - س - شاید اوسنے کی ہون - ج - مجھکو ایسے خیال
کرنیکی کوئی وجہ نہین ہے - س - ہمکو ایسے خیال کرنیکی کوئی وجہ نہین ہے کہ اوسنے ایسی باتین کی ہون - ج - میرا
حکم تھا کہ یہ شخص کسی سے باتین نہ کرنے پائے - س - تم قسم کھا سکتے ہو کہ تمنے ایسا حکم دیا تھا کہ وہ کسی سے
باتین نہ کرنے پائے - ج - ہان مین نے حکم دیا تھا کہ یہ قیدی کسی سے باتین نہ کرے
لیکن یہان گواہ رکا اور کہا کہ ایک بات ہوئی تھی - س - وہ کیا بات تھی - ج -
اس شخص سے اور جمعدار سے مقابلہ کرایا گیا تھا - س - کس نے اس شخص کو لاکر مقابلہ
کرایا تھا - ج - مین نے اور راو بہادر گجانند وتل اور خان بہادر عبد العلی نے
ایک سپاہی کو حکم دیا تھا کہ راوجی کو لے آو - س - جمعدار سے اوسوقت کیا کہا تھا - ج -
اوسوقت وہ عبد العلی اور گجانند وتل میرے پاس موجود تھا - س - جب سپاہی راوجی
کو لایا تو تمنے جمعدار کا مقابلہ کرایا یہ مقابلہ کس طرح کرایا تھا مین سنا چاہتا ہون -
ج - راو بہادر گجانند وتل اور خان بہادر عبد العلی نے جمعدار سے کہا کہ راوجی نے
سب باتون کا اقبال کیا اسواسطے مین نے راوجی کو بلایا ہے - س - تمنے جمعدار سے اول
یہ کہا کہ تم لوگون سے راوجی نے اقبال کر لیا ہے - ج - ہان - س - لیکن یہ بھی تمنے
اوس سے کہا تھا کہ کیا قبول کیا ہے - ج - نہین - س - اوسوقت تمنے راوجی کو بلایا
ج - راو بہادر گجانند وتل اور خان بہادر عبد العلی نے کہا تھا کہ اگر تم کہو تو راوجی
بلایا جاے - جمعدار نے کہا کہ اگر چاہو بلا لو - س - اوسوقت راوجی کو تمنے بلوایا -

ج ہان۔ س۔ راؤجی اپنے مکان پر ملا تھا۔ ج اپنے مکان پر نہین بلکہ جہان
ہمارے آدمی تھے۔ س۔ اوسکو تمھارے پاس لائے۔ ج۔ ہان لائے۔ س جب
اون دونون کا مقابلہ ہوا تو کیا گفتگو ہوئی۔ ج۔ راؤجی نے کہا کہ اے بابا مین نے گلے
گلے پانی مین قبول کرلیا۔ س اوس کے بعد جمعدار نے بھی قبول کیا۔ ج ہان [illegible]
اوسنے کہاکہ اب صحیح صحیح حال تمکو بتاؤن گا۔ س۔ کیا اوسنے اوس شام کو سب باتون کا
اقبال کیا۔ ج۔ مجھسے نہین اقبال کیا۔ س۔ کس شخص سے اقبال کیا۔ ج مین نے اوس سے
کہاکہ میرے روبرو تم کچھہ بیان مت کرو صاحب کے پاس چلو۔ س۔ اوسنے کوئی بات تمسے
بھی کہی تھی۔ ج نہین۔ س۔ مجھکو بتاؤ کہ تمھاری حراست مین اس جرم کے کس قدر
قیدی ہین۔ ج میرے پاس گواہ ہین قیدی نہین ہین۔ س یعنے تمھارے پاس ایسے
گواہ ہین کہ اونکو کبھی آنے جانے نہین دیتے ہو۔ ج ہان ایسے گواہ ہین کہ وہ کہین چلے
نہ جائین تاکہ اون کے ملنے مین دقت ہو۔ س۔ اونکی تعداد کیا ہے کتنے گواہ ہین اور کتنے
قیدی ہین۔ ج۔ میرے پاس کوئی قیدی نہین ہے۔ س کتنے گواہ ہین۔ ج۔ بیس
یا بائیس ہون گے اون کے نام کی میرے پاس فہرست ہے آپ دیکھین گے۔ س۔ مین دیکھنا
نہین چاہتا کیا تم ایک شخص کو جانتے ہو جسکا نام نورالدین بوہرہ ہے۔ ج ہان۔ س۔
نصیرالدین بوہرہ کو جانتے ہو۔ ج ہان۔ س۔ یہ دونون قید ہین۔ ج۔ میرے پاس قید
نہین ہین وہ جیلخانے مین قید ہین۔ س کیا دونون جیلخانے مین ہین۔ ج ہان۔ س۔
تمھارے چارج مین ہین۔ ج۔ میرے چارج مین کیونکر ہوسکتے ہین وہ جیلخانے مین ہین۔
س۔ کبھی تمھارے چارج مین وہ تھا۔ ج۔ وہ خان بہادر عبد العلی اور راؤ بہادر
کیجا تندوتل کے چارج مین تھے۔ س۔ اونکو حراست مین کون لایا تھا۔ ج جن دو آدمیونکا
نام مینے ابھی لیا۔ س کیا یہ لوگ بھی اور گواہون کے ساتھہ رہتے تھے۔ ج ہان مگر دوسری
کوٹھری مین تھے۔ س۔ یہ لوگ جیلخانے مین کب گئے تھے۔ ج۔ خان بہادر عبد العلی جانتے
ہین وہ آپ سے بیان کرین گے اونکی یادداشت مین تاریخ وغیرہ سب لکھی ہے۔ س
لیکن مجھسے تم بیان کرو کہ وہ لوگ کب جیلخانے مین گئے تھے۔ ج۔ ۱۵۔ یا ۲۰۔ روز ہوے

س۔ وہ لوگ کب تک گواہون سکے ساتھ جیلخانے مین رہے۔ ج۔ وہ لوگ گواہون
سے علیحدہ رہتے تھے۔ س۔ کئی روز تک وہ جیلخانے مین رہے۔ ج۔ خان بہادر عبد العلی
دونون کی تعداد جانتے ہین۔ س۔ کبھی صاحب مجسٹریٹ کے روبرو وہ گئے تھے۔
ج۔ مین نہین جانتا۔ س۔ تم جانتے ہو کہ مسٹر سوٹر صاحب یا اور کسی حاکم کے روبرو
گئے تھے۔ ج۔ میرے روبرو کبھی نہین گئے۔ س۔ تمنے کبھی سنا تھا کہ وہ گئے تھے۔ ج۔
اگر مین سنتا تو آپ سے بیان کر دیتا۔ س۔ اونکی گواہی لینے کی آزمایش کرتے تھے اور
جب وہ کچھ بیان نہین کرتے تھے تو اونکو پھر تم جیلخانے بھیجدیا کرتے تھے۔ ج۔ اونکی
شہادت کا حال راؤ بہادر گجانند وٹھل کو معلوم ہوگا۔ س۔ مسٹر اکبر علی کیا آپ بخوبی
نہین جانتے کہ ان لوگون کے روبرو کوشش کی گئی اور حال دریافت کیا گیا اور دریافت
کرتے کرتے تھک گئے تو آپ نے اونکو جیلخانہ بھیجدیا۔ ج۔ مجھکو یاد کرنے دیجیے۔ (گواہ
چپ ہوا اور غور کرنے لگا)۔ س۔ آپ کو یاد ہوگا۔ ج۔ دامودر پنت نے نور الدین کے
باپ کا نام لیا تھا۔ س۔ مین دامودر پنت کا کل حال جانتا ہون لیکن آپ سے دریافت
کرتا ہون کہ کیا آپ کے چار پانچ مین گواہ تھے اور جب آپ کو اون گواہون سے کچھ حال
دریافت نہوا تو آپ نے اونکو جیلخانے بھیجدیا۔ ج۔ ہان اب مجھکو یاد آیا جیلخانے کے
بھیجنے کی اونکی یہ وجہ تھی کہ سنکھیا کے مقدمہ کا اون سے کچھ تعلق تھا۔ س۔ آپ کو یاد
آگیا۔ ج۔ دامودر پنت نے کہا تھا کہ مین نے ایک بوہرہ کی دکان سے زہر خریدا تھا۔
س۔ دامودر پنت کے بیان پران دونون شخصون کے اظہار لیے گئے تھے۔ ج۔ مین نے
بوہرون کے اظہار لیے تھے۔ س۔ مین دریافت کرتا ہون کہ پولیس نے اون کے اظہار
لیے تھے۔ ج۔ ہان لیے تھے۔ س۔ کیا وہ تمھاری حراست مین تھے۔ ج۔ ہان۔
لیکن دوسرے خیمے مین۔ اوسپر سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ دوسری کیا چیز
مترجم نے زور سے کہا کہ خیمہ۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ خفا مت ہو
مترجم نے کہا کہ مین صاف کہتا ہون مگر آپ سنتے نہین مین خفا نہین ہوتا ہون۔ س۔
کیا تمنے کوشش کی کہ دامودر پنت کے اظہار کی تصدیق ہو۔ ج۔ یہ بڑا معاملہ ہے اسکی

تحقیقات کی امتحان ہوگی۔س آپ مہربانی کرکے اسبات کو یاد رکھین کہ بڑا معاملہ
درپیش ہے اور اوسکی تحقیقات ہو رہی ہے میرے سوال کا جواب دو۔ج یہ ایک
بات ہے وہ دوسری بات تھی۔س مسٹر اکبر علی میرے سوال کا جواب دو کبھی کوشش
کی گئی تھی کہ یہ دونون شخص دامودر پنت کے اظہار کی صداقت کرین۔ج۔ہان ہوئی
تھی اور ہو رہی ہے (ایسپر قہقہہ اوڑا) س یعنے تمھارا مطلب یہ ہے کہ وہ جیلخانے
بھیجدیے گئے۔ج۔ہان اظہار اون کے لیے جائین گے۔

سوالات ایڈوکیٹ جنرل۔

س۔ تم کہتے ہو کہ مینے اس پیٹی کو پھاڑ ڈالا تھا۔ج ہان۔س۔اس سے پہلے وہ سی
ہوئی تھی۔ج۔ہان سی ہوئی تھی۔س تمنے اوسکی سلائی کھول ڈالی۔ج ہان۔س تم
کہتے ہو کہ جب تمنے پوڑیہ پائی تو مسٹر سوٹر صاحب قریب تھے بیان کرو کہ کس جگہہ تھے۔
ج۔ وہان سے دس قدم پر تھے۔س کسی کمرے مین یا کسی اور جگہہ۔ج۔ دوسرے
کمرے مین تھے چلمن درمیان مین پڑی ہوئی تھی۔س رزیڈنسی کے مکان مین۔ج۔ہان۔
مسٹر سوٹر صاحب نے مجھسے کہا تھا کہ تم ٹھہرو وہ ہاتھہ دہونے کے واسطے گئے تھے۔س۔
جب تمنے سوٹر صاحب کو بلایا فوراً وہ آئے تھے۔ج۔ ہان فوراً آگئے تھے۔س پیٹی کا
تذکرہ اول تمنے راوجی سے کیا تھا یا راوجی نے تمسے کیا۔ج مین نے اول راوجی سے
کہا تھا۔س تمنے اول راوجی سے کب تذکرہ کیا۔ج جب راوجی نے مجھسے کہا کہ میرا
قاعدہ تھا کہ زہر کی پوڑیان پٹہ کی جیب مین رکھا کرتا تھا اوسوقت کہا تھا۔س۔
کیا تمنے فوراً اوس پٹہ کو منگایا۔ج ہان۔س قبل بھودر کے آنے کے یہ پٹہ کبھی تمھارے
قبضے مین رہا تھا۔س مین نے اس پٹہ کو دیکھا نہین تھا اور نہ بھودر سے کبھی ملاقات
ہوئی تھی۔س جب تمنے پوڑیہ پٹہ مین پائی تو تمنے سوٹر صاحب کا بلانا مناسب سمجھا۔
ج۔ ہان کیونکہ وہ بڑے افسر ہین۔س تم کہتے ہو راوجی میرے پاس ۲۲۔تاریخ
کو آیا تھا۔ج۔ہان۔س وہ کس وقت تمھارے پاس آیا تھا۔ج صبح کے ۸۔بجے یا ۹۔
میرے پاس آیا تھا۔س جب وہ تمھارے پاس آیا تھا تمنے اوس سے کچھہ سوالات کیے تھے

ج - ہان - س - کیا اسواسطے راوجی کو تمنے بلایا تھا - ج - ہان - س - کس وجہ سے تمنے راوجی کو بلایا تھا بیان کرو - ج مجھکو اور صاحب کو اوسپر بہت بڑا شبہہ تھا - س - کس وجہ سے تمکو اوسپر شک تھا - ج مجھکو چارون طرف سے خبر ملی کہ راوجی نے بہت سا روپیہ صرف کیا اور اخیر مرتبہ اوس کمرے مین جہان کہ شربت رکھا تھا یہی شخص آیا تھا - س تم کہتے ہو کہ صبح کے وقت تمنے اوس سے کچھہ سوالات کیے تھے مگر اوسنے کچھہ جواب نہین دیا - ج - اوسوقت نہین دیا - س - تمنے صبح سے شام تک پھر بھی کبھی دیکھا تھا - ج ہان - س تمنے اوس سے باتین کی تھین - ج - نہین باتون کے کرنے کا وقت نہین تھا - س - اوس روز نرسو گرفتار نہین کیا گیا - ج - نہین وہ کام پر تھا - س - کس کام پر - ج - بنگلہ کی جمعداری پر - س کیا نرسو راوجی کے ساتھہ مع اور نوکرون کے حراست مین تھا - ج - نرسو میری حراست مین نتھا - س کیا وہ اون نوکرون کے ہاتھہ تھا جو حراست مین تھے - ج نہین - س - ۲۲ - تاریخ کو کون کون شخص تمھاری حراست مین تھا - ج - میری حراست مین کوئی شخص نتھا صرف تحقیقات کے واسطے میرے پاس لوگ آئے تھے - س بہرصورت وہ لوگ آپکے پاس تھے - ج - فیضو اور رنگا جہان قید تھے اوس جگہہ سے میرے پاس آئے تھے - س - اور کون شخص آیا تھا - ج - امابریک جسکو کرنیل فیر صاحب نے قید کیا تھا - س تم کہتے ہو کہ راوجی تمھاری حراست مین ۲۲ - دسمبر سے ۲۰ - دسمبر تک رہا - ج - ہان - س - سوا اوس روز کے جبکہ تمنے راوجی اور نرسو کا مقابلہ کرایا تھا اور بھی اون دونون مین کبھی باتین ہوئین - ج باتون کے کرنے کا حکم نتھا صرف ۲۴ - تاریخ کو اون مین باتین ہوئی تھین - س - راوجی نے سوا اس بات کے کہ یا یا مین نے نگلے کلے یانی مین قبول کردیا ہے اور بھی کچھہ جمعدار سے کہا تھا - ج - نہین - س - یا کسی اور شخص نے بھی جمعدار سے کھہ دیا تھا کہ راوجی نے کیا کہا - ج - نہین - س - ۲۲ - دسمبر سے کس مقام پر بڑودے مین قید تھا - ج جہان ہم لوگ رہتے ہین - س یہ مقام کہان ہے - ج - اوس میدان مین ہم رہتے تھے جو رزیڈنسی کے نزدیک ہے - س رزیڈنسی کے احاطے مین - ج - نہین احاطے کے قریب - س - تمنے اوسکو کس طرح رکھا

ج- تھوڑے دن تک اخیر گواہ کے ساتھہ اور چند روز تک علیحدہ رکھا ایک ایک پولیس کے سپاہی کے پاس کئی کئی گواہ تھے- س- پھر وہان سے تم لوگ کہان گئے
ج- کرنیل بریٹن صاحب کے بنگلے کے پیچھے گئے- س- تم یہان سے کب گئے تھے-
ج- محرم کی دوسری یا تیسری تاریخ کو- س- اوسوقت سے راوجی تمھارے پاس ہے- ج ہان- س- نرسو کہان رہا- ج- ہندوستانی پلٹن کے گارد مین اور چند روز گورون کے پہرے مین رہا- س اوسکو کس مقام پر رکھا تھا- ج- جس جگہہ ریزیڈنسی مین گورون کا پہرہ رہتا ہے- س- نرسو تمھارے چارج مین کبھی رہا- ج نہین- اظہار دینے کے واسطے وہ میرے پاس آیا کرتا تھا- س- تمھارے چارج مین کبھی نہین رہا- ج نہین- س- پس تمکو اوس معاملے سے کچھہ تعلق نہین ہے جسمین تین یو ہرہ حراست مین ہین- ج- گجانند وتل کو تعلق ہے- س- جب راوجی نے جمعدار کے روبرو اقبال کیا کہ اے یابا مین نے سنگھیا پانی مین قبول کیا اوسوقت جمعدار نے کچھہ کہا تھا- ج اوسوقت کچھہ نہین کہا جب راوجی چلا گیا اوسوقت کہا تھا- س- اوسنے راوجی سے کچھہ بھی کہا تھا- ج نہین- س- سر دنکر راو نے کہا کہ- س مقدمہ مین تحقیقات کرنے کا کون شخص مجاز تھا مسٹر سوٹر صاحب یا تم- ج- مسٹر سوٹر صاحب نے مجھکو اختیار دیا تھا- س- جب تمکو تحقیقات کرنے کا اختیار دیا تھا تو تمنے صاحب کے آنے سے پہلے پیٹی کو کیون پھاڑا- ج- کیونکہ مین نہین جانتا تھا کہ اوسمین پوڑیہ ہے یا نہین-

بعد اسکے ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے اوٹھہ گئے بعد واپسی ٹفن کے اظہار وسنت رام بھکاری کے لیے گئے-

اظہار وسنت رام بھکاری رام

اس شخص کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے اوسنے بیان کیا کہ مین گیکواڑ کا نوکر ہون- بمبئی اور بڑودہ اور سورت مین جو گیکواڑ کی دکانین ہین اونکا مین افسر ہون- اونکا حساب میرے پاس رہتا ہے مین گیکواڑ کے محل مین رہتا تھا اور اکثر مہاراجہ صاحب کو دیکھا کرتا تھا- مین یشونت راو کو جانتا ہون وہ ملہار راو کے پاس بطور جاسوس کے نوکر ہے

مین سالم کو بھی جانتا ہون وہ بھی مہاراجہ صاحب کا نوکر ہے کبھی مہاراجہ صاحب
کے ساتھ یہ لوگ رہتے تھے اور کبھی نہین اور مین ایک اور شخص سے بھی واقف ہون
جسکا نام دامودر ترمبک عرف دامودر پنت ہے یہ شخص گیکواڑکانج کا نوکر ہے وہ سپاہیون
نوکرون کی تنخواہ تقسیم کیا کرتا تھا مجھکو یاد ہے کہ ایک مرتبہ مہاراجہ صاحب نے
مجھکو ایک چٹھی پڑھنے کے واسطے طلب کیا تھا وہ چھوٹی چٹھی تھی جس جگھہ مہاراجہ
بیٹھے ہوے تھے بنچ پر یہ چٹھی پڑی ہوئی تھی جو لوگ مہاراجہ صاحب کے پاس کھڑے ہوے
تھے اونمین سے ایک نے مجھسے کہا کہ تم اس چٹھی کو پڑھو چنانچہ مین نے اوسکو زور سے پڑہا
جس طرح کہ مین اسوقت بول رہا ہون چٹھی کے پڑہنے کے بعد مہاراجہ صاحب نے کہا کہ
یہ چٹھی دامودر پنت کو دے دینا چنانچہ دوسرے روز مین نے چٹھی دیدی مجھکو معلوم نہین
کہ وہ چٹھی کہان گئی یہ چٹھی گجراتی زبان مین لکھی ہوئی تھی جس قدر مجھکو مضمون یاد ہے
بیان کرتا ہون اس چٹھی مین نہ تاریخ تھی نہ کسی کے دستخط تھے۔ اوسمین لکھا تھا کہ بھاؤ پونیکر
اور نوابصاحب کا کارکن باتین کرتے ہین مین گیکواڑ کے محل مین نظر بانع ہو کر جایا کرتا تھا
س کیا اس راستہ سے بچ کے لوگ جایا کرتے تھے۔ ج۔ بالاخانہ پر یہان کچہری ہے
س میرے سوال کا جواب دو۔ ج ہان عام لوگ اسی راستہ سے جاتے تھے۔

سوالات جرح مسٹر برینٹن صاحب

س۔ اوس کچہری کا حال بیان کرو۔ ج اس محل کے نیچے جو کوٹھریان ہین اون
مین مال رہتا ہے اور اوس کے اوپر دوسری منزل پر جج صاحب کی کچہری ہے۔
س کیا تم حراست مین ہو۔ ج ہان۔ س اس جرم پر کہ تمنے مہاراجہ صاحب کی چٹھی کو پڑہا
ج۔ ہان۔ س ۱۳۔ ۱۴ جنوری سے حراست مین ہو۔ ج مجھکو خوب یاد نہین پھر کہا کہ
چھٹی پوس سدی سے حراست مین ہون۔ ایڈوکیٹ جنرل نے پھر دوبارہ اس گواہ
کے اظہار لیے۔ س دوسری منزل سے جو اوپر کا مکان ہے اوسمین بھی کچھ مال رہتا
ہے۔ ج نہین وہ خالی رہتا ہے۔ س اوس محل مین تیسری منزل بھی ہے۔ ج
ہان تین یا چار منزل ہین۔ س تم جانتے ہو کہ تیسری منزل پر کس طرف سے جاتے ہین۔

ج- ایک چھوٹے کمرے مین ہو کر اوسکا زینہ ہے- س اوسمین جو تھا درجہ بھی ہے
ج- ہان ہو گا مین نے نہین دیکھا- س اس چوتھے درجہ پر کوئی زینہ ہے- ج-
کوئی زینہ نہین ہے لوگ اوپر آیا جایا کرتے ہین- س اون درجون پر کبھی تم گئے ہو-
ج- ہان- س تم کہتے ہو کہ مین اب حراست مین ہون تم کس مقام پر رہا کرتے تھے-
ج- جو گلی متصل چھاپہ دروازہ کے ہے- مین سیناپتی کی کچہری مین چھٹی پوس سدی
سے زیر حراست ہون- س کسکی حراست مین ہو- ج- اون سپاہیون کی حراست
مین ہون جو کچہری مین مقرر ہین- س گیکواڑ کے پولیس کے سپاہی- ج- ہان-

اظہار مسٹر بوی صاحب

مسٹر بوی صاحب کے اظہار مسٹر اوزارڈ صاحب نے لیے اونھون نے بیان کیا کہ
میرا نام آرتھر ولیم کرولی بووی ہے نومبر گذشتہ مین رزیڈنسی بڑودہ کا قائم مقام
اسسٹنٹ رزیڈنٹ تھا اور مکان رزیڈنسی مین رہا کرتا تھا ۹ تاریخ نومبر کی مجھکو
خوب یاد ہے اوسی روز علی الصباح مین ہواخوری کے واسطے گیا تھا ۸ بجے جب رزیڈنسی
کو واپس آیا تو سالم سوار اور یشونت راؤ اور رامادہور راؤ نالی کو دیکھا یہ تینون آدمی
برامدے مین کھڑے تھے میری غرض یہ ہے کہ جہان آمدرفت کا دروازہ ہے مجھکو یاد
ہے کہ فیضو سالم سے باتین کرتا تھا جب ۹ بجے کپڑے پہن کر مین نکلا تو مین نے سنا کہ
کرنیل فیر صاحب کے شربت مین کچھ ڈالدیا گیا جب مہاراجہ صاحب چلے گئے اوسوقت
کرنیل فیر صاحب نے مجھسے یہ بات کہی تھی بعد اس کے مینے تحقیقات کے کرنے مین کرنیل
فیر صاحب کو مدد دی جس وقت راؤجی کا پتہ لیا گیا مین موجود تھا جب پٹہ مانگا گیا
تو اوسنے خود اوتار کر ایک کھونٹی پر کرنیل فیر صاحب کی بنج کی کچہری مین ٹکادیا مسماۃ
امینا آیا جسکے اظہار کمیشن مین ہوچکے ہین میری میم کی آیا ہے وہ میرے پاس اپریل یا
مئی سال گذشتہ سے نوکر ہے وہ ایک مرتبہ آیا غیر حاضر ہوئی تھی مجھکو یاد نہین کہ وہ کس
کس روز غیر حاضر ہوئی- سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ چونکہ وہ اکثر غیر حاضر
رہی اس سبب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زیادہ غیر حاضر رہی گواہ نے پھر بیان کیا کہ

مجھکو یاد ہے کہ جب عبد اللہ کا لڑکا مرا تھا تو وہ غیر حاضر ہوگئی تھی اور کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے سے چند روز پہلے بھی وہ غیر حاضر رہی تھی مجھکو ۱۶۔ دسمبر یاد ہے جب سوٹر صاحب آیا کے کمرے مین گئے تھے مین بھی اون کے ساتھ گیا تھا مین جانتا ہون کہ شاید گجانند شاستری اور خان بہادر اول اور خان بہادر دوم بھی سوٹر صاحب کے ہمراہ تھے جسوقت اوسنے سوٹر صاحب سے کچھ کہا تھا مین موجود تھا اوسوقت وہ زیادہ بیمار معلوم ہوتی تھی۔ س۔ مسٹر انورارڈی صاحب نے کہا کہ آپ کو یاد ہے کہ اوسنے کیا کہا تھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا مین عذر کرتا ہون ایسے سوال کرنے کا۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ آیا کے اظہارون مین سوالات ہوے تھے اگر اب بھی سوالات کیے جائین تو اونکی صداقت ہو جاوے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو وہی سوالات منظور ہین۔

صاحب پریسیڈنٹ نے فرمایا کہ کوئی اور گواہ اون باتون کی تصدیق کے واسطے آسکتا ہے بعدہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اپنا عذر واپس لیا۔ س۔ مسٹر انورارڈی صاحب نے کہا کہ آیا نے سوٹر صاحب سے کیا کہا تھا۔ ج۔ اوسنے کہا تھا کہ مین کئی مرتبہ مہاراجہ صاحب کے محلون مین گئی اور مین نے روپیہ بھی پایا اوسنے کچھ اور بھی بیان کیا تھا مگر مجھکو یاد نہین۔ ۱۶۔ دسمبر کو بڑودے سے مین روانہ ہوا۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ بھاؤ پونا کر کو آپ خوب جانتے ہین۔ ج۔ ہان خوب جانتا ہون۔ س۔ وہ اکثر رزیڈنسی مین آیا کرتا تھا۔ ج۔ ہمیشہ آیا کرتا تھا۔ س۔ کس طرح کا وہ صاحب رزیڈنٹ کا نوکر تھا۔ ج۔ کورٹ آف وارڈس سے اوسکو تعلق تھا۔ اور مسٹر ہوپ صاحب کلکٹر سورت نے اوسکو رزیڈنسی مین بھیجا تھا۔ س۔ آپ میرا سوال نہین سمجھے۔ مین پوچھتا ہون کہ وہ رزیڈنسی مین نوکر تھا۔ ج۔ وہ رزیڈنسی مین نوکر نہ تھا بلکہ صاحب کلکٹر سورت کا نوکر تھا۔ س۔ اوسکو کوئی خاص خدمت صاحب رزیڈنٹ نے سپرد نہین کی تھی ج۔ نہین۔ س۔ اوسکو کچھ تنخواہ رزیڈنسی سے ملتی تھی۔ ج۔ نہین۔ س۔ آپ جانتے ہین

کہ کچھ خبرین لایا کرتا تھا اور صاحب رزیڈنٹ گو گیکوار کی کارروائیون سے اطلاع دیا کرتا تھا۔ ج۔ مین جانتا ہون کہ اکثر باتون کی اطلاع دیا کرتا تھا۔ س۔ کوئی اور شخص بھی اطلاع دیا کرتا تھا۔ ج۔ ہان اور لوگ بھی اطلاع دیا کرتے تھے۔ س۔ کیا بھاؤ پونا کر نے بھی کبھی کوئی خبر دی تھی۔ ج۔ نہین۔ س۔ رزیڈنسی مین سنکھیا یا کوئی تانبے کا زہر رہتا تھا۔ ج۔ مین نے کبھی نہین دیکھا۔ س۔ آپ نے کبھی کسی کام کے واسطے سنکھیا نہین منگوائی۔ ج۔ کبھی نہین۔ س۔ آپ کے حکم سے کبھی سنکھیا نہین آئی۔ ج۔ کبھی نہین آئی۔ س۔ کیا اس حملہ کے بعد بھی نہین آئی۔ ج۔ نہین آئی۔

سوالات ایڈوکیٹ جنرل

س۔ آپ کہتے ہین کہ بھاؤ پونا کر کلکٹر سورت کا نوکر تھا کیا وہ ذوالفقار علی نابالغ کے علاقہ کا جو بڑودے مین ہے انتظام کرتا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ آپ نے سارجنٹ ہیلین طابن صاحب سے کہا کہ سنکھیا آپ کے حکم سے کبھی نہین آئی۔ ج۔ کبھی نہین۔ س۔ ۹ - نومبر یا اوسکے بعد کبھی نہین آئی۔ ج۔ نہین آئی۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اور گواہون کی شہادت بہت طویل ہے اور چار بج گئے ہین اب برخاست ہونا چاہیے چنانچہ کمیشن برخاست ہوئی۔

اجلاس روز یازدہم

آج کے روز بوقت ۱۱ بجے اجلاس کمیشن شروع ہوا۔ کل ممبر اور سر لوئیس پیلی صاحب اور حضور ملہر راؤ موجود تھے لیکن بعد دوپہر کے حضور ملہر راؤ اور حضور مہاراجہ سیندہیا اور سر لوئیس پیلی صاحب چلے گئے۔

آج کے روز عدالت مین بہت بڑا ہجوم تھا صدہا آدمی دامودر پنت کے اظہار سننے کے واسطے آئے تھے جو تماشائی عدالت کمیشن مین آنے کے قابل نہ تھے وہ میدان مین کھڑے رہے جسوقت دامودر پنت بلایا گیا تو وہ نہایت بیہودہ طور سے کمیشن مین حاضر ہوا سبز مخمل کی مرزائی پہنے ہوے تھا یہ آدمی نہایت جسیم اور نالائق معلوم ہوتا ہے اوسکے چہرے کا نقشہ موٹا اور چیچک رو ہے اوسکی کھال مثل ہاتھی کی کھال کے کھردری ہے بہ نسبت اور گواہون کے

اوسکی عادات اور طرح کی معلوم ہوتی ہین - جو شہادت راؤجی نے دی وہ بہت چالاکی
کے ساتھ دی - نرسو نے کانپ کانپ کر گواہی دی اور اپنے قصور کو پوشیدہ کرنا چاہا
مگر دامودر پنت نہایت بدذات اور ڈرپوک ہے جسوقت اوسنے گواہی دینا شروع کی
تو آہستہ آہستہ اور آنکھون کو نیچے کیے ہوے جواب دیتا تھا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے
دل مین نہایت محجوب ہے - لیکن سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اوس سے کہا کہ زور
سے بیان کرو تاکہ مہاراجہ صاحب بھی تمھارے اظہار کو سنین اور سر اوٹھا کر مہاراجہ
صاحب سے چار آنکھین کرو اور اظہار دو یہ سنکر اوسنے سر اوٹھایا اور بلند آواز سے
بولنے لگا - سر لویس پلی صاحب (رزیڈنٹ) نے جو کہا تھا کہ دامودر پنت کے اظہار
قابل سماعت اور کارآمد ہین درحقیقت اونھون نے صحیح کہا تھا - ایڈوکیٹ جنرل نے
اوسکے اظہار لیے اور اوسنے مفصلہ ذیل اظہار دیا

میرا نام دامودر ترمبک بادامودر پنت ہے - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے مترجم سے
کہا کہ گواہ سے کہو کہ خوب زور سے بولے تاکہ حضور ملہر راؤ بھی سنین -

گواہ نے بیان کیا کہ مین برہمن ہون اور حضور گائکواڑ کا پرائیوٹ سکرٹری تھا مجھکو اس
عہدے پر تین یا ساڑھے تین سال کا عرصہ ہوا مجھکو کل سپاہیون اور کسبیون وغیرہ کی
تنخواہ تقسیم کرنے کا کام سپرد تھا چڑیا خانہ کی نوکرون کی تنخواہ بھی مین تقسیم کرتا تھا
بموجب حکم گائکواڑ کے یہ سب روپیہ تقسیم کیا جاتا تھا مین لڑی پول کے دروازے پر رہا
کرتا تھا اور برنج کی کچہری اپنے مکان مین کیا کرتا تھا اس کچہری مین پچیس محرر میرے ماتحت
تھے مادہو راؤ اور رام کرشنا سر دفتر تھا - ایک شخص جسکا نام ناناجی ترل ہے جواہر خانے کا
کلرک تھا اور ایک اور شخص جسکا نام بلونت راؤجی ہے خزانچی تھا مسمی اپاجی بنام چندر
میرا سررشتہ دار تھا مین صبح کے ۸ بجے محل مین جاتا تھا اور رات کے دس بجے تک وہان
رہتا تھا مگر سہپہر کے وقت کھانا کھانے کے واسطے اپنے مکان پر آیا کرتا تھا - مین گائکواڑ کے
محل مین جس قدر کمرے ہین سب کو جانتا ہون مہاراجہ گائکواڑ محل کے چوتھے درجہ پر رہا کرتے
تھے جس شخص کو کہ کوئی خاص کام ہوتا تھا وہ پیچھے کے رستہ سے آتا تھا اور دربار کے

سب لوگ پھاٹک سے آیا کرتے تھے مگر اکثر لوگ جو نج کی کچھری مین مھاراجہ صاحب کے
پاس آتے وہ نیچے کے زینے سے آیا کرتے تھے۔ سارجینٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ مین
گواہ کا مطلق بیان نہین سنتا یقین ہے کہ مھاراجہ صاحب بھی نہ سنتے ہون گے گواہ سے
کہا جاے کہ زور سے بیان کرے حکم ہوا کہ گواہ بہ آواز بلند بیان کرے۔ گواہ نے بیان
کیا کہ لوگ گدی کے کمرے مین جایا کرتے ہین اونکی آمدرفت نگسناس دروازے
سے تھی۔ ایک اور دروازہ نظر باغ کی طرف سے تھا وہ خاص دروازہ مشہور ہے
مین یشونت راو کو جانتا ہون وہ بطور جاسوس کے مھاراجہ صاحب کے پاس نوکر تھا مین
سالم سے بھی واقف ہون وہ مھاراجہ صاحب کا ایک سوار ہے یہ دونون شخص دن کو
مھاراجہ صاحب کی اردلی مین رہتے تھے اگر رات کو کچھ ضرورت ہوتی تھی تو بلائے جاتے
تھے مجھکو یاد ہے کہ مھاراجہ صاحب نے مجھکو حکم دیا تھا کہ سالم کو سنکھیا کی پوڑیہ حوالہ کردو
وہ ایام بہادر پد کے تھے مترجم سے دریافت کیا گیا کہ یہ کون دن ہوتے ہین اوسنے کہا
کہ یہ دن ۲۹ ستمبر سے ۱۰ اکتوبر تک ہوتے ہین۔ گواہ نے بیان کیا کہ مھاراجہ صاحب نے
مجھکو حکم دیا کہ دو تولہ سنکھیا خارش کے واسطے منگاو۔ چنانچہ مین نے بموجب حکم مھاراجہ
صاحب کے محکمہ فوجداری کو لکھا اوسوقت ایک چٹھی گواہ کو دکھائی گئی اوسنے تصدیق
کیا کہ وہ چٹھی یہی ہے اور اوسپر میرے ہی دستخط ہین۔ ایڈووکیٹ جنرل نے وہ چٹھی
پڑھوائی اوسمین یہ لکھا تھا۔

بنام افسران راج سری حضور فوجداری۔ بعد رام رام کے معلوم ہو کہ گھوڑے کی خارش
کے واسطے دو تولہ سنکھیا کی ضرورت ہے اجازت دو کہ سنکھیا منگائی جاے۔
دستخط۔ دمودر تربک خانگی والہ۔ مورخہ بہادر پدود ۹ سمبت ۱۹۳۱
مطابق ۲۸۔ اکتوبر ۱۸۷۴ء۔

گواہ نے بیان کیا کہ ہان یہی تاریخ ہے جبکہ چٹھی لکھی گئی اور جب فوجداری سے سنکھیا
نہین آئی تو مین نے نرو تم پورہ سے سنکھیا طلب کی مگر قبل طلب کیے جانے کے کچھ باتین
مھاراجہ صاحب نے مجھسے کی تھین مین نے کہا تھا کہ ہر فرچی ودیا کہتا ہے کہ مھاراجہ صاحب

سے کچھ باتین کرکے مین سنکھیا دون گا۔ ہر فرجی وہ نا فوجدار تھا یہ سنکر مہاراجہ صاحب
نے کہا کہ لشکر سے منگالو مین نے کہا کہ اگر آپ لشکر سے سنکھیا منگوائین گے تو اجازتی
پروانہ بھیجا جاے گا مہاراجہ صاحب نے کہا کہ کوشش کرکے کہین سے سنکھیا منگواو
اور کہا کہ نورالدین بوہرہ سے منگواو (نورالدین مہاراجہ صاحب کے سلح خانہ مین
بیشتر نوکر تھا)۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ سلح خانہ کیا معنے۔ کیا دوائی خانہ کو
کہتے ہین۔ مترجم نے کہا ہان۔
گواہ نے بیان کیا کہ اب دوائی خانہ اسلحہ خانے مین ہے یہ سلحہ خانہ اوس کمرے کے قریب
ہے جہان مہاراجہ صاحب سویا کرتے ہین۔ چند روز کے بعد مہاراجہ صاحب نے کہا کہ
ایک تولہ ہیرا منگواو جب مین نے نورالدین بوہرہ کو سنکھیا کے واسطے لکہا تو وہ ایک
پوڑیہ مین سنکھیا لایا مین نے اوس پوڑیہ کو نہین کھولا اور مہاراجہ صاحب سے دریافت
کیا کہ اسکو کیا کیا جاے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ وہ سالم کو دے دو وہ گھوڑون کی
خارش کی دوائین بنائے گا چنانچہ مین نے وہ پوڑیہ سالم کو دیدی۔
بعد اسکے مہاراجہ صاحب نے مجھسے پھر کہا کہ ایک تولہ ہیرا منگاو شاید یہ سنکھیا منگانے سے
آٹھ دس روز بعد مجھسے کہا تھا چنانچہ مین نے نانا دتل سے ہیرا منگا کر بموجب حکم مہاراجہ
صاحب کے یشونت راو کو دے دے آٹھ دس روز بعد مجھسے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ
یہ شیشی حکیم کے پاس سے آئی ہے یہ سالم کو دیدینا یہ شیشی رات کے وقت مہاراجہ صاحب
نے مسمی گجابا کے ہاتھ میرے پاس بھیجی گجابا مذکور نانا کہنولکر کا نوکر ہے نانا کہنولکر
مہاراجہ صاحب کے سالے ہین چونکہ وہ شیشی رات کے وقت آئی تھی معلوم نہین اوسمین
کیا تھا۔ مسٹر ملول صاحب نے مترجم سے پوچھا کہ برہتنی دی سے کیا معنے ہین مترجم نے
جواب دیا کہ اس لفظ کے معنے وزیر کے ہین۔ مسٹر ملول صاحب نے کہا کہ گواہ نے کہا تھا
کہ نانا کہنولکر مہاراجہ صاحب کے سالے ہین اور موروثی وزیر بھی ہین۔ مترجم نے کہا ہان۔
بعدہ گواہ نے بیان کیا کہ اونگلی کے برابر شیشی تھی مین نے یہ دوا دو سری شیشی مین کردی جسمین پہلے
گلاب کا عطر تھا گواہ نے شیشی کو دو پوڑیہ کے برابر نشان کیا گیا مذکور نے ایک شیشی

سے دوسری مین دوا کو کیا تھا یہ چھوٹی شیشی جسمین دوا تھی مین نے اپنے پاس رکھ لی دوسرے روز حسب ہدایت مہاراجہ صاحب کے شیشی سالم کو دیدی وہ دن دسہرے کے تھے بعد چند روز کے مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا کہ ایک تولہ ہیرا اور دو تولہ سنکھیا منگاؤ چنانچہ نورالدین بوہرہ سے سنکھیا لینے کے واسطے مین خود اوس کے مکان پر گیا اور سنکھیا لے کر سالم کو دیدی اور ایک تولہ ہیرے مین تین ماشہ پسا ہوا ہیرا تھا اور ۹ ماشے ہیرے کے ٹکڑے تھے مین نے پوڑیہ کھول کر نہین دیکھی یہ بات مان جی کے کہنے سے معلوم ہوئی تھی۔ مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا کہ ہیرے کی پوڑیہ یشونت راؤ کو دے دو اور مہاراجہ صاحب نے ذکر کیا تھا کہ ان ہیرون کی سوامی انکلکوٹ کے تاج کے واسطے ضرورت ہے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ سوامی کے کیا معنے ہین۔ مترجم نے کہا کہ سوامی اول درجہ کے پوجاری کو کہتے ہین۔ گواہ نے کہا کہ وہ پوڑیہ یشونت راؤ کو مین نے دیدی مین نے یشونت راؤ سے پوچھا کہ ان ہیرون کا کیا ہوگا یشونت راؤ نے جواب دیا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر مین ملا کر دیا جاوے گا مین نے اس قدر کہا تھا کہ یہ بات نہایت بری ہے اور مین نے کچھ نہین کہا۔ مین نے ۲۲۔ اکتوبر کو سنا تھا کہ زہر دیے جانے کا حیلہ کیا گیا جب سے کہ یشونت راؤ کو ہیرے دیے اوسکے آٹھ دس روز بعد دوشنبہ کے روز مین نے یہ خبر سنی تھی مین مہاراجہ صاحب کے ہمراہ آٹھ بجے رزیڈنسی کو گیا لیکن راستہ مین شیوا کے دہرم سالے پر اوتر پڑا اور مہاراجہ صاحب کی واپسی تک وہان ٹھہرا رہا جب مہاراجہ صاحب رزیڈنسی سے واپس آئے تو مجھکو اپنی گاڑی مین بٹھا لیا اور مجھکو میرے مکان پر اوتار دیا راستہ مین مہاراجہ نے مجھسے کہا کہ رزیڈنسی مین ایک شور غل مچ رہا ہے مین نے پوچھا کہ کس سبب سے یہ شور غل ہے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ نرسو میرے پاس ہر روز آتا تھا مگر آج نہین آیا راؤجی نے جلدی کر کے ڈالدیا مین نے پوچھا کہ کیا ڈالدیا تھا۔ مہاراجہ صاحب نے کہا کہ نرسو ڈیوڑہی پر بیٹھا رہا کرتا تھا جب کوئی آتا تھا تو وہ گھنٹی بجا دیا کرتا تھا آج نرسو نہ تھا۔ پس اسی وجہ سے آج رزیڈنسی مین شور غل مچ رہا ہے مہاراجہ صاحب نے مجھسے یہ بھی کہا کہ سالم راؤجی کے مکان کو دوڑا گیا ہے تاکہ وہ پوڑیون کو لاوے اور جہان ایک بوڑھیا

روٹی پکارہی ہے اوسمین ڈالدے۔ مہاراجہ صاحب نے یہ بھی کہا کہ معلوم نہین کہ
سالم نے راؤجی سے پوڑیون کو لے کر پھینکدیا ہے یا نہین۔ اور بڑی خرابی کی بات ہوئی
ہے دیکھا چاہیے کیا ہوتا ہے جسوقت گاڑی میرے مکان کے قریب پہونچی تھی مہاراجہ صاحب
نے مجھکو وہان اوتار دیا اوس روز مہاراجہ صاحب سے اور کچھ باتون کا ہونا اسیاد
مین یاد نہین۔ دوشنبہ کے روز ۱۱ بجے کھانا کھاکر مہاراجہ صاحب کے محل مین گیا وہان
جاکر دیکھا کہ مہاراجہ صاحب لکشمی بائی کے پلنگ پر بیٹھے ہوے ہین اور ناناکنولکر سے زہر
کی باتین کر رہے ہین مگر مین نے یہ نہین سنا کہ وہ کیا باتین تھین کیونکہ مین پانچ چھہ قدم
کے فاصلے پر تھا اور نہ مین اون باتون مین شریک ہوا بعد اسکے مہاراجہ صاحب اور نانا
اور مین گاڑی مین سوار ہوکر گھوڑ دوڑ کو گئے راستہ مین مہاراجہ صاحب اور ناناکنولکر نے
مجھسے کہا کہ اسبات کی خوب خبر رکھنا اور جو جو خبرین معلوم ہوا کرین اوسکی اطلاع مجھکو
دیا کرنا مین نے اپنے مکان پر واپس آکر کئی آدمیون سے زہر کے دیے جانے کا حال دریافت
کیا جو کچھ مین نے سنا تھا دوسرے روز صبح کو مہاراجہ صاحب کو اوسکی اطلاع دی۔
مین نے مہاراجہ صاحب سے کہا کہ راؤجی کا پتہ نہین ہے شاید کہین بھاگ گیا مہاراجہ صاحب
نے کہا کہ راؤجی اگرچہ بڑا ہوشیار ہے لیکن چھوٹا بھی ہے اوسوقت مجھسے اور کچھ نہین کہا
منگل کے روز مین نے سالم اور یشونت راؤ کو مہاراجہ صاحب کے پاس محل مین دیکھا مہاراجہ
صاحب نے مجھسے کہا کہ زہر کے دینے کا حال دریافت کرکے مجھسے بیان کرو اوس روز
مجھسے اور مہاراجہ صاحب سے زہر کے مقدمے مین باتین ہوئین جب کرنیل فیر صاحب
کی جگہہ سر لوئیس پیلی صاحب مقرر ہوکر آئے مجھکو خوب یاد ہے کہ ایک روز مہاراجہ صاحب
مجھکو سر لوئیس پیلی صاحب کے سامنے لے گئے تھے اور صاحب موصوف کے روبرو اس
امر کی شہادت مجھسے دلائی کہ مہاراجہ صاحب کی باتین مسمی نراین کابجس پاندرے سے ہوئین
مجھکو مہاراجہ صاحب نے سر لوئیس پیلی صاحب کے روبرو پیش کیا مگر اوس روز مجھسے اور
صاحب ممدوح سے کچھہ باتین نہین ہوئین نہ کچھہ زہر کا ذکر آیا اوس روز راؤجی کو مین نے
نہین دیکھا صرف ایک مرتبہ پیشتر مقام نوساری مین میری اوس سے ملاقات ہوئی تھی

جب مسٹر سوٹر صاحب بڑودے مین آئے تھے تو تمام شہر مین اون کے آنے کی خبر ہو گئی تھی
اون کے آنے کے بعد مجھسے اور مہاراجہ صاحب سے کچھ گفتگو زہر دیے جانے کی ہوئی تھی۔
اول راؤجی گرفتار ہوا مگر پھر رہا ہو گیا اوسکو سنکر مہاراجہ صاحب نے کہا تھا کہ جو شخص
بانی مبانی تھا وہ چھوٹ گیا اب کچھ ڈر نہین ہے۔ لیکن مجھکو یاد نہین ہے کہ یہ باتین مجھسے
اور مہاراجہ صاحب سے کس روز ہوئی تھین اس قدر یاد ہے کہ سوٹر صاحب کے آنے
کے بعد گفتگو ہوئی تھی جب راؤجی دوبارہ گرفتار ہوا تب بھی مجھکو خبر ہوئی تھی اور مین نے یہ بھی سنا تھا کہ اوسنے
اقبال کیا چنانچہ مہاراجہ صاحب کو مین نے یہ خبر پہونچائی مہاراجہ صاحب نے اوس کے جواب مین کہا
کہ مین نے بھی ایسا ہی سنا ہے جب راؤجی نے اقبال کیا تو اوسکو اوسکی بریت کا سارٹیفکٹ
دیا گیا مجھسے اور مہاراجہ صاحب سے اسبارہ مین گفتگو ہوئی تھی مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا
تھا کہ اگر یہان کوئی تحقیقات ہو تو ہرگز کسی بات کو قبول نہ کرنا مجھکو اور کچھ مہاراجہ صاحب
کی گفتگو یاد نہین ہے مجھکو سالم اور یشونت راؤ کے گرفتار ہونے کی تاریخ البتہ یاد ہے۔
۱۵ - مارگشر ہی تھی - مترجم نے کہا کہ یہ تاریخ ۲۳ - دسمبر کے مطابق ہے - قبل گرفتاری
راؤجی اور سالم کے صاحب رزیڈنٹ نے مہاراجہ صاحب کو لکھا تھا کہ اونکو ہمارے پاس
بھیجدو جب یہ تحریر مہاراجہ صاحب کی مہاراجہ صاحب کے پاس مین لے گیا تو مہاراجہ صاحب
نے کہا کہ ہمنے سالم اور یشونت راؤ کو بھی بھیجدیا ہے مہاراجہ صاحب نے اوسوقت مجھسے
نہین کہا کہ اون دونون کو کسواسطے بھیجدیا ہے مگر بعدہ مجھسے کہا کہ مین نے دونون کو فہمایش
کر کے بھیجا ہے کہ ہرگز کسی بات کا اقبال نہ کرنا سوا اس گفتگو کے اور کوئی بات مہاراجہ صاحب
نے مجھسے نہین کہی - اوسوقت سالم اور یشونت راؤ رزیڈنسی کو گئے اور پھر واپس آئے -
اوسی روز سر لوئیس پیلی صاحب رزیڈنٹ کا حکم آیا کہ سالم اور یشونت راؤ کو بھیجدو
قبل جانے رزیڈنسی کے مین نے اونکو دیکھا تھا وہ اوپر کی چھت پر نانا کنولکر کے پاس تھے
جب نانا کنولکر مجھکو ملے تو مجھسے کہا -

مسٹر برینسن صاحب نے کہا کہ ہم دریافت نہین کرتے کہ اونھون نے تمسے کیا کہا -
ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ کوئی اور شخص بھی اوسوقت موجود تھا - ج - سوائے نانا کنولکر

کے اور کوئی شخص نتھا۔
گواہ نے پھر بیان کرنا شروع کیا کہ جب سالم اور یشونت راو رزیڈنسی کو چلے گئے تو شام کے وقت مہاراجہ صاحب سے پھر میری ملاقات ہوئی مہاراجہ صاحب نے کہا کہ مین نے دونون شخصون سے فہمایش کردی ہے کہ تم کسی بات کا اقرار نہ کرنا سوا اسبات کے اور جو کچھ مہاراجہ صاحب نے کہا مجھکو یاد نہین جس روز مہاراجہ صاحب گرفتار ہوے اوسی روز مین بھی شام کے وقت گرفتار ہوا۔ ۹ - بجے ایک پہرہ آیا محل کے کمرے بند کردیئے گئے اور ایک جگہہ پہرا کھڑا ہوگیا۔ جیکسن صاحب اور گجانند وٹل نے مجھے کہا کہ تم اپنے دفتر مین چلو تاکہ تمھارے روبرو ہر ایک چیز بند کرکے مہر لگادیجاے جس وقت ہر ایک چیز پر مہر لگائی گئی مین بھی موجود تھا بعد اوس کے مین اپنے گھر چلا آیا لیکن فوراً پھر میری طلبی ہوئی اور سیناپتی کی کچہری مین مجھکو قید کیا چنانچہ دو روز تک حوالات مین رہا وہان صرف چوکیدارون کا پہرہ تھا سپاہی نتھے وہان سے فوجدار کے سپاہی مجھکو رزیڈنسی مین لائے اور گورون کے پہرے مین ۱۶ - روز تک قید رہا پھر پولیس کے سپرد کیا گیا جبتک مین نے کسی بات کو قبول نہین کیا مجھپر گورون کا پہرہ رہا جب مین نے اقبال کیا تو پولیس کے سپرد کیا گیا اول مرتبہ رزیڈنسی کے باغ کے نیچے میری طلبی ہوئی وہان دونون خان اور بلونت راو سکریر موجود تھے یہ بلونت راو کارکن تھا جو احمدآباد سے بلایا گیا تھا اور ایک شخص مسمی بھاؤ پونا کر اور ایک سپاہی پولیس کا وہان موجود تھا جب مین وہان پہونچا تو خان بہادر نے کہا کہ مین نے تمکو اسواسطے بلایا ہے کہ مین تمھارے صندوق کے کاغذ دیکھا چاہتا ہون اوس صندوق مین مہاراجہ صاحب کے بخ کے کاغذ تھے اور سب میرے سامنے مہر لگائی گئی تھی اور سب بڑی بڑی مہرین تھین اور سب مسلم تھین مین نے پولیس سے کچھ نہین کہا مگر پولیس کے لوگون نے مجھے کہا تھا کہ اگر تم اقبال کروگے تو تمھارے حق مین بہتر ہوگا وہ لوگ آدہ گھنٹہ تک صندوق کے کاغذ دیکھتے رہے۔ اوسکے بعد پھر مین گورون کے پہرے مین سپرد کیا گیا بلونت راو اور بھاؤ پونا کر اور دونون خان بہادر نے دیکھا تھا ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ اب دو بج گئے ہین تفن کا وقت آگیا اگر اجازت ہو تو تھوڑی دیر کے واسطے

عدالت برخاست کیجاے چنانچہ ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے گئے۔
جب ٹفن کھاکر واپس آئے تو گواہ نے بیان کیا کہ بعد دیکھنے صندوق کے کاغذات کے میرا
اظہار ہوا اوسوقت مسٹر رچی صاحب۔ سر لوئیس پیلی صاحب۔ کپتان جنکین صاحب۔
کپتان سی گریو صاحب۔ دونون خان بہادر۔ گجانند وٹل۔ اور بلونت راو سکرٹر
موجود تھے جب مین نے اپنا اظہار دیا تو سر لوئیس پیلی صاحب نے مجھسے میرے جرم کی
معافی کا وعدہ کیا تھا کسی شخص نے مجھسے راوجی یا نرسو جمعدار کے اظہار کا حال بیان نہین
کیا۔ چونکہ مین گورون کے پہرے مین تھا مجھے کون اطلاع دے سکتا تھا جس روز مجھکو
سارٹیفکٹ ملا تو گجانند وٹل اور دونون خان بہادر موجود تھے۔ گجانند نے مجھسے کہا
کہ اگر سچ سچ بیان کروگے تو سرکار تمھارے قصور معاف کردے گی اور مجھکو ایک پرچہ
بھی دکھایا سوا اس کے اوسوقت مجھسے کچھ نہین کہا۔ جب مین نوساری گیا تھا مین نے
راوجی کو دیکھا تھا راوجی مہاراجہ صاحب کے غسلخانے کے پاس بیٹھا تھا سواے راوجی
کے سالم اور مہاراجہ صاحب بھی بیٹھے تھے رات کے ۸ بجے ہون گے اور بموجب طلب مہاراجہ
صاحب کے مین گیا تھا جب مین مہاراجہ صاحب کے پاس پہونچا تو مہاراجہ صاحب نے
مجھکو ایک کاغذ دے کر کہا کہ اسکو پڑھو چنانچہ مین نے اوسکو پڑہا تو وہ عرضی جمنابائی زوجہ
کھانڈے راو ستوفی کی طرف سے حضور گورنر کے نام تھی اوسوقت مہاراجہ صاحب نے کہا
کہ اس عرضی کی نقل لکھ لو جب مین نے نقل لکھ لی تو وہ عرضی راوجی کو واپس دی مین
سب کاغذات مہاراجہ صاحب کے روبرو پڑھ کر سنایا کرتا تھا مین دکھنی زبان جانتا ہون
اکثر حساب چھوٹے چھوٹے پرچون پر رہا کرتے تھے کوئی کتاب نتھی اور جس شخص کو مہاراجہ
روپیہ دلاتے تھے مین یاد دیناکر مہاراجہ صاحب کے دستخط کرالیا کرتا تھا مہاراجہ صاحب
اکثر مجھکو زبانی حکم دیا کرتے تھے۔ ایک کاغذ جب گواہ کو دکھایا گیا تو اوسنے کہا کہ میرے
ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اوسکا مضمون یہ تھا۔
(سری الکشمی وغیرہ) — حساب تیسری ماہ شوال یعنے مہینا کرگ سرشن سنبت ۱۹۳۱
مطابق ۲ — نومبر ۱۸۷۴ع۔

یادداشت۔ بمبئی سے کچھ مال یشونتا ولد جھیپانی پولی کی معرفت جو سرکار کا قاصد ہے آیا ہے لہٰذا حسب الحکم سرکار مفصلہ ذیل روپیہ نقد دیا گیا۔

کل کے بنے ہوئے روپے جو بازار سے خریدے گئے الۃ بحساب ۱۰۸ فیصدی ماہولہ میزان۔ ماہولہ۔ سکہ بابا شاہی جو خزانے سے دیے گئے۔ میزان ماہولہ

بروقت روپیہ پانے کے جو رسید یشونت راؤ نے داخل کی تھی اس کاغذ کے ساتھ رکھی گئی۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ ان یادداشتوں کے پیش کرنے سے معلوم ہوتا ہے تاکہ ثابت ہو کہ وقتاً فوقتاً رزیڈنسی کے ملازموں کو روپیہ دیا گیا اور حساب میں دوسرے نام سے روپیہ درج ہوا۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ہاں اسی بات کے ثابت کرنے کے واسطے یادین پیش کی گئیں۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ایڈوکیٹ جنرل ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ درحقیقت وقتاً فوقتاً روپیہ لوگوں کو دیا گیا اور یادداشت میں دوسرے نام سے لکھا گیا چنانچہ اس گفتگو کے بعد یاد مذکور مسل میں شامل کی گئی اور نشان حرف اے کا کیا گیا۔ اور گواہ نے بیان کیا کہ روزمرہ ہفتہ وار اور ماہواری اور سالانہ حساب بنکر پیش ہوا کرتا تھا۔ بلونت راؤ کارکن روزمرہ کا حساب رکھا کرتے تھے اور میں حسابات پر دستخط کیا کرتا تھا معلوم نہیں کہ یشونت راؤ کی کیا تنخواہ ہے سوا تنخواہ کے جس قدر سالم اور یشونت راؤ کو روپیہ دیا گیا وہ میرے محکمے سے دیا گیا۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ جو یادداشتیں پڑھی ہیں تم لکھتے ہو کہ بابت اسباب کے جو بمبئی سے آیا تم جانتے ہو کہ کون اسباب بمبئی سے آیا تھا۔ ج۔ کوئی اسباب نہیں آیا تھا س۔ پھر کیوں لکھا گیا کہ بمبئی سے اسباب آیا۔ ج۔ اسواسطے لکھا گیا کہ رزیڈنسی کے سب نوکروں کو روپیہ دینا منظور تھا س۔ تمکو کس طرح معلوم ہوا کہ رزیڈنسی کے نوکروں کو روپیہ دیا جائے گا۔ ج مہاراجہ صاحب نے ہدایت کی تھی کہ جب روپیہ رزیڈنسی کے نوکروں کو دیا جاوے تو وہ روپیہ اسطرح حساب میں لکھا جائے اگر مال آتا تو مہاراجہ صاحب اُس سوداگر کا نام لکھواتے جسکی دوکان سے آتا تھا۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اور ایک یاد گواہ کو دی اور دریافت کیا کہ یہ روپیہ بھی یشونت راؤ کو دیا گیا تھا۔ ج ہاں دیکھیے مدعیہ کی یہ دہانیدے ہے اسمین ہاں کی

تشریح ہے نہ سوداگر کا نام ہے۔ س کیا اسپر بھی تمھارے دستخط ہین۔ ج ہان۔ س کس شخص نے اس یاد کا روپیہ پایا۔ ج۔ سالم عرب نے۔ س کوئی چیز احمدآباد سے کھانے مین آئی تھی۔ ج نہین۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مائی لارڈ۔ میرے نزدیک اگر یہ سب یادین گواہون کو دکھا کر شناخت کرائی جاوین اور اون سے حلف لیا جاے تو مناسب ہے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا ہان میری راے بھی متفق ہے۔

مین نے ان یادداشتون کی فہرست بنائی ہے اور نمبر نشان حرف۔ اے سے تا کیو تک ان سب یادداشتون مین سات ہزار روپیہ دیا گیا ہے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مسٹر جارڈین صاحب سے کہا جاے کہ وہ ان یادداشتونکی سلسلہ وار فہرست تیار کرین چار بجے عدالت برخاست ہوئی۔

اجلاس روز دوازدہم

گیارہ بجے کمیشن جمع ہوئی کل ممبران کمیشن اور حضور ملھر راؤ موجود تھے سہ پہر کے وقت عالیجناب مہاراجہ سیندھیا تشریف نہین لائے اور سر لویس پلی صاحب تمام روز نہین آئے۔ ایڈوکیٹ جنرل یعنے وکیل اعظم سرکار نے دامودر پنت کا اظہار لینا شروع کیا صاحب موصوف نے گواہ سے دریافت کیا کہ تمنے ہمسے کل کہا تھا کہ دو دفعہ ناناجی وتل کے پاس سے مین نے ہیرے منگوائے تھے لیکن بیان کرو کہ اوسکی قیمت کے دینے کا کتنے بندوبست کیا تھا۔ ج۔ بموجب حکم مہاراجہ صاحب کے بندوبست کیا گیا مین نے مہاراجہ صاحب سے پوچھا تھا کہ ان ہیرون کی قیمت دیجاے چنانچہ اجازت ہوئی تھی کہ دیدو اوسوقت مین نے ہیرون کی قیمت دیدی۔ یہ روپیہ کسرات اور توفیر سے دیا گیا تھا لیکن اس روپیہ کو ہیرون کی قیمت مین دیا جانا درج حساب نہین ہوا بلکہ بموجب حکم مہاراجہ صاحب کے حساب مین اس طرح لکھا گیا کہ برہمنون کے کھلانے کے واسطے روپیہ دیا گیا۔

جب گواہ سے ایک اور سوال کیا گیا تو مترجم گواہ سے کچھ باتین کرنے لگا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کیا کہتے ہو مترجم نے کہا کہ جو کچھ گواہ نے بیان کیا میری

سمجھ مین نہین آیا تھا اس لیے دریافت کرتا ہون - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا
کہ جو کچھ وہ کہتا ہے مجھے سناؤ - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ جب مترجم خود نہین سمجھا ہے
تو تم کیا سمجھوگے - گواہ نے بیان کیا کہ مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا تھا کہ ان ہیرون کو
دوائی کی مدمین درج حساب کرنا کیونکہ اونکی خاک بنائی جاے گی چنانچہ اوسیطرح مین نے
حساب مین درج کیا لیکن جب کرنیل فیر صاحب کے زہر دیے جانے کا شور غل ہوا تو مینے
مہاراجہ صاحب سے کہا کہ ہیرون کی خاک کس طرح ہوسکتی ہے مہاراجہ صاحب نے کہا
کہ تمنے خاک ہونا ہیرون کا لکھ دیا ہے مین نے کہا کہ ہان اوسوقت مہاراجہ صاحب نے کہا
کہ اوس ورق کو حساب سے نکال ڈالو چنانچہ اسبارے مین نانا وتل سے مین نے صلاح لی
اونھون نے کہا کہ جب مہاراجہ صاحب کا حکم ہے تو ایسا ہی کرو مہاراجہ صاحب نے مجھکو
یہ بھی حکم دیا کہ جب اس قسم کا خرچ لکھا کرو تو اس طرح اوسکو درج حساب کیا کرو کہ کسیکو
اصل حال نہ معلوم ہو اکبر نورالدین بوہرہ سے جو دو مرتبہ سنکھیا لی گئی اوسکی قیمت
نہین دی گئی صرف اس قدر اون سے وعدہ کیا گیا کہ سلحہ خانہ اونکو بھی سپرد کیا جاے
جب کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے کا حال عام مین مشہور ہوا تو نورالدین بوہرہ
نے مجھسے کہا کہ جس بوہرہ کی دکان سے سنکھیا لایا تھا وہ دو سو روپیہ مانگتا ہے -

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اوسنے کچھ اور بھی بیان کیا تھا -

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ ایسے سوال سے مین عذر کرتا ہون کہ وہ باتین جو
مہاراجہ صاحب کی غیبت مین ہوئین وہ داخل شہادت نہین ہین -

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ جو کچھ باتین اور کارروائی اوسوقت ہوئی وہ سب داخل شہادت
ہے - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ آپ کی راے مین یہ باتین داخل شہادت ہین -

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ہان لائق سننے کے ہین اور جب اونکی تصدیق ہوجاے گی
تو اوسوقت لائق شہادت کے بھی ہین - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مین آپکی
غرض سمجھا آپ چاہتے ہین کہ کل حال دریافت ہوجاے اوسکے بعد دیکھا جاے گا کہ قابل
شہادت کے یہ باتین ہین یا نہین - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے گواہ سے مخاطب ہوکر کہا

کہ درمیان تمھارے اور نور الدین بوہرہ کے کیا گفتگو ہوئی تھی گواہ نے بیان کیا کہ نور الدین نے مجھسے کہا کہ پہلی پوڑیا سنکھیا کی کسی کے نام درج نہین ہوئی ہے اور دوسری پوڑیہ میرے نام لکھی گئی ہے جس بوہرے کے پاس سے مین سنکھیا لایا تھا اوسنے کہا ہے کہ میری کتابین حساب کی ضبط ہوگئین اور رزیڈنسی کو گئی ہین اگر تم چاہتے ہو کہ سنکھیا کا فروخت ہونا پوشیدہ رہے تو دو سو روپیے مجھکو دو اور مین اوس بوہرہ کو دیدون تاکہ وہ میرا نام نہ بتلائے۔

سارجنٹ بیلین ٹاین صاحب نے کہا کہ کیا حضور ایسی بات سننے کے مجاز ہین۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ہان مجھکو اختیار ہے کیونکہ ان باتون سے دریافت ہوگا کہ درحقیقت کیا حال گذرا۔ سارجنٹ بیلین ٹاین صاحب نے کہا کہ حضور اس حال کو سنکر بطور شہادت کے تصور کرتے ہین مگر مین یہ باتین صرف گفتگو سمجھتا ہون کچھ شہادت نہین سمجھتا جو گفتگو تمھارا جہ صاحب کے روبرو نہین ہوتی وہ سمجھی جا سکتی ہے کہ بنائی ہوئی ہے تاکہ ایک شخص دوسرے کو ماخوذ کرے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اسیواسطے آپ یہ گفتگو کرتے ہین کہ یہ باتین بنائی ہوئی ہین۔

سارجنٹ بیلین ٹاین صاحب نے کہا کہ مین آپ کے روبرو یہ بات پیش کرتا ہون کہ عجب نہین جو یہ گفتگو بنائی ہوئی ہو ایسی باتون کی صداقت جبکہ دوسرا کوئی شخص وہان موجود نتھا کس طرح ہوسکتی ہے مگر چونکہ حضور اوسکو شہادت تصور کرتے ہین مین خاموش ہون۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ جبتک کہ ہر شخص کا حال نہ سنا جاے ایسے مقدمے کی تحقیقات مشکل ہے اور تاوقتیکہ ہر شخص کی بات نہ سنونگا میری سمجھ مین کس طرح آئے گا۔

گواہ نے بیان کیا کہ نور الدین بوہرہ سے مین نے کہا کہ دو سو روپیے تم اپنے پاس سے دیدو جب تمکو اسلحہ خانہ کا کام ملے گا اوسوقت یہ روپیہ مجرا ہوجاے گا نور الدین یہ بات سنکر چپ ہو رہا اور پھر مین نے نور الدین کو نہین دیکھا۔ نور الدین نے مجھسے نہین کہا کہ وہ کس بوہرہ کی دکان سے سنکھیا لایا تھا۔ مین نے مقام نوساری مین صرف ایک مرتبہ راوجی کو دیکھا تھا معلوم نہین کہ وہ گیکواڑ کے پاس آیا کرتا تھا یا نہین۔

جب کرنیل فیر صاحب کے پھوڑا نکلا تھا مجھکو خوب یاد ہے ماہ ستمبر ۱۸۷۴ء تھا اس پھوڑے
کا حال اسوجہ سے یاد ہے کہ سالم نے میرے روبرو مھاراجہ صاحب سے کہا تھا اور اوسنے
اپنی اونگلی سے بتایا کہ ماتھے مین پھوڑا ہے کرنیل فیر صاحب راوجی سے مرہم لگوایا کرتے تھے
راوجی نے ایک چٹکی سنکھیا کی مرہم مین ڈالدی تھی جب مرہم کے لگانے سے کرنیل فیر صاحب
کے پھوڑے مین سوزش ہوی تو اونھون نے مرہم کے پہائے کو اوتار ڈالا تھا یہ بات سنکر
مھاراجہ صاحب میرے روبرو کچھ نھین بولے جس زمانے مین کرنیل فیر صاحب کے یہ پھوڑا
تھا تو مھاراجہ صاحب نے کچھ دوا بنانے کا مجھکو حکم دیا تھا اوسی زمانے مین سالم کو مینے
سنکھیا دی تھی اور مھاراجہ صاحب نے حکم دیا تھا کہ حکیم صاحب کے پاس بڑے بڑے
چیونٹے سانپ۔ اور کالے گھوڑے کا پیشاب بھیجدو وہ کچھ دوا بناینگے مجھکو اور کچھ بات
اوس روز کی جو مھاراجہ صاحب نے کھی ہو یاد نھین چنانچہ یہ سب چیزین مین نے منگاکر
حکیم صاحب کے پاس بھیجدی تھین اور حکیم صاحب نے ایک شیشی مین کچھ دوائین بناکر
دی تھین۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اس شیشی کی دوا کا نسخہ تو معلوم ہو گیا مگر دریافت
کرو کہ اس شیشی پر ڈاٹ بھی یا نھین ایڈوکیٹ جنرل نے گواہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم اس
شیشی کا حال بیان کر سکتے ہو۔ گواہ نے جواب دیا کہ اونگلی کے برابر وہ شیشی تھی اوسکو
گجابا میرے پاس لایا تھا مجھکو یاد نھین کہ اوس شیشی مین ڈاٹ تھا یا نھین۔ لیکن مینے
اوس شیشی کی دوا کو دوسری گلاب کی شیشی مین رکھ دیا تھا اور اوس شیشی پر روئی
اور موم بطور ڈاٹ کے لگاکر سالم کو دے دی تھی مین جانتا ہون کہ جو حال رزیڈنسی مین
گذرتا تھا اوسکی اطلاع مھاراجہ صاحب کو ہوا کرتی تھی راوجی بذریعہ سالم کے مھاراجہ
صاحب کے پاس چٹھیان بھیجا کرتا تھا اور مین اون چٹھیون کو مھاراجہ صاحب کے روبرو
پڑھ کر پھاڑ ڈالتا تھا چنانچہ گواہ کو کچھ چٹھیون کے پولندے دکھائے گئے گواہ نے کہا کہ
یہ روزنامچے ہین ایسے ایسے چار پولندے عدالت مین موجود تھے ایک پولندہ مین باوجہ
کا حساب ہے۔ یہ حساب مٹا ہوا ہے ایک کارکن نے میرے حکم سے اوسپر سیاہی ڈالدی
تھی اوسکا نام بلونت راو ہے اور یہ راوجی کا بیٹا ہے۔ سیاہی ڈالنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ رقم

مالیجٹ کی سالم کے نام درج تھی جب زہر دیے جانے کا غوغا پڑا اوسوقت مین نے سیاہی ڈلوادی تھی اسیطرح اور اور مقامات پر بھی جہان ایسی رقمون کا ذکر تھا سیاہی ڈلوادی گئی تھی۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اون پولنڈون کے کاغذون کو دیکھا اور جہان جہان سیاہی پڑی تھی اوسکی تصدیق کی۔

طول صاحب نے مترجم سے کہا کہ تم جابجا گواہ کا بیان چھوڑ جاتے ہو۔ گواہ نے بیان کیا کہ جہان جہان سالم کا نام آیا تھا یا کسی خرچ کی تفصیل نہین کیجاتی تھی اوسپر مین سیاہی ڈلوادیتا تھا۔ یہ کل روپیہ کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے مین یا رزیڈنسی کے نوکرون کو تقسیم کرنے مین صرف ہوا۔

سوالات جرح مسٹر جنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ تم کہتے ہو کہ جس قدر حساب تمنے بنائے وہ سب مصنوعی ہین۔ ج۔ اکثر مصنوعی ہین کل حساب مصنوعی نہین ہے اور دیدہ ودانستہ مصنوعی بنائے گئے۔ س۔ یہ حساب بموجب حکم مہاراجہ صاحب کے مصنوعی بنائے گئے۔ ج۔ حسب الحکم مہاراجہ صاحب کے بنائے گئے۔ س۔ ایسے غلط حساب بنانے کیواسطے تمکو وقتاً فوقتاً حکم ملا کرتا تھا یا خاص خاص حساب کے واسطے۔ ج۔ جیسا موقع ہوتا تھا مجھکو حکم ملتا تھا مہاراجہ صاحب سے مین پوچھ لیتا تھا کہ فلان امر مین کیا ہدایت ہے۔ س۔ تم مہاراجہ صاحب سے دریافت کرکے حساب غلط کیا کرتے تھے۔ ج۔ ہان جیسا موقع ہوتا تھا کیونکہ مہاراجہ صاحب واقف ہوتے تھے جس کام کے واسطے کہ روپیہ دیا جاتا تھا۔ س۔ تم واقف ہوتے تھے یا مہاراجہ صاحب۔ ج۔ مہاراجہ صاحب۔ س۔ جب تمنے مہاراجہ صاحب سے اجازت لی اونھون نے اجازت دی تھی۔ ج۔ ہان۔ س۔ اگر ان حسابات کی تحقیقات ہوتی تو تم کس طرح ثابت کرسکتے تھے کہ حساب کے غلط کرنے کے واسطے تمنے مہاراجہ صاحب سے اجازت حاصل کی۔ ج۔ اس سے زیادہ اور کیا ثابت کرتا کہ کل کام مہاراجہ صاحب کی ہدایت سے کیا کرتا تھا۔ س۔ یہ بیان تمھارا ہے مگر مین دریافت کرتا ہون کہ مثلاً

مھاراجہ صاحب تمپر یہ جرم قائم کرتے کہ تم اونکو لوٹتے ہو اور بغرض لوٹنے کے حساب کو تبدیل کرتے ہو تو تم کس طرح ثابت کرتے کہ ہمنے مھاراجہ صاحب کے حکم سے حساب کو تبدیل کیا۔

ج۔ جو روپیہ دیا جاتا تھا چار کتابون مین درج ہوتا تھا اور سوا اس کے دینے اور لینے والا روپے کا موجود تھا۔ س۔ تم اس حساب کے تبدیل کرنے مین مھاراجہ صاحب کی ہدایت کا ہونا کس طرح ظاہر کر سکتے تھے جو تم کہتے ہو وہ خود تمھارا زبانی بیان ہے۔

ج۔ سوا حکم زبانی مھاراجہ صاحب کے اور کچھ میرے پاس ثبوت نتھا۔ س۔ جو سوال مین تم سے کرتا ہون اوسکا یہ جواب نہین جو تمنے دیا مین دریافت کرتا ہون کہ بجز تمھارے بیان اور مھاراجہ صاحب کے حکم کے کوئی تحریر تمھارے پاس ہے۔ ج۔ ایسے ہی حکمون سے مھاراجہ صاحب کے لاکھون روپیے صرف ہوے ہین۔ س۔ اور حساب غلط کیا گیا۔

ج۔ جب کبھی غلط کرنے کا موقع ہوا۔ س۔ اور خود تمنے حساب کو غلط کیا۔ ج۔ بحکم مھاراجہ صاحب کے کارکن سے حساب غلط اور تبدیل کرادیا گیا۔ س۔ لیکن مین تم سے یہ بات دریافت کرتا ہون تم اوسپر غور کرکے جواب دو کہ اگر تمپر مھاراجہ صاحب یا اور کوئی دوسرا شخص تہمت رکھتا کہ تم مھاراجہ صاحب کو لوٹے کھاتے ہو تو تم کسطرح سے ثابت کرتے کہ تمکو مھاراجہ صاحب نے اس طرح حساب غلط کرنے کا مجاز کیا تھا۔

ج۔ کاغذات سے خوب ثابت ہو سکتا تھا۔ س۔ سوا کاغذات کے اور کسیطرح سے بھی ثابت ہو سکتا تھا۔ ج۔ کاغذ و ہانید پر خود رسید لکھی ہوئی ہے۔ س۔ تمھارے پاس کوئی تحریر مھاراجہ صاحب کی ہے جسمین تمکو اونھون نے ایسا اختیار دیا ہو۔ ج۔ محافظ دفتر صاحب کے پاس ہوگی میرے پاس کوئی ایسی تحریر نہین ہے۔ س۔ مین چاہتا ہون کہ تم اس قسم کی کوئی تحریر پیش کرو جس سے معلوم ہو کہ مھاراجہ صاحب نے تمکو اختیار دیا تھا کہ یہی کتابون کو غلط کرو۔ ج۔ میرے پاس کوئی ایسی تحریر مھاراجہ صاحب کی نہین ہے۔ لیکن لکشمی بائی جو مھاراجہ صاحب کی تیسری رانی ہین اونکی لکھی ہوئی ہے۔ س۔ تمھارے پاس مھاراجہ صاحب کی کوئی دستخطی ایسی تحریر نہین ہے۔ ج۔ نہین۔ لکشمی بائی بموجب حکم مھاراجہ صاحب کے دستخط کرتی تھین

اور ایسے حکمون پر مہاراجہ صاحب کی مہر بھی ہے۔ س۔ کوئی کاغذ دستخطی مہاراجہ صاحب
کا تمھارے پاس ہے۔ ج۔ چار سال سے پرائیویٹ سکرٹری کا محکمہ میرے تعلق ہوا ہے۔
اوس وقت سے مہاراجہ صاحب نے کوئی کاغذ میرے محکمہ کا دستخط نہین کیا۔ س۔ لیکن
مین تم سے دریافت کرتا ہون کہ اگر تمپر تغلب کا جرم قائم کیا جاتا تو تم کس طرح اپنی براءت
کرتے۔ ج۔ ایک ایک حساب پانچ جگھہ لکھا جاتا تھا مین اوسی سے ثابت کرتا کہ روپیہ
صرف ہوا ہے مین نے تغلب نہین کیا۔ س۔ کچھ رقمین مہاراجہ صاحب کے ہاتھ کی لکھی
ہوئی بھی حساب مین ہین۔ ج۔ جب جمع خرچ کا نقشہ تیار ہوتا تھا تو مہاراجہ صاحب اوسپر
دستخط کیا کرتے تھے یہ نقشہ مہاراجہ صاحب کے دستخطون کے واسطے ہر سال تیار ہوا کرتا تھا
س۔ ایسے دستخط کا کوئی کاغذ تمھارے پاس ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ تم اوسکو
پیش کر سکتے ہو۔ ج۔ اگر آپ طلب کرین تو آسکتا ہے۔ س۔ بہتر اس امر کی نسبت پھر دیکھا
جائیگا تمکو کبھی حساب کے جانچ ہونیکا شک ہوا۔ ج۔ کس شخص سے۔ س۔ شاید کوئی شخص جانچ کرتا۔ ج
قبل ہونے قرقی کے بجز مہاراجہ صاحب کے کوئی شخص میری حساب کی جانچ کرنیکا مجاز نتھا۔ س۔ پولیس نے
تمسے کہدیا تھا کہ تمھارے حساب کی جانچ ہوگی۔ ج۔ بعد قرقی کے پولیس نے مجھکو وہ کاغذ دکھایا تھا جسپر
سیاہی پڑی تھی اور کہا تھا کہ ان حسابات کی جانچ ہوگی۔ س۔ پولیس والون نے کیا تم سے یہ کہا تھا کہ خاص
تمھارے حساب کی جانچ ہوگی۔ ج۔ پولیس نے یہ کہا تھا کہ عام حساب کی جانچ ہوگی۔ س۔ تمھاری تنخواہ کیا تھی۔ ج
میری تنخواہ دو سو روپیہ ماہواری تھی اور میرے بھائی کے چار سو روپیے ماہواری۔
س۔ مین دریافت کرتا ہون کہ تمنے یہ سب باتین کیونکر قبول کین اور تم تو اوسی روز
گرفتار ہوئے تھے جس روز کہ مہاراجہ صاحب گرفتار ہوئے تھے۔ ج۔ اوسی دن شام کو
مین گرفتار ہوا تھا۔ س۔ تمکو معلوم ہوگا کہ راؤجی اور نرسو وغیرہ کے اظہار مسٹر سوٹر
صاحب نے لیے ہین۔ ج۔ ہان مین یہ خبرین سنا کرتا تھا۔ س۔ مین خیال کرتا ہون کہ
یہ خبرین بہت دلچسپ معلوم ہوا کرتی ہونگی۔ ج۔ مجھکو جو کچھ خبر ملتی تھی مہاراجہ صاحب
کو سنا دیتا تھا۔ س۔ لیکن خود تمکو تو یہ باتین پسند آتی ہونگی۔ ج۔ میری ذات خاص
سے ان باتون کا تعلق نتھا۔ س۔ اس امر کی نسبت ہم آیندہ بحث کرینگے۔ لیکن جو نوٹ تھا

کے فریق مین تم بھی تو ایک شخص تھے اور تمنے مار ڈالنے کے واسطے مدد بھی کی -
ج - ہان مین نے مدد کی تھی - س - پس مین خیال کرتا ہون کہ تمکو ایسے حالات
کے سننے کا ذاتی تعلق بھی تھا - ج - ہان اپنے اور مہاراجہ صاحب کے بچانے کے واسطے
مجھکو تعلق تھا - س - شاید تمکو اپنا خیال کم ہوگا مہاراجہ صاحب کے بچانے کا زیادہ
خیال ہوگا - ج - ہان مین یہ سمجھا تھا کہ چونکہ اب کل فرقی ہوگئی ہے مین بچ جاؤن گا -
س - پس چونکہ تمکو اپنا خیال کم تھا اور مہاراجہ صاحب کے بچانے کا زیادہ خیال تھا تمنے
دریافت کیا تھا کہ راوجی وغیرہ نے کیا اظہار دیے - ج - مین شہر کی خبرین سنا کرتا تھا
جب تک سلم چھوٹا رہا وہ سب حال مجھسے آکر کہا کرتا تھا - س - تمنے اوس شنتی کا حال
بھی سنا ہوگا جسکا ذکر راوجی نے کیا - ج - مین قید مین تھا کس طرح سنتا - س -
لیکن مین اوسوقت کا ذکر کرتا ہون جب تم قید نتھے یعنے راوجی کے اظہار اوسوقت لیے
تھے جب تم قید نہین ہوے تھے - ج - مین نے کچھ حال شنتی کا نہین سنا - س - کیا تم کہتے
ہو کہ مین نے نہین سنا کہ راوجی کو شنتی دی گئی ہوشیار ہو کر جواب دو - ج - نہین
مجھسے کسنے ایسا ذکر نہین کیا - س - کسی شخص نے تم سے شنتی کا حال نہین کہا - ج -
نہین کہا - س - تمنے پوڑیہ کا کچھ حال سنا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین ڈالی
گئی - ج - ہان - س - تمنے سنا تھا کہ اوسمین سنکھیا تھی - ج - ہان - س - اور پسا ہوا
ہیرا اوسمین ہے - ج - ہان - س - اور یہ کہ راوجی نے اسبات کا اقرار کیا ہے کہ مینے
زہر کی پوڑیہ کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین ڈالدی اور اون کے مار ڈالنے کا ارادہ
کیا - ج - ہان مجھسے مہاراجہ صاحب نے کہا تھا - س - جب تمکو معلوم ہوا کہ راوجی وغیرہ
زیر حراست ہین اور منجملہ اونھین لوگون کے تم بھی تھے تمنے وہ کاغذ جسمین اس قسم
کا ذکر تھا کسواسطے چاک نہین کرڈالے - ج - کیا - کون کاغذ اس معاملے کا تھا - س -
مجھکو تمھارے اولٹے سوال کرنے سے تعجب نہین آیا تمنے بیان کیا ہے کہ کئی کاغذ اس
معاملے کے تھے - ج - کیا آپ اون کاغذات کی طرف اشارہ کرتے ہین جنکی نسبت مین
اظہار دے چکا ہون - س - کیا تمکو کچھ شک ہے کہ اون کاغذون کی طرف میرا اشارہ

نہین ہے۔ ج۔ اول مجھکو سمجھ لینا چاہیے کہ اگر ایک جگھہ کاغذ ہوتے تو مین اونکو چاک کرڈالتا۔ س۔ جو کچھہ تم بیان کرتے ہو اگر وہ صحیح ہے تو تمھاری کارروائی سے خود معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت زہر دیا گیا۔ ج۔ ہان۔ س۔ تمنے کسواسطے اونکو چاک نہین کیا۔ ج۔ صرف دو کاغذون مین رشوت کا ذکر تھا۔ س۔ تم یہ جانتے تھے کہ رشوت کے بارے مین تحقیقات ہو رہی ہے۔ ج۔ ہان مین جانتا تھا۔ س۔ کیا تم اسبارے مین قسم کھا سکتے ہو کہ تمکو معلوم تھا کہ مسٹر سوٹر صاحب تحقیقات کر رہے ہین۔ ج۔ ہان قسم کھا سکتا ہون۔ س۔ اوسوقت تمنے کیون نہین ایسے کاغذات چاک کرڈالے کیونکہ وہ سب کاغذ تمھارے اختیار مین تھے۔ ج۔ کل کاغذ چاک نہین ہوسکتے تھے کیونکہ مختلف محکمون مین تھے سب جگھہ سے جمع ہوکر اونکا ضایع کرنا غیر ممکن تھا۔ س۔ کون امر مانع تھا کہ تمنے اون کاغذات کو چاک نہین کیا۔ ج۔ جب روپیے کی وہانید ہوتی تھی تو دو تین جگھہ لکھا جاتا تھا اس صورت مین نہایت دقت تھی کہ سب جگھہ سے کاغذ جمع ہوکر چاک کیا جاتا۔ س۔ سنیکر سارجنٹ بیلین تاین صاحب نے سکرٹری سے کل کاغذات طلب کیے اور اپنے روبرو رکھہ کر کہا کہ یہ کاغذ جدا جدا تھے اور اب ایک کتاب مین سلے ہوے ہین اور اون کے ساتھہ ترجمہ بھی لگا ہوا ہے اگر علیحدہ کرکے دیکھے جائین تو اونکی تعداد تھوڑی ہے کون امر مانع تھا کہ تمنے ان کاغذونکو چاک نہین کیا۔ ج۔ اگر روپیہ ایک جگھہ دیا جاتا تو چاک ہوسکتے تھے لیکن مختلف وقت اور مختلف جگھہ روپیہ دیا گیا پھر کس طرح چاک ہوسکتے تھے۔ س۔ لیکن مین چاہتا ہون کہ ایک سوال کا تم جواب یون بیان کرو کہ کیا بات مانع تھی کہ تمنے کاغذ چاک نہین کیے جن کاغذون نے تمھارے اور مہاراجہ صاحب کے جرمون کی صداقت کی۔ ج۔ مجھکو اسقدر فرصت نہین ہے کہ اون کاغذون کو چاک کرتا۔ س۔ فرصت سے تمھارا کیا مطلب ہے۔ ج۔ مجھکو ایسا موقع نہین ملا پھر مین کس طرح چاک کرتا۔ س۔ جو شخص آپ کے شہر مین کسیکو زہر دیتا ہے اور اوسپر جرم ثابت ہوجاتا ہے تو اوسکو کیا سزا دیجاتی ہے۔ ج۔ سزا دیجاتی ہے۔ س۔ یہ تو مین بھی جانتا ہون کہ سزا دیجاتی ہے لیکن بیان کرو پھانسی دیجاتی ہے یا کیا سزا ہوتی ہے۔ ج۔ سزا دیجاتی ہے لیکن مین نے قانون نہین دیکھا۔ س۔ تمکو کچھہ بھی

بھی خیال ہے کہ کیا سزا دیجاتی ہے۔ ج۔ مین کچھہ نہین جانتا۔ س۔ مجھکو خیال تھا کہ تم واقف ہوگے مگر بیان کرو کہ تمھارے خیال مین کیا سزا ہوتی ہے۔ ج۔ جو کچھہ صاحبان جج مناسب سمجھتے ہین سزا دیتے ہین۔ س۔ کبھی کسی کو پھانسی بھی دیجاتی ہے۔ ج۔ بڑودہ مین کسی کو پھانسی نہین دیجاتی ہے مین نے کسی کو پھانسی دیتے ہوے نہین سُنا۔ س۔ لیکن تم جانتے ہو کہ تمکو اپنی گردن کا بھی خوف ہے۔ ج۔ میری گردن کا۔ س۔ ہان خوف تھا۔ مگر اب نہین رہا۔ ج۔ مین آپ سے اوپر بیان کرچکا ہون جس وجہ سے مین نے چاک نہین کیا۔ س۔ مجھہ سے پھر بیان کرو۔ ج۔ ایسے کاغذکی محکمون مین تھے مجھکو چاک کرنے کی فرصت نہتھی۔ س۔ وہ کاغذ تمھارے اختیار مین تھے۔ ج۔ ہان۔ س۔ تم وہ سب کاغذ منگا سکتے تھے۔ ج۔ جب مہاراجہ صاحب کو کسی بات کی دریافت کرنیکی ضرورت ہوتی تھی منگا لیجاتی تھے۔ س۔ مہاراجہ صاحب کا نام مت لو مگر تمکو کون بات مانع تھی کہ تمنے نہین منگوائے۔ ج۔ وہ میرے قبضہ مین تھے۔ س۔ چونکہ وہ کاغذات تمھارے قبضے مین تھے اور تم جانتے تھے کہ اونہین کاغذون سے قتل کے ارادے سے ماخوذ کیے جاؤگے تو تمنے کسواسطے اونکو چاک نہین کیا۔ ج۔ مجھکو خیال تھا کہ قرقی نہوگی اور نہ مین یہ جانتا تھا کہ ایسا وقت کبھی آوے گا جو آج ہے۔ س۔ پس اسیوجہ سے تمنے کاغذ نہ پھاڑے سوا اس کے اور کوئی وجہ نتھی۔ ج۔ ہان اور کوئی وجہ نتھی۔ س۔ مہربانی کرکے مجھہ کو جواب دو کہ تمنے کسواسطے خیال نہین کیا کہ تمپر ایسا وقت آے گا۔ اگر تمنے کاغذ نہین پھاڑے تو کچھہ کاغذات حساب کے مشکوک کردیے تھے۔ ج۔ مین نے بعض کاغذات حساب پر سیاہی ڈالدی تھی۔ س۔ کبھی بات کے پوشیدہ کرنے کے واسطے۔ ج۔ ہان۔ س۔ اسبات کا تعلق کچھہ سالم سے بھی تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ اور اوس بات کے پوشیدہ کرنے کا تعلق اس کارروائی سے تھا۔ ج۔ ہان پوشیدہ کرنے کے واسطے۔ س۔ تمنے کچھہ کاغذ کسواسطے مشکوک کیے اور سب کاغذات کو کیون نہین پھاڑڈالا۔ ج۔ مین نے کارکن کو حکم دیا تھا کہ جیسا مناسب ہو کرو۔ س۔ لیکن ایک سوال تم سے کرتا ہون جو سب باتون کا خلاصہ ہے۔ بیان کرو کہ تم بخوبی جانتے ہو کہ تمنے یہ سب باتین مہاراجہ صاحب کے ماخوذ کرنے کے واسطے ایجاد کی تھین۔ ج۔ مین نے یہ سب باتین اسواسطے کی تھین کہ اگر

مہاراجہ صاحب ماخوذ ہوں تو بری ہو جائیں - س - تم قسم کھا سکتے ہو کہ سب قصہ تمنے مہاراجہ صاحب کے ماخوذ کرنے کو ایجاد نہیں کیا ج - نہیں - مہاراجہ صاحب کے ماخوذ کرنے کو کیواسطے یہ کارستانی نہیں کی ہے - س - سر ڈنکر راؤ نے کہا کہ ابتدائی حالات کاغذات سے مہاراجہ ماخوذ نہیں ہو سکتے تھے مگر جب تمنے رقعوں پر سیاہی ڈالدی تو ماخوذ ہونیکی وجہ ہو گئی تمنے ایسا کیوں کیا - ج - مہاراجہ صاحب نے مجھے کہا کہ تم ان رقعوں کو مشکوک کر دو بس ہمنے سیاہی ڈالکر رقعوں کو مشکوک کر دیا - سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے گواہ سے کہا کہ میری طرف مخاطب ہو - میں بھی یہی سوال کرونگا جو سر ڈنکر راؤ نے کیا - س - جس طرح سے کہ تم رقعوں کو مشکوک کرتے ہو یعنے بڑے بڑے دھبہ سیاہی کے حساب پر ڈالکر تو لوگوں کا خیال فوراً ان سیاہی کے نشانوں پر رجوع ہوگا - ج - مجھکو اوسوقت ان باتوں کا خیال نتھا - مہاراجہ سیندھیا نے کہا - پانچ جگہہ حساب رہا کرتا تھا کیا پانچوں جگہہ کے حساب میں ایسے بڑے بڑے دھبے پڑے ہوے ہیں مگر یہ سوال گواہ سے نہیں کیا گیا - س - سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ میں تم سے دو ایک سوال اور کرونگا کیا تمکو یہ خیال نہوا کہ سیاہی کے بڑے بڑے دھبہ بےموقع معلوم ہونگے - ج - اب مجھکو بھی بےموقع معلوم ہوتے ہیں - لیکن اوسوقت کچھ خیال نہوا - س - اگر تم جانتے تھے کہ کچھ تحقیقات ہوگی تو کیا وجہ سیاہی ڈالنے کی تھی - ج - یہ غرض تھی کہ کسی غیر شخص کو حال نہ معلوم ہو - س - مجھسے بیان کرو کہ تم بخوبی جانتے تھے کہ جبتک تم اقرار نہ کروگے جیلخانہ سے باہر نہ نکلوگے - ج - ہاں میں جانتا تھا - س - اول تم گوروں کے پہرے میں تھے - ج - میں دو روز تک سپاہی کی کچہری میں رہا - س - تم اکیلے وہاں قید رہے یا اور بھی کوئی شخص تمہارے ساتھ تھا - ج - میرے ساتھ صرف ایک سپاہی تھا - س - صرف دو دن اور دو رات قید رہے - ج - ہاں - س - میں جانتا ہوں کہ رات کو تم پلنگ پہ سوتے ہوگے - ج - جس جگہہ دن کو میں بیٹھا تھا وہیں رات کو سو رہا - س - سپاہی تمہارے ساتھ رہنے کے واسطے ملا تھا - ج - اوس سپاہی کا مجھپر پہرہ تھا تاکہ میری حفاظت کرے اور میں بھاگ نہ جاؤں - س - بعد اس کے تمھارے ساتھ کیا معاملہ ہوا

ج - مین وہان سے رزیڈنسی مین آیا - س - وہان تمھارے ساتھ لوگون نے کیا کیا -
ج - مجھکو ایک کمرے مین رکھا جہان سپاہیون کا پہرہ تھا - س - پولیس کے حوالے تم
کب کیے گئے - ج - ۱۶ - یوم کے بعد جب مین نے سب باتون کا اقرار کر لیا - س - آجتک
جب تم عدالت مین نہین ہوتے ہو تو کیا کرتے ہو - ج - مین ایک ڈیرے مین رہا کرتا ہون
جب وہان لوگ کہتے ہین بیٹھ جاؤ بیٹھ جاتا ہون جب کھڑے ہونے کو کہتے ہین کھڑا ہو جاتا
ہون - س - اب تم پولیس کی حراست مین نہین ہو - ج - جہان مین ہون وہان پولیس کے
لوگون کا پہرہ ہے - س - اونکا کیا نام ہے - ج - مین نہین جانتا چوتھے روز پہرہ تبدیل
ہوتا ہے - س - جب یہ مقدمہ ختم ہو جائیگا تو تمھارا کیا ہوگا - ج - جو صاحبان جج تجویز کرینگے
وہی ہوگا - س - صاف صاف کہو کہ اس کے کیا معنے ہین - ج - جو کہ صاحبان جج کی راے
ہوگی وہی ہوگا - س - ہم نہین سمجھتے کہ تمھارا کیا مطلب ہے - ج - میرا قصور یہ ہے کہ
مین نے سب باتون کا اقرار کر لیا اگر مین بے قصور ہون تو مجھکو رہائی ہوگی ورنہ جو کچھ
سزا ہوگی وہ معلوم ہو جائے گی - س - پس تمھاری غرض یہ ہے کہ جس طرح تحقیقات کی
روداد ہوگی اوسیطرح سزا ہوگی مثلا ممبران کمیشن تمھاری ایک بات کا بھی یقین نکرین
تو کیا ہوگا - ج - تو مجھکو سزا ہوگی - س - اگر ممبران کمیشن تمھارے بیان پر یقین کرین تو
کیا ہوگا - ج - مجھکو رہا کرینگے اور رہائی کا سارٹیفکٹ دینگے - س - مجھسے بیان کرو کہ
شروع مین کس تاریخ کو زہر دینے کا کرنیل فیر صاحب کے ارادہ ہوا تھا اور کیا کیا تدبیر
زہر خورانی مین کی گئین - ج - جو جو تدبیر کی گئی اونکا ذکر اظہار مین کر چکا ہون - س -
لیکن جو بیان تمنے مسٹر رچی صاحب کے روبرو کیا تھا وہ میرے روبرو بیان کرو کہ کس قدر
تدبیرین زہر خورانی کی ہوئین - ج - پانچ تدبیرین ہوئین پہلے چار تولہ سنکھیا دو دفعہ
کرکے اور دو تولہ پسا ہوا ہیرا اور ایک شیشی دوا کی تیار کی گئی - س - جس شیشی مین تم
حکیم کی دوا کہتے ہو اوسمین کیا تھا - ج - اوسمین کالے سانپ اور کالے چیونٹون کا ست
تھا - س - یہ شیشی کا حملہ کون سا تھا - اول - دوم - سوم - چہارم - پانچیم - ج -
مجھکو یاد نہین کہ کون سا حملہ تھا - س - یاد کرو کہ وہ کون سا حملہ تھا - ج - مین کسطرح

یاد کر سکتا ہون۔ س۔ مین اوس بیان کو دیکھہ رہا ہون جو تمنے مسٹر رچی صاحب کے روبرو بیان کیا تھا کہ تین مرتبہ کرنیل فیر صاحب کے مارنے کے واسطے حملہ کیا گیا۔ اول اوس دوا سے جو حکیم نے بنائی تھی۔ دوم پھوڑے کے مرہم مین زہر ڈالا گیا۔ سیوم سنکھیا کے ذریعے سے جب شربت مین ڈالا گیا۔ ج۔ ہان مین نے یہی بیان کیا تھا۔ س۔ کیا یہ بات صحیح ہے۔ ج۔ غلط کس طرح ہو سکتا ہے۔ س۔ کس تاریخ کو حکیم کے پاس سے تمھارے پاس شیشی آئی تھی۔ ج۔ مجھکو یاد نہین۔ س۔ کوئی تاریخ تو یاد ہوگی تمھاری یاد بہت اچھی ہے بیان کرو۔ ج۔ شاید اسونت کا مہینا تھا۔

مترجم سے دریافت کیا گیا کہ اسونت کب ہوتا ہے۔ مترجم نے کہا کہ اکتوبر اور نومبر مین ہوتا ہے۔ س۔ دیوالی کے کے روز پہلے۔ ج۔ اس قدر مجھکو یاد ہوتا تو تاریخ مین نہ بیان کر دیتا

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مائی لارڈ۔ مجھکو گواہ سے ابھی کچھہ سوالات اور بھی کرنا ہے لیکن چونکہ دو بج گئے ہین اس لیے ٹفن کا وقت آگیا چنانچہ ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے گئے جب ٹفن کھا کر واپس آئے تو سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے پھر سوالات کرنا شروع کیے۔ س۔ کیا سنکھیا کے فروخت ہونے کی ممانعت تھی اور بغیر اجازت مھاراجہ صاحب کے فروخت نھین ہوتی تھی۔ ج۔ سنکھیا محکمہ فوجداری مین ملا کرتی تھی۔ س۔ ہمیشہ مھاراجہ صاحب کے حکم سے ملتی تھی۔ ج۔ جو افسر فوجداری کا ہے وہ اس بات سے واقف ہوگا۔ س۔ تم اس بات کو نھین جانتے۔ ج۔ مین نے کبھی فوجداری کا کام نہین کیا اس لیے مین نھین جانتا۔ س۔ تم یہہ نھین جانتے کہ مھاراجہ صاحب کے حکم سے جس قدر سنکھیا کی ضرورت ہوتی مل سکتی تھی۔ ج۔ ہان مھاراجہ صاحب کے حکم سے سنکھیا مل سکتی تھی س۔ پھر کس واسطے مھاراجہ صاحب کے حکم سے تمنے سنکھیا نہ منگوائی۔ ج۔ ہر فرجی وددانے کہا کہ مھاراجہ صاحب سے اجازت لے کر مین سنکھیا دونگا۔ س۔ لیکن جب تمکو مھاراجہ صاحب نے اجازت دی تھی۔ تو پھر سنکھیا کا منگوانا کیا مشکل تھا۔ ج۔ مھاراجہ صاحب نے صرف زبانی حکم دیا تھا تحریری حکم نھتا۔ س۔ تمنے تحریری حکم کیون نھین لے لیا۔ ج۔ مھاراجہ صاحب نے مجھسے کہا تھا کہ تم لکھہ بھیجو کہ گھوڑے کی دوا کے واسطے سنکھیا کی ضرورت ہے۔

س ۔ تمنے نور الدین بوہرہ کو حوالات مین دیکھا تھا ۔ ج ۔ اس حوال کے دریافت کرنیسے
آپ کا کیا مطلب ہے ۔ س ۔ تم جانتے ہو کہ اس حال کے دریافت کرنے سے جو کچھہ میرا مطلب ہے
ج ۔ جب مین چھوڑا ہوا تھا یا جب سے کہ مین قید ہوا ۔ س ۔ تمنے نور الدین کو اخیر مین
کب دیکھا تھا ۔ ج ۔ مین آپ کا مطلب نہین سمجھا ۔ س ۔ تم میرے سوال کو ٹالتے ہو اور
جواب دینا نہین چاہتے ۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ گواہ سے صاف جواب لیا جائے
ج ۔ جب مین قید تھا اوسوقت نور الدین کو میرے پاس لائے تھے ۔ س ۔ کس قدر
عرصہ اس بات کو ہوا ۔ ج ۔ مجھہ کو یاد نہین ۔ س ۔ اس بات کے کہنے سے کیا تمھاری
یہ غرض ہے کہ وہ دن روز سے تمنے اوسکو نہین دیکھا ۔ ج ۔ نہین ۔ س ۔ اخیر دفعہ مین
دیکھا تھا ۔ ج ۔ نہین ۔ س ۔ جب تمھارا اوس سے مقابلہ ہوا تھا اوسنے تم سے کہا تھا
کہ تم برابر جھوٹ بولتے ہو ۔ ج ۔ اوسنے کوئی بات مجھسے ایسی نہین کہی ۔ جو کچھہ اوسنے مجھسے
کہا اوسکو مین بیان کرچکا ۔ س ۔ تمنے اوس کے روبرو سنکھیا کے خریدنے کا ذکر کیا تھا
ج ۔ ہان مین نے اوسکے روبرو کہا تھا کہ سنکھیا خریدی گئی ہے ۔ س ۔ کیا اوسنے تمسے
کہا تھا کہ تم جھوٹ بولتے ہو ۔ ج ۔ میرے روبرو اوسنے کچھہ نہین کہا تھا ۔ س ۔ اوسنے
تمھارے روبرو انکار نہین کیا ۔ ج ۔ وہ میرے روبرو پیش کیا گیا اور پھر اوسکو
لے گئے ۔ س ۔ تمھارے روبرو کسنے پیش کیا تھا ۔ ج ۔ ایک افسر تھا مگر اوس سے مین
واقف نہین کہ کون تھا ۔ س ۔ ہندوستانی افسر تھا ۔ ج ۔ ہان ۔ س ۔ اکبر علی تھا ۔
ج ۔ یاد نہین ۔ س ۔ عبد العلی ۔ ج ۔ یاد نہین ۔ س ۔ خیال کرکے یاد کرو کہ اکبر علی تھا ۔
ج ۔ اسوقت کس طرح یاد آسکتا ہے ۔ س ۔ گھانند وتل تھا ۔ ج ۔ وہ نتھا ۔
س ۔ شاید اکبر علی یا عبد العلی ہوگا ۔ ج ۔ مجھکو یاد نہین شاید ہو ۔ س ۔ پس وہ
افسر نور الدین کو تمھارے روبرو لائے ۔ اور کہا کہ اس شخص سے تمنے سنکھیا خریدی
تھی ۔ ج ۔ ہان ۔ س ۔ اوسکو پھر جیلخانے مین لے گئے ۔ ج ۔ مجھکو معلوم نہین کہ کہان
لے گئے ۔ س ۔ اوسکو کوئی افسر لے گیا ۔ ج ۔ ہان ۔ س ۔ تمھارے روبرو کبھی لایا گیا
ج ۔ ہان ۔ س ۔ اکبر علی اوسکو لایا تھا ۔ ج ۔ اکبر علی نہین لایا ۔ س ۔ پھر کون

لایا تھا۔ ج۔ گجانند وہ تل لایا تھا۔ س۔ جو کچھ اوسکی نسبت تمھارا بیان تھا اوسکے روبرو
بھی تمنے اوس سے کہا۔ ج ہان مین نے کہا اور وہ بیٹھا ہوا سنا کیا۔ س۔ اوسکو بھی تمھیں
تمھارے پاس سے لیگئے۔ ج ہان وہ بھی بھیجدیا گیا۔ س۔ تمنے بیان کیا ہے کہ تمنے سالم
کو شیشی دی تھی۔ ج۔ ہان۔ س۔ تم جانتے تھے کہ اوسمین زہر ہے۔ ج ہان۔ س۔ تمنے بیان
کیا ہے کہ جب شیشی دی گئی اوسوقت مہاراجہ صاحب موجود تھے۔ ج۔ گجابا حسب اجازت
مہاراجہ صاحب کے شیشی لایا تھا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ کیا مہاراجہ صاحب
اوسوقت موجود تھے۔ گواہ نے بیان کیا کہ اپنے اظہار مین مین نے بیان کیا ہے کہ گجابا
میرے گھر پر شیشی لایا تھا۔ مسٹر ملول صاحب نے کہا کہ گواہ سے اس طرح دریافت کیا جائے
کہ تمنے وہ شیشی کب دی تھی۔ ج۔ مین مہاراجہ صاحب کے ہمراہ تھا جسوقت اپنے گھر کو
سالم گیا وہ شیشی دیدی تھی۔ س۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا تم نہین کہسکتے
کہ جسوقت شیشی دی گئی اوسوقت مہاراجہ صاحب موجود تھے۔ ج اوسوقت مہاراجہ صاحب
موجود تھے۔ مین نے اپنے گھر پر سالم کو شیشی دی تھی۔ س۔ بروقت دینے شیشی کے تمنے
سالم سے کیا کہا تھا۔ ج مین نے کہا تھا کہ اس شیشی کو راوجی کے پاس لیجاؤ۔ س۔
کیا تمنے کہا تھا کہ راوجی اس شیشی کو کیا کرے۔
ج۔ کچھ کہنے کی ضرورت نتھی۔ وہ جانتا تھا جسواسطے بھیجی گئی۔ س۔
تمنے اوس سے پیشتر کبھی کہا تھا۔ ج۔ نہین۔ س۔ تم جانتے تھے کہ شیشی کسواسطے دی گئی
ج۔ ہان۔ س۔ بیان کرو کسواسطے تھی۔ ج اسواسطے کہ شیشی کی دوا پانی مین ڈالدیجائے
تاکہ بروقت نہانے کے تمام جسم مین آبلے پڑجائین۔ س۔ تمھاری غرض اس سے یہ تھی کہ
کرنیل فیر صاحب کے جسم پر آبلے پڑجائین۔ ج ہان۔ س۔ کس طرح سے آبلے پڑجاتے۔
ج۔ جب شیشی کی دوا پانی مین پڑتی تو بیشک آبلہ پڑجاتے۔ س۔ تمنے پھر سنا کہ شیشی کی
دوا پانی مین ڈالی گئی۔ ج۔ مین نے نہین سنا معلوم نہین کہ ڈالی گئی یا نہین۔ س۔
یاد کرو کہ یہ معاملہ کب ہوا تھا۔ ج۔ دسہرے کے کچھ روز پیشتر یا چند روز بعد۔ س۔
تمنے کبھی نہین سنا کہ اوس شیشی کی دوا کیا ہوئی۔ ج مین نے کبھی نہین سنا۔ س۔

نہ تمنے کبھی دریافت کیا۔ ج نہین۔ س لشونت ہمیشہ محل مین آیا کرتا تھا۔ ج جب کوئی کام ہوتا اوس وقت آتا تھا اور دوشنبہ و جمعرات کے دن ہمیشہ آیا کرتا تھا۔ س اوس سال بھی آیا کرتا تھا۔ ج ہان جب کبھی سواری ہوا کرتی تھی آتا تھا یا جب کبھی چٹھی لاتا تو دو میان مین بھی آیا کرتا تھا۔ س تمنے سالم سے کبھی دریافت نہین کیا کہ جو شئی کرنیل فیر صاحب کے مارڈالنے کو گئی تھی اوسکا تمنے کیا کیا۔ ج کبھی دریافت نہین کیا۔ س کیا تمکو دریافت کرنیکی کچھ ضرورت تھی۔ ج نہین۔

ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ اظہار دمو دہنت کے لیے

س۔ تمنے ابھی میرے عالم دوست سے کہا ہے کہ پانچ جگھہ حساب لکھا جاتا تھا۔ س۔ ہان صاحب کہا ہے۔ س وہ پانچ جگھہ کسواسطے حساب لکھے جاتے تھے۔ ج صاحب آپ کو اس سے کیا مطلب ہے۔ س مین اسواسطے پوچھتا ہون کہ میرے عالم دوست نے تم سے پوچھا تھا کہ تمنے اون پانچ جگھہ کے حساب کو تلف کیون نہ کیا اور دہنیہ کیون ڈالدیے۔ ج مھاراج زبانی حکم مجھکو دیا کرتے تھے اور اونکی تعمیل حکم کی یادداشت لکھی جاتی تھی اور وہ یادداشت جہان سے روپیہ ملتا تھا وہان درج حساب ہوتی تھی اور پھر کچے کھاتے مین درج ہوتی تھی اور پھر پکے کھاتے مین درج ہوتی تھی اور پھر تھیلی بند حساب مین درج ہوتی تھی۔ س کیا یہ سب حسابات تمھارے اختیار مین تھے۔ ج۔ ہان صاحب۔ س تمنے جو بیان کیا ہے کہ جب سے تم نوکر ہوے ہو ایک لاکھ روپیہ تمھاری تحویل سے خرچ ہوا ہے کیا یہ بات سچ ہے۔ ج ہان صاحب سچ ہے۔ س کیا تمام خانگی حساب مھاراج کے تمھارے ذریعے سے ہوتے تھے۔ ج ہان صاحب ہوتے تھے۔ س اوس چار برس تمھارے عرصہ نوکری مین جو مھاراج نے ہر شخص کو روپیہ دلوایا ہے کسی کی دہانیدکا حکم تحریری بھی تمکو مھاراج نے دیا۔ ج نہین۔ س۔ مھاراج تمھارے حساب کی فرد پر دستخط بھی کرتے تھے۔ ج۔ ہان صاحب تھیلی بند حساب کی فرد پر دستخط کرتے تھے۔ س تھیلی بند حساب کیا چیز ہے۔ ج روزمرہ کے خرچ کا کھاتہ ہے۔ س تمنے ابھی کہا کہ ایک حساب تمنے تلف کر ڈالا۔ ج۔ ہان صاحب وہ

ہیرون کا حساب تھا۔س۔پیشتر تمھارے اظہارات ہونے کے تمنے نرسو اور راوجی کے اقرار
کرنے کا حال سنا تھا۔ج۔ہان صاحب سنا تھا۔س۔معلوم ہوتا ہے کہ تمنے اسی سبب سے
وہ کاغذ تلف کر ڈالا۔ج۔نہین صاحب۔س۔اوس وقت سے جبسے کہ تمنے اقرار کیا ہے اور
تم قید ہو تمنے راوجی اور نرسو کے بارے مین کچھ حالات سنے ہین۔ج۔نہین صاحب کچھہ
نہین سنے۔س۔تمھارے جو اظہار لیے گئے تھے تو کیا زبان مرہٹی مین لیے گئے تھے۔ج۔نہین
صاحب انگریزی مین اوسکا ترجمہ کیا گیا تھا۔س۔تمکو وہ سب سنا دیا گیا تھا۔ج۔ہان
صاحب سنا دیا گیا تھا۔س۔تمنے اوسپر دستخط کیا تھا۔ج۔ہان صاحب کیا تھا۔

اظہار ہیم چند فتح چند جوہری

مسٹر انوزارڈی صاحب نے اس گواہ کے اظہار لیے اوسنے بیان کیا کہ مین بڑودہ مین
رہتا ہون اور پیشہ جوہری کا کرتا ہون مین نے ناناجی وٹل کو اکثر دیکھا ہے وہ گیکواڑ
کا نوکر ہے ناناجی وٹل کے پاس مین کبھی جواہرات نہین لے گیا۔س۔اگر تم نہین لے گئے تو
کون شخص لے گیا تھا۔ج۔کس قیمت کے۔س۔تم یا کوئی اور شخص تمھاری دکان سے
کچھہ جواہرات لے گئے تھے۔ج۔کس وقت۔س۔آخر دسہرے مین۔ج۔مین آخر دسہرے
مین جواہرات نہین لے گیا۔س۔ناناجی وٹل کے پاس تم کبھی ہیرے نہین لے گئے۔ج۔
نہین۔س۔مہاراجہ صاحب کے محل کو کبھی ہیرے نہین لے گئے۔ج۔کیا آپ حال کا ذکر پوچھتے
ہین۔س۔ہان حال کا ذکر پوچھتا ہون۔ج۔نہین مین حال مین کبھی نہین لے گیا۔س۔
گذشتہ دسہرے مین لے گئے تھے۔ج۔ہان لے گیا تھا۔س۔کسنے منگائے تھے۔ج۔ناناجی
وٹل نے کہا کہ کچھہ ہیرے لاؤ۔س۔تم کچھہ ہیرے لے گئے۔ج۔ہان لے گیا تھا لیکن مجھکو
واپس ملے۔س۔تم کس کے پاس لے گئے تھے۔ج۔ناناجی وٹل کے پاس لے گیا تھا۔س۔
اوسکے بعد پھر کبھی لے گئے۔ج۔نہین۔س۔تم کبھی مہاراجہ صاحب کے محل مین ہیرے لیکر
گئے تھے۔ج۔نہین۔س۔اوسکے بعد کبھی مہاراجہ صاحب کے محل کو ہیرے لے گئے تھے۔
ج۔نہین۔س۔ناناجی وٹل نے تمسے کچھہ ہیرے اخیر دسہرے مین لیے تھے۔ج۔نہین۔
س۔تمنے کچھہ روپیہ ہیرون کی قیمت کا پایا۔ج۔مین نے کچھہ روپیہ نہین پایا۔س۔

تھے ایام دسہرے مین بھی ناناجی وتل سے بھی کچھ روپیہ نہین پایا۔ ج۔سان مین نے کچھ روپیہ پایا تھا مگر وہ روپیہ کانک کے بھیلنے کا تھا۔

گواہ نے بیان کیا کہ مین ونایک راو ونک ٹیس کو جانتا ہون اساڑہ بدی ۱۔ یا ۸ کو اون کے پاس کچھ ہیرے لے گیا تھا وہ گلابی ہیرے تھے وہ ایسے ایسے چھوٹے تھے کہ ایک رتی مین چھ۔ سات ہیرے چڑھتے ہین مین نے اون سے کچھ روپیہ سابق کا بھی پایا تھا۔

اور گواہ نے بیان کیا کہ مین نے سات ہزار روپیے کی ہنڈی شیوچند خوشحال چند کے نام کی دی تھی دو ہزار روپیہ ایک مرتبہ چار ہزار ایک مرتبہ اور دو ہزار ایک مرتبہ اور پھر دو ہزار ایک مرتبہ پایا اسی طرح متفرق دس ہزار روپیہ پایا جب مین محل سے واپس آیا تو جن لوگون کے ہیرے تھے مین نے واپس کر دیے۔ مین نے اوس زمانے مین دموورنیت کو کبھی نہین دیکھا تہ مین نے اون کے ہاتھ کبھی ہیرے نہیں بیچے اور نہ مین نے نانا وتل اور ونایک راو کے ہاتھ کبھی فروخت کیے۔ مسٹر سوٹر صاحب نے جو میرے اظہار لیے تھے وہ مجھکو یاد ہین۔

مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ مائی لارڈ۔ اگر اجازت ہو تو اون اظہارات مین جو اس گواہ نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو دیے ہین سوالات کیے جائین۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اون اظہارات کو آپ بطور شہادت کے قرار نہین دیسکتے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مین ایسے سوالات پر عذر کرتا ہون۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ جو اظہار اس گواہ نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو دیے ہین وہ پڑہ کر گواہ کو سنا دیے جائین۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ حضور مناسب سمجھتے ہین کہ وہ اظہار پڑہ کر سنا دیے جائین۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ہان پڑہ کر سنا دیے جائین اگر یہ گواہ شہادت کے دینے مین تامل کرتا ہے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ میری غرض اس عذر سے یہ ہے کہ چونکہ اب یہ گواہ شہادت دینے مین تامل کرتا ہے لہذا حسب تجویز سرکاری کونسلون کے اوس کے روبرو سابق کے اظہار نہ پڑہے جائین۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مین نے ممبران کونسل سے صلاح لی اونکی رائے ہے کہ اگر اندیشہ خرابی

گواہ کو یاد دلایا کہ اوسنے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو کیا اظہار دیے تھے تو کچھہ
مضائقہ نہین ہے۔ مسٹر انوزارٹی صاحب نے گواہ کی طرف مخاطب ہو کر سوال کیا کہ تمنے
مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو جو اظہار دیے تھے وہ زبان گجراتی مین تھے یا انگریزی مین ہین
یا دونون زبان مین۔ ج میرے اظہار گجراتی زبان مین ہوے تھے۔ س۔ وہ اظہار
تمکو پڑھ کر سنا دیے گئے تھے۔ ج یہ اظہار سوٹر صاحب نے خود لکھے تھے۔ س تمکو پڑھ کر
سنائے گئے تھے یا تمنے خود اونکو پڑھ لیا تھا۔ ج شام کے وقت اظہار لکھے گئے اور مجھسے
دستخط کرائے تھے مگر سنائے نہین گئے۔ مین جانتا ہون کہ اوس روز میرا بیان صحیح صحیح
نہین لکھا گیا مجھسے زبردستی دستخط کرائے تھے۔

س۔ تمنے سر لوپس پیلی صاحب کے روبرو دستخط نہین کیے۔

ج۔ گجانند وتل نے مجھسے کہا کہ تم کچھہ نہ بولو اور زبان سے کچھہ
بات نہ نکالو اور دستخط کر دو۔ گواہ سے پھر بھی سوال کیا گیا اوسنے بیان کیا
کہ سر لوپس پیلی صاحب کے روبرو مجھکو پڑھ کر نہین سنائے گئے۔ س۔ کیا تمنے
سر لوپس پیلی صاحب کے روبرو اپنے اظہار پر دستخط نہین کیے تھے۔ ج۔ نہین۔ گواہ کو
ایک کاغذ دیا گیا اور پوچھا گیا کہ یہ اظہار تمھارا اور دستخط تمھارے ہین یا نہین گواہ
نے کہا کہ نہ میرے یہ اظہار ہین نہ میرے یہ دستخط ہین۔ گواہ سے پھر کہا گیا کہ بخوبی غور کرکے
بیان کرے چنانچہ گواہ نے بہت دیر کے بعد کہا کہ ہان میرے دستخط ہین۔

صاحب پریسیڈنٹ نے مترجم سے پوچھا کہ گواہ نے اپنے دستخط کے ہونے سے پیشتر کیا انکار
کیا تھا۔ مترجم نے کہا کہ ہان دستخط سے اور دو لکیرون سے جو دستخط کے اوپر ہین انکار
کیا تھا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ کیا اس گواہ نے کہا تھا کہ میرے دستخط نہین ہین۔
مترجم نے کہا۔ کہ ہان گواہ نے یہی کہا تھا۔ مسٹر انوزارٹی صاحب نے گواہ کی طرف پھر
مخاطب ہو کر سوال کیا۔ س یہ دستخط اور جو لکیر دستخط کے اوپر ہے تمھاری لکھی ہوئی ہے
ج۔ ہان۔ مترجم سے کہا گیا کہ دستخط کے اوپر جو سطر لکھی ہے اوسکو پڑھو۔ چنانچہ مترجم نے
اوسکو پڑھا اور اوسکا مطلب یہ تھا کہ میرے روبرو اظہار پڑھے گئے اور سوٹر صاحب کے روبرو

دستخط کرتا ہون اظہار صحیح ہین - مورخہ ۸ - فروری ۱۸۷۵ء۔
گواہ نے بیان کیا کہ مین نے لکھا تھا لیکن مجھپر بڑا ظلم ہوا تھا مجبور ہوکر مجھکو دستخط کرنا پڑے - مین گجراتی زبان اچھی طرح لکھنا پڑھنا نہین جانتا - مین اسکو بخوبی سمجھا بھی نہین کہ اظہارون مین کیا لکھا گیا - مسٹر انورارٹی صاحب مسترجم کی طرف مخاطب ہوکر بولے کہ گواہ سے دریافت کرو کہ تمنے سوٹر صاحب کے روبرو یہ کہا تھا کہ دو تین روز بعد دسہرے کے ناناجی وتل نے جنکے متعلق گیکواڑ کا جواہرخانہ تھا مجھسے اور جوہریون سے کہلا بھیجا کہ ہیرون کی کچھ کمی ہے تم لاؤ چنانچہ مین اور جوہری اوسی روز ہیرون کی کنٹھی لے گئے مگر دوسرے روز واپس دیے گئے دو روز بعد پھر ناناجی وتل نے مجھسے ہیرے کی کنٹھی طلب کی چنانچہ مین لے کر گیا اور بعد قرار پانے قیمت کے وہ کنٹھی خریدی گئی -
اوسکے چار پانچ روز کے بعد ناناجی وتل نے پھر ہیرے کی کنٹھی منگائی مگر اوس روز جواہرخانہ مین موجود نتھے وہ ایک راؤ ناناجی کے سالے وہان تھے اونھون نے ہیرون کو تولا اور قیمت ٹھہراکر دمودر پنت کے پاس لے گئے - دمودر پنت نے کہا کہ قیمت زیادہ ہے لیکن انکو میرے پاس چھوڑ جاؤ اگر ضرورت ہوگی تو خریدے جائینگے دو پوڑیون مین ہیرے تھے - چنانچہ منجملہ اون کے ایک پوڑیہ رکھی گئی اور دو تین روز کے بعد دوسری پوڑیہ واپس ملی
گواہ نے بیان کیا کہ مین نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو یہ اظہار نہین دیے جو اونھون نے چاہا مجھسے لکھا لیا جو کچھ کہ اوس وقت مجھکو اظہار سنائے گئے محض غلط ہین مین نے سوٹر صاحب کے روبرو کبھی ایسا بیان نہین کیا -
مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ تمنے یہ اظہار نہین دیے ہین - کہ دو تین روز بعد جبکہ معلوم ہوا کہ کرنیل فیر صاحب کے زہر دیے جانے کا حملہ کیا گیا ناناجی وتل نے مجھسے کہا تھا کہ تمنے جو ہیرون کی کنٹھی کو حساب کی کتاب مین لکھا ہے اوس ورقہ کو پھاڑ ڈالو کیونکہ کسی شخص کو یہ شبہہ ہو کہ کرنیل فیر صاحب کو ہیرے کی کنٹھی دی گئی یہ بات سنکر مجھکو نہایت خوف ہوا ان ورقون کو جنمین ہیرے کی کنٹھی کا حساب تھا فورًا انکلوا ڈالا اور بجاے اونکے نئے ورق لگا دیے - یہ سنکر گواہ نے کہا کہ مین نے کبھی ایسا بیان مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو

نہین کیا میری کتابین ڈیڑھ مہینے سے سوٹر صاحب کے پاس ہین۔
مسٹر انورارڈ صاحب نے کہا کہ تمنے مسٹر سوٹر صاحب سے نہین کہا کہ جو کتابین اسوقت میرے سامنے رکھی ہین اور جنپر نشان حرف۔ اے۔ بی۔ سی۔ کا ہے یہ وہی کتابین ہین جنمین کہ نئے ورق لگائے گئے۔
گواہ نے کہا کہ مین نے نہین کہا۔ مسٹر انورارڈ صاحب نے کہا کہ تمنے مسٹر سوٹر صاحب سے یہ نہین کہا کہ فلان رقم فلان صفحہ مین ملے گی۔ گواہ نے کہا کس رقم کا آپ ذکر کرتے ہین۔ مسٹر انورارڈ صاحب نے کہا کوئی رقم جو کتاب مین لکھی ہو۔ ج۔ مین نے کچھ نہین لکھا اس تمنے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو یہ بیان بھی نہین کیا کہ میرے کی کتی کی قیمت سمت ۱۹۳۶ سکہ بڑودہ تھے منجملہ اون کے سمت مجھکو ناناجی وٹل نے دیے۔ یہ روپیہ صفحہ ۱۰ اور ۴۲ مین جمع ہے۔ ج۔ مین نے مسٹر سوٹر صاحب سے یہ بیان نہین کیا اور مینے ایسا کوئی اظہار نہین دیا۔ جب سے مین نے اظہار دیا میرے مکان پر کوئی پہرہ نتھا جہان مجھکو جانیکی ضرورت ہوتی تھی وہان جاتا تھا۔ گواہ کو ایک کتاب دی گئی۔
مسٹر انورارڈ صاحب نے کہا کہ یہ کتاب بابت سمت ۱۹۳۰ کے تمہاری جنگد بہی ہے۔ ج۔ ہان۔ مترجم نے کہا کہ جنگد بہی اوسکو کہتے ہین جسمین جاکڑ کی چیزین لکھی جاتی ہین۔
مسٹر انورارڈ صاحب نے اول رقم موازی ہزار روپیہ کی پڑھی جو بابت فروخت ہیرون کے گنگواڑ کے ہاتھ کی تھی۔ ج۔ مجھسے زبردستی گجانند وٹل نے یہ رقم لکھائی تھی۔
صاحب پریسیڈنٹ مسٹر انورارڈ صاحب سے مخاطب ہوے۔ اس بیان کو تم سکرٹر صاحب کو لکھا دو۔ مسٹر انورارڈ صاحب نے کہا کہ ہان نہایت مناسب ہے لکھوا دونگا۔
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا اب ساڑھے چار بج گئے ہین۔
مسٹر انورارڈ صاحب نے کہا کہ ابھی کچھ سوال کرنا باقی ہے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے جناب اڈوکیٹ جنرل سے کہا کہ مین آپ کے اختیار مین ہون جبتک آپ فرماوینگے مین سنا کرونگا۔ مسٹر انورارڈ صاحب نے کہا کہ دو تین سوال اور ہین۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ بہتر ہے۔ آپ دریافت کر لیجیے۔ مسٹر انورارڈ صاحب گواہ کی طرف مخاطب

ہوے۔س تمنے گجانند سے یہ رقمین کب درج کرائین۔ ج جس روز پانی برستا تھا اور ہم لوگ ڈیرے مین تھے۔س۔جو بیان مسٹر سوٹر صاحب نکے روبرو تمنے کیا اوسکو کس قدر پیشتر۔ ج۔بہت پہلے۔س بیان کرو کتنی دیر پہلے۔ج اوس روز شام کو وقت جبکہ مین نے یہ اظہار دیا جو لکھا گیا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ گواہ کہتا ہے سمجھہ مین نہین آتا۔گواہ سے پھر دریافت کیا گیا اوسنے کہا کہ صبح کے وقت مین نے کتاب مین یہ رقم درج کی تھی اور شام کے وقت مین نے اظہار دیے تھے۔

مسٹر سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اجلاس کی برخاست ہونے کے وقت پریسیڈنٹ صاحب سے پوچھا کہ ہمنے سنا ہے کہ اجلاس کا وقت تو آپ دوسرا بدلنا چاہتے ہین کیا یہ بات درست ہے۔ ہان میرا ارادہ تھا مگر تبدیل ہونا وقت کا اچھا ہوگا اور چونکہ ہمنے اب کام شروع کر دیا ہے اسی وقت کو رکھنا چاہیے بعد اسکے اجلاس برخاست ہوا۔

اجلاس روز سیز دہم

آج کے روز تمامی اہالی کمیشن موجود تھے لچھمن راو نہین آئے۔مہاراجہ سیندھیا دوپہر کے بعد چلے گئے۔سر لویس پیلی صاحب تھوڑی دیر صبح کے وقت رہے۔ہیم چند فتح چند کا اظہار پھر شروع ہوا۔مسٹر انوزارڈ صاحب نے پھر اس شخص کے اظہار لینے شروع کیے۔

گواہ کو ایک حساب کی کتاب دی گئی اور پوچھا گیا کہ یہ رقم کس کے ہاتھہ کی لکھی ہوی ہے۔ج۔میرے ہاتھہ کی لکھی ہے۔س۔تمنے یہ رقم کب درج حساب کی تھی۔ج۔جب مین نے اور رقمین لکھی تھین۔س تمنے یہ رقم کیون لکھی تھی۔ج۔گجانند نے کہا کہ تم اس رقم کو لکھو تاکہ اور رقمین غلط ہوون۔

مسٹر انوزارڈ صاحب نے مترجم سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس کتاب کی تم ترجمہ کرکے پڑھو چنانچہ مترجم نے پڑھ کر سنایا۔ روجشی پر مانند نرون جی نے ایک انگوٹھی چنیون کی جڑی ہوی خریدی جسپر مینا کیا ہوا تھا قیمت اوسکی ۱۰ءسے ہے۔

سوالات جرح سار جنٹ بیلن ٹائن صاحب

سار جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو مترجم سے کتاب کی کچھہ رقمون کو پڑھواؤن

بعد اجازت ہونے کے مترجم نے پڑہا کہ ملہرراو گیکواڑ کے نام خسرہ ح مین لکھا ہے۔
اعلامیہ۔ بابت ہیرون کے جو دو درہنت کو دیے گئے۔
سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے گواہ سے سوال کیا۔س گلابی اور دوسرے رنگ کے ہیرون
مین کیا فرق ہوتا ہے۔ ج مختلف قسم کے ہیرے ہوتے ہین۔س تراشنے مین کچھ اختلاف
ہوتا ہے یا ہیرے کی قسم مین کچھ فرق ہوتا ہے۔ ج۔ جو ہیرے ولندے ہوتے ہین اون مین
زیادہ چمک ہوتی ہے اور گلابی ہیرون مین کم چمک ہوتی ہے۔س۔ مگر مین دریافت کرتا
ہون کہ تمنے جو رقم کتاب مین درج کی ہے وہ غلط ہے یا صحیح۔ ج۔ گجانند نے مجھسے زبردستی
یہ رقم لکھوائی تھی۔س تمسے اور مہاراجہ صاحب سے ہیرون کا لین دین ہوا کرتا تھا۔
ج۔ اوسوقت کچھ لین دین نتھا۔س تمنے گیکواڑ کو کسیوقت مین ہیرے کی کنی دی تھی۔
ج۔ نہین۔س۔ تم جانتے ہو کہ برادۂ الماس کسکو کہتے ہین۔ ج بہت چھوٹے چھوٹے
ہیرون کو کہتے ہین۔س تمنے پسے ہوے ہیرون کو دیکھا ہے۔ ج۔ مین نے کبھی نہین دیکھا۔
س تمہارے اظہار مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو ہوے تھے۔ تم اونکو پہچانتے ہو۔ ج۔
اونکو مین نہین پہچانتا۔س اگر تم اونکو دیکھو تو پہچان لوگے دیکھو وہ بیٹھے ہوے ہین ذرا دو
ست اونکی طرف دیکھو (قہقہہ)۔ ج میرے اظہار دو تین صاحب لوگون کے روبرو
لیے گئے تھے۔س۔ تمنے صرف پولیس کے روبرو اپنے اظہار دیے یا دو تین صاحب کے
روبرو۔ ج اول میرے اظہار پولیس کے روبرو ہوے تھے۔س بعدہ کیا ہوا۔ ج۔
پولیس کے آدمی دو تین صاحبون کے روبرو مجھے لے گئے۔س۔ وہان جاکر تمنے پھر اظہار
دیے یا صرف دستخط کیے تھے۔ ج مینے صرف گجانند کے کہنے سے دستخط کیے تھے۔س۔
یہ دستخط سر لوئیس پیلی صاحب کے روبرو تمنے کیے تھے یا قبل اون کے پاس جانے کے کیے
تھے۔ ج پہلے میرے اظہار لیے گئے اور وہان جانے سے پہلے بھی دستخط کرائے تھے۔س
جب تم سر لوئیس پیلی صاحب کے پاس گئے تو کوئی کام باقی نتھا۔ صرف یہ کہ اپنے اظہار
کو پڑہو اور کہو کہ میرے دستخط ہین۔ ج۔ گجانند نے مجھکو بلایا اور دستخط کرائے اور کہا کہ اگر
تم اور کچھ کہوگے تو تمکو قید کر دونگا۔س۔ مگر مین تم سے دریافت کرتا ہون اور سر لوئیس

پیلی صاحب بھی اسوقت موجود ہین کوئی غلطی نہین ہو سکتی تمنے سر لویس پیلی صاحب
کے روبرو کچھہ کہا تھا - ج - مین پہلے بھی لکھہ چکا ہون کہ مجھکو دہمکی دی گئی اور دستخط
کرائے گئے - س - تمنے سر لوئس پیلی صاحب کے روبرو دستخط کیے تھے - ج ہان - س
اور سر لویس پیلی صاحب کے روبرو اپنے اظہار پڑھہ کر دستخط کیے تھے - ج - مین کیا کرتا
گجانند نے زبردستی مجھسے دستخط کرائے تھے - س - تم بیان کرتے گئے اور گجانند لکھتا گیا -
ج - جو کچھہ گجانند نے چاہا لکھہ لیا - س - بعد لکھے جانے کے اظہار تمکو سنائے گئے تھے - ج -
نہین - س - گجانند نے تمسے کہا تھا کہ اگر دستخط نہ کروگے تو جیلخانے بھیجدیے جاوگے - ج ہان -
س جب سے تم گواہی دینے کے واسطے یہان آئے گجانند کو تمنے دیکھا - ج نہین - س - کل کے
روز اسکو دیکھا تھا - ج ہان کل دیکھا تھا - س - اوسنے تمسے کچھہ کہا تھا - ج ہان کہا تھا
س کیا کہا تھا - ج - اوسنے کہا تھا کہ تین لاکھہ روپیے کا جمع خرچ تمھارے نام لکھا گیا
ہے وہ غلط ہے - س - اور بھی کچھہ کہا تھا - ج - نہین - س - کل جب تم یہان سے شہادت
دے کر گئے تھے کہان رہے - ج - اپنے گھر کو چلا گیا - س - اب یہ بات تمسے پوچھتا ہون
کہ تمنے یہ بات سوٹر صاحب سے کہی یا نہین کہ جبکہ تمنے سنا کہ کرنیل فیر صاحب کو کسینے زہر
دیا تو ناناجی وتل نے مجھسے کہا تھا کہ جو تمنے اپنی کتاب مین ہیرون کے خرید کے بارے مین
لکھا ہے اوسکو دور کردو - ج - مجھسے ناناجی وتل نے نہ کہا اور نہ اون سے مجھسے ملاقات ہوئی
اور نہ مین نے کسی کے ہاتھہ ہیرے بیچے - س - کیا تمنے سوٹر صاحب سے یہ بھی کہا تھا کہ مین
ناناجی وتل کی یہ بات سنکر نہایت خوف زدہ ہوا تھا - ج نہین صاحب مین نے ہرگز
نہین کہا - س - کیا تمنے اوسکے کہنے سے اپنی بہی کی ٹپی بدل ڈالی - ج نہین صاحب گجانند
وتل نے زبردستی بدل ڈالی - س اچھا ۱۰ - ۲۴۲ - پنا بہی کا پڑہو - ج - ہان صاحب
وہان دو ہزار روپیے کی رسید ہے - س - یہ دو ہزار روپیے تمنے کس سے وصول پائے - ج
ناناجی وتل سے پائے تھے - س - یہ روپیہ تمکو ناناجی وتل سے کس بابت ملا تھا - ج صاحب
مجھکو ہنڈی کا باقی روپیہ ملنا تھا - س - وہ ہنڈی کس قدر روپیے کی ہے - ج - سات ہزار
روپیے کی تھی - س - گجانند وتل کے پاس کیا سب تمھارے کاغذ تھے - ج ہان صاحب

میرے بارہ بہی کہاتے ہین۔ سارجنٹ ہیلن ٹاین نے کہا کیا یہ کتاب تمھاری ہے۔ ج۔ ہان صاحب میری ہے۔ س۔ یہ ہنڈیان تمھاری دکان کی ہین۔ ج۔ ہان صاحب میری دکان کی ہین۔ س۔ پہلی ہنڈی کی کیا تاریخ ہے ج۔ پہلی ہنڈی کی تاریخ ۱۰ اساڑہ سدی کی ہے اور وہ سمت ۱۹۳۰ کی ہے اور دوسری ہنڈی سلعت کی ہے س۔ یہ کون سمبت کی ہنڈیان ہین۔ ج۔ سمبت ۱۹۳۰ کی ہین س۔ تیسری ہنڈی کو تاریخ کی ہے ج۔ تیسری ہنڈی لماعت کی ہے اور وہ کاتک سدی ۱۳ تاریخ کی لکھی ہے

سوالات ایڈوکیٹ جنرل

س۔ تمنے سارجنٹ ہیلن ٹاین صاحب سے بیان کیا ہے کہ مین نے دو مرتبہ ہیرون کی فروخت کا حساب جو مہاراجہ صاحب کے ہاتھ بیچے ہین کتاب مین لکھا ہے اور پھر تم یہ بھی کہتے ہو کہ مہاراجہ صاحب سے میرا کچھہ لین دین نتھا۔ ج۔ مہاراجہ صاحب سے کچھہ لین دین ہیرونکا نتھا س۔ دیکھو اس صفحہ کو اور بیان کرو کہ کس کے ہاتھہ کا لکھا ہوا ہے۔ ج۔ مجھکو گماشتہ کا نام یاد نہین ہے۔ جسکے ہاتھہ کا لکھا ہوا ہے۔ میری دکان کا یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص دکان مین آتا تھا اوسی سے حساب لکھوا لیتا تھا۔ س۔ رقم جو کتاب مین لکھی ہے صحیح ہے۔ ج۔ ہان صحیح ہے۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے مترجم سے کہا کہ اسکو پڑہو چنانچہ مترجم نے اوسکو پڑہا اوسکا مضمون یہ تھا۔ ۱۳ اساڑہ سدی کو ناناصاحب کے ہاتھہ ۱۰ ہزار روپیہ کے ہیرے فروخت کیے گئے اور اسکے بعد تفصیل وزن وغیرہ کی لکھی ہے۔ س۔ ۱۰ ہزار روپیہ کے ہیرے جو تمنے فروخت کیے۔ کسی زیور مین جڑے ہوے تھے یا علیٰحدہ تھے۔ ج۔ اون ہیرون کا ہار تھا۔ س۔ ہیرون کا ہار بنکر کسکو دیا جاتا تھا۔ ج۔ نایک راو اور ناناوتل کو ایسی چیزین دیجاتی تہین جو شخص جواہر خانے مین موجود تھا وہ اوسکو لیا کرتا تھا۔ س۔ یہ ہار کس کے لیے بنا تھا۔ ج۔ کسیکو دیا گیا یا پھینک دیا گیا مجھکو معلوم نہین۔ س۔ ونایک راو گجانند نے کس کے حساب مین یہ ہار لکھا ہے۔ ج۔ سرکار کے حساب مین سر رچرڈ میڈ صاحب نے مترجم سے دریافت کیا کہ کس کے حساب مین یہ ہار لکھا ہے۔ مترجم نے بیان کیا کہ گیکوار کے حساب مین لکھا ہے۔ دوسری رقم کی نسبت مترجم نے کہا کہ ایک رقم اور یہی درج ہے آٹھہ سو روپیہ بابت ایک موتی کے نک کے ہین۔ س۔ تم کہتے ہو کہ مسٹر

سوٹر صاحب نے تمھاری شہادت نہین لی دیکھو مسٹر سوٹر صاحب وہ بیٹھے ہوے ہین۔
ج۔ مجھکو یاد نہین۔ س۔ تمکو یاد نہین کہ ان سب صاحب نے کچھہ سوال تمسے ہندوستانی
زبان مین کیے تھے۔ ج۔ جب میرے اظہار ہی نہین ہوے تو سوال کس طرح کرتے۔
صاحب پریسیڈنٹ نے مترجم سے کہا کہ اس گواہ سے کہو کہ سیدہا سادہا جواب دے چنانچہ
سوال کیا گیا اوسنے جواب دیا کہ نہین۔ س۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ تم ہندوستانی سمجھتے
ہو یا نہین۔ ج۔ مین گجراتی سمجھتا ہون اور ہندوستانی نہین سمجھتا ہندوستانی کو مسلمانی
کہتے ہین۔ س۔ تمھاری غرض یہ ہے کہ مین ہندوستانی نہین سمجھتا۔ ج۔ مین صرف گجراتی سمجھتا
ہون۔ س۔ کیا تم ہندوستانی بالکل نہین سمجھتے۔ ج۔ نہین۔ س۔ مطلق نہین سمجھتے۔ ج۔
مین نہین جانتا کہ آپ کس زبان کو ہندوستانی کہتے ہین۔ ہندوستانی کیسی زبان
ہوتی ہے۔ مترجم نے صاحب ایڈوکیٹ جنرل سے مخاطب ہو کر کہا کہ اگر حکم ہو تو گواہ
سے ہندوستانی زبان مین کچھہ بات کرون۔
صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ نہین مین آپ کو تکلیف نہین دیتا۔
مترجم نے کہا کہ کل مین نے کئی سوال ہندوستانی زبان مین کیے تھے اور گواہ نے گجراتی
زبان مین مجھکو جواب دیے تھے۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے گواہ سے مخاطب ہو کر کہا
کل تمنے کچھہ سوال ہندوستانی زبان مین کیا نہین کیے تھے۔ ج۔ نہین مین زبان گجراتی
سمجھتا ہون۔ س۔ ان تین سطرون کو دیکھو جو تمھارے دستخط کے اوپر لکھی ہین یہ تمنے
کس مقام پر لکھی تھین۔ ج۔ سر لویس پیلی صاحب کے بنگلے مین لکھی تھین۔ س۔ کیا سر
لویس پیلی صاحب کے روبرو۔ ج۔ ہان۔ س۔ تمنے سر لویس پیلی صاحب سے کہا تھا کہ
گجانند وتل ذیتے کچھہ کہا تھا۔ ج۔ نہین۔ س۔ تمنے نہین کہا کہ گجانند وتل نے مجھپر ظلم کیا۔ ج۔ نہین کہا کیونکہ
مجھکو دہمکی ہوئی تھی۔ س۔ تمنے کوئی شکایت سر لویس پیلی صاحب سے نہین کی۔ ج۔ مجھے گجانند وتل نے
کہا تھا کہ اگر چپ چاپ دستخط نہ کر دوگے تو تمھارے حق مین اچھا نہو گا۔ س۔ تم کہتے ہو کہ مجھکو سپاہیون نے
تڑاوق کیا اور ہر روز مجھکو حراست مین رکھتے تھے۔ ج۔ ہان صبح کے آٹھہ بجے سے رات کے آٹھہ بجے تک مجھے
حراست مین رکھتے تھے۔ س۔ کس جگہہ تمکو حراست مین رکھتے تھے۔ ج۔ کبھی رزیڈنسی کے

بنگلے مین کبھی درختون کے نیچے جو گجی انند وتل کے مکان کے قریب ہین بلکہ کل رات کو جو مین
اپنے گھر آیا تو تین سپاہی رات کیوقت میرے مکان پر آئے۔س کسواسطے وہ آئے تھے۔
ج۔ میرے بلانے کے واسطے۔س اسبات کے کہنے کے واسطے کہ آج تم عدالت مین حاضر
ج۔ اونھون نے فوجدار کے پاس جانے کے واسطے کہا تھا۔س تم وہان گئے تھے۔ج۔
جب سپاہی آئے مین گھر پر موجود نہ تھا۔ میرے گماشتے کو پکڑ لے گئے تھے۔س۔ فوجدار
کے روبرو پکڑ کر لے گئے تھے۔ ج رام چندر فوجدار کے روبرو لے گئے تھے۔س۔
کیا فوجدار شہر مین رہتا ہے۔ ج ہان مقام منڈوی مین شہر کے اندر رہتا ہے۔س
تم کئے مرتبہ رزیڈنسی کو گئے۔ ج ایک دفعہ۔س اورکے مرتبہ اون درختون کے نیچے گئے
جو گجی انند وتل کے گھر کے پاس ہین۔ ج۔ ہر روز مجھکو لے جاتے تھے اور درختون کے
نیچے بٹھایا کرتے تھے۔س۔ کتنے روز دن یہ بدسلوکی تمھارے ساتھ ہوی ہے۔ ج۔ ڈیڑہ
مہینے۔س کیا ہر روز تمکو اسیطرح لے جایا کرتے تھے۔ ج ہان۔س اس کتاب کو دیکھو
کیا تمنے اسمین نئے ورق لگائے ہین۔ ج مین نے کوئی نیا ورق نہین لگایا۔س۔
نہ تمنے اسمین سے ورق نکالے نہ جدید ورق لگائے یہ صحیح ہے۔ ج ہان صحیح ہے۔س
تمنے کسی آدمی کی معرفت ورق نکلوائے۔ ج۔ نہین میری کتاب دو مہینے سے فرق ہے۔
س تمکو معلوم ہے کہ کسی اور شخص نے بھی اس کتاب مین سے نئے ورق نہین نکالے۔
ج۔ معلوم ہوتا ہے کہ سات یا آٹھ ورق نئے لگائے گئے ہین س اس کتاب کے کس
حصے مین سے ورق نکالے گئے ہین۔ ج۔ دیکھیے یہ ورق نئے لگے ہین اور یہ پرانے ہین۔
س کس جگہہ سے ورق نکالے گئے ہین۔ جہان انگوٹھی کی فروخت لکھی ہے۔ ج۔ ہان
معلوم ہوتا ہے کہ یہ رقم اسمین نہین ہے۔س تمکو معلوم نہین کہ کس شخص نے یہ ورق نکالے
ج۔ مجھکو معلوم نہین۔س تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ ورق نکالے گئے۔ ج ورقون کی
رنگت مین فرق ہے۔س جو دو ہنڈی لکھی گئین یعنے تین ہزار اور چار ہزار کی اون کو
کسنے لکھا تھا اور کس دکان پر لکھا تھا۔ ج۔ ہیم چند فتح چند کی دکان ممبئی مین لکھی گئین۔
س۔ یہ دکان بھی تمھاری ممبئی مین ہے۔ ج۔ ہان۔س یہ روپیہ کسکو دیا گیا۔ ج۔

شوچند خوشحال چند باشندہ پونا کو یہ روپیہ دلایا گیا تھا۔ س۔ یہ کون شخص ہے۔ ج۔
وہ بھی ایک جوہری ہے۔ س۔ اس شخص کو ہنڈیون کا روپیہ کسواسطے دلایا گیا تھا۔ ج۔
شیوچند نے کچھ مال ناناجی وتل کو دیا تھا۔ س۔ کیا تمنے ناناجی وتل کے ہاتھ یہ مال اپنے
حساب مین بیچا تھا یا دوسرے شخص کے حساب مین۔ ج۔ مین نے اپنے حساب مین بیچا تھا
س۔ یہ جو ہنڈیان تمکو ناناجی وتل نے دی ہین کیا اوس مال کے عوض مین دی ہین
ج۔ ہان صاحب۔ س۔ شیوچرن سے جو مال خریدا تھا کیا یہ ہنڈیان اوس مال کی
پوری قیمت تھی۔ ج۔ پوری نہین تھی کوئی سوا ڈیڑھ سو روپیہ باقی رہ گیا تھا۔ س۔ کیا یہ باقی کا روپیہ
شیوچرن کو تمھاری بمبئی کی دکان سے دیا گیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ کیا یہ سب روپیہ جولائی ۱۸۷۳ع
مین دیا گیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ سواے ان دو ہنڈیون تعدادی سمۓ اور للعہ کی تمکو کوئی
اور ہنڈی شیوچرن کی دینا ہے۔ ج۔ کوئی ہنڈی نہین۔ س۔ اچھا ان ہنڈیون کی تاریخ بتاؤ۔ ج۔
جیٹھ بدی ۱۲۔ اور ۱۳۔ تاریخ ہے۔ س۔ اب یہ بتاؤ کہ تمنے ان ہنڈیونکی نسبت کتنا روپیہ وصول پایا ہے
ج۔ دس ہزار روپیہ پایا ہے۔ س۔ سات ہزار کی ہنڈی تمکو دس ہزار کسوجہ سے ملے۔ ج۔ اوسمین نراین
ونک ٹیش کا بھی روپیہ ہے۔ س۔ تمنے نراین ونک ٹیش کا روپیہ کیون ملادیا۔ ج۔ وہ ناناجی کا سالا ہے اور
ناناجی وتل کا وہ حساب تھا۔ س۔ اپنی کتاب کا دسوان صفحہ دیکھو اوسمین دو ہزار روپیے کیسے لکھے ہین۔ ج۔
ہان یہ بھی شیوچند خوشحالچند کو دیئے ہین۔ س۔ یہ کسکے ہاتھ کے لکھے ہین۔ ج۔ میرے ہاتھ کے لکھے ہین اسکے معنے یہ
ہین کہ مین نے ناناجی وتل سے دو ہزار روپیے پائے اور شیوچند اور خوشحال چند کے
حساب مین ادا کیے۔ س۔ کیا یہ درست حساب ہے۔ ج۔ ہان صاحب یہ حساب درست ہے۔
س۔ دمولا کون شخص ہے۔ ج۔ یہ ناناجی وتل کا نائب ہے۔ س۔ اسکی کیا وجہ ہے
کہ جب یہ حساب ناناجی وتل کا تھا تو تمنے شیوچند خوشحال چند کے حساب مین کیون لکھا
ج۔ اسواسطے کہ وہ حساب مجمل تھا۔ س۔ ہیرے کی بکری جو تمھاری بہی مین لکھی ہے یہ
درست ہے۔ ج۔ صاحب مجھے خبر نہین جو کچھ کتاب مین لکھا ہے۔ وہ درست ہے۔ س۔
تم ان کتابون مین برابر اپنا کام کرتے تھے۔ ج۔ پہلے اسی مین کام کرتا تھا اب تو پونے
دو دیکھنے سے فرق ہے۔ س۔ اگر تمنے ورق بہی کے نہین بدلے تو گجی تند کو ورق بدلنے

کیا مطلب تھا۔ ج صاحب مجھکو خبر نہین ہے کہ اونسے یہ چل کسواسطے کیا۔ س کل جو تم ٹھہر جانے لگے تو کسی پولیس والے نے تم سے کچھ کہا تھا۔ ج۔ ہان صاحب ایک سپاہی نے مجھکو روکا اور کہا کہ تم ٹھہرو ہم صاحب کے پاس جاتے ہین تو پوچھ لینگے تب جاؤ مین تھوڑی دیر ٹھہرا مگر پھر مجھکو جانے دیا۔ س۔ مہاراجہ جے پور نے پوچھا کہ تم سے اور اوس سپاہی سے کیا کیا باتین ہوئین۔ ج۔ اور کچھ بات نہین ہوئی۔ حلبیہ ٹکن کے واسطے برخاست ہوا۔

اظہار ناناجی وتل گواہ

جب ممبران کمیشن ٹفن سے فراغت پاکر پھر آئے تو ناناجی وتل طلب ہوا ایڈوکیٹ جنرل نے اوسکے اظہار لینا شروع کیے۔ اونسے بیان کیا کہ مین قوم کا برہمن ہون اور گیکوار کے جواہر خانے کا داروغہ ہون۔ مین دمودر پنت سے واقف ہون آخر دسہرے مین دمودر پنت نے مجھکو حکم دیا تھا کہ کچھ ہیرے راکھہ کرنے کی ضرورت سے درکار ہین چنانچہ تین چار جوہریون سے مین نے ہیرے طلب کیے مسمیان گھیلا شاہ۔ پرتاب شاہ اور ہیم چند تین جوہری ہیرے پاس ہیرے لائے۔ فتح چند ہیم چند کے ہیرے دمودر پنت کے دکھلانے کے واسطے ایک روز تک رکھہ لیے اوسکے دوسرے روز جب اور جوہری ہیرے لائے اونکو بھی رکھہ لیا جسوقت دمودر پنت کو وہ ہیرے دکھانے گئے تو ہیم چند فتح چند کی کوٹھی کے ہیرے اونھون نے پسند کرکے رکھہ لیے باقی جوہریون کے ہیرے مین نے واپس کردیے۔ ہیم چند کے ہیرے وزن مین ارسٹھہ یا ساڑہے ارسٹھہ رتی ہونگے اون کو وزن کرکے دمودر پنت کے حوالے کردیے اور ایک یادداشت دفتر کے رکھنے کے واسطے کارکنون نے بنائی چھہ سات روز کے بعد دمودر پنت نے مجھسے پھر کہا کہ فتح چند کی کوٹھی سے گلابی ہیرون کی کنٹھی منگاؤ چنانچہ مین نے ہیم چند سے کہلا بھیجا۔ وہ خود ہیرے کی کنٹھی لیکر میرے پاس آیا۔ وہ بہتر یا چوہتر رتی وزن مین تھی حسب الحکم دمودر پنت کے وہ بھی خریدی گئی اس کنٹھی کی قیمت جو کچھ ٹھہری تھی وہ مجھکو یاد نہین جوہری کی کتاب مین جو کچھ قیمت لکھی ہے وہ صحیح ہے اون ہیرون مین بعض ہیرا ایک رتی کا اور اکثر ایسے تھے کہ ایک رتی مین دو تین چار اور پانچ تک وزن مین تھے تین ہزار روپیہ دو مرتبہ کرکے جوہری مذکور کو

مین نے دیے ایک مرتبہ دو ہزار روپیے دیے اور دوسری مرتبہ ایک ہزار روپیہ دیا
یہ روپیہ دامودر پنت سے بموجب ایک یادداشت کے جسپر مین نے بھی دستخط کیے تھے ملا تھا
اور ناناچند کی معرفت یہ روپیہ ہیم چند کو دیا گیا ناناچند دو مالہ محال کے صراف ہین۔
منجملہ سمت کے ایک ہزار روپیہ اپنے مکان پر خود مین نے دیا۔
صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے مسٹر یوروجی مترجم درجہ اول سے کہا کہ تم اپنے اسسٹنٹون پر
بخوبی خیال رکھو اکثر ترجمہ غلط ہو جاتا ہے۔ اونھون نے جواب دیا کہ مجھکو اس باتکا خیال
رہتا ہے۔ اس روپیہ کی بابت جو یادداشتین مرتب ہوئین وہ آتارام کارکن کے دفتر مین ہین
ایام دیوالی مین دامودر پنت نے ان یادداشتون کو منگایا تھا جب اونکو دے کر مین گیا
تو دامودر پنت نے کہا کہ انکو میرے پاس چھوڑ جاو۔ مین چاک کرون گا۔
س۔ دامودر پنت نے اونکو چاک کیا۔ ج۔ میرے سامنے چاک نہین کیا۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹاین صاحب

س۔ تمنے جو اظہار دیا وہ بخوبی سمجھہ مین نہین آیا گیکواڑ کے دربار مین تمکو کیا عہدہ تھا
ج۔ کیا آپ میری تنخواہ دریافت کرتے ہین س۔ تمھارا عہدہ دریافت کرتا ہون ج۔
جواہرخانہ کا مہتمم ہون س۔ تمھارے تعلق کون کام ہے ج۔ مین جواہرات اور زیور کی
محافظت کرتا ہون۔ جب مہاراجہ صاحب پہنتے ہین مین اونکو دے دیتا ہون س۔ کوئی کام
اور بھی تمھارے سپرد ہے ج۔ جب جواہرخانہ مین جواہرات کی ضرورت ہوتی ہے تو میری
معرفت خریدا جاتا ہے س۔ تم بیان کرسکتے ہو کہ یہ ہیرے کسواسطے خریدے گئے تھے ج۔ مجھسے
کہا تھا کہ یہ ہیرے راکھہ کرنے کے واسطے درکار ہین س۔ تمسے کسنے کہا تھا۔ ج۔ دامودر پنت نے
س۔ اس راکھہ کی کیا ضرورت تھی ج۔ دوا کے واسطے س۔ تمنے کبھی پہلے سنا تھا کہ ہیرے کی
راکھہ دوا کے واسطے بنائی جاتی ہے ج۔ مین نے کبھی نہین سنا س۔ تمنے اپنی تمام عمر مین ہیرے کی
راکھہ دیکھی ہے ج۔ چار برس سے مین نوکر ہون اوس سے پہلے کبھی ہیرے بھی نہین دیکھے
تھے س۔ تمنے اپنی عمر بھر مین سنا ہے کہ ہیرون کی راکھہ ہوتی ہے ج۔ مین نے کبھی نہین
سنا س۔ نہ تمنے کبھی سنا نہ تمنے راکھہ دیکھی ج۔ مین نہین جانتا س۔ تمنے سنا۔ ج۔ نہین

ستانہ مین مےنے دیکھا س آج کل تم کہان رہتے ہو ۔ ج ۔ بڑودہ مین رہتا ہون ۔ س ۔
تمپر کوئی گارد مقرر ہے ۔ ج ۔ مین خان بہادر کی حراست مین تھا ۔ س ۔ اس سے تمہاری
یہ غرض ہے کہ تم قید تھے ۔ ج ۔ جس روز سے مہاراجہ صاحب قید ہوے ہین پولیس والون نے
مجھکو بٹھا رکھا ہے ۔ س ۔ بٹھانے سے تمہاری کیا غرض ہے کیا تم قید مین ہو ۔ ج ۔ پولیس والون
نے مجھکو بٹھا رکھا ہے مین اسی کو قید سمجھتا ہون ۔ س ۔ کسواسطے بٹھا رکھا ہے ۔ ج ۔ مین نہین
جانتا ۔ س ۔ تمنے دریافت کیا کہ تمکو کیون بٹھایا ہے ۔ ج ۔ مین کس سے دریافت کرتا ۔ س ۔ جسنے
تمکو بٹھایا تھا اوس سے دریافت کرتے ۔ ج ۔ جسنے مجھکو بٹھایا تھا اوسنے ہیرون کا حساب طلب کیا چنانچہ مینے بیان
کردیا ۔ س ۔ تمپر اور کوئی جرم ہے یا زہر خورانی کا جرم ہے ۔ ج ۔ نہین ۔ س ۔ تمپر کوئی جرم ہے ۔ ج ۔ مجھکو جواہر جانے کا
کام تھا ۔ جب مہاراجہ صاحب قید ہوے مجھکو بھی قید کرلیا ۔ س ۔ تمنے جو ہیم چند سے ہیرے
خریدے تھے اوسکا حال ابتدا ءً کس سے کہا تھا ۔ ج ۔ جب مجھکو لوگ لشکر مین لائے تھے جس شخص
نے دریافت کیا اوس سے کہدیا اوس سے پہلے پندرہ یا سولہ روز تک مکان وارہ مین
بیٹھا رہا ۔ س ۔ مفصل بیان کرو کہ پندرہ سولہ روز تک تم وہان قید رہے ۔ ج ۔ پندرہ یا
بیس روز تک شہر مین رہا مجھسے کسینے دریافت نہین کیا ۔ س ۔ مین دریافت کرتا ہون کہ قبل
تحقیقات کے تم پندرہ سولہ روز تک قید رہے تھے ۔ ج ۔ ہان مکان وارے مین قید تھا ۔
س ۔ تم کسکی حراست مین تھے ۔ ج ۔ سیناپتی کی کچہری مین تھا ۔ س ۔ تمپر کن لوگون کا پہرہ
تھا ۔ ج ۔ پردیسی سپاہیون کا پہرہ تھا ۔ س ۔ جب تم پندرہ بیس روز قید رہے تمہارے پاس
کوئی شخص اظہار لینے کے واسطے آیا تھا ۔ ج ۔ کوئی شخص نہین آیا مجھکو بلا لیا تھا ۔ س ۔
کون شخص بلانے آیا تھا ۔ ج ۔ کچھ سپاہی آئے تھے ۔ س ۔ تم اون کے ساتھ گئے تھے ۔ ج ۔
ہان ایک گاڑی پر سوار کرکے گجانند وتل کے مکان پر مجھکو لیگئے ۔ س ۔ گجانند وتل نے تمسے
کیا کہا ۔ ج ۔ اونہون نے مجھسے ہیرونکا حال دریافت کیا تھا ۔ کیا دریافت کیا تھا ۔ ج ۔
مجھسے پوچھا تھا کہ اسون کے مہینے مین کس قدر ہیرے خریدے گئے تھے ۔ س ۔ جو ہیرے ہیم چند کی کوٹھی سے خریدے
گئے تھے اونکا حال تمسے دریافت ہوا تھا ۔ ج ۔ ہیم چند کے ہیرونکی کچھ خصوصیت نہین کی علی العموم ہیرونکی خرید کا
حال دریافت کیا تھا ۔ س ۔ تمنے اون سے کیا کہا تھا ۔ ج ۔ مین نے کہا تھا کہ ہیرے خریدے

گ۔ اِس تمنے راوجی اور نرسو کے اظہارات کا حال سنا ہے۔ ج۔ مین نے نہین سُنا۔
س۔ تم بیان کرتے ہو کہ جس روز مہاراجہ صاحب گرفتار ہوے اوسی روز مین بھی پکڑا گیا
ج۔ ہان اوسی روز گرفتار ہوا تھا۔ س۔ تم کہتے ہو کہ مین نے نرسو اور راوجی کی گواہی
کا حال کچھ نہین سُنا۔ ج۔ مین کچھ واقف نہین ہون۔ س۔ مین تم سے دریافت کرتا ہون
کہ تمنے اوس کے اظہارون کا کچھ حال سُنا تھا۔ ج۔ مین اونکو نہین جانتا نہ مین نے
اونکو کبھی دیکھا۔ س۔ میرے سوال کا جواب دو۔ تمنے نہین سنا کہ راوجی اور نرسو کی گواہی
ہوئی۔ ج۔ مین نے کبھی نہین سنا۔ س۔ تم حلف کروگے کہ مین نے کبھی نہین سنا۔ ج۔
جب یہان تحقیقات ہوچکی اوسوقت مین نے سنا تھا۔ س۔ میرا سوال یہ بھی نہین ہے
مین پوچھتا ہون کہ تمنے سنا تھا کہ نرسو اور راوجی نے کیا اظہار دیے۔ ج۔ مین نے
نہین سنا نہ مین جانتا ہون کہ اونھون نے کیا اظہار دیے۔ س۔ تمنے یہ بھی نہین سنا کہ
نرسو اور راوجی نے ہیرون کی نسبت کیا اظہار دیے تھے۔ ج۔ مین نے دیوالی کے بعد
سنا تھا کہ زہر دیے جانے کا ارادہ ہوا ہے۔ س۔ اگر تم میرے سوال کا جواب نہ دوگے تو
روز حشر تک تم سے سوال کیے جاوینگے۔ مین دریافت کرتا ہون کہ تمنے سنا تھا کہ راوجی
اور نرسو کے اظہار دربارہ زہر خورانی کے لیے گئے تھے۔ ج۔ اوسوقت مین نے نہین سنا
پیچھے سنا تھا کہ وہ قید مین۔ س۔ قبل اپنے بیان کے تمنے سنا تھا کہ وہ لوگ قید مین ج
مین نے نہین سُنا۔ س۔ گجانند وتل نے بھی تم سے کہا کہ اون لوگون نے کیا اظہار دیے۔
ج۔ نہین کہا۔ س۔ گجانند وتل نے تم سے کہا تھا کہ سچ بولنا اور سوا سچ کے اور کچھ
نہ کہنا۔ ج۔ ہان۔ س۔ اوسنے تم سے کہا تھا کہ اگر سچ نہ کہوگے تو کیا نتیجہ ہوگا ج۔ ہان مجھکو
دہمکایا تھا۔ اور کہا تھا کہ اگر سچ نہ بولوگے تو جھوٹ کا مزہ چکھوگے۔ س۔ اس بات کے
کہنے سے تم کیا سمجھے تھے۔ ج۔ مین سمجھا تھا کہ مجھکو قید کرینگے یا کہین اور بھیجدینگے
س۔ اگر ہم تمھارے بیان پر یقین نہ کرین تو تم جانتے ہو کہ تمھارے واسطے کیا سزا ہوگی
ج۔ سرکار کو جو کچھ منظور ہوگا اوسمین کیا عذر ہے۔ س۔ لیکن تم کیا سمجھتے ہو کہ ایسی
حالت مین تمکو کیا سزا ہو۔ ج۔ جو سرکار کی مرضی ہو وہی سزا دے۔ س۔ مین جانتا ہون

کو جب پولیس کے پنجے سے تم نکلو گے تو بہت خوش ہو گے ج۔ سرکار کی جو مرضی ہو اوسمین
خوش ہوں س۔ گجانند نے تمہارے اظہار تحریر کیے تھے یا تمنے لکھ کر اپنے اظہار اونکو دیدیے
تھے۔ ج۔ مین نے لکھ کر نہین دیے تھے زبانی بیان کیے تھے س۔ جب تم اپنا بیان کر چکے تم کو
لوگ کہان لے گئے تھے۔ ج۔ صاحب کے پاس لے گئے تھے۔ س۔ صاحب سے تمہارا مطلب
سوٹر صاحب ہین۔ ج۔ اوسوقت سوٹر صاحب وہان نہین تھے س۔ تمہارے اظہار کسنے
لیے تھے۔ ج۔ اور صاحب لوگ جو بنگلے مین تھے اونھون نے میرے اظہار لیے تھے۔
س۔ کچھ پتہ بیان کرو جس سے مفصل حال معلوم ہو کہ یہ صاحب لوگ کون تھے۔ ج۔
مین نہین جانتا لیکن اس قدر واقف ہون کہ سر لوئیس پیلی صاحب بھی موجود تھے
س۔ خبردار ہو کر بیان کرو کہ سر لوئیس پیلی صاحب اوسوقت موجود تھے۔ جیسا کہ تمنے
بیان کیا تھا۔ ج۔ ہان جسوقت میرے اظہار تحریر ہوے تھے پیلی صاحب موجود تھے
س۔ تمہارے اظہار کسنے لکھے تھے۔ ج۔ دوسرے صاحب جو وہان بیٹھے تھے اونھون نے
لکھے تھے س۔ تمنے دونون صاحب کے روبرو یہ اظہار دیے تھے۔ ج۔ ہان۔ س۔
تمکو موورینت کے اظہارون کا حال معلوم ہے۔ ج۔ نہین۔ س۔ تم کتنے دن قید
رہ کر سر لوئیس پیلی صاحب کے پاس اظہارون کے واسطے گئے تھے۔ ج۔ بیس روز کے
بعد گیا تھا۔

ایڈوکیٹ جنرل نے پھر ناناجی وٹل کی اظہار لیے

س۔ تمنے ابھی کہا ہے کہ پندرہ یا بیس روز سپاہی کی کچہری مین پردیسی سپاہیون
کے پہرے مین رہے۔ تم جانتے ہو کہ وہ سپاہی کسکے نوکر تھے۔ ج۔ گیکواڑ کے تھے۔ س۔
کیا اون کے پہرے مین تمام محل تھا۔ ج۔ ہان صاحب تمام محل تھا اور وہ حفاظت
کرنے کے واسطے آئے تھے۔ س۔ پہلے پہل تمہارے اظہارات گجانند وٹل نے لیے تھے۔
ج۔ ہان صاحب پہلے گجانند وٹل نے لیے تھے۔ س۔ سر فلکر اوتے نے پوچھا کہ تم مختار
جواہرخانہ کے ہو۔ ج۔ ہان صاحب مین جواہرخانہ کا داروغہ ہون۔ س۔ تمہارے پاس
کوئی حساب ہیرے کی خرید کا ہے۔ ج۔ کوئی نہین ہے۔ س۔ جو جواہرات خریدے جاتے ہین

کیا اوسکا حساب تم جواہرخانہ مین نہین رکھتے ج ہمارے یہان حساب نہین رہتا یہ خزانہ مین رہتا ہے س تم کوئی یادداشت رکھتے ہو۔ ج ہان صاحب یادداشت رکھتے ہین۔ س اگر یہ یادداشت غلط ہو تو اسکا کیا اعتبار ہے ج جو کچھ سرکار فرمائے وہی درست ہے صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اب وقت ساڑھے چار بجے کا ہے جلسہ برخاست کیا جائے چنانچہ جلسہ برخاست ہوا۔

اجلاس روز چہاردہم

آج کے روز کمیشن شروع ہوئی تمام اہالی کمیشن موجود تھے ٹھہرا او بالکل نہین آئے مہاراجہ سیندھیا دوپہر سے چلے گئے تھے۔ سر لوییس پیلی صاحب بھی بعد دوپہر کے چلے گئے

آتمارام دلد رگھناتھ کے اظہار شروع ہوئے

مسٹر اونزارڈ صاحب نے گیکواڑ کے جواہرخانے کے کارکن کو طلب کیا اوسنے بیان کیا کہ مین ریاست گیکواڑ کے جواہرخانے کا کارکن ہون ہمارا افسر ناناجی وٹھل ہے مجھکو یاد ہے کہ دیوالی سے آٹھ روز پہلے کچھ ہیرے خریدے گئے تھے چار جوہری ہیرے لائے تھے تین جوہری کے ہیرے واپس کردیے گئے اور ہیم چند کے ہیرے رکھ لیے گئے تھے۔
ایک یادداشت دفتر مین رکھنے کے واسطے بنائی گئی تھی لیکن دو تین روز کے بعد ناناجی وٹھل نے اوسکو مجھسے لے لیا تھا۔ بعدہ مین نے سنا کہ کرنیل فیر صاحب کے زہر دیے جانے کا ارادہ ہوا ہے۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلنٹائن صاحب

س۔ اب بھی تمکو جواہرخانے سے تعلق ہے۔ ج ہان س جواہرخانے کا اب کون داروغہ ہے۔ ج گنپت راے مہاجن س بیان کرو کہ ہیرے کی کنی کیا چیز ہوتی ہے۔
ج۔ چھوٹے چھوٹے ہیرون کو کنی بولتے ہین س کیا کنی اوسکو کہتے ہین کہ جب ہیرا تراشا جاتا ہے اور اوسکے ذرا ذرا ٹکڑے کرتے ہین۔ ج ہان س تمنے دیکھا یا سنا ہے کہ ہیرے کی خاک ہو سکتی ہے۔ ج نہین س صاحب پریسیڈنٹ نے کہا پس معلوم ہوتا ہے کہ تمنے کٹا ہوا ہیرا نہین دیکھا۔ ج۔ نہین س جواہرخانے مین کتنے سال سے ہو۔ ج۔

بارہ برس سے ہو نہین سکتا تھا۔ یہ صاحب اکثر ہیرے خریدا کرتے تھے۔ ج۔ ہان۔
س۔ چھوٹے اور بڑے۔ ج دونون طرح کے خریدا کرتے تھے۔ س۔ زیور مین جڑے ہوے
خریدتے تھے۔ یا جدا۔ ج دونون طرح کے خریدتے تھے۔ س۔ مہاراجہ صاحب کے جواہر
مین بہت ہیرے تھے۔ ج۔ ہان بہت ہیرے تھے۔ س۔ تمھارا بیان ہے کہ جو لوگ ہیرے
لاتے تھے منجملہ اون کے ہیم چند کے ہیرے خریدے گئے تم کیونکر واقف ہو کہ صرف اوسی شخص
کے ہیرے خریدے گئے۔ ج۔ نانا جی نے پسند کرکے اون ہیرون کو خریدا تھا۔ س۔ سوا
نانا جی وتل کے اور بھی کسی شخص نے تم سے ہیرون کا حال کہا تھا۔ ج۔ جب ہیرونکی
خرید ہوتی تھی تو نانا جی وتل مجھکو بلا لیتے تھے۔ س۔ جب ہیم چند سے ہیرے خریدے گئے تھے
تم موجود تھے۔ ج۔ ہان مین موجود تھا۔ س۔ اوس مرتبہ کس طرح کارروائی ہوئی تھی۔
ج۔ ونایک راو نے ایک یادداشت اپنے ہاتھ سے لکھی اور اپنے پاس رکھی۔ س۔ اور بھی
کچھ حال تم جانتے ہو۔ ج۔ اور مین کچھ نہین جانتا۔ س۔ چھوٹے چھوٹے ہیرے کس کام آتے
ہین۔ ج۔ جڑاو کام مین لگتے ہین۔ س۔ مسٹر سوٹر صاحب نے تمھارے اظہار لیے تھے۔ ج۔
ہان لیے تھے۔ س۔ جو کچھ تم نے اون کے روبرو بیان کیا تھا تمھارے نزدیک صحیح ہے۔ ج
ہان جو کچھ مین جانتا تھا بیان کیا۔ س۔ جب یہ ہیرے خریدے گئے تھے تو جواہر خانے مین کثرت
سے ہیرے موجود تھے۔ ج۔ نانا جی وتل کو جو جواہر خانے کے داروغہ ہین یہ حال معلوم ہو گا۔
س۔ تمھاری یہ غرض ہے کہ تمکو کچھ حال معلوم نہین ہے۔ ج۔ ہان مین کچھ نہین جانتا۔
س۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مائی لارڈ۔ اس گواہ سے سوال کیا جاے
کہ اوس زمانے مین بھی تلوار کا قبضہ ہیرون سے جڑا جاتا تھا۔ ج۔ ہان تلوار کا
قبضہ اور میان ہیرون سے جڑا جاتا تھا۔ اور چھوٹے چھوٹے ہیرے اوسمین لگائے جاتے
تھے۔ س۔ چھوٹے چھوٹے ہیرے لگتے تھے یا بڑے ہیرے جڑے جاتے تھے۔ ج۔ چھوٹے ہیرے۔
س۔ ایک مرزئی بھی طیار ہوتی تھی۔ ج۔ ہان ایک مرزئی مین بھی چھوٹے چھوٹے ہیرے
جڑے جاتے تھے۔ س۔ تم جانتے تھے کہ یہ ہیرے کہان سے آئے تھے۔ ج۔ جواہر خانے مین تھے۔
س۔ جواہر خانے مین یہ ہیرے کب سے رکھے تھے۔ ج۔ ہمیشہ خریدے جاتے تھے اور اسیطرح

ہیرون کا جمع خرچ رکھا کرتا تھا۔

بلونت راؤجی کے اظہارات

بلونت راؤ راؤجی نے اپنے اظہارات ایڈوکیٹ جنرل کے سامنے دیے کہ مین خانگی خزانہ سرکار مین نوکر ہون اور مین دمودر پنت کی ماتحتی مین تھا باون کے اوپر جو سپاہی ڈالدی گئی ہے مجھکو نہین معلوم کہ کسنے ڈالی ہے۔ سارجنٹ بیلین ٹاین صاحب نے اس سے سوالات نہین کیے۔

سوامی مورار کے اظہارات

مین سوامی نرائن کے مندر کا چیلہ ہون مین سچ کہتا ہون کہ جمعیت مین نے کوئی روپیہ ۱۳ دسمبر ۱۸۷۴ع کو نہین پایا اور مین نے کسیوقت مین سمت بے نہین پایا اور جو اگر کبھی مین نے روپیہ پایا ہے تو اوسکی رسید مہاراجہ کو دی ہے جو اسکو رسید دکھائی اوسنے انکار کیا کہ یہ میری رسید نہین ہے۔ یہ رسید بھولا ناتھ پونجا رام کی لکھی ہوئی ہے۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلین ٹاین صاحب

س۔ تمنے ایک مرتبہ کہا ہے کہ تمنے اٹھارہ روپیہ پایا ہے اور پھر تمنے کہا کہ الماعیہ پایا ہے۔ ج۔ ہان صاحب پائے تھے۔ س۔ اونکی رسیدین کہان ہین۔ اجلاس مین اونکی رسیدین دکھائی گئین اور اوسنے تصدیق کی۔

سوامی مورار کے دوبارہ اظہار لیے گئے

س۔ الماعیہ تمکو کسواسطے دیے گئے تھے۔ ج۔ برہم بھوج کرنے کے واسطے دیے گئے تھے۔
س۔ سواے ان روپیون کے تمکو اور کبھی بھی برہم بھوج کرنے کے واسطے روپیہ ملا ہے۔
ج۔ کبھی نہین ملا۔ س۔ کیا تمکو کچھ روپیہ خیرات کرنے کے واسطے ملا تھا۔ ج۔ ہان صاحب ماہ بماہ ملا تھا۔ س۔ تمنے اسکی رسید دی تھی۔ ج۔ نہین صاحب نہین دی۔ کارکن ماہ بماہ کی اٹھنیاں چونیاں لایا تھا اسوجہ سے اسکی رسید نہین دی گئی۔

دتیر بارام چندر کے اظہارات

مسٹر دوزارلی صاحب نے دتیر بارام چندر کے اظہارات لیے اوسنے بیان کیا کہ مین فوجداری

نوکر تھا - مین سنکھیا فوجدار کے حکم سے دیا کرتا تھا میرے پاس ایک بار سنکھیا کے واسطے دموورہنت کی یادداشت آئی تھی جاگ جیون داس نے یادداشت پر دستخط کرکے سنکھیا بھیجدی - جاگ جیون داس فوجداری کے حاکم ہین عرصہ تین ہفتہ کا گذرا ہوگا کہ سنکھیا ہمارے یہان سے بھیجی گئی تھی -

سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س - تمھارے یہان سے سنکھیا کس قاعدے سے دیجاتی ہے - ج - جب کارکن کی یادداشت پر فوجداری کا حاکم دستخط کر دیتا ہے جب ملتی ہے س کیا سنکھیا کے دینے مین بڑا بندوبست ہوتا ہے - ج ہان صاحب سنکھیا کے دینے مین بڑا بندوبست ہوتا ہے س اول گیکواڑ کے حکم سے سنکھیا کیون نہین ملا - ج اوس یادداشت پر گیکواڑ کے دستخط نہین تھے - س - تمنے تو ابھی کہا کہ کارکن کی یادداشت لکھنے سے ملجاتی ہے ج صاحب پہلے یہ دستور تھا - کہ کارکن کی یادداشت سے سنکھیا ملجاتی تھی مگر اٹھارہ مہینے کے عرصے سے گیکواڑ نے حکم دیا تھا کہ بغیر ہمارے حکم کے سنکھیا نہ دیجایا کرے -

دتیریا رام چندر کا دوبارہ اظہار لیا گیا

س - اچھا یہ بتاؤ کہ اس یادداشت مین گیکواڑ کے دستخط کہان ہین - ج صاحب اس یادداشت مین دستخط نہین ہین - س - اچھا کونسی یادداشت پر گیکواڑ کے دستخط ہین - ج - ۲۹ - تاریخ کی یادداشت پر دستخط ہین -

اظہار بھایو پوناکر

رام کرشنا سداشیو جو عرف مین بھایو پوناکر مشہور ہے بلایا گیا اور ایڈوکیٹ جنرل نے اوسکے اظہار لیے - اوسنے بیان کیا کہ تین برس سے مین بڑودے مین رہتا ہون - بالفعل مجھکو میر ذوالفقار علی کی ریاست مین تعلق ہے - مسٹر ہوپ صاحب کی طرف سے مین نوکر ہون میر ذوالفقار علی نواب جعفر علی رئیس سورت کے بیٹے ہین اور سرکار انگلشیہ کی پولی ہے اونکی کچھ ریاست بڑودے مین بھی ہے سوا انگریزی ریاست میر ذوالفقار علی کے کچھ کام اور بھی میرے متعلق ہے اور چند سرداروں کی طرف سے مین مختار بھی ہون

کرنیل فیر صاحب کو جانتا ہون دیوان صاحب یعنے نانا گنولکر نے کرنیل فیر صاحب سے میری ملاقات کرائی تھی جب صاحب موصوف بڑودہ کے رزیڈنٹ تھے مین اکثر اون کے پاس جایا کرتا تھا - ایک چٹھی مسٹر ہوپ صاحب کی کرنیل فیر صاحب کے نام مین آیا تھا وہ چٹھی میرزا ذوالفقار علی کے معاملے سے متعلق تھی میرزا ذوالفقار علی کا مقدمہ اوس زمانے مین بمقام بمبئی دائر تھا اس دفعہ مین کرنیل فیر صاحب کے پاس ضرورت سے گیا تھا اور اکثر بغیر ضرورت بھی جایا کرتا تھا وہ کبھی کبھی کرنیل صاحب کو شہر کے حالات سے اطلاع کیا کرتا تھا اور جب کرنیل صاحب ہوا خوری سے واپس آتے تھے اوس وقت اکثر ایسی باتون کی مین اطلاع دیا کرتا تھا - مثلاً گیارہ بجے مین صاحب رزیڈنٹ کے پاس جاتا تھا مین نے کرنیل فیر صاحب سے خبرون کے بیان کرنے مین کبھی کچھ روپیہ نہین پایا تھا مین نے سنا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے کا ارادہ ہے - جب کرنیل فیر صاحب نے دو تین روز کے بعد مجھسے تذکرہ کیا تو مین نے اون سے کہا کہ بلونت راو کی زبانی سنا ہے کہ جو زہر آپ کو دیا گیا اوسمین تین چیزین تھین - یعنے ہیرے کی ریت - توتیا - اور سنکھیا -

مسٹر ملول صاحب نے پوچھا کہ ریت کے کیا معنے ہین - گواہ نے کہا کہ مین پسے ہوے ہیرے کو ریت کہتا ہون - مین نے جو کچھ بلونت راو سے سنا تھا کرنیل صاحب سے کہدیا بلکہ بلونت راو کو بھی کرنیل صاحب کے پاس لے گیا -

صاحب پریسیڈنٹ نے دریافت کیا کہ بلونت راو کو کرنیل صاحب کے پاس تم لے گئے -

گواہ نے کہا کہ ہان - مین لے گیا تھا اور کرنیل صاحب سے مین نے ملاقات کرائی تھی -

بلونت راو نے کرنیل فیر صاحب سے ہیرے کے چوری کا ذکر کیا تھا بلونت راو باپو صاحب کا کارکن ہے وہ اکثر رزیڈنسی کو آیا کرتا تھا - باپو صاحب ایک بازاری عورت کے بیٹے ہین جو کھانڈے راو گیکواڑ کے پاس نوکر تھی باپو صاحب مہاراجہ کے نطفے سے ہین بلونت راو نے یہ حال مجھسے رزیڈنسی مین کہا تھا -

سوالات جرح سارجنٹ بیلنٹائن صاحب

س - تمکو وہ تحقیقات ہونا یاد ہے جو جنرل میڈ صاحب کے روبرو ہوئی تھی - ج - ہان

یاد ہے۔ س تمنے بہت کچھ پیروی کی اور گیکواڑ پر مقدمات دائر کرائے لیکن مترجم نے ترجمہ غلط کیا اور کہا کہ گیکواڑ کے سامنے مقدمات دائر کرائے۔ مسٹر ملول صاحب نے جب اعتراض کیا تو مترجم نے کہا کہ برخلاف کو اس ملک مین سامنے کہتے ہین۔ گواہ نے کہا کہ اگر مین ایسا کرتا تو لوگون کے حق مین انصاف نہوتا۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ سوال کا جواب نہین ہے گواہ نے کہا کہ اکثر لوگون کا حق گیکواڑ نے چھین لیا تھا اگر ایسا نہ کیا جاتا تو لوگون کی حق رسی نہوتی۔

س۔ کیا ہر ایک مقدمے مین تم گیکواڑ کے برخلاف تھے۔ ج۔ مجھکو صرف چار مقدمون سے تعلق تھا اور مقدمون سے کچھ غرض نتھی۔ س۔ ہان مین یہی دریافت کرتا ہون کہ جو مقدمہ تمنے کیا وہ گیکواڑ کے برخلاف تھا۔ ج۔ ہان لوگون کا روپیہ گیکواڑ پر چاہیے تھا اور وہ نہین دیتے تھے اگر ایسا نہ کرتا تو روپیہ بھی نہ ملتا۔ س۔ لیکن میرے سوال کا جواب دو۔ تمکو جب موقع ملا گیکواڑ کے برخلاف کارروائی کی۔ ج۔ جو میرے نزدیک صحیح اور درست بات تھی اوسیطرح مینے کارروائی کی۔ س۔ مین تم سے یہ نہین دریافت کرتا میرے سوال کا جواب دو۔ ج۔ مینے کوئی ایسی بات نہین کی جس سے گیکواڑ کو ضرر پھونچے۔ س۔ میرے سوال کا ابتک تمنے جواب نہین دیا۔ تمنے کل کارروائی گیکواڑ کے برخلاف کی۔ ج۔ مین نہین سمجھا کہ آپ کیا دریافت کرتے ہین۔

سارجینٹ بیلین ٹائن صاحب نے عدالت سے مخاطب ہو کر کہا کہ میرا سوال بہت صاف صاف ہے۔ اوسکا جواب ملنا چاہیے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ تم مستحق جواب پانے کے ہو لیکن مین نہین دیکھتا کہ تمکو کسطرح جواب صاف ملیگا۔ س۔ مین دریافت کرتا ہون کہ تمنے جو مقدمے کمیشن مین پیش کیے وہ برخلاف گیکواڑ کے تھے۔ ج۔ یہ مقدمے ایسے نتھے جنسے گیکواڑ کو کچھ ضرر پھونچے بلکہ وہ مقدمے اوس مقدمہ کی بابت تھے جو گیکواڑ سے لوگون کا روپیہ چاہیے تھا۔ س۔ کرنیل فیر صاحب جانتے تھے کہ تم اون مقدمون کی پیروی کرتے ہو۔ ج۔ ہان جانتے ہون گے۔ س۔ کرنیل فیر صاحب کے پاس تم اکثر جاتے تھے۔ ج۔ ہان اکثر جاتا تھا اور اب بھی جاتا ہون۔ س۔ تمھاری عادت تھی کہ ہرچند تمکو کچھ نہین ملتا تھا تاہم اونکو خبرین پہونچایا کرتے تھے۔

ج۔ جو حال صحیح صحیح مجھکو معلوم ہوا کرتا تھا مین کرنیل صاحب ت لکھہ دیا کرتا تھا۔ س۔ تمھاری خبرین وہ سنا کرتے تھے۔ ج۔ ہان سنتے نہ سنتے کا اون کو اختیار تھا سو امیرے اور لوگ بھی خبرین پھونچایا کرتے تھے۔ س۔ لیکن جو خبرین تم پھونچاتے تھے اون کو کرنیل فیر صاحب اچھی طرح سنتے تھے۔ ج۔ صرف میری خبرون کو نہین بلکہ کبھی آدمیون کی خبرونکو اچھی طرح سنتے تھے۔ س۔ تم یہ خبرین پھونچاتے تھے کہ شہر اور گیکواڑ کے محل مین کیا ہوتا ہے ج۔ جب صاحب ہوا کھانے جاتے تھے تو جو خبرین سنا کرتے تھے اونکو واپس آکر مجھسے پوچھتے تھے۔ مجھکو جو کچھہ معلوم ہوتا تھا مین لکھہ دیا کرتا تھا۔ س۔ سو تمھارے اور لوگ بھی فیر صاحب کو خبرین دیا کرتے تھے اور جو لوگ خبرین پھونچاتے تھے وہ تمھارے نوکر ہوتے تھے۔ ج۔ مین اون لوگون کو کسواسطے نوکر رکھتا صاحب مین تین چار چار کوس تک ہوا کھانے جایا کرتے تھے۔ جو لوگ اونکو ملتے اون سے دریافت کیا کرتے تھے۔ س۔ جو خریطہ گیکواڑ نے حضور وسیراے کو بھیجا تھا تمنے اوسکا ذکر کیا تھا۔ ج۔ مجھکو بخوبی یاد نہین ہے۔ یاد کرکے بتاؤ۔ ج۔ اگر آپ خریطہ کی بابت دریافت کرتے ہین تو مہاراجہ صاحب نے بہت سے خریطے بھیجے تھے۔ س۔ مین اوس خریطہ کا ذکر کرتا ہون جو دربارہ تبدیلی کرنیل فیر صاحب کے گیا تھا۔ ج۔ مجھکو یاد نہین کہ اس خریطہ کا مین نے کرنیل صاحب سے ذکر کیا ہو۔ س۔ تم قسم کھا سکتے ہو کہ مین نے ذکر نہین کیا۔ ج۔ ہان قسم کھا سکتا ہون کہ ذکر نہین کیا ہے۔ س۔ تم اوس خریطہ کے حال سے واقف تھے۔ ج۔ مجھکو کس طرح اوسکا حال معلوم ہوتا ہے۔ س۔ مین دریافت ہوا کہ تمکو اس خریطہ کا حال مطلق معلوم تھا۔ ج۔ نہین مجھکو مطلق معلوم نہ تھا۔ س۔ جو کچھہ کرنیل صاحب نے اسبارے مین کہا ہے اوسکو سنو۔ جب کرنیل صاحب سے سوال کیا گیا کہ تمنے بھاؤ پونا کر سے اس خریطہ کا حال جو دوسری نومبر کو بھیجا گیا تھا سنا تو اونہون نے بیان کیا کہ ہان مین نے سنا تھا۔ س۔ کرنیل فیر صاحب نے تو اقرار کیا کہ تم سے سنا تھا تم کس طرح کہتے ہو کہ مین نے نہین کہا۔ ج۔ مجھکو یاد نہین۔ س۔ تم قسم کھا سکتے ہو کہ مین نے نہین کہا۔ ج۔ مجھکو یاد نہین کہ مین نے کرنیل فیر صاحب سے کہا یا نہین۔ س۔ تمکو اور خریطون کی بھی اطلاع نہین ہوی۔ نہ تمنے کرنیل فیر صاحب سے اوسکا

ذکر کیا۔ ج جب مین نے سنا کہ خریطہ جانے والا ہے مین نے کرنیل صاحب سے کہا لیکن
بوجہ نہ معلوم ہونے مضمون کے کچھہ مفصل حال خریطہ کا نہین کہا۔ س تم کیونکر جانتے تھے
کہ خریطے لکھے جاتے ہین۔ ج۔ لوگ دربار مین باتین کیا کرتے تھے وہان مین سنا کرتا تھا
س۔ تم گیکواڑ کے نوکرون کو جانتے ہو۔ ج۔ مین بڑودے کے سب رہنے والون کو
جانتا ہون۔ س۔ تم سالم کو جانتے ہو۔ ج۔ ہان۔ اس قدر جانتا ہون کہ وہ رزیڈنٹی
مین آیا کرتا تھا۔ س۔ تم کبھی گیکواڑ کے محل مین سالم کی ملاقات کے واسطے نہین گئے۔
ج نہین۔ س۔ تم کبھی محل کو نہین گئے۔ ج جب کوئی کام ہوتا تھا چلا جاتا تھا
لیکن جب سے کمیشن بیٹھی ہے مین نہین گیا۔
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ کونسی کمیشن کا ذکر ہے۔ ج۔ کرنیل میڈ صاحب کی
کمیشن کا۔ اوس سے پہلے دس پانچ مرتبہ گیا تھا اس سے زیادہ نہین گیا۔ س
تم دمو ورپنت سے واقف ہو۔ ج۔ ہان دور سے دیکھا ہے باتین نہین کین۔ س۔
بیان کرو کہ بابو صاحب کون ہین۔ ج۔ کھانڈے راو راجہ کی مدخولہ عورت سے یہ
ایک لڑکا ہے۔ س۔ یہ شخص گدی کا دعویدار ہے۔ ج نہین وہ اس تنخواہ کا دعویدار ہے
جو اوسکو ملا کرتی تھی۔ س۔ مگر تم جانتے ہو کہ اب اوسکو گدی کا دعوی نہین ہے۔
ج۔ اوسکو کیونکر گدی کا دعوی ہوسکتا ہے کیونکہ وہ مدخولہ عورت سے ہے۔ س۔
تم تحقیق کہہ سکتے ہو کہ اوسکو سوا تنخواہ کے اور کچھہ دعوی نہین ہے۔ ج سوا تنخواہ کے اور
کچھہ دعوی نہین کرتا ہے۔ س۔ تم سے گیکواڑ حال اور سابق سے کبھی رنجش ہوگئی ہے۔
ج۔ چندروز مجھکو حراست مین رکھا تھا۔ س کسوجہ سے۔ ج۔ مسٹر سالمن صاحب اسسٹنٹ
رزیڈنٹ کو بہاؤ سیندہیا نے کچھہ رشوت دی تھی لہذا بہاؤ سیندہیا کو سرکار نے
موقوف کردیا تھا۔ س۔ اب مجھسے صاف صاف بیان کرو کہ گیکواڑ حال نے تمپر کچھہ جرم قائم
کیا تھا۔ ج۔ مجھپر کوئی جرم قائم نہین کیا۔ نہ مجھکو کبھی قید کیا۔

اظہار مسٹر رچی صاحب

مسٹر رچی صاحب کے اظہار مسٹر ایوزارڈ صاحب نے لیے۔ اونھون نے بیان کیا

کیا کہ میرا نام تھمپس سینیٹ رچی ہے اور مین اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل ہون جو بڑودہ مین رہتا ہے مجھکو مول سر دسی سے تعلق ہے۔ جب دمودرپنت کے اظہار لیے گئے تھے مجھکو یاد ہے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے مسٹر انورارٹی صاحب کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ دمودرپنت نے مرہٹی زبان مین اظہار دیا اوسکو شہادت نہین لکھ سکتے۔ مسٹر رچی صاحب نے کہا کہ زبان مرہٹی سے مین کسیقدر واقف ہون۔ مین نے اوسکے بیان کا ترجمہ انگریزی مین کیا تھا اور رزیڈنسی کے ہندوستانی اسسٹنٹ نے مجھکو مدد دی تھی ہندوستانی اسسٹنٹ کا ترجمہ صحیح تھا اور مین نے بھی صحیح صحیح تحریر کیا دمودرپنت نے جو کچھ بیان کیا مین جلدی جلدی لکھتا گیا اور بعدہ اوسکو مین نے درست کیا عدالت مین جو اظہار اوسکا رکھا ہے میرے ہی ہاتھ کا ہے یہ اظہار ۲۹ - ۳۰ - جنوری کا لکھا ہوا ہے جب ترجمہ ہوکر دمودرپنت کو سنایا گیا مین موجود تھا۔

مسٹر انورارٹی صاحب نے صاحب پریسیڈنٹ کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ۲۹ - اور ۳۰ - جنوری کے لکھے ہوے اظہار شہادت مین داخل کیے جائین۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ یہ اظہار کس قانون اور قاعدے کی رو سے شہادت مین داخل ہوسکتے ہین اگر حسب قاعدہ عام کے داخل شہادت کیے جاتے ہین تو یہ قاعدہ عام نہین ہے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ اظہار شہادت مین داخل ہوسکتے ہین کیونکہ تحقیقات کیطرف آپکو غور کرنا چاہیے۔ سوا اس کے مسٹر رچی صاحب اظہار لینے کے مجاز تھے اور اونکے لیے ہوے اظہار کافی سمجھے جاسکتے ہین بعدہ وہ اظہار پیش ہوکر داخل شہادت کیے گئے اور اون کے اظہار بھی داخل ہوے جنکی تصدیق ہوچکی تھی۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ دمودرپنت آپ کے چارج مین ہے ج۔ نہین۔ س۔ گجانند ڈل کے زیر چارج ہے ج۔ مسٹر سوٹر صاحب کے چارج مین ہے۔ س۔ آپ جانتے ہین کہ وہ خاص

کس شخص کی حراست مین ہے - ج - مین نہین جانتا -

اظہار عبد العلی

خان بہادر عبد العلی کے اظہار مسٹر انورارئی صاحب نے لیے اونھون نے بیان کیا کہ مین بمبئی کے پولیس کا انسپکٹر ہون دسمبر کے مہینے مین ہمراہی مسٹر سوڈر صاحب کے بڑودے مین آیا تھا شاید ۹ - دسمبر تھی اوسیوقت سے مین بڑودے مین ہون اور مسٹر سوڈر صاحب کو مدد دیتا ہون - یہ سنکر سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ تم ٹھہرو ہم کرنیل فیر صاحب کو بلاتے ہین - کرنیل فیر صاحب بلائے گئے صاحب پریسیڈنٹ نے اون سے کہا کہ آپ کرسی پر بیٹھیے - سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ ہان کرسی پر بیٹھین لیکن ایسی جگھہ پر جہان مین بھی اونکو دیکھہ سکون - کرنیل فیر صاحب نے کہا ہان مین ایسی ہی جگھہ بیٹھون گا - سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کرنیل صاحب سے کہا کہ آپ کی شہادت ملتوی کی گئی تھی کہ آپ نے چند اصل کاغذ کے منگوانے کا وعدہ کیا تھا آپ نے وہ کاغذ منگائے یا نہین - ج - ہان منگوائے ہین - سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا براہ مہربانی مجھکو دیجیے -

کرنیل فیر صاحب نے وہ کاغذات ڈھونڈھ کر جو ایڈوکیٹ جنرل کے قبضے مین تھے سارجنٹ صاحب کے حوالے کیے -

کرنیل فیر صاحب نے کل ممبران کمیشن سے کہا کہ اگر آپ کا حکم ہو تو سرکاری کاغذ کمیشن کے روبرو پیش کرون - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مین کچھہ نہین کہہ سکتا آپ کو اختیار ہے پیش کرنے نہ کرنے کا - کرنیل فیر صاحب نے کہا پس ایسی حالت مین مجھکو پیش کرنے کی اجازت نہین ہے - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مین آپ کو پیش کرنے کی اجازت نہین دے سکتا - ایڈوکیٹ جنرل کو ذمہ دار کرتا ہون - کرنیل فیر صاحب نے کہا کہ جو بات دریافت کرنا ہو اوسکا مین جواب دونگا لیکن کاغذ نہین پیش کرونگا -

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کاغذ کے پیش کرنے سے انکار کرتے ہین - کرنیل فیر صاحب نے کہا ہان مین انکار کرتا ہون لیکن جو کچھہ ان کاغذات

کے متعلق کو آپ سوال کریںگے جواب دوں گا۔
سارجینٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا بہت اچھا بیان کیجیے کہ اس کاغذ میں یہ لکھا ہے یا نہیں۔ کوئی جملہ نہیں پایا جاتا پس اسباب کا تحریر کرنا حضور گورنر جنرل کو لازم آیا کہ کرنیل فیر صاحب نے موقع اس مقدمہ مین سزا دی۔
کرنیل صاحب نے کہا کہ یہ عبارت اس کاغذ مین لکھی ہوئی ہے لیکن کچھ عبارت چھوٹ گئی ہے اسیطرح جابجا سارجینٹ بیلن ٹائن صاحب نے عبارت پڑھ پڑھ کر سنائی۔
کرنیل فیر صاحب نے اونکو تسلیم کیا لیکن یہ بھی کہا کہ جو خاص اور عمدہ باتین ہین وہ چھوڑ دی گئی ہین۔ بعد اس کے سارجینٹ بیلن ٹائن صاحب نے دریافت کیا کہ آپ نورالدین بوہرہ کو جانتے ہین۔ ج۔ مین نام سے واقف نہین ہون لیکن ایک بوہرہ کا مقدمہ اوس کمیشن مین دائر تھا جو پچھلے سال جمع ہوئی تھی۔ س شاید وہ یہی شخص ہوگا۔ آپ جانتے ہین کہ گیکواڑ نے اس شخص کو بہت بڑی سزا دی تھی۔ ج۔ ہان اگر وہی مقدمہ اور اس شخص کو اوس مقدمہ سے تعلق ہے تو یہ وہی شخص ہے۔ س اوسکے ایک رشتہ دار کو گیکواڑ نے بہت سے بید لگوائے تھے اور اس سزا کو دینے پر بھی پانچ ہزار روپیہ جرمانہ کیا تھا۔ ج۔ ہان اوسپر جرمانہ ہوا تھا لیکن مجھکو جرمانہ کی تعداد یاد نہین۔
سارجینٹ بیلن ٹائن صاحب نے ممبرون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ مین نہین چاہتا کہ یہ کاغذ کرنیل فیر صاحب کا عام مین مشہور کیا جاے کرنیل فیر صاحب جس طرح چاہین اس کاغذ کو رکھین۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ نورالدین بوہرہ کے مقدمے کا کرنیل فیر صاحب نے کچھ جواب نہین دیا۔ سارجینٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ کرنیل صاحب جواب دے چکے ہین۔ بعدہ سارجینٹ صاحب نے کرنیل فیر صاحب کی طرف مخاطب ہوکر دریافت کیا کہ اس بوہرے نے گیکواڑ کے اوپر نالش کی تھی یا نہین۔ ج۔ ہان اوس زمانے مین نالش کی تھی۔ صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ جس زمانے مین کمیشن جمع ہوئی تھی۔ اوسنے نالش کی تھی۔ ج۔ مین نام سے بخوبی واقف نہین لیکن ایک بوہرے سے واقف ہون۔

ایڈوکیٹ جنرل ذی دوبارہ اظہار کرنیل فیر صاحب کی لیے

س ۔ یہ جو فقرات تمھارے روبرو پڑہے گئے یہ گورمنٹ رزولیوشن سے انتخاب کیے ہین ج ۔ ہان صاحب گورمنٹ رزولیوشن سے انتخاب کیے گئے ہین ۔س معلوم ہوتا ہے کہ تمھارے مفید مطلب کے فقرے اوسمین سے نہین لیے گئے ہین ۔ ج ہان صاحب نہین لیے گئے ۔س ۔ اوسوقت جبکہ رزولیوشن گورمنٹ سے جاری ہوا تھا تو تم کہان تھے ۔ج ۔ ہان مین انگلستان مین تھا ۔س جب کہ رزولیوشن گورمنٹ سے جاری ہوا تو تمکو موقع جواب دینے کا تھا یا نہین ۔ج ۔ مین انگلستان مین تھا موقع کہان سے پاتا ۔س تمکو اس رزولیوشن کی خبر تھی کہ کوئی ایسا رزولیوشن جاری ہوا ہے ۔ج ۔ صاحب مجھے خبر نتھی جب مین انگلستان سے آیا تب مجھکو خبر ہوئی ۔س جب تم انگلستان سے آئے تو اوسوقت کیا سرکار نے تمھارے پاس رزولیوشن کے جواب دینے کے واسطے بھیجا تھا ۔ ج ۔ نہین ہمنے آپ درخواست کرکے منگایا تھا ۔س جب وہ رزولیوشن تمھاری درخواست کی مطابق آیا تو تمنے جو الزام تمھاری اوپر لگائی گئی تھی سب کا جواب دیا ۔ج ۔ ہان صاحب مین نے سب کا جواب دیا ۔س جب تم انگلستان سے آئے تو کیا پہلے پالن پور مین ٹھہرے تھے ۔ج ہان صاحب پالن پور مین ٹھہرا تھا اور جس دن سے مین ہندوستان مین آیا اوس دن سے مین نے پوری تنخواہ پائی ۔س ۔ بڑودے مین جو تم آئے تو اپنی ترقی پر آئے تھے ۔ ج ۔ ہان صاحب ترقی پر آیا تھا

اظہار گجا نند وتل

گجا نند وتل کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے اونسے بیان کیا کہ مجھکو سرکار سے راو صاحب بہادر کا خطاب ملا تھا مین احمد آباد مین اول درجہ کا انسپکٹر پولیس ہون مسٹر سوتر صاحب کے ہمراہ خاص کام پر مقرر ہوا ہون ۔ مجھکو یاد ہے کہ ۱۰ ۔ دسمبر کو مین بڑودے مین آیا تھا اوسوقت سے مین یہان ہون صرف ایک دو روز کے واسطے احمد آباد چلا گیا تھا جس روز گیکوار گرفتار ہوے کپتان جکسن صاحب کے ہمراہ مین گیکواڑ کے محل کو گیا تھا ۔ ہم لوگ ۹ ۔ بجے دن کے گئے تھے مین نے جاکر فوراً محل مین جابجا پہرہ مقرر کردیا اور جس جس مقام پر مال و اسباب تھا مین نے مہر لگادی جواہر خانہ اور رنگ کے خزانے پر بھی مہر

لگائی گئی کپتان جیکسن صاحب اور اور آدمیون کے سامنے یہ مہرین لگائی گئین اوسوقت بھی دمودر پنت موجود تھے اوس روز مین نے اور بھی بہت کام کیے اس ییے سب کا حال مفصل یاد نہین جو کاغذات بنج کی کچہری کے تھے وہ کئی روز تک بند رہے بعدہ رزیڈنسی مین منگائے گئے کچھ کاغذات اب بھی گیکواڑ کے محل مین بند ہین جو کاغذ رزیڈنسی مین منگائے گئے وہ پولیس کے پہرے مین رکھے گئے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ یہ کاغذ رزیڈنسی مین کسنے طلب کیے تھے۔

ج۔ بموجب حکم سرکار کے گئے تھے اور جب یہ مہرین توڑی گئین تو کل کارکن بنج کے محکمے کے اور مسٹر سوٹر صاحب موجود تھے جسوقت دمودر پنت گرفتار ہوا مجھکو یاد ہے کہ بعد گرفتار ہونے کے مین نے اوسکو دیکھا تھا مین نے اوس سے کہا تھا کہ اگر تم صحیح صحیح حال بیان کروگے تو تمھاری خطا معاف ہو جاے گی بلکہ تعزیرات ہند کی جس دفعہ مین معافی خطا کا ذکر ہے وہ بھی اوسکو مین نے دکھادی تھی سوا اس کے مینے اوس سے یہ بھی کہا تھا کہ ناناجی وتل وغیرہ نے اپنے جرمون سے اقرار کیا۔ یہی باتین دمودر پنت سے مین نے کہی تھین اور کہا تھا کہ خوب سمجھ کر اسکا جواب دو بعد اس کے ممبران کمیشن نے تفتن کھانے کے واسطے عدالت کو برخاست کیا۔ بعد تفتن کھانے کے کمیشن پھر جمع ہوئی صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے سوال کیا کہ تمنے بیان کیا کہ دمودر پنت کو دیکھا اور اوسکو سمجھایا تھا تمنے اوسکے بعد بھی اوسکو دیکھا۔ ج۔ مین نے دو تین گھنٹے کے بعد پھر اوسکو دیکھا تھا۔ جب سر لویس پیلی صاحب نے اوسکا قصور معاف کر دیا تو اوسکے اظہار ہوے یہ شخص ڈیرے مین بلایا گیا وہان مین نے اوسکو دیکھا تھا سر لویس پیلی صاحب بھی اوس ڈیرے مین تھے اوسوقت اوسنے اظہار دیے اور مسٹر رچی صاحب نے اوسکا اظہار لکھا تھا۔ مین ہیم چند فتح چند گواہ کو جانتا ہون قبل اظہار دمودر پنت کے مین نے اوسکو دیکھا تھا۔ س کس قدر عرصہ پیشتر اوسکو تمنے دیکھا۔ ج پانچ چھہ روز قبل اوسکو مین نے دیکھا تھا اوسکا بیان محض غلط ہے کہ مین نے زبردستی اوس سے اقرار کرایا اور یہ بھی غلط ہے کہ جو کچھ میرا جی چاہا مین نے لکھ لیا اور یہ بیان بھی اوسکا محض غلط ہے

کہ مین نے اوس سے کہا کہ اگر تو اظہار پر دستخط نہ کرے گا تو مین تجھکو قید کرا دون گا - مین نے کسیطرح کی دہمکی اوسکو نہین دی نہ مین نے زبردستی اوس سے کتابون کو چھینا جب اوسنے کتابین دین مین نے اونکو رکھہ لیا ہیم چند فتح چند کے اظہار مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو لیے گئے تھے اوسوقت مین بھی موجود تھا مجھکو یاد ہے کہ جب وہ اظہار دے چکا تھا تو مسٹر سوٹر صاحب سر لوئیس پیلی صاحب کے روبرو اوسکو لے گئے تھے کوئی رقم کتاب مین میرے حکم سے درج نہین ہوئی مجھکو یہ بھی یاد نہین کہ اول مرتبہ مین نے کتاب کو کب دیکھا تھا۔

جب ہیم چند فتح چند اول مرتبہ میرے پاس کتابون کو لایا تو یہ رقمین اوسمین درج تھین مینے کوئی ورق کتاب کا نہ نکلوایا نہ کوئی نیا ورق اوسکی جگہہ لگوایا معلوم ہوتا ہے کہ قبل آنے کتابون کے میرے پاس نئے ورق لگائے گئے تھے میرے پاس اس کتاب مین کوئی تبدیلی نہین ہوئی - جب نرسو جمعدار گرفتار کیا گیا مجھکو یاد ہے کہ رزیڈنسی مین بموجب حکم مسٹر سوٹر صاحب کے وہ گرفتار ہوا تھا - مجھکو یہ بات یاد نہین کہ کس شخص نے اوسکو گرفتار کیا تھا لیکن میرے روبرو وہ گرفتار کیا گیا بعد گرفتاری کے راوجی سے اوسکا مقابلہ کرایا گیا جو میدان رزیڈنسی کے روبرو ہے وہان مین نرسو کے پاس بیٹھا ہوا اس مقدمہ مین سوالات کر رہا تھا خانصاحب اکبر علی اور عبد العلی وہان موجود تھے مین نے راوجی سے کہہ دیا تھا کہ تم یہی بات کہہ دینا کہ مین نے سب باتون کا اقرار کر لیا جب راوجی نرسو کے پاس آیا تو اوسنے بھی کہہ دیا میری دانست مین کسی پولیس کے آدمی نے نرسو سے نہین کہا تھا کہ راوجی نے کیا کہا - راوجی سے جس قدر کہا گیا تھا - اوسی قدر اوسنے نرسو سے کہا۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س - تمنے جو کچھہ راوجی سے کہا وہ اسواسطے کہا تھا کہ وہ صحیح صحیح بیان کرے - ج - کس بارے مین - س - اسی مقدمے مین - ج - اون لوگون کا مقابلہ اس غرض سے کیا گیا تھا تاکہ صحیح صحیح حال دریافت ہو جاوے - س - اگر نرسو ہر ایک بات سے انکار کرتا تو آپ کیا کرتے - ج اگر کوئی ثبوت نہوتا تو رہا کر دیا جاتا - س تمھاری غرض یہ

نہ تم نے سو کو رہا کر دیتے۔ ج ہان۔ جب صاحب حکم دیتے ہیں بیان کرو کہ جب تم محل مین
گئے تو سب کاغذ قرق کر لیے تھے۔ ج ہان۔ س مسٹر سوٹر صاحب یا کوئی دوسرا افسر موجود
تھا جبکہ کتابون کی مہرین توڑی گئین۔ ج اوسوقت مسٹر سوٹر صاحب موجود تھے اور مین
بھی تھا۔ س مین تم سے یہ سوال نہین کرتا میرا سوال یہ ہے کہ جب کاغذ تمھارے قبضے مین تھے
تو مسٹر سوٹر صاحب نے اونکو دیکھا تھا۔ ج جس وقت مین نے اون کاغذات کو دیکھا تو مسٹر
سوٹر صاحب کو بھی دکھا دیا تھا۔ س کس قدر مدت تک تمھارے قبضہ مین یہ کاغذات رہے
ج۔ میرے قبضہ مین کبھی یہ کاغذ نہین رہے پولیس اور خنگی گارد مین تھے۔ س اے عزیز
سمجھ کر جواب دو۔ جب تم نے کھول کر کاغذات دیکھے اوس سے کس قدر عرصے کے بعد مسٹر
سوٹر صاحب آئے تھے۔ ج۔ فوراً مسٹر سوٹر صاحب آگئے تھے۔ س۔ فوراً سے تمھارا کیا مطلب
ہے۔ ج دس پندرہ منٹ کے بعد۔ س تمنے ان سب کاغذون کو قرق کیا تھا۔ ج۔
ہان۔ س قرقی سے کس قدر دیر کے بعد مسٹر سوٹر صاحب آئے تھے۔ ج کن کاغذون کو
آپ کہتے ہین۔ س وہ کاغذ جو آپ نے قرق کیے تھے۔ ج جس قدر دفتر تھے اون کے سب
کاغذون کو بند کر کے مہر کر دی گئی تھی۔ س اون دفترون مین کوئی شخص جا بھی سکتا
تھا۔ ج مین اور کپتان جیکسن صاحب دفتر مین جا سکتے تھے۔ س تم ہر ایک کاغذ کو دیکھ
سکتے تھے۔ ج ہان۔ س تم کہتے ہو کہ پاؤ گھنٹہ تک مین کاغذ دیکھتا رہا اوسکے بعد مسٹر
سوٹر صاحب آئے۔ ج ہان۔ س۔ اس عرصے مین تمنے سب کاغذات دیکھ لیے تھے۔
ج۔ جب مین نے دیکھا کہ کاغذون پر سیاہی گری ہے تو مین نے مسٹر سوٹر صاحب سے
اطلاع کی جب مسٹر سوٹر صاحب آئے تو مین نے کل کاغذات کو دیکھا کئی باتین اور بھی
اون سے دریافت ہوئین۔ س آپ اوس کتاب کی تحریر کا حال بیان کرتے ہین۔ ج۔
ہان کچھ ورق اس کتاب سے نکال کر نئے ورق لگا دیے گئے تھے۔ س کتاب دکھاؤ کہ
تمھاری کیا غرض ہے۔ ج دیکھیے اس سطر کی تحریر بہ نسبت اور سطرون کے علٰحدہ ہے۔
س لیکن یہ ورق ایک دوسرے سے جڑے ہوے ہین جب تمنے کتابون کو قرق کیا
اس کتاب کی یہی حالت تھی۔ ج۔ ہان یہی حالت تھی لیکن اوسوقت ورق ایسے

میلے نتھے اب ہاتھون کے لگنے سے میلے ہوگئے ہین ۔ س ۔ تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ بہ نسبت اور
سطرون کے یہ سطر نئی لکھی ہوئی ہے ۔ ج ۔ یہ سطر حال کی لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے ۔
س ۔ تم کہتے ہو کہ یہ کتاب غلط ہے اور بوجہ ایک سطر کے لکھے جانے کے کتاب غلط ہو گئی ۔
ج ۔ ایک سطر پر کچھ موقوف نہین اسی طرح اور جا بجا غلط ہے اور ورق بدلے گئے ہین ۔
س ۔ تمنے صرف ایک جگہہ دکھایا کہ نئی سطر لکھی ہوئی ہے اور بھی سطرین دکھاؤ ۔ ج ۔
تمکو یہ خیال کرنا چاہیے کہ کل ورق جوڑے ہوے ہین اور کوئی ورق پھٹا نہین ہے ۔
س ۔ کتاب کے اخیر مین جو جزو ہے اوسمین چند ورق کم ہین اور جس قدر ورق کتاب کے
اور جزون مین ہین اوسی قدر ورق آخر جزو مین نہین ہین ۔ ج ۔ وہ حصہ کتاب کا دکھاؤ
جسمین کہتے ہو کہ ورق نکال لیے گئے ہین ۔ گواہ نے سنکر وہ حصہ کتاب کا دیکھا یا جہان سے
ورق کم تھے ۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اس جگہہ کچھ نشان رکھہ دو چنانچہ مترجم نے اپنے
دستخط کر دیے ۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کتاب کو اوٹھاکر کہا کہ کس طرح تم ثابت
کر سکتے ہو کہ یہ رقم بدلی گئی ہے ۔ ج ۔ یہ سیاہی نئی ہے اور وہ سیاہی پورانی معلوم
ہوتی ہے ۔ س ۔ جواہر خانہ کا اب کون شخص مہتمم ہے ۔ ج ۔ اب سے کیا غرض ہے ۔ س ۔
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے تین دفعہ کہا اب اب اب ۔ ج ۔ اب گنپت راؤ جہان
مہتمم ہے ۔ س ۔ یہ شخص تمھارے قریب کا رشتہ دار ہے ۔ ج ۔ وہ میرا سمدہی ہے ۔ س ۔
تمکو اپنی آبرو کا بڑا خیال ہے اور رجیون کو احتمال ہے کہ گواہی تمھاری بناوٹ کی ہے ۔ ج ۔
ایسا خیال میری نسبت کبھی نہین ہوا اس تمام عمر مین ایسا الزام تمپر کبھی نہین لگا ۔ ج ۔
نہین ۔ س ۔ جب ریاست کوٹہ کی گدی نشینی کا مقدمہ تھا تم وہان موجود تھے ۔ ج ۔ ہان
مین وہان موجود تھا ۔ س ۔ وہان اعلی درجے کے افسر پولیس تم تھے ۔ ج ۔ ہان مین افسر پولیس
تھا اور مین نے کل تحقیقات کی ۔ س ۔ وہ مقدمہ ابتداءً مسٹر کاگلن صاحب کے روبرو
پیش ہوا تھا مین نے اوسکی تحقیقات نہین کی ۔ ج ۔ اس سے تمھاری غرض یہ ہے کہ جو مقدمہ
مسٹر کاگلن صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا مین نے اوسکی تحقیقات نہین کی ۔ س ۔ اس سے
تمھاری غرض یہ ہے کہ جو مقدمہ مسٹر کاگلن صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا اوسمین تم حاضر

افسر پولیس تھے۔ ج۔ اس مقدمہ کی تحقیقات مین نے نہین کی۔ س۔ کیا تمنے اوس مقدمہ
کی بھی تحقیقات نہین کی۔ جو مسٹر رچی صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا۔ ج۔ مین ایک مرتبہ
مسٹر رچی صاحب کے روبرو گیا تھا۔ مسٹر ملول صاحب نے مترجم سے مخاطب ہو کر کہا کہ
گواہ نے مسٹر کاگلن صاحب کا نام بھی لیا تھا۔ سارجنٹ بیلنٹائن صاحب نے کہا کہ افسوس ہے
کہ تم تمام کمال ترجمہ نہین کرتے تمنے مسٹر کاگلن صاحب کا نام نہین لیا۔ گواہ نے کہا کہ اگر مین آپ کا سوال
بخوبی سمجھون تو اوسکا جواب دے سکون۔ س۔ مجھکو حیرت ہے کہ تم کیونکر جواب صاف دوگے۔ مین دریافت
کرتا ہون کہ تم اوس مقدمہ مین جو مسٹر کاگلن صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا درجہ اول کے افسر پولیس تھے
ج۔ مین نے اوس مقدمہ کی پوری تحقیقات نہین کی تھی کسقدر تحقیقات مین شریک ہوا تھا شاید اسقدر
تحقیقات کیواسطے مین بلایا گیا تھا۔ س۔ مسٹر گریجا نند آپ میرے ساتھ توہین سے پیش آتے ہین لیکن مین
بغیر جواب صاف حاصل کیے نہ باز آؤن گا۔ مین اپنے سوال کو اس سے زیادہ مفصل بیان نہین کر سکتا تم او
نہین جواب صاف دو کیا تم اوس مقدمہ مین خاص افسر پولیس تھے۔ ج۔ مین نمبر اول کا افسر پولیس تھا اور
بطور گواہ کی اوسمین مین گیا تھا۔ س۔ نمبر اول سے تمھاری کیا غرض ہے کیا یہ مطلب ہے کہ تم اس مقدمہ
کی تحقیقات مین خاص افسر پولیس تھے۔ ج۔ نمبر اول سے میری یہ غرض ہے کہ مجھسے زیادہ تنخواہ کا کوئی آدمی گواہون
مین نتھا۔ س۔ اوس زمانے مین تمھارا کیا درجہ تھا اور کس قدر تنخواہ تھی۔ ج۔ اگر آپ
مجھکو سنہ کا پتہ دینگے تو مین بیان کر سکونگا۔ س۔ ۱۸۶۸ع تھے۔ ج۔ ۱۸۶۸ع مین درجہ
اول کا مین افسر پولیس تھا۔ س۔ تمکو یاد ہوگا کہ مسٹر کاگلن صاحب نے کہا تھا کہ دربارہ
شہادت اس مقدمہ کے پولیس نے بہت کچھ کارروائی کی ہے۔ ج۔ مین نے اوس مقدمہ
مین کچھ تحقیقات نہین کی تھی۔ مین صرف گواہ تھا۔ س۔ کیا مسٹر کاگلن صاحب نے
تمھاری نسبت یہ بات کہی تھی۔ ج۔ اگر کہی تھی وہ بڑی غلطی پر تھے۔ کیونکہ مین نے اوس
مقدمہ کی تحقیقات نہین کی تھی مین صرف گواہ تھا۔ س۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کیا
اونھون نے اپنی زبان سے یہ بات کہی تھی۔ ج۔ مجھکو یاد نہین شاید اپنی کچہری مین کہا ہوگا
س۔ جو کچھ اونھون نے کہا تھا اوس سے تمھاری طرف اشارہ تھا۔ ج۔ مین نہین جانتا کہ
کسکی نسبت یہ بات تھی جب مجھکو ایک بات سے تعلق تھا مجھکو اوسکی تلاش کی ضرورت نتھی۔

س - اگر تمہارت تعلق نہتھا تو اور کس سے تعلق تھا ج جن پولیس کے لوگون نے تحقیقات کی تھی اونھین سے تعلق تھا اور مین صرف بطور گواہ کے تھا س جس مقدمہ کی تحقیقات مسٹر حبش ویسٹ صاحب نے کی وہ تمکو یاد ہے ج ہان مجھکو یاد ہے لیکن بروقت سماعت ہونے مقدمے کے مین موجود نتھا س لیکن بروقت تحقیقات مقدمہ کے تم موجود تھے۔ ج - مین موجود نتھا جب مقدمہ دورہ سپرد ہوا اوسوقت مجھکو تعلق ہوا تھا س - اس بیان سے کیا تمھاری یہ غرض ہے کہ تمکو اوس مقدمے سے کچھہ تعلق نتھا جسکی سماعت مسٹر حبش ویسٹ صاحب کے روبرو ہوئی تھی ج جب وقت مقدمہ کی سماعت ہوئی تھی مین موجود نتھا لیکن مقدمہ کو مین نے مرتب کیا تھا س تمکو یاد ہوگا کہ مسٹر حبش ویسٹ صاحب نے کہا تھا کہ صدہا مقدمے میرے روبرو آتے او مین نے اونکا فیصلہ کیا لیکن ایسا مقدمہ کوئی نہین آیا جیسا کہ یہ مقدمہ ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقدمہ بناوٹ کا ہے - ج مین آپکے اس سوال کو نھین سمجھا س میرا سوال یہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ مسٹر حبش ویسٹ صاحب نے بر سر اجلاس یہ کہا تھا - ج کہا ہوگا مین اوسوقت موجود نتھا - س تمنے سنا یا اور طرح سے تمکو اطلاع ہوئی کہ صاحب موصوف نے تمھاری نسبت ایسا کہا تھا - ج مجھکو خبر نھین - سوا اس کے مین ثابت کر سکتا ہون کہ مدعا علیہ کی باتون پر مسٹر حبش ویسٹ صاحب آگئے تھے اگر عدالت کو منظور ہو تو اون کاغذات سے جو میرے پاس موجود ہین اس امر کو ثابت کر دون گا -

گجانند وتل کے پھر دوبارہ اظہار ہوے

س - درمیان اوسوقت کے جبسے کہ اون کاغذات پر مُہر لگ گئی تھی اور پھر وہ مُہر توڑی گئی تمھارے قبضے مین کبھی وہ کاغذات آئے - ج نہین آئے - س تمنے اون کاغذونکو کیا کیا - ج صاحب مین نے اون کاغذون کو دو گھنٹہ تک دیکھا س جسوقت تمنے اون کاغذون کی آزمایش کی تھی اوسوقت کوئی کارکن بھی تھا - ج - ہان کارکن بھی تھے س جب تمنے اون کاغذون پر سیاہی کے نشان دیکھے تو تمنے کیا کیا - ج مین نے اون کاغذات کو سوٹر صاحب کے پاس بھیجدیا س تم رچی صاحب کے پاس کیون گئے

تھے۔ ج۔ مین مقدمہ کو ٹہ کے بارے مین گیا تھا۔ اب ساڑہے چار بج گئے تھے اسواسطے کمیشن برخاست ہوئی ــــ

اجلاس روز پانزدہم

۱۱ بجے ممبران کمیشن جمع ہوے سر لوئیس پلی صاحب اور ٹھوکر گنگیکوار موجود تھے۔

ہرجیون داس پرشوتم داس کے اظہارات

ہرجیون داس پرشوتم داس کے اظہارات مسٹر انورارڈی صاحب نے لیے اونے بیان کی کہ مین کارکن جو کہ گجراتی زبان مین خزانے کا کام رکھتے ہین اونکا سردار ہون مجھکو سیاق اور سیاق ہندوستانی حسابات مین کمال دخل ہے اول تختون کے جزبنائے جاتے ہین اور ایک جز آٹھہ ورقون کا ہوتا ہے اور ساری بہی جزون کی ہوتی ہے اگر ایک ورق بھی پھاڑا جاے تو ایک جز خراب ہو جاتا ہے۔ مسٹر انورارڈ صاحب نے پوچھا کہ ہیم چند فتح چند کی بہی کو دیکھکے شناخت کر سکتے ہو کہ اسمین کوئی ورق پھاڑا گیا ہے۔ ج۔ ہان صاحب اسمین سے ورق نکلے ہین اور آٹھوان اور ساتوان جزنئے کاغذ کا جوڑا گیا ہے۔

سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ کیا تم سچ کہتے ہو کہ اسمین سے ورق نکالے گئے ہین۔ ج۔ ہان صاحب چھٹے جزمین سے کئی ورق نکالے گئے ہین۔ س۔ چھٹے جزمین سے کے ورق لیے گئے ہین۔ ج۔ صاحب دو ورق لیے گئے ہین۔ س۔ کے ورق تبدیل کیے گئے ہین۔ ج۔ تیرہ ورق تبدیل کیے گئے ہین اور اخیر مین ہین۔ س۔ وہ کون سا جز ہے۔ ج۔ ساتوان جز ہے۔ س۔ کیا انگوٹھی کی نسبت اوسی جزمین لکھا ہے۔ ج۔ ہان صاحب اوسی مین لکھا ہے۔

ایڈوکیٹ جنرل نے پھر اسکے اظہار لیے

ہمکو بتاؤ کہ کس جگہہ سے ورق جاتے رہے ہین۔ ج۔ اونے ایک پنسل لیکر جہان سے ورق گئے تھے اول سے آخر تک نشان کر دیے۔ س۔ یہ بتاؤ کہان کہان دوسری سیاہی سے لکھا ہے۔ ج۔ اونے فوراً جہان جہان دوسری سیاہی سے لکھا تھا بتا دیا۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے فرینک ہنری سوٹر صاحب کو بلا کر اون کے اظہار لینا شروع کیے

اونھون نے بیان کیا کہ مین کمشنر پولیس اور کمپینن آف دی اسٹار آف انڈیا کا ہون
۹- دسمبر ۱۸۷۴ع کو اوس مقدمہ کی تحقیقات کے واسطے بڑودہ کو آیا تھا جسمین کہ مشہور
تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا میرے ساتھ خان بہادر اکبر علی اور اون کا بیٹا
خان بہادر عبد العلی اور راو بہادر گجانند وتل تھے - مین بھول گیا راو بہادر گجانند وتل
میرے پہونچنے سے کئی روز بعد آئے تھے مجھکو خوب یاد ہے کہ مین نے اس مقدمے مین سماۃ
امینہ آیا کا اظہار لیا تھا ۱۶- دسمبر کو بوقت ۵ بجے اوسکے مکان پر جو بیوی صاحب کے
احاطے مین ہے دیکھا تھا اوس روز اوسنے مفصل حال بیان نہین کیا نہ مین نے اوسروز
اوسکے اظہار لکھے کیونکہ وہ شدت سے بیمار تھی جو کچھ اوسروز آیا نے کہا تھا مجھکو بخوبی یاد
ہے یعنے اوسنے بیان کیا تھا کہ مین ملھر راو کے پاس دو مرتبہ گئی تھی اور روپیہ بھی پایا تھا
چونکہ اوسوقت وہ شدت سے بخار مین تھی مجھسے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میرے اظہار پھر لیجیے گا
مجھکو ابھی بیان کرنے کی طاقت نہین ہے مجھکو بخوبی یاد ہے کہ قبل اس میرے جانے کے کوئی
پولیس کا آدمی آیا کے پاس نہین گیا تھا - ۱۸- دسمبر کو مینے آیا کا اظہار لیا تھا عدالت مین
جو اظہار لکھے ہوے ہین میرے لیے ہوے اور میرے ہاتھ کے لکھے ہوے ہین مجھکو ترجمہ کی ضرورت
نہین ہے مین ہندوستانی زبان بخوبی سمجھتا ہون ۲۰- دسمبر کو مین نے اسپتال مین جا کر بھی
آیا کے اظہار لیے اون دونون اظہارون پر نشان حرف ڈی نمبر ۲- کا ہوا - ڈاکٹر سیورڈ
صاحب ۱۹- دسمبر کو رزیڈنسی مین آئے اور مجھسے کہا کہ آیا کو اب آرام ہے وہ آپ کو بلاتی
ہے چنانچہ ۲۰- دسمبر کو مین نے اوس کے پاس جا کر اوسکے اظہار لیے - مین نے ۲۴-۲۵-
۲۶- دسمبر کو راوجی کے بھی اظہار لیے تھے اور ۲۶- دسمبر کو نرسو کے بھی اظہار لیے یہ سب
اظہار جو عدالت مین داخل ہوے میرے ہی ہاتھ کے ہین نرسو ۳۰- دسمبر کو گرفتار ہوا تھا
وہ رزیڈنسی مین قید کیا گیا اور جنگی پہرے اوس پر مقرر ہوے اوس روز سے آج تک وہ
جنگی پہرے مین ہے قبل لیے جانے اظہار کے کوئی وعدہ معافی قصور کا اوس سے نہین کیا گیا
جب اوسکا اظہار ہونے والا تھا مین نے سر لوئیس پیلی صاحب کو بھی بلا لیا -
سر لوئیس پیلی صاحب نے بھی اوس سے کہا کہ کوئی خطا تمھاری معاف نہوگی بلکہ جو جرم

تجویز قائم ہوگا بموجب اسکے تمکو سزا دیجاے گی یہ سنکر نرسو جمعدار نے اپنی پگڑی اون کے قدمون پر رکھدی اور کہا کہ چاہے مجھکو پھانسی ہوجاے لیکن جو حال صحیح صحیح ہے وہ آپ سے بیان کرونگا اور جو کچھ مین نے کیا ہے یا کرتے ہوے دیکھا آپ صاف صاف بیان کرونگا جب وہ بیان کرچکا تو اوسکو بمبئی بھیجدیا اوس روز اوسکا اظہار تحریر نہین ہوا تھا۔ ۳۰ - دسمبر کو مین نے اوسکے اظہار لکھے جس کمرے مین نرسو کے اظہار لکھے تھے وہ رزیڈنسی مین کپتان ... کا کمرہ تھا کھانے کے کمرے کے برابر جو کمرہ ہے اوسمین مین رہتا تھا جس روز ارجن کی پٹی دیکھی گئی مجھکو وہ تاریخ یاد ہے ۵ - ۲ - دسمبر تھی مجھکو ایسا یاد آتا ہے کہ قبل میرے وہان پہونچنے کے پٹی منگائی گئی تھی اوسیوقت مین اپنے کمرے مین گیا کہ افسر ڈپٹی انسپکٹر پولیس سراغ رسانی نے مجھکو اطلاع کی کہ پٹی مین کوئی کاغذ معلوم ہوتا ہے اوسمین مقامپر کچھ دو ڈورے نکلے ہوے تھے مین نے اپنے ہاتھ سے پوڑیہ نکالی جب اوسکو کھول کر دیکھا تو کوئی شئے سفید سفید معلوم ہوئی مین نے اپنے ہاتھ سے ایک لفافے مین رکھا اور اوسکی کیفیت تحریر کی اور جب بمبئی گیا اوسکو اپنے ساتھ لے گیا۔ جب وہ موو رینٹ کے اول اظہار لیے گئے مین بڑودے مین موجود تھا۔ مین نے بمبئی سے پھر واپس آکر ۳ - ۴ - ۵ - فروری ۱۸۷۵ع کو اوسکے اظہار لیے اوسکے اظہار یہ موجود ہین چنانچہ سوٹر صاحب سے اظہار لے کر شامل مسل ہوے اور نشان حرف جی نمبر ۲ - کا اوسپر کیا گیا تعدہ گواہ نے بیان کیا کہ مجھکو چند حساب کے کاغذ دیکھنا یاد ہے اوسمین جابجا سیاہی کے دہبے پڑے ہوے تھے۔

۷ - فروری کو یہ کاغذ حساب کے دیکھے تھے یا شاید جنوری مین دیکھے ہون تاریخ بخوبی یاد نہین۔ ایک پولندہ کاغذ کا گنجا تند ونل میرے پاس لایا تھا اور مجھسے کہا کہ خیمے مین چلو حساب کے کاغذ دیکھے جاتے ہین مین دوسرے ایک خیمے مین رہتا تھا اور حساب کے کاغذ دوسرے ڈیرے مین رہتے تھے جب مین وہان گیا تو دیکھا کہ چند ہندوستانی کارکن یعنے کلرک اون حساب کے کاغذات کو دیکھ رہے ہین مین نے کچھ کتابین اور بھی وہان رکھی دیکھین جسمین چند مقامپر سیاہی پڑی ہوئی تھی وہان ویرنک مین بیٹھا رہا جو کارکن اون کاغذات کو دیکھ رہے تھے وہ خود اونھین کے لکھے ہوے کاغذات تھے

اور محل سے آئے تھے اون مین ایک کا نام بلونت راو تھا۔ مین نے ہیم چند اور فتح چند
کا اظہار لیا۔ مجھکو خوب یاد ہے عدالت مین جو اظہار موجود ہے وہ میرا لکھا ہوا ہے
۶۔ فروری کو کرنیل فائر صاحب کے احاطے مین یہ اظہار لیے تھے۔ سر رچرڈ میڈ صاحب
نے دریافت کیا کہ کس تاریخ کو تمنے یہ اظہار لیے تھے گواہ نے کہا کہ ۶۔ فروری کو لیے تھے
اونسے ہندوستانی زبان مین اظہار دیے تھے جس روز انگریزی مین مین نے اوسکے
اظہار لیے تھے اوس دن مرہٹی یا گجراتی زبان مین بھی اوس کے اظہار لکھے گئے تھے۔
مین نے پوچھا کہ تم ہندوستانی زبان جانتے ہو جب اونسے کہا کہ ہان جانتا ہون تو مینے
ہندوستانی زبان مین اوس سے سوالات کیے۔

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کیا آپ نے اوسکے اظہار ہندوستانی زبان مین
لکھے تھے۔ گواہ نے کہا کہ مین نے ہندوستانی زبان مین دریافت کیا تھا لیکن انگریزی
زبان مین تحریر کیے تھے جب اوس کے اظہار لکھے گئے تو اونکو ہندوستانی زبان مین
سنائے گئے تھے۔

مجھکو خوب یاد ہے کہ اونسے اپنے اظہار پر دستخط بھی کیے تھے اوسکو کسی قسم کی دھمکی نہین
دی گئی نہ کچھ تشدد کیا سوا ان اظہارون کے اور بھی کچھ باتین اونسے مجسے کی تھین اوسکے
کان مین ایک بالی پڑی ہوئی تھی وہ نہایت عمدہ تھی ہیرے اور مین جڑے تھے چونکہ
مین نے ایسی بالی کبھی بنی ہوئی نہین دیکھی تھی مین نے اوس سے دریافت کیا کہ یہ بالی
کہان کی بنی ہوئی ہے اونسے کہا کہ بڑودہ کی بنی ہوئی ہے یہ باتین قبل اظہار ہونے کے
اوس سے ہوئی تھین اونپر مین نے نشان حرف۔ اے۔ بی۔ سی۔ کے کر دیے تھے عدالتیں
جو کتابین رکھی ہین وہی ہین اونپر میرے دستخط بھی ہین۔

جس وقت ہیم چند فتح چند کے اظہار کمیشن مین لیے گئے اسی ہیم چند کے اظہار مین نے لیے تھے۔
چنانچہ اوسکے اظہار انگریزی عدالت مین داخل کیے گئے۔ اور نشان حرف این نمبر ۲۔ کا
کیا گیا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ اظہار دیے ہین جنکی نسبت سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب
عذر کرتے ہین۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ نہین یہ وہ اظہار نہین ہین۔

سارجنٹ ہیلن ٹائن صاحب مرہٹی زبان پر عذر کرتے ہین لیکن اون اظہارون کو بھی تھوڑی دیر کے بعد داخل کرونگا بعد اس کے سوٹر صاحب نے بیان کیا کہ بلونت راو جسنے حساب کی جانچ کی تھی کبھی حراست مین نہین رہا مین اوس کے نام سے واقف نہین ہون دو تین روز ہوے کہ اوسکے اظہار کمیشن مین ہوے تھے۔

سوالات جرح سارجنٹ ہیلن ٹائن صاحب

س۔ مین نے یہ بات سمجھی ہے کہ اول آپ نے نرسو سے باتین کین بعدہ اوسکو آپ سر لوئیس پیلی صاحب کے روبرو لائے اور وہ صاحب موصوف کے روبرو راضی ہوا کہ جو کچھ مین جانتا ہون بیان کرونگا۔ ج۔ ہان س۔ تمنے اوس روز اوسکے اظہار تحریر نہین کیے ج۔ اوس روز اوسنے صرف بیان کیا تھا لکھے نہین گئے تھے س۔ اوس روز جو گفتگو ہوئی کوئی تحریر آپ کے پاس نہین ہے ج۔ ہان اوس روز کا لکھا ہوا کچھ حال میرے پاس نہین ہے۔ س۔ اوس روز اوسکے اظہارون کا لکھا جانا کچھ مشکل تھا۔ ج۔ مین اس مقدمہ مین اور تحقیقات کرتا تھا اوس وقت مجھکو فرصت نہتھی۔ س۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپکی وہ تحقیقات بہت ضروری تھی۔ ج۔ ہان بہت ضروری تھی۔ س۔ اوس تحقیقات سے بڑھکر اور کوئی بات نہتھی۔ ج۔ ہان بڑھکر تھی اگر آپ چاہین تو مین اپنا روزنامچہ دکھا سکتا ہون کہ اوس روز مجھکو کیا کام تھا۔ س۔ مسٹر سوٹر صاحب مین جانتا ہون کہ اوس روز آپ کو بہت کام ہوگا۔ روزنامچہ کے دیکھنے کی ضرورت نہین ہے۔ کیا آپ نے صرف اسوجہ سے اوسکے اظہار نہین لکھے۔ ج۔ ہان اسیوجہ سے نہین لکھے اور مین جانتا تھا کہ نرسو جبتک گارد مین ہے پس کوئی شخص اوسکے پاس نہ جا سکتا ہے نہ کچھ سکھا سکتا ہے۔ س۔ کیا آپ کے پولیس کے آدمی نہین جاسکتے تھے۔ ج۔ ہان پولیس کے آدمی۔ س۔ پھر آپکے اس بات کے کہنے سے کیا غرض ہے کہ کوئی شخص نہین جا سکتا تھا۔ ج۔ میری غرض یہ ہے کہ کوئی غیر شخص اوسکے پاس نہین جا سکتا تھا۔ س۔ جب تمنے تین دن کے بعد اوسکے اظہار لیے تو اوسکا بیان وہی تھا جو اوسنے اول روز بیان کیا تھا ج۔ ہان وہی بیان تھا جو اوسنے ۲۳ دسمبر کو کیا تھا اور ۲۵ دسمبر کو مینے اوسکو قلمبند کیا۔

گنجا نند وکیل کو پھر بلایا مسٹر انورارٹی صاحب نے پھر اوس سے سوال کیے۔ اوسنے

بیان کیا کہ مین ہیم چند فتح چند کو جانتا ہون کہ اونسے سوٹر صاحب کے روبرو اظہار دیے تھے اور مین نے گجراتی زبان مین وہ اظہار لکھے اور ہیم چند فتح چند نے اوسپر دستخط کر دیے۔

سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ کیا پیشتر اسکے کہ تمنے سوٹر صاحب کو بلایا تھا اسکے اظہار لیے تھے۔ ج۔ مسٹر سوٹر صاحب کے بعد آنے کے لیے تھے۔ بلکہ سوٹر صاحب نے خود لیے تھے اور مین اونکے سامنے لکھتا جاتا تھا۔ س۔ میرا سوال یہ ہے کہ تمنے قبل آنے سوٹر صاحب کے اوسکے اظہار لیے تھے یا سوٹر صاحب نے اظہار لیے تھے یا یہ کہ فقط سوٹر صاحب نے آکر خود ہی اظہار لیے اور قبل اون کے آنے کے تمنے بالکل نہین لیے۔ ج۔ نہین مین نے لکھے اور سوٹر صاحب نے خود ہی اظہار لیے۔

س۔ کون تاریخ اوسمین ہے۔ ج۔ اوسمین آٹھوین تاریخ ہے۔ س۔ مگر چھٹی تاریخ بھی تو درج ہے۔ ج۔ ہان چھٹی تاریخ بھی ہے۔ س۔ دو تاریخ کے ہونے کا کیا سبب ہے۔ ج۔ چھٹی تاریخ تو سوٹر صاحب نے اظہار لیے تھے اور آٹھوین تاریخ سر لوئیس پیلی صاحب کے روبرو اونسے دستخط کیے۔ اس سبب سے دو تاریخین ہوئین۔

ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ اظہار لیے

س۔ کیا پہلے گجراتی زبان مین اظہار لیے تھے۔ اور بعد اوسکے سوٹر صاحب نے انگریزی مین لکھا۔ ج۔ نہین صاحب پہلے سوٹر صاحب نے انگریزی مین لکھے تھے بعد اوسکے گجراتی زبان مین مین نے ترجمہ کیا اور اوس سے دستخط کرائے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مین یہ سمجھا کہ اول زبان انگریزی مین اسکا اظہار لکھا گیا بعد اسکے گجراتی زبان مین ترجمہ کیا گیا۔ ج۔ ہان صاحب انگریزی سے گجراتی زبان مین ایک اور شخص ترجمہ کرتا جاتا تھا اور مین لکھتا جاتا تھا۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے پوچھا تمنے گجراتی مین لکھ لیا ہیم چند کو سنایا بھی تھا۔ ج۔ ہیم چند نے خود اوسکو پڑھ لیا اور جہان جہان وہ اٹکا مین نے اوسکو بتلا دیا۔ س۔ بعد اوسکے کیا اونسے دستخط کیے۔ ج۔ ہان صاحب اونسے خود اپنے ہاتھ سے دستخط کیے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ہیم چند نے کیا ہندوستانی زبان مین اپنے اظہارات دیے تھے جج۔ ہان صاحب کچھ ہندوستانی زبان مین اظہار دیے اور کچھ گجراتی زبان مین۔ سو بموجب اسکے تھے کہ کسی اور شخص نے انگریزی مین لکھ کر گجراتی زبان مین ترجمہ کیا تھا۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ سر لوییس پیلی صاحب کو بلاؤ اور ہم اونسے چند سوالات پوچھین گے۔ اور سر لوییس پیلی صاحب اپنی کرسی پر بیٹھین اور اپنے اظہار دین

اظہار سر لوییس پیلی صاحب

سر لوییس پیلی صاحب کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے اونھون نے بیان کیا کہ مین ایجنٹ گورنر جنرل ہند اور اسپشل کمشنر بڑودہ کا ہون ۴۔ دسمبر کی شام کو بڑودے مین پہونچا تھا بڑودے کے پہونچنے کے بعد اول میرا کام یہ تھا کہ مین نے مسٹر سوٹر صاحب کو اوس مقدمہ کی تحقیقات کے واسطے بلایا جو کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے کا ارادہ ہوا تھا اور یہ کارروائی بموجب اوس ہدایت کے مین نے کی جو مجھکو گورنمنٹ سے ملی تھی چنانچہ مسٹر سوٹر صاحب میرے پاس مقرر ہوے اور ۹۔ دسمبر کو وہ میرے پاس پہونچے۔ مین نے اون کے رہنے کے واسطے رزیڈنسی مین ایک کمرہ دے دیا تھا جو کمرہ فی الحال کھانا کھانے کا ہے اوسمین اونھون نے اپنی تحقیقات شروع کی مجھکو یاد ہے کہ مین نے اوسوقت سنا تھا کہ راوجی حولدار نے کچھ بیان کیا ہے مین نے اس مقدمہ کی کل تحقیقات مسٹر سوٹر صاحب کے سپرد کر دی تھی ۲۳۔ دسمبر کو صبح کیوقت مسٹر سوٹر صاحب اور مسٹر رچی صاحب میرے پاس آئے تھے میرا ارادہ تھا کہ بڑے دن کی تعطیلون مین بمبئی کو جاؤن جب مجھکو معلوم ہوا کہ بہت بڑی ایک بات ظاہر ہوئی ہے اوسوقت مین نے بمبئی کا جانا ملتوی کیا۔ مسٹر سوٹر صاحب بھی ۲۱۔ دسمبر کو بمبئی جانے والے تھے مین نے اون سے کہا کہ ۲۴۔ تاریخ تک آپ بھی ٹھہر جائیے اوس روز کھانا ہونے والا ہے بعد اوسکے ہم اور آپ ساتھ چلین گے۔ مسٹر سوٹر صاحب اور مسٹر رچی صاحب نے راوجی کے بیان کا مجھسے ذکر کیا تھا مین نے کہا کہ راوجی کو مین دیکھنا چاہتا ہون جب مین نے اوسکو دیکھا تو اوسنے مجھسے بیان کیا تھا جو آپنے کمیشن کے روبرو اظہار دیا جو کچھ اوسکے دل مین آیا مجھسے کہا اور کوئی شخص

اوسوقت راوجی سے متعرض نہین ہوا دوسرے روز جمعرات تھی جسوقت مین زینے سے
اوترتا تھا مین نے مسٹر سوٹر صاحب سے کہا کہ آپ میرے ساتھ چلیے مین فوراً مہاراجہ صاحب
سے کہون گا کہ زہر کے دیے جانے مین آپ کا بھی نام آیا ہے اوسوقت مسٹر سوٹر صاحب
نے کہا کہ نرسو نے بھی سب باتون کو قبول کیا ہے جسوقت مہاراجہ صاحب میرے پاس آئے
سوٹر صاحب میرے ساتھ مہاراجہ صاحب کے پاس گئے مینے مہاراجہ صاحب سے سب باتون
کا ذکر کیا اور کہا کہ آپ بھی ہر طرح سے تحقیقات مین مدد دیجیے تا کہ سب حال بخوبی معلوم
ہو جاے چنانچہ مہاراجہ صاحب نے مدد دینے کا وعدہ کیا جب مہاراجہ صاحب چلے گئے تو
مین نے نرسو کو دیکھا وہ کھانے کے کمرے مین بیٹھا تھا وقت مقررہ پر اوس کمرے مین گیا
اور جمعدار سے مین نے کہا کہ اگر تمکو یہ خیال ہو کہ سب حال بیان کر دینے سے تمھاری خطا
معاف ہو جاے گی تو یہ بات ہرگز نہین ہے حتی المقدور مین تمکو سزا دلاؤن گا بعد اسکے
مینے کہا کہ تم تھوڑی دیر علحدہ بیٹھکر خوب سوچ سمجھ لو اوسکے بعد جو تمھارے دل مین آئے بیان
کرنا مین نے مسٹر سوٹر صاحب سے بھی کہا کہ جمعدار کو سمجھا دو کہ اوسکا قصور معاف نہو گا۔
تھوڑی دیر تک جمعدار چپ بیٹھا رہا اوسکے بعد یکایک میرے پیرون پر پگڑی ڈالدی اور
اوسنے اور بھی کچھ باتین لجاجت کی کین وہ مجھکو یاد نہین اوسنے کہا کہ سرکار مجھکو چاہے
مارے یا زندہ رکھے مین جو کچھ سچ ہے سرکار کے روبرو بیان کر دون گا چنانچہ اوسوقت
اوسنے بیان کیا مگر اوسکا بیان لکھا نہین گیا جو کچھ اوسنے کمیشن کے روبرو بیان کیا وہی
مجھسے کہا تھا اور جو اظہار حضور گورنر جنرل کی خدمت مین بھیجے گئے اوسکا مطلب بھی مثل
اوس اظہار کے تھا جو ۲۶ - دسمبر کو مسٹر سوٹر صاحب نے لیے تھے میرے کہنے سے اول روز مسٹر
سوٹر صاحب نے اوسکے اظہار نہین لکھے تھے مین نے کہا تھا کہ ابھی اسکو غور کرنے دو پھر مینے
اس معاملہ مین کچھ کارروائی نہین کی ۲۶ - دسمبر کو بوقت شام مین باہر جانے کے واسطے
کپڑے پہنتا تھا اور اپنے کمرے مین ٹہل رہا تھا اوسوقت مینے نرسو کو دیکھا کہ ایک پولیس
کے سپاہی کے ساتھ رزیڈنسی کے باغ کی طرف جاتا ہے تھوڑی دیر کے بعد کچھ شوروغل
کی آواز آئی لوگ رسیان اور اعانت چاہتے تھے جس طرح ممکن ہوا مین فوراً نیچے سے

اوترا جب برآمدے مین پھونچا تو دیکھا کہ نرسو مع دو تین سپاہیون کے بھاگا ہوا آتا ہے
مین نے سپاہیون سے پوچھا کہ کیا حال ہے اونہون نے جواب دیا کہ یہ شخص کنوئین مین
گر پڑا تھا یہ کنوان کچھ گہرا ہے اور آپ اوس کنوے سے واقف ہین ۔ ج ۔ ہان مین اس
کنوئین کو جانتا ہون بہ نسبت اور کنوؤن کے وہ زیادہ گہرا ہے ۔ یہ کنوان پختہ بنا ہوا ہے
دوسرے روز اتوار کو مین نے نرسو کو دیکھا اوسکے ایک رشتہ دار نے ایک عرضی بھیجی تھی
جب گورنمنٹ انڈیا کے پاس سے مجھکو گیکوار کے گرفتار کرنے کی ہدایت ہوئی تو گیکواڑ کے
محل مین جس قدر کمرے تھے سب پر مہر لگوادی مین نے کپتان جیکسن صاحب اور ایک پولیس
کے حوالدار کو اس کام پر مقرر کیا تھا مجھکو اس حوالدار کا نام یاد نہین ہے بعد گرفتاری
گیکوار کے جو خاص خاص گواہون کے اظہار لیے گئے اون اظہارات کی تصدیق میرے
روبرو ہوئی قاعدہ یہ تہا کہ جب کسی شخص کے اظہار ہو جاتے تھے تو پولیس کے لوگ تصدیق
اظہار کے گواہ کو میرے پاس لاتے تھے اگر گواہ پڑہا لکھا ہوا تو اپنے اظہار کو خود پڑہ لیتا تھا
اور اگر ناخواندہ ہوتا تھا تو اوسکو پڑہ کر اوسکی اظہار سنا دی جاتی تھی بعد سماعت کے وہ دستخط کر دیتا تھا
اور مین اوسپر تصدیق لکھ دیتا تھا دمودر پنت قبل اوسکی گرفتاری کے مین جانتا ہون ایکمرتبہ اوسکو
پہلے دیکھا تھا اور شاید دو ایک باتین بھی اوس سے مین نے کی تھین اوسوقت جبکہ مین
اوس سے باتین کرتا تھا گیکواڑ بھی آئے تھے مین اون سے گفتگو کرنے لگا جب گیکواڑ مجھسے
رخصت ہونے کو ہوے تو کہا کہ دمودر پنت میرے پرایوٹ سکرٹری ہین مین نے گیکوار سے
یشونت اور سالم کے بھیجدینے کی درخواست کی تھی یہ دونون شخص رزیڈنسی کے احاطے
مین قید ہین دو مرتبہ مین نے اون کو بلایا تھا جب اول مرتبہ اونکو طلب کیا تو مین کچھ
کام کرتا تھا وہ غلطی سے شہر کو واپس آیا جب وہ غلطی مجھکو معلوم ہوئی تو مین نے اونکو
پھر فورًا بلایا حضور مہاراجہ صاحب کے وکیل اون کے پاس آتے جاتے تھے کچھ ممانعت
نتھی مین بھئو بسنت راؤ سے بذاتہٖ واقف نہین ہون یہ شخص اپنے تئین بیان کرتا ہے
کہ مین گیکوار کا صراف ہون اس شخص پر چند جرم ہین بموجب ہدایت گورنمنٹ انڈیا کے
اوسکی تحقیقات مین نے ملتوی رکھی ہے جب کمیشن کا فیصلہ ہو جاے گا اوسوقت دیکھا جائیگا

سوالات جرح سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب

س - سر لوئیس پیلی صاحب جب گیکوار آزاد تھے تو آپ نے اونکو اکثر دیکھا ہوگا - ج - بیشک مین نے بہت دفعہ اونکو دیکھا - حضور ملھر راو ہر روز یا دوسرے روز میرے پاس آتے تھے س جب آپ برودے مین آئے تو حضور وسیرائے کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو حضور ملھر راو کے انتظام مین اعانت کرنا بہت مشکل معلوم ہوا - ج مجھکو ہدایت تھی کہ جہانتک ممکن ہو حضور ملھر راو کے انتظام مین مدد دون اور یہہ بھی مجھکو ہدایت تھی کہ کرنیل فیر صاحب نے جو زہر خورانی کی تحقیقات شروع کی تھی اوسکو مین ختم کرون

س - سر لوئیس پیلی صاحب - جب آپ سے اور حضور ملھر راو سے باتین ہوئین تو آپ کو معلوم ہوتا تھا کہ وہ آپ کی صلاح مانتے تھے اور ملک کا عمدہ انتظام کرنا چاہتے تھے -

ج - حضور گیکوار دل سے چاہتے تھے کہ ملک کا عمدہ انتظام ہو اور جو کچھہ مین ہدایت کرون اوسکو وہ بجا لاتے تھے -

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ میرے دوست ایڈوکیٹ جنرل نے آپ سے نسبت یشونت راو اور سالم کے کچھہ دریافت کیا ہے لہذا مین آپ کے روبرو کچھہ کاغذات پیش کرتا ہون اور یقین ہے کہ یہ کاغذات صحیح اور درست ہین اور اگر مین غلطی پر ہون تو اوس سے مجھکو اطلاع دیجیے چنانچہ سارجنٹ صاحب نے اون کاغذات کا پڑھنا شروع کیا -

چٹھی بنام دادابھائی نوروجی

مائی ڈیر سر - اگر آپ سالم اور یشونت کو میرے پاس بھیجوا دیجیے تو مین آپ کا ممنون ہونگا - مسٹر سوٹر صاحب اوس مقدمے سے جسکی فی الحال تحقیقات ہو رہی ہے اونکی شہادت لینا چاہتے ہین -

دستخط - لوئیس پیلی - مقام رزیڈنسی - مورخہ ۲۳ - دسمبر ۱۸۷۴ع

سارجنٹ صاحب نے کہا کہ سر لوئیس پیلی صاحب کیا آپ نے مندرجہ ذیل چٹھی اوسی روز پائی -

چٹھی بنام سر لوئیس پیلی صاحب محل بڑودہ

دراقع ۲۳ - دسمبر ۱۸۷۴ع

مائی ڈیر سر۔ بموجب آپ کی تحریر کے جو اسوقت میرے پاس پہونچی مین نے سالم اور
یشونت راو کو ادای شہادت کے واسطے آپ کے پاس روانہ کر دیا۔

آپ کا خادم۔ دادا بھائی نوروجی۔

اور ایک چٹھی اور بھی اپ کے پاس دادا بھائی نوروجی کی آئی وہ یہ ہے۔

بنام سر لویس پیلی صاحب

مائی ڈیر سر۔ مین نے سالم اور یشونت راو کو آپ کے پاس بھیجدیا یقین ہے کہ وہ
پہونچے ہون گے مین منتظر ہون کہ آپ کے پاس سے اور کوئی چٹھی آئے جسکی مین تعمیل کرون

دستخط۔ دادا بھائی نوروجی۔

سر لویس پیلی صاحب نے جواب دیا کہ دادا بھائی نے یہ چٹھی شاید اسواسطے لکھی کہ سالم
اور یشونت راو شہر کو واپس گئے تھے۔ سارجنٹ بیلین تائن صاحب نے پھر ایک چٹھی پڑہی
وہ یہ ہے۔

بنام دادا بھائی نوروجی

مائی ڈیر سر۔ مہربانی کر کے مہاراجہ صاحب سے کہیے کہ سالم اور یشونت راو کی خانہ تلاشی
کیجاے کیونکہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ جرم زہر خورانی مین صاحب رزیڈنٹ سابق کے شریک
ہین اور چونکہ کمشنر پولیس اس مقدمہ کی تحقیقات کرنے مین اسوجہ سے تلاشی کی ضرورت
ہے۔ کمشنر پولیس یہ بھی چاہتے ہین کہ آپ اپنی کچہری کے کسی افسر کی معرفت اون کی
خانہ تلاشی کرائین اس چٹھی کو دو آدمی کمشنر پولیس کے آپ کے پاس لیجائین گے ان لوگون
کے سامنے خانہ تلاشی ہونا چاہیے۔

دستخط۔ لویس پیلی۔ مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۸۷۴ء

بعدہ سر لویس پیلی صاحب نے اور دوسری چٹھی بھیجی اور مہاراجہ صاحب نے فوراً
اوسکی تعمیل کی۔

بنام دادا بھائی نوروجی

مائی ڈیر سر۔ صاحب کمشنر پولیس نے مجھکو اطلاع دی کہ یشونت راو اور سالم ملازمان

گیکواڑ جنکو آپ نے بہیجا دیا تھا وہ بغیر اظہار اور بلا حاضری کے صاحب کمشنر پولیس
کے پاس سے شہر کو واپس گئے - صاحب کمشنر پولیس کہتے ہین کہ ان لوگون پر زہر خورانی
کا جرم صاف ثابت ہی لہذا صاحب کمشنر پولیس چاہتے ہین کہ اون لوگون کو حراست مین رہنے
کے واسطے بھیجدیجیے میری صلاح حضور گیکواڑ کو یہ ہے کہ اس مقدمے کی تحقیقات مین
ہر طرح سے مدد دین تاکہ مقدمہ صاف ہوجاے اگر حضور گیکواڑ ان لوگون کو گاردمین
بہیجین گے تو مناسب ہوگا - دستخط - لوئیس پیلی -

بعد اس کے دادا بھائی نوروجی نے مندرجۂ ذیل چٹھی سر لوئیس پیلی صاحب کے نام بھیجی

بنام کرنیل سر لوئیس پیلی صاحب - بڑودہ -

مورخہ ۲۳ - دسمبر ۱۸۷۴ء

جسوقت آپ کی چٹھی پہونچی فوراً مہاراجہ صاحب نے یشونت راو کو بلایا اور اوس سے
دریافت کیا کہ تم اور سالم بغیر اظہار ہوے کیون رزیڈنسی سے واپس آئے -
یشونت راو نے کہا کہ ہمنے چٹھی ایک پٹہ والہ کو دی پٹہ والے نے واپس آکر کہا کہ صاحب
نے کہا ہے کہ سلام بولو یہ سنکر سالم نے جواب دیا کہ صاحب نے ہم لوگون کو بضرورت طلب
کیا ہے صاحب سے دریافت کرو کہ کسواسطے ہمکو بلایا ہے اوسوقت ناجی پٹہ والے نے آکر
کہا کہ تم لوگ جاؤ - پس ان سوال وجواب سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ غلطی ہوئی مین نے اون
لوگون سے نہین کہا کہ تم صاحب کمشنر پولیس کے پاس جانا مین نے صرف آپ کے پاس
بھیجا تھا جب مین نے مہاراجہ کو آپ کی چٹھی کا مضمون سمجھایا تو اونھون نے کہا کہ افسوس
ہے جو ایسی غلطی ہوئی چنانچہ مہاراجہ صاحب نے حکم دیا کہ فوراً وہ لوگ آپ کے پاس
حاضر ہون اور اب مین ہمراہی ایک کارکن کے بھیجتا ہون یہ کارکن اون کو آپ کے
سپرد کرے گا - حضور مہاراجہ صاحب ہر وقت آپ کی اعانت کرنے کے واسطے مستعد ہین
اور چاہتے ہین کہ مقدمہ بخوبی صاف ہوجاے - دستخط دادا بھائی - نوروجی -

بنام دادا بھائی نوروجی

مقام رزیڈنسی - مورخہ ۲۴ - دسمبر ۱۸۷۴ء - مائی ڈیر سر - مین مشکور ہون کہ

آپ نے اسقدر جلدی سالم اور یشونت راؤکو ادائے شہادت کے واسطے بھجوایا مینے
کمشنر پولیس سے خود لکھ دیا ہے کہ یہ لوگ حراست مین رکھے جاین مگر اونکو کسیطرح کی تکلیف
نہو اور کل اونکی گواہی ضرور ہے بیجائے اگریٹھ والے نے اون لوگون سے سلام ہونے
اور چلے جانے کو لکھ دیا تھا تو بغیر میری اطلاع کے اونسے کہا تھا۔
میری طرف سے حضور گیکواڑ کا شکریہ ادا کیجیے کہ وہ میرا اطمینان کرتے ہین اور ہرطرح
سے وہ میری مدد کرینگے اگر ممکن ہو تو کل صبح کے ۸ بجے آپ مجھسے ملاقات کیجیے۔
دستخط۔ لوئیس پیلی۔
یہ چٹھیان سنکر سر لوئیس پیلی صاحب نے جواب دیا کہ غلطی کا ہونا تو صاف ظاہر ہے
مناسب تہا کہ یشونت راؤ اور سالم صاحب کمشنر پولیس کے پاس جاتے۔
حضور گیکواڑ نے میری چٹھیون کے جلد جلد جواب دیے۔
س۔ کیا اسبات کا مین یقین کرون کہ جب گیکواڑ کی نسبت زہرخورانی کا احتمال ہوا
تو وہ خود آئے اور اونہون نے اپنے تئین سپرد کر دیا۔ ج درحقیقت اونہون نے
ایسا نہین کیا۔ س پس آپ بطور خود بیان کیجیے کہ کیا ہوا تھا۔ ج اول مرتبہ ۲۳ دسمبر
کو مین نے سنا کہ گیکواڑ بھی زہرخورانی کے مقدمے مین شامل ہین جب وہ ۲۴ دسمبر
کو میری ملاقات کے واسطے آئے تو موجودگی کمشنر پولیس کے مین نے سب حال جو گذرا
تھا اونسے لکھ دیا اور درخواست کی کہ جہانتک ممکن ہو آپ اس مقدمہ کی تحقیقات
مین مدد کرین اونھون نے کہا کہ مین ہر وقت مدد کرنے کے واسطے موجود ہون۔ س
جب سے آپ نے یہ بات اون سے کہی اور جبتک کہ وہ گرفتار نہین ہوے اونکو کسیطرح کی
روک ٹوک تھی ج کون۔ س گیکواڑ۔ ج نہین۔ س آپ نے اونکو کیونکر گرفتار کیا
ج جب حضور وسیرائے نے مجھکو ہدایت کی اوسوقت مین نے گرفتار کیا۔ س کیا خود
وہ رزیڈنسی مین آئے تھے۔ ج ہان وہ خود رزیڈنسی مین آئے تھے۔ اور مین نے
سب حال اون سے لکھ دیا تھا۔ س اوسوقت اونھون نے اپنا بے قصور ہونا بیان
کیا تھا اور آپ سے کہا تھا کہ مین تیار ہون مجھکو اسوقت قید کر لیجیے۔ مینے سنا ہے

کیسی قاعدے کا برتاؤ ہوا تھا۔ ج۔ ہان مین سرحد ریذیڈنسی تک گیا جب اونکی عملداری مین پہونچا تو حضور ویسراے کا اشتہار پڑھ کر سنایا اور اونکو گرفتار کیا یہ سب باتین نہایت عزت کے ساتھہ ہوئین ہیں منجملہ اور باتون کے گیکواڑ نے یہ بہی کہا تھا کہ میرے دشمن بہت ہین۔ ج۔ ہان کہا تھا۔ اور یہ بھی کہا کہ جو زمین میرے پانون کے نیچے ہے وہ بہی میری دشمن ہے۔ س۔ اوس وقت سے گیکواڑ حراست مین ہین۔ ج۔ ہان حراست مین ہین لیکن اعزاز کے ساتھہ۔ س۔ اونکا اسباب سرکار نے بالکل ضبط کر لیا۔ ج۔ جو اسباب محل مین تھا وہ عاریتاً قرق ہوا ہے۔ س۔ کل اسباب قرق ہوا ہے ج۔ ہان اور مین نے تمام اسباب پر اسواسطے مہر لگا دی ہے تا کہ ضایع نہو اور محفوظ رہے۔ جس شخص کی بنسبت سرکار ہدایت کریگی اوسکو وہ کُل اسباب واپس دونگا۔

ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اب شہادت ختم ہوئی جو کمیشن کے روبرو ہونے والی تھی۔ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اگر سر لویس پیلی صاحب کی شہادت کسی قدر آج پہلے ختم ہوجاتی تو مین ایڈرس شروع کرتا لیکن چونکہ اب زیادہ دیر ہوگئی اس لیے کل کے روز پیش کرونگا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ بہت اچھا کل پیش کیجیے گا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اگر آپ اجازت دینگے تو مین ایک بیان تحریری گیکواڑ کا قبل شروع کرنے ایڈریس کے پیش کرونگا چنانچہ عدالت برخاست ہوی۔

اجلاس روز شانزدہم

گیارہ بجے ممبران کمیشن جمع ہوے سب لوگ مع حضور ملہر راؤ اور سر لویس پیلی صاحب کے موجود تھے سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا۔ مائی لارڈ۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو مین سوٹر صاحب سے چند سوالات اور پوچھون چنانچہ سوٹر صاحب واسطے گواہی کے بلاے گئے۔ س۔ آپنے کیونکر راوجی کو پٹہ لینے کیواسطے بھیجا تھا۔ ج۔ مینے راوجی کو نہین بھیجا۔ س۔ مگر تمکو معلوم ہے کہ تمھارے آنے کے پیشتر پٹہ آگیا تھا ج۔ ہان آگیا تھا۔ س۔ صاحب پریسیڈنٹ نے سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب سے کہا کہ مین آپکے سوال کا مطلب نہین سمجھا۔ ج۔ میری سوال کا مطلب یہ ہے کہ سوٹر صاحب نے کسی کو پٹہ لینے کیواسطے بھیجا تھا سوٹر صاحب نے جواب دیا کہ مین نے ایک شخص کو بھیجا تھا۔ س۔ تمنے خود اپنے ہاتھہ سے اوس پٹہ کو

دیکھا۔ جہان مین نے خود اپنے ہاتھ سے دیکھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے بیان کیا کہ حضور ملھررائو چاہتے ہین کہ ایک بیان تحریری ہمارا کمیشن کے روبرو پڑہا جاے مجھکو یقین ہے کہ آپ صاحب زبان مرہٹی سے واقف ہون گے۔ اگر میرا گمان صحیح ہے تو مترجم زبان مرہٹی مین اوس بیان کو پڑہے سر رچرڈ میڈ صاحب نے کہا کہ مہاراجہ جے پور مرہٹی زبان کو نہین سمجھتے ہین ترجمہ کی ضرورت ہوگی۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اس صورت مین ہندوستانی زبان مین ترجمہ ہوجائیگا صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ یہ بیان تحریری کس زبان مین ہے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مرہٹی زبان مین ہے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ آپ کہتے ہین کہ آپ کے پاس اس بیان تحریری کا انگریزی مین بھی ترجمہ ہے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا ہان انگریزی مین بھی ترجمہ ہے۔ مناسب ہے کہ یہ بیان تحریری انگریزی مین پڑہا جاے اور فورًا اسکا ترجمہ ہندوستانی زبان مین ہوتا جاے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا بہتر ہے کہ اول زبان انگریزی مین پڑہا جاے۔ اور عالیجناب حضور مہاراجہ جے پور رکھتے ہین کہ انگریزی مین پڑہا جانا کافی ہے بعدہ ہندوستانی زبان مین اوسکا ترجمہ ہوجاے گا۔ مسٹر برانسن صاحب نے کہا کہ اگر حضور اجازت دین تو اس بیان تحریری کو مین پڑہون۔ چنانچہ بعد اجازت کے صاحب موصوف نے پڑہنا شروع کیا۔ میرے عزیز دوست حضور گورنر جنرل نے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ مجھکو ہر طرح سے موقع ملے کہ مین اوس بہت بڑے اتہام کو رد کرون جو مجھپر عاید کیا گیا ہے۔ یعنے یہ کہ کرنیل فیر صاحب جو میرے یہان رزیڈنٹ تھے اونکی زہر خورانی کا ارادہ کیا گیا۔ اب مین بہ پاس خاطر حضور ویسرای کے اوس خواہش سے کہ مین اپنے تئین اور تمام خلائق کے روبرو اس اتہام سے صاف کرون۔ بیان کرتا ہون۔

مجھکو کبھی کرنیل فیر صاحب سے دشمنی نتھی نہ اب ہے۔ اور یہ بات بھی صحیح ہے کہ مین اور میرے وزیر بخوبی جانتے تھے کہ کرنیل فیر صاحب نے عہدہ رزیڈنسی پر ایسی کارروائی شروع کی تہی کہ ریاست کا عمدہ بالانتظام ناممکن ہوتا مین سب اپنا کام بموجب خریطہ حضور ویسرای مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۷۴ع کے کرتا تھا اور خریطہ کو حسب رپورٹ کمیشن ۱۸۷۳ع کے میرے پاس آیا تھا اپنے دادا بھائی نوروجی اور بالا موگیس دال کل اور ہرفرجی اورواسیرو دیا اور قاضی شمس الدین وغیرہ اپنے وزیرونکی صلاح سے ۲ نومبر ۱۸۷۴ع کو بذریعہ کرنیل فیر صاحب کے حضور گورنر جنرل کو خریطہ روانہ کیا ہرچند کرنیل فیر صاحب نے عذر کیے

میسکن مین بخوبی جانتا تھا کہ جب حضور گورنر جنرل کے روبرو صحیح صحیح حال پیش کیاجاتا گا
تو میری درخواست پہ بخوبی لحاظ ہو گا چنانچہ یہی خیال میرا اور تمام میرے وزیرون کا
تھا اس خیال کو زیادہ تر مضبوطی اسوجہ سے بھی ہو گئی تھی کہ ایک مرتبہ گورنمنٹ بمبی نے
کرنیل فیر صاحب کو بہت بڑی چشم نمائی کی تھی ہمارا خیال غلط نتھا کیونکہ ۲۵ - نومبر
۱۸۷۴ء کو اونکی تبدیلی کا حکم آگیا -

اس صورت مین مجھکو نہ تو کوئی تعصب ذاتی تھا - نہ کوئی پولیٹکل وجہ تھی جسکے سبب مین
اوس جرم کا ارادہ کرتا جسکا الزام مجھپر لگایا ہے اور مین حلفاً بیان کرتا ہون کہ مین نے
نہ بذات خاص نہ کسی اور کارندے کے ذریعے سے کرنیل صاحب کے دینے کے واسطے زہر
منگایا تاکہ اونکی جان لیجاے اور نہ مین نے بذات خاص اور نہ کسی اپنے کارندے سے
یہ کہا کہ ایسا ارادہ کیا جانے اور مین بیان کرتا ہون کہ مسماۃ امینا اور نرسو اور راوجی
اور دمودر ترمبک کی شہادت اس مقدمہ مین غلط ہے -

اور مین یہ بھی بیان کرتا ہون کہ مین نے نہ بذات خاص کسی رزیڈنسی کے نوکر کو ترغیب
دی کہ وہ بطور جاسوس کے مجھکو خبرین دین اور نہ مین نے کسی شخص کو اس کام
کے واسطے روپیہ دیا -

یہ بات مین نہین کہہ سکتا کہ رزیڈنسی کے نوکرون کو کبھی انعام نہین دیا گیا کیونکہ جب
کبھی کوئی تقریب یا خوشی یا تیوہار ہوا اوسوقت انعام دیا اگر کسی خفیف امر کی اطلاع ہوئی
تو اوسکا مین ذمہ دار نہین ہون یہ بات لوگون کی بنائی ہوئی ہے مین نے بذات خاص کسی
نوکر سے ایسی خبرون کے لانے کی درخواست نہین کی نہ مین نے ایسی کوشش کی کہ رزیڈنسی
سے خفیہ خبرین منگائی جائین - مین اپنے تئین بلاخوف وخطر کمیشن کے روبرو پیش کرتا ہون
امید قوی ہے کہ جو میرے معزز اور مکرم دوست حضور ویسراے نے ممبر مقرر کیے ہین وہ
ہر صورت میرے مقدمہ کا انصاف کرین گے اور جو کچھ مجھسے سوال کیا جاے گا مین اوسکے
جواب دینے کے واسطے موجود ہون - اور مین ہر قسم کھا کر انکار کرتا ہون کہ میرے دشمن جو
بہت بڑا جرم مجھپر عاید کرنا چاہتے ہین وہ محض غلط ہے -

سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کی اسپیچ

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب ممبران کمیشن کے روبرو اسپیچ کہنے کے واسطے منجانب حضور ملہر راؤ اوٹھے اور اس طرح بیان کیا کہ حضور لارڈ اور حضور مہاراجگان اور ممبران کمیشن پر واضح ہو کہ مین یقین اور خیال کرتا ہون کہ حضور گیکواڑ بڑودہ پر نہایت ظلم سے بے بنیاد مقدمہ دائر کیا گیا ہے اب حضور ملہر راؤ کو موقع ملا ہے کہ وہ ایسی عدالت سے اپنے انصاف کے دادخواہ ہون۔ اب یہ بات ظاہر ہوئی کہ کس قدر بے بنیاد یہ اتہام ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ کس خفیف بنیاد پر اون سے اونکی آزادی چھین لی گئی اور وہ اپنی رعایا کی نظرون مین حقیر کیے گئے اور مثل اوس شخص کے جو سنگین جرم مین قید ہوتا ہے۔ اونہون نے تکلیفین اوٹھائین اور اب یہ بھی معلوم ہوا کہ کس کس شہادت سے یہ جرم اوپر قائم ہے اور وہ شہادت کس طرح حاصل کی گئی۔

معلوم ہوا کہ وہ لوگ جو اس مقدمے کے پیروکار ہین ایسے دل سے مدعی بن گئے کہ خارج از بیان ہے۔ اور مین کہتا ہون کہ اس مقدمہ مین پولیس نے بلاخوف و خطر بہت سی کارروائیان کین۔ اب ہمکو معلوم ہوا کہ اس مقدمہ کی کیا بنا ہے اور کس طرح کی شہادت ہے اور کیسے کیسے گواہ اس مقدمہ مین گواہی دینے کو آئے ہین۔ مین بیباکانہ ظاہر کرتا ہون اور بلاخوف کہتا ہون کہ کوئی دوراندیش آدمی میرے بیان کی تردید نہ کریگا کہ مختلف بیان ہرگز یقین کے لائق نہین ہین اور وہ باتین جو غیر ممکن ہین اور وہ معاملات جو خیال سے باہر ہین سب کا مجموعہ کیا گیا اور ایک ایسا جرم قائم کیا گیا جو زمانہ حال مین سنا نہین گیا نہ ایسا کوئی مقدمہ کسی عدالت مین پیش ہوا اور یہ بات مین بے تامل ظاہر کرتا ہون کہ جو گواہ ثبوت جرم کے واسطے پیش کیے گئے اونکو مطلق اپنی عزت و کلام کا پاس نہین۔

حضور گیکواڑ کی طرف سے جو مین اسپیچ کہہ رہا ہون وہ سب لوگون کے دلون پر منقش کرنا چاہتا ہون کہ صحیح معاملہ کیا ہے مجھکو ایک ایک گواہ کی گواہی دوسرے گواہ کے بیان سے مختلف معلوم ہوتی ہے اور ہر ایک آدمی کی گواہی دنائت کے ساتھ پائی جاتی ہے اور اوس سے جھوٹ ظاہر ہوتا ہے جن لوگون نے گواہون کے بیان کو سنا ہے وہ

لکھ سکتے ہین کہ گواہون نے بالکل دروغ حلفی کی کوئی معزز شخص ایسے گواہون کی شہادت کو باور نہین کرسکتا۔ مائی لارڈ۔ مین بیان کرچکا ہون کہ کل شہادت جو کمیشن مین لیگئی ایسی مختلف ہے کہ کبھی سنی نہین گئی۔

زمانہ حال مین ایسا کوئی مقدمہ میری نظر سے نہین گذرا مجھکو یہان کی عدالتون سے واقفیت نہین ہے شاید یہان کی عدالتون مین ایسی بدذاتی کے مقدمے دائر ہوتے ہون لیکن اور ملکون کی عدالت مین ایسے مقدمے کے دائر ہونے کا حال نہین سنا گیا مین اسبات سے افسوس کرتا ہون کہ اوس بیچارہ راجہ کی آزادی نہایت بدنامی کے ساتھ چھین لی گئی علاوہ اس کے بہت بڑی رسوائی اونکی ہوئی اور ایسی رسوائی کا اونکو بہت بڑا خیال ہے۔ جب مین شہادت پر نظر ڈالتا ہون تو جھوٹ اور بناوٹ کا ڈہیر معلوم ہوتا ہے جب میرے روبرو گواہون کے اظہار ہوے تھے تو مجھکو نہایت تعجب ہوتا تھا کہ یہ لوگ کس کس طرح کے جھوٹ گڑہتے ہین اور چاہتے ہین کہ ایک جھوٹ سے دوسرے جھوٹ کی صداقت ہو اور ایسے جھوٹ کے بولنے والے سمجھتے تھے کہ سننے والے بیوقوف ہین جو کچھ ہم کہین گے وہ یقین کرلین گے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ جھوٹ اوس شخص کی نسبت بولتے ہین جس سے سرکار ناراض ہے قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص مغلوب ہوتا ہے اور اوسکی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ اپنی جگہہ پر پھر وہ قائم نہین ہوگا تو یہ ناپاک کتے بہونکتے اور غراتے ہین اور جہان تک ہوسکتا ہے برائی کرتے ہین۔

ایک زمانے مین یوروپ کا قاعدہ تھا کہ کبھی کسی مقدمہ کی تحقیقات نہین کرتے تھے اور اوسی زمانے مین ایک معزز شخص کو دو بدذات شخصون کی گواہی پر پھانسی دے دی گئی ایک کا نام اوٹس اور دوسرے کا ڈنگر فیلڈ تھا چونکہ یہان کے لوگ عالم تناسخ پر یقین کرتے ہین لہذا میرے نزدیک راوجی اور نرسو وغیرہ نے جو گواہی دی ہے اون کے قالب مین اونھین گواہون کی یعنے ڈنگر فیلڈ اور اوٹس کی روح آگئی ہے ان لوگون نے محض جھوٹی گواہی اس بیدار مغز کمیشن کے روبرو دی ہے۔

مائی لارڈ۔ آپ کو یقین کرنا چاہیے کہ مین اس مقدمہ کو بہت بڑا مقدمہ تصور کرتا ہون اور

اوسکی تردید کا اپنے تئین ایسا ذمہ دار سمجھتا ہون کہ میری تقریر مین فرق آگیا شاید شل میرے اور لوگون کو یہ خیال ہو جس قدر تقریر اس مقدمہ مین ہونا چاہیے میری زبان مین اوسکے ادا کرنے کی طاقت نہین ہے۔

مین نہایت افسوس کے ساتھ اس بیچارہ رئیس کی ہمدردی کرتا ہون اور زیادہ تر اس بات کے خیال کرنے سے کہ اوسکی رہائی میری تقریر پر موقوف ہے۔ مجھکو یقین ہے کہ اس مقدمہ کا فیصلہ حسب خواہش میری ہوگا کیونکہ ایسے ہی فیصلے مین انصاف اور سچائی ہے مین نے جو یہ کام اپنے متعلق کیا ہے وہ نہایت عظیم ہے جسوقت سے کہ مین عدالت مین ایڈریس لکھ رہا ہون میرا اولی اور خاص منشا یہ ہے کہ راستی ظاہر ہو جب مجھکو مدد کی ضرورت ہوئی تو مہربانی سے مجھکو مدد دی گئی اس کمیشن مین ہر ایک طرح کا موقع دیا گیا پس اون موقعون کے ملنے سے بخوبی عدالت مین ایڈریس کرون گا اور جو بات میرے دل مین ہے ہر شخص کے دل پر نقش کر دون گا اور ہر ایک تقریر کو بتدریج بیان کرون گا یہانتک کہ ہر شخص کی رائے میری رائے سے اتفاق کرے اور جیسا مین چاہتا ہون ویسا ہی فیصلہ ہو۔

مائی لارڈ۔ آپ نے بہت کم سنا ہوگا کہ کسی وکیل نے ایسے اطمینان کے ساتھ بیان کیا ہے عدالت اس بات کا خیال نہ کرے کہ یہ تقریر میری عدالت کی توہین مین ہے اگر عدالت کا فیصلہ میری رائے کے برخلاف ہوا تو مین سمجھون گا کہ ابتدا سے مجھکو خیال خام تھا لیکن مجھکو یقین کامل ہے کہ آپ سب صاحب میری گفتگو کو بخوبی سماعت کرینگے۔

مائی لارڈ۔ جو اشتہار حضور ویسرائے نے جاری کیا ہے اوسمین اس تحقیقات کی ایک حد کر دی ہے اوسمین یہ امر خاص لکھا ہے کہ کوئی تحقیقات زبردستی کی نہو صرف دو بات کی تحقیقات کیجاے کہ گیکواڑ نے رزیڈنسی کے ملازمون سے سازش کی یا نہین۔

دوسرے یہ کہ جو اتہام گیکواڑ کی نسبت ہے وہ صحیح ہے یا غلط۔ پس سوا ان دو امرون کی تحقیقات کے اور کسی امر کی تحقیقات نہوگی۔ مین نے ان دونون امرون پر اسواسطے ممبران کمیشن کا خیال رجوع کیا ہے کہ مین جانتا ہون کہ گیکواڑ جھوٹ اور بدذاتی کے ابر مین چھپا ہوا ہے مین بڑودے مین اسواسطے نہین آیا ہون کہ گیکواڑ کی پچھلی کارروائیون

پر عذر کرون نہ اسواسطے آیا ہون کہ جو حرکتین زمانہ گذشتہ مین گیکواڑے کی اونکو رد کرون
اون باتون کو یہان کے باشندے بخوبی جانتے ہونگے لیکن اسبات کا مین یقین کرتا ہون
کہ چند باتین گیکواڑ کی عمر مین ایسی ہوئین جنکی وجہ سے اون کو اور لوگون پر بھروسہ کرنا
پڑا اور خود کارروائی کرنے کا اونکو موقع کم ملا اور نہ ان باتون کا وہ انتظام کرسکے جنکا
انتظام اونکو کرنا چاہیے تھا - مین کہتا ہون کہ یہ بات صرف ہندوستان مین نہین ہے
بلکہ تمام ملکون مین ہے کہ اکثر رئیسون کے پاس خوشامدی اور بدذات نوکر ہوتے ہین وہ
نوکر رئیس کو لوٹنا اور دہوکا دینا چاہتے ہین اور جب اونکو موقع ملتا ہے اپنے ارادے
سے باز نہین آتے اور رئیس ایسے ہی لوگون پر زیادہ اعتبار کرتے ہین -
پس بغیر تامل اور غور کے ایسا خیال نہ کرنا چاہیے کہ اگر رئیس کے نوکرون نے کوئی حرکت
کی تو گویا خود رئیس نے اوسکو کیا - مین اسبارے مین کچھ اور گفتگو نہ کرونگا کیونکہ مجھکو
اور امور مین تقریر کرنا باقی ہے - لیکن جو گفتگو کہ مین کرچکا اوس سے یہ بات ظاہر کرنا منظور
تھا کہ گیکواڑ کے مشیر کس طرح کے ہین - اون لوگون کو جنکے معاملات مین بہت بڑا اختیار
تھا اب اسبات کا ملتجی ہون کہ بپاس انصاف جو صاحبان یوروپ کا مشہور ہے بلاتعصب
میری تقریر سنین - میری غرض پولیٹکل معاملات پر گفتگو کرنے کی نہین ہے کیونکہ حضور ویسرائے
نے جو کچھ کارروائی کی ہے اوسمیں پولیٹکل معاملات کا کچھ ذکر نہین ہے اور حضور موصوف
عام پر ظاہر کرنا چاہتے ہین کہ ہندوستان کی عملداری کا انتظام عزت وآبرو سے ہوسکتا
ہے کہ سرکار برٹش کو اور کسی رئیس سے مخالفت ہو اور ایسے امر کا فیصلہ اس طرح سے ہو
کہ عام تہذیب یافتہ لوگ اوس سے خوش ہون پس حضور موصوف نے اس اجلاس مین
ایسے ایسے لوگون کو مقرر کیا ہے جو نہایت منصف مزاج ہین - یعنے ہندوستانی رئیسون کو
جو اپنے ہمعصر کی عادات سے بخوبی واقف ہین - دربارۂ شہادت دروغ کے ممبران کا
خیال رجوع کرونگا اور اون لوگون کے روبرو ثابت کرونگا کہ جس قدر شہادتین
گذری ہین وہ محض غلط ہین اور لائق اعتبار کے نہین ہین ہندوستانی رئیسون کے
روبرو یہ بات پیش کرونگا کہ اونکو آج ایسے اختیارات دیے ہین اور اونپر راستی اور

انصاف

انصاف کے کرنے کا بھروسہ کیا گیا ہے کہ جو کچھ وہ انصاف کرینگے اوس سے تمام
ہندوستان مین دھوم ہوجاے گی۔ اور اپنے ہموطن لوگون سے مین یہ کہتا ہون کہ مجھکو
آپ لوگون سے ہرطرح کی سوا در انصاف کی امید ہے چونکہ صاحب پریسیڈنٹ باشندہ
انگلستان ہین اسوجہ سے مجھکو نہایت خوشی ہے اور جب وہ باشندۂ انگلستان ہین
تو ہرطرح سے اونکو آزادی حاصل ہے مجھکو توقع ہے کہ حضور پریسیڈنٹ راستی سے ہرگز منہ
نہ موڑینگے اور بجز انصاف کے اور کچھہ اپنے افسر کی طرف سے اونکو خیال نہوگا۔
مین اسبات پر نازان ہون کہ حکام یورپ مین نہایت منصف مزاج ہوتے ہین اور سوا
انصاف کے راستہ کے دوسری طرف نہین جھکتے ہین ایسے ممبرون کے سابقہ ہونے سے مین
اپنے تئین نہایت خوش نصیب سمجھتا ہون گو میری زبان مین اس قدر طاقت نہین ہے
کہ صاحبان کمیشن کے روبرو تقریر کرون مگر اون کے انصاف سے مجھکو بخوبی الیقین ہے
کہ میرے دل کا منشا برآئے گا۔
مائی لارڈ حضور کو یاد ہوگا کہ ابتدا مین شہادت اس امر کی گذری تھی کہ گواہ سکھائے
گئے لیکن بالفعل اسبارے مین گفتگو نہ کرونگا کیونکہ جو الزام گیکواڑ پر عاید کیا گیا ہے
اوسمین گفتگو کرنا منظور نہین ہے۔
گیکواڑ پر جو زہرخورانی کا جرم عاید کیا گیا ہے البتہ اوسکی نسبت مجھکو گفتگو کرنا ضرور ہے۔
مین نے پولیس کی طرف خیال رجوع کیا تھا۔ مین دیکھتا ہون کہ پولیس والونکی نسبت
کوئی قانون نہین ہے اور جو اظہار پولیس مین ہوتے ہین اوسکی نسبت بھی کوئی قاعدہ
نہین ہے قاعدہ عام یہ ہے کہ جو اظہار پولیس کے روبرو ہون جبتک اونکی صداقت دوسرا
شخص نہ کرے وہ شہادت مین تصور نہین کیے جاتے اس لیے اگر کوئی آدمی پولیس کے
روبرو کسی بات کا اقرار کرے تو وہ اعتبار کے لائق نہین ہے جبتک کہ دوسرا شخص اوسکو
تصدیق نہ کرے اسبات کا واضعان قانون کو بڑا خوف ہے کہ گواہون کو پولیس والون
سے بہت بڑی عبرت ہوجاتی ہے۔ ہندوستان کے پولیس والون کو ہرطرح کا اختیار
دیا گیا ہے جو وہ چاہتے ہین کرتے ہین پس ایک قانون ایسا جاری ہونا چاہیے۔

جسمین پولیس کے اختیارات محدود کردیے جائین مین نہین دیکھتا کہ کوئی جج یا مجسٹریٹ پولیس کے اختیارات کو روک سکے ادنے ادنے پولیس کا سپاہی جو چاہتاہے کرتاہے۔ اس مقدمہ مین مین نہین کہہ سکتا ہون کہ کس قدر لوگ حراست مین رہے جنکی نسبت پولیس والے کہتے ہین کہ بنظر تحقیقات مقدمہ کے وہ لوگ حراست مین رکھے گئے ہیں جس صورت مین کہ اونکو ایسے لاانتہا اختیار حاصل ہین تو خواہ مخواہ لوگون کے دلون مین کس قدر عبرت ہوگی ظاہر ہے کہ کوئی شخص اپنے گھر اور اپنے جسم کو اپنا نہین کہہ سکتا جسوقت پولیس والا چاہے گرفتار کرے اور جبتک چاہے اوسکو حراست مین رکھے بظاہر اسکا کوئی علاج نہین ہے کوئی مجسٹریٹ ہمین مداخلت نہین کرسکتاہے مجسٹریٹ کو اختیار نہین دیا گیا کہ ایسی باتون مین مداخلت کرے یا اوس شخص کو کچھ ہرجہ دے جو حراست مین رہا ہو۔

میرے نزدیک شاید یہی قانون ہندوستان کا ہے ہمین شک نہین کہ بڑودے مین ایسی ہی کارروائی ہوتی ہے ہمنے اکثر دیکھاہے کہ پولیس کو جن لوگون کی شہادت دلانا منظور تھی اون کے ساتھہ ایسا ہی کیا خصوص اس مقدمہ مین اونکی کارروائی ظاہر ہے مجھکو پولیس کی کارروائی پر اکثر گفتگو کرنا پڑے گی لیکن ایک بات ممبران کمیشن کے ذہن نشین کرنا چاہتا ہون وہ یہ ہے جس سے بہت بڑی نا انصافی کا احتمال ہے۔ کہ ایک افسر پولیس مقدمے کے قائم کرنے کا مجاز ہے اور مجرم کو سزا ہونے کے واسطے وہ ہرطرح کی کوشش کرتاہے اور نیز ایسے افسر پولیس کو اظہار لینے کا اختیار ہے اور وہ اظہار لائق شہادت کے سمجھے جاتے ہین آدمی کی خاصیت یہ بھی ہے کہ جب کسی امر مین کوشش کرتاہے یا کسی چیز کے پیچھے دوڑکر اوسکو پکڑتاہے اگر وہ چیز اوس کے ہاتھہ نہین آتی ہے تو دہوکھے سے پکڑنا چاہتاہے پولیس کے کانسٹبل بھی آدمی ہین جب اون مین بشریت ہے وہ بھی ایسی ہی کوششین کرتے ہونگے یہ بات درست نہین ہے کہ ایک کاغذ جو ڈیشل کے محکمے کا ایسے لوگون کے سپرد کیا جاے جن کے مزاج مین وہ باتین ہون جنکا مین ذکر اوپر کرچکا ہون جس شخص کے مزاج مین تعصب ہو اوسکو ایسے معاملات نہ سپرد کیے جائین اکثر اظہار جو ہمنے دیکھے اون سے یہ بات ظاہر ہےکہ زبردستی اظہار لیے گئے اور جو اصلی بیان تھا وہ اون

اظہارات مین نہین ہے ہر چند صدہا جھوٹ بولے گئے لیکن جھوٹ کا جھوٹ ہی رہا ان
باتونکی صداقت مین اچھی طرح سے کر سکتا ہون اور میرے بیان سے آپ صاحبون کو
بخوبی معلوم ہو جاے گا کہ میرا بیان صحیح ہے ہر ایک اظہار مین پولیس کی کارروائی معلوم
ہوتی ہے۔ مائی لارڈ۔ اب ایک دوسرا معاملہ پیش کر کے صاحب پریسیڈنٹ کا خیال
رجوع کرتا ہون وہ باتین قانون اور انصاف کے متعلق ہین اکثر لوگ اپنے اپنے
گھرون مین باہم گفتگو کیا کرتے ہین کہ کچھ شک نہین کہ فلان شخص واقعی مجرم ہے پس ایسے ہی
خیالات صاحبان انگریز کی نسبت ہین جو آجکل بڑودے مین مقیم ہین اب اون سے
یہ بات دریافت کرنے کے قابل ہے کہ وہ کسوجہ سے جانتے ہین کہ وہ واقعی مجرم ہے جب
اون سے دریافت کیا جاے گا تو اونکو معلوم ہو جاے گا کہ ہمارا خیال غلط تھا۔
مین نے اکثر دیکھا ہے کہ لوگ اس قسم کے خیالات بیان کرتے ہین گو اونکو اصل حال سے کچھ
واقفیت نہین اکثر مین نے یہ بھی دیکھا ہے کہ خیالی باتون کو واقعی باتین تصور کرتے ہین
اور اون خیالی باتون کو تحقیق نہین کرتے عدالت کے روبرو دیا رہا ایسی باتین پیش
ہوتی ہین جو محض خیالی ہین اور اونکی نسبت دریافت نہین کیا جاتا کہ اونکی اصلیت کیا
ہے اسبات کے لکھنے سے میری غرض اوس بیان سے ہے جو لوگ بیان کرتے ہین کہ ہم
فلان جرم مین فلان شخص کے ساتھ شریک تھے مین جانتا ہون کہ جب لوگ اس طرح کا
بیان کرین تو بخوبی تحقیقات کیجاے خصوص اس مقدمہ مین لوگون کی خیالی شہادت
نہ تسلیم ہو جبتک کہ بخوبی سمجھ نہ لیجاے مین جانتا ہون کہ تمام انگریزی عدالتون مین بلکہ
اون عدالتون مین بھی جہان بموجب قانون سرکار انگریزی کے کارروائی ہوتی ہے
قاعدہ ہے کہ جو شخص اپنے تئین مجرم کا شریک ظاہر کرتا ہے اوسکی شہادت کی سماعت
نہین ہوتی جبتک کہ اوس کے بیان کی بخوبی تصدیق نہو جاے۔ یہ بات نہایت ضرور
اور لائق غور کے ہے۔ اسبارے مین پھر بھی مین گفتگو کرونگا کوئی قانون ایسا نہین
ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے تئین شریک مجرم قرار دے اور بیان کرے تو اوسکے بیان پر جسکی
نسبت مجرم ہونے کا اتہام ہے وہ سزا سے بری نہین رہ سکتا بلکہ اوسکو بھی سزا ہوگی۔

صاحب چیف جسٹس اس بات پر بخوبی غور کرین گے کیونکہ یہ بہت بڑی بات ہے۔ امید ہے کہ میری اس راے سے تمام قانون دان لوگون کی راے متفق ہوگی ۔

لازم نہین ہے کہ جو شخص دوسرے کی نسبت گواہی دیتا ہو اوسکی گواہی مجرم کے روبرو لیجاے مثلاً ایسے معزز گواہ کا دستیاب ہونا جسنے دیکھا ہو کہ راوجی نے کرنیل فیرصاحب کے گلاس مین زہر ڈالا بہت مشکل ہے اگر ایسا کوئی گواہ ملتا تو اوس سے راوجی کی نسبت جرم ثابت ہوتا نہ گیکواڑ کی نسبت میرے نزدیک دمودر پنت کا اظہار کچھ صحیح نہین ہے اور شاید صحیح ہو کہ اوسنے نور الدین سے سنکھیا منگوائی اور نور الدین سے اوسکی صداقت کیجاتی یا اون لوگون سے تصدیق کیجاتی جس سے کہ ہیرے خریدے گئے تو ان باتون سے دمودر پنت کی نسبت جرم ثابت ہوتا نہ گیکواڑ پر آپ شہادت مین اول سے آخر تک دیکھیے کہ کوئی گیکواڑ کی لکھی ہوئی چٹھی ہے۔ نہ کسی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ گیکواڑ خود زہرخورانی مین شریک تھے اور کسی معزز گواہ نے صاف صاف نہین کہا کہ اس زہرخورانی مین گیکواڑ کو کچھ تعلق تھا اسبارے مین مجھکو بہت طول طویل گفتگو کرنا پڑے گی مین کمیشن کے روبرو ثابت کردونگا کہ گواہون کی شہادت اعتبار کے لائق نہین ہے مین کمیشن کے روبرو ایسی تحقیقات نہ پیش کرونگا جسکو ممبران کمیشن سماعت نہ کرین یا اوسکو تقریر منطقی کہین مین وہی تقریر پیش کرونگا جو قانونی اور لائق سماعت ہے لوگون کو مین نے اکثر کہتے ہوے سنا ہے کہ بیرسٹر اور قانون دان صرف زبانی تقریر کرتے ہین اور اکثر لوگ کہتے ہین کہ ایسی گفتگو کرنا چاہیے جو عام کی سمجھ مین آوے نہ ایسی گفتگو کرنا چاہیے جسکو کوئی نہ سمجھ سکے میرا خاص منشا یہ ہے کہ میری بات کو ہر شخص سمجھے بلکہ اس مقدمہ کی نسبت تو خاص حکم یہ ہے کہ بالکل قانونی کارروائی ہو اور اس طرح سے کارروائی کیجاے کہ جس غرض سے کمیشن جمع ہوئی ہے وہ مطلب حاصل ہو اسبارے مین گفتگو کو زیادہ طول دینا نہین چاہتا جس حالت مین کہ ابحکل گیکواڑ مین اوسکو مین بیشتر بیان کرچکا ہون جن لوگون کی وجہ سے اونکی یہ نوبت ہے وہ اس حالت کے ذمہ وار قصور ہونگے یقین ہے کہ ایسے لوگون کی کارروائی سے کمیشن مین

کچھ فرق نہوگا مگر اونکی کارروائی پر صرف اس قدر گفتگو کرونگا جس سے تجویز کمیشن کو مدد ملے۔ اب اس امر پر ممبران کمیشن کا خیال رجوع کرتا ہون کہ جیسے سرکار نے گیکواڑ کی جایداد قرق کرلی ہے اور جسکی نسبت سر لویس پلی صاحب رزیڈنٹ نے کہا تھا کہ تھوڑے عرصے کے بعد واگذاشت کردیجاے گی۔ لیکن ابتک واگذاشت نہین ہوئی اور گیکواڑ بہت تنگدست ہین حتی کہ وہ مقدمہ کی تردید بھی جیسا کہ چاہیے نہین کرسکتے فی الحال وہ نہایت تکلیف کی حالت مین ہین اس قدر اشارہ کمیشن کے غور کرنے کے واسطے کافی ہوگا مگر مین نہایت عاجزی کے ساتھ کمیشن کے روبرو یہ امر پیش کرتا ہون کہ کمیشن اسبات پر بخوبی لحاظ کرے کیونکہ گیکواڑ حلف دروغ آدمیون کے حلقے مین ہین اور ممبران کمیشن کو خیال کرنا چاہیے کہ جب سے کرنیل میڈ صاحب کی کمیشن نے نشست کی تھی اوسوقت سے میرے موکل نے کیسی کارروائی کی اوس کمیشن مین جو کچھ کارروائی ہوتی تھی میرے اور کمیشن کے نزدیک اوسکا دریافت کرنا مناسب نہین ہے کیونکہ وہ تحقیقات ایسے شخص کی ہے (یعنے کرنیل میڈ صاحب) جو نہایت لائق افسر ہین اور اونکا فیصلہ لائق انگشت نمائی کے نہین ہے۔ صاحب موصوف نے حضور ریسراے کو جو کچھ مدد دی وہ بہت عمدہ طور سے دی ہوگی لیکن بعد برخاست اوس کمیشن کے جو گیکواڑ نے کارروائی کی اوسپر خیال کرنا چاہیے اور جب سے کمیشن ختم ہوئی اوسوقت سے دیکھنا چاہیے کہ گیکواڑ کا چال چلن کیسا رہا اور اونھون نے اپنی رعایا کی بہبودی کے واسطے کیا کیا انتظام کیا۔

جب پہلے کمیشن کی نشست ہوئی تھی شاید وہ بھی بوجہ ملازمان گیکواڑ کے کارروائی کی تھی کوئی خاص تعلق گیکواڑ کا اوس سے نتھا اوس کمیشن مین جو کچھ فیصلہ ہوا اچھا ہوا لیکن مین آپ سب صاحبون سے دریافت کرتا ہون کہ جو شخص ایسے بڑے جرم کا مرتکب ہو جسکا اتہام گیکواڑ پر ہے وہ ایسی ہی کارروائی کرے گا جیسی کہ فی الحال گیکواڑ نے کی ہے نہین ہرگز نہین کرے گا گیکواڑ نے کل کارروائی برخلاف اوسکے کین اگر کوئی شخص کسیکی جان کا دشمن ہوتا ہے تو اپنی دشمنی کو ظاہر نہین کرتا ہے کیونکہ اگر ظاہر کرے گا تو سب لوگونکو معلوم ہوجاے گا۔ اگر گیکواڑ کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے کا ارادہ کرتے تو وہ اون سے

نہایت محبت کرتے اور جن کاغذات سے شک پایا جاتا فوراً چاک کرڈالتے اور کوئی بات
ایسی باقی نہ رکھتے جس سے کسی بات کا پتہ لگتا لیکن گیکواڑ نے سب باتین صاف طور سے
کہین اون کے پاس ایک خریطہ حضور ویسراے کا بعد رپورٹ کرنیل میڈ صاحب کے پہونچا
کرنیل میڈ صاحب نے اپنی رپورٹ مین بعد تحقیقات کمال حق کے لکھا تھا کہ گیکواڑ کو کچھ
عرصہ تک اور مہلت دیجاے اور اون سے شرط لیجاے کہ عمدہ انتظام کرین پس
حضور ویسراے نے آخر سنہ ۱۸۷۴ع تک مہلت دی تاکہ گیکواڑ عمدہ انتظام کرین۔

گیکواڑ کو اوس خریطے کے آنے سے اطمینان ہوگیا تھا کہ حضور ممدوح بخوبی انصاف
کرینگے اور عمدہ انتظام کا موقع دینگے پھر گیکواڑ کو کیا غرض تھی کہ نیل ثابت کرنے
اپنی لیاقت عمدہ انتظام کے ایسی حرکت کے مرتکب ہوتے۔ سر لوئیس پیلی صاحب نے اپنے
اظہار مین بیان کیا ہے کہ گیکواڑ ہر ایک میری تقریر کو سنتے تھے اور اوسپر عمل کرتے تھے
اور حضور ویسراے نے جو جو ہدایتین کین اونپر عمل کرنا چاہتے تھے۔

جب سے سر لوئیس پیلی صاحب یہان مقرر ہوے وہ کسیطرح سے گیکواڑ سے ناخوش نہین
ہوے لہذا خیال کیا جاتا ہے کہ اگر کرنیل فیر صاحب بلا سختی کے عمدہ انتظام کرانا چاہتے تو بھی
ممکن تھا۔ کرنیل فیر صاحب سے بڑھ کر کوئی بدتر شخص رزیڈنسی کے عہدے کے واسطے دوسرا
نہوگا اونھون نے نہایت خراب کارروائی کی اور بغیر سوچے سمجھے ہر کام کو کر بیٹھتے تھے گیکواڑ
کو اونکی حرکات کی شکایت کرنے کو بہت بڑا موقع تھا مجھکو ایک شمہ اوسکا جو دریافت ہوا
وہ یہ ہے کہ فیر صاحب ہر وقت وہر لحظہ بھاؤ پونا کر سے باتین کیا کرتے تھے اور اوس سے
بہت بڑی دوستی کا برتاو رکھتے تھے اور یہ شخص گیکواڑ کا دشمن جانی تھا۔ اس صورت مین
گیکواڑ کو کس طرح یقین ہوتا کہ میرے معاملے مین انصاف ہوگا اور مین بھی یہ بات جانتا ہون
کہ ایسی حالت مین گیکواڑ کو یقین ہونے کی وجہ نہتھی گو کرنیل فیر صاحب لکھتے ہین کہ بھاؤ پونا
نہایت معزز اور راست باز آدمی ہے لیکن میری راے اون کے بیان سے بالکل خلاف ہے
مین اوسکو ایک جاسوس سمجھتا ہون وہ ہمیشہ گیکواڑ کے برخلاف باتون کی تلاش رکھتا
تھا گو یہ بات صحیح ہو کہ کرنیل فیر صاحب اوسکو خبرون کے سنانے کے واسطے کچھ روپیہ نہین

دیتے تھے لیکن کرنیل فیر صاحب کا اوسکو منہ لگانا اوسکی جیب روپیون سے بھرنے کیواسطے کافی تھا کیونکہ لوگ جانتے ہونگے کہ یہ شخص صاحب کے کان مین باتین کرتا ہے اور صاحب اوسکی باتون کو سنتے ہین یہ بہت بڑا شخص ہے گیکواڑ جانتے ہونگے کہ ایسے شخص کے ہاتھ مین کرنیل فیر صاحب کی نکیل ہے جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے اور جو باتین کرنیل فیر صاحب میرے برخلاف کرتے ہین اسی شخص کے کہنے سے کرتے ہونگے گیکواڑ نے ہو ۲۔ نومبر کو خریطہ لکھا اوسکی تحریر سے کوئی تعجب کی بات نہین ہے ۔ میران کمیشن کو سب تاریخین یاد ہونگی مگر مین صرف تذکرۃً اونکو بیان کرتا ہون کیونکہ ۲۔ نومبر لائق یادرکھنے کے ہے یہ خریطہ خوب غور و تامل کے بعد لکھا گیا کیونکہ اوسکی عبارت نہایت عمدہ ہے اور اوسمین ایسی دلیلین پیش کی گئی ہین کہ بجز منظوری کے حضور ولیسراے کو اور کوئی چارہ نتھا اوسمین دو تین مقدمون کی نظیرین بھی دی گئی ہین اور کئی مقدمون کا تذکرہ ہے جسمین ناانصافی ہوئی ۔ پس گواہون کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ ادہر یہ خریطہ تیار ہوتا تھا اور دوسری طرف سنکھیا اور ہیرا پیسا جاتا تھا اور ایک بوتل مین اور ایک شیشی مین دوا تیار ہوتی تھی جسکا ذکر بجز الف لیلہ کے اور کہین سنا نہین گیا ۔ ایسی بات کا ذکر اونیسوین صدی مین سنا جانا نہایت تعجب کی بات ہے کہ گیکواڑ پر یہ تہمت ہے کہ وہ بدمعاشون سے ملتے تھے اور اون کو کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے کی ترغیب دیتے تھے اور بیان ہے کہ یہ ترغیب اوسوقت گیکواڑ نے دی تھی جبکہ خریطہ بھیج چکے تھے اور جواب کے منتظر تھے اسکا ذکر مین پھر کرونگا اور اوسوقت مفصل حال بیان کرونگا مجھکو ابھی بہت بڑی بڑی باتون کا ذکر کرنا ہے مین امید کرتا ہون کہ جو مجرم اصلی ہے اوسکا پتہ لگجاے ۔

فی الحال گیکواڑ کے ذمہ جو الزام لگایا گیا ہے وہ کسیطرح سے ثابت نہین ہوتا کہ وہ مرتکب اوسکے ہوے ہون جب حضور ولیسراے کے پاس خریطہ پہونچا تو فوراً گیکواڑ برودہ کو حضور موصوف نے جواب دیا اگر گیکواڑ صاحب رزیڈنٹ کو زہر دیتے تو اونکو کچھ حال دریافت کرنے کی کیا ضرورت تھی اور اگر درحقیقت گیکواڑ نے زہر دیا تو اس تحقیقات کرنے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ اونھون نے ملکہ معظمہ کے قائم مقام کی نسبت ایسی حرکت

کی اور مسٹر کا رنگواس قدر اہتمام کی ضرورت تھی لیکن میرے نزدیک محض غلط ہے کہ زہر دیا گیا کیونکہ جب علانیہ گیکواڑ کو کرنل فیر صاحب ریزیڈنٹ سے اس قدر رنجش تھی کہ اونھون نے صاحب ریزیڈنٹ کی تبدیلی کے واسطے خریطہ بھیجا تھا تو پھر زہر دینے کی کیا حاجت تھی یہ بات بھی غیر ممکن معلوم ہوتی ہے کہ جب گیکواڑ خریطہ روانہ کر چکے تھے تو بغیر انتظار جواب کے زہر دینے اور انصاف ہونے کی کوشش نہ کرتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر مین زہر دونگا تو جو درخواست خریطے مین مین نے کی ہے وہ منظور نہوگی اور وہ یہ بات بھی جانتے تھے کہ اگر اس ریزیڈنٹ کو مین نے مارڈالا تو دوسرا ریزیڈنٹ مقرر ہو جائیگا اور چونکہ اوسکی تبدیلی کے واسطے خریطہ روانہ کیا گیا تو زہر دینے کی کیا ضرورت ہے اور گیکواڑ یہ بھی خوب جانتے تھے کہ اگر مین زہر خورانی مین شریک ہونگا تو بروقت تحقیقات کے مجھکو کیسی مشکلین درپیش ہونگی اور تحقیقات کے بعد بحالت ثبوت اوسکا کیا نتیجہ ہوگا۔

اب گیکواڑ کی کارروائی پر غور کرنا چاہیے کہ جب سر لویس پیلی صاحب نے اون سے کہا کہ تمپر کسیطرح کی نگرانی نہین ہے جو چاہو کرو اور تمھارے انتظام مین کچھہ تعرض نہوگا تحقیقات ہوتی ہے جو خاص مجرم دریافت ہوگا وہ گرفتار کیا جائیگا اوسوقت دموودر پنت اونکا سکتر بھی زیر حراست تھا گو دموودر پنت کیسا ہی آدمی ہو لیکن چالاکی اور زود فہمی مین اوسکے شک نہین وہ ضرور گیکواڑ سے کہتا کہ راوجی اور نرسو گرفتار ہوگئے ہین اور تحقیقات ہو رہی ہے اوسوقت گیکواڑ کے پاس روپیہ تھا اور ہر طرح سے اون کو اختیار تھا۔

اوس زمانے مین اونھون نے ایسی کارروائی نہین کی جیسا کہ کوئی قصوروار آدمی کرتا ہے بلکہ ایسی کارروائی کرتے رہے جیسا کہ کوئی بے قصور شخص کرتا ہے اور یہ بات ظاہر نہین کی گئی کہ نرسو اور راوجی سے اوس زمانے مین مہاراجہ صاحب نے کچھہ باتین کین اور نہ کسی نے یہ بیان کیا کہ مہاراجہ صاحب نے بذریعہ اپنے معتبر آدمیون کے اونکو علیحدہ کر دینا چاہا نہ یہ ظاہر کیا کہ مہاراجہ صاحب نے رشوت دینے کا ارادہ کیا ہو اگرچہ جرم اونکی نسبت صحیح ہے تو وہ اسطرح بیٹھے رہے جیسے کوئی شخص دیدہ و دانستہ سرنگ پر بیٹھا ہے اور اپنے اوڑ جانے کا کچھہ خوف نہین کرتا ہے ہمیشہ وہ سر لویس پیلی صاحب سے ملتے رہے اور اپنی

بہ سبب اسکے انتظام کے واسطے عمدہ کرنے کی کوشش کرتے رہے اور کل کام حسب صلاح چیف صاحب کرانکے جیسا بابت حضور ویسرائے کے کرتے تھے روزمرہ کے کام مین اون کے کچھ فرق نہین آیا جب وہ مسٹر لوئیس پیلی صاحب کی ملاقات کو جاتے تو ہمیشہ وہان نرسو اور راؤجی کو دیکھا کرتے تھے یہ لوگ خفیہ پیادے گیکواڑ کے مشہور مین لیکن گیکواڑ نے اون سے کوئی بات نہین کی اور اس طرح پر ہر ایک کارروائی کرتے ہے جس طرح کہ کوئی بے قصور شخص آزادانہ طور سے کرتا ہے یہ بات مسٹر لوئیس پیلی صاحب کی شہادت سے صاف ظاہر ہے کیونکہ اوسوقت انھون نے گیکواڑ کو تحریر کیا کہ سالم اور یشونت راؤ کو بھیجدو اونھون نے فوراً دونون کو بھیجدیا اوس خط کتابت پر میں ان پیش نظر کرتا ہون۔

مسٹر لوئیس پیلی صاحب نے ظاہر کردیا تھا کہ دو دو شخصون کو کس واسطے بلاتے ہین آپ یہ بات دیکھنا چاہیے کہ گیکواڑ نے اون دونون آدمیون کو بے تامل بھیجدیا اگر درحقیقت زہر دیا تھا تو انکو دونون شخصون کے پکڑے جانے کا خیال ہوتا بلکہ گیکواڑ نے اون سے کہدیا تھا کہ جو کچھ تم سے دریافت کیا جاوے اور اوسکو تم جانتے ہو بیان کردو یہ بات بھی ظاہر ہے کہ سالم اور یشونت راؤ کو کسی شخص نے ترغیب بھی نہ دی تھی اور اسبات پر خیال کرنا چاہیے کہ سرکاری قانون کیا ہے اور افسران پولیس کس تشدد سے تحقیقات کرتے ہین۔ ہرچند لوگون نے بیان کیا کہ گیکواڑ کا ارادہ کرنیل فیر صاحب کے مار ڈالنے کا تھا لیکن عجیب بات ہے کہ اس مقدمے کی تحقیقات مین اونھون نے کسیطرح کی مداخلت نہین کی۔ نہ لوگون کو رشوت دی اور نہ کسیکو کچھ سکھایا کہ فلان بات اس طرح سے کہنا بلکہ سالم اور یشونت راؤ کو بھیجدیا اور خود بھی لکھ بھیجا کہ جو بات میرے لائق ہو اوس کے انجام کے واسطے مین موجود ہون ابتدا سے انتہا تک گیکواڑ کی طرف سے کوئی کارروائی ایسی نہین ہوئی جس سے معلوم ہو کہ اون کے ذمہ کچھ قصور ہے اور کسی امر کو وہ پوشیدہ کرنا چاہتے ہین۔

مائی لارڈ- اب اسبات پر آپکا خیال رجوع ہونا چاہیے امید ہے کہ آپ گیکواڑ پر رحم کرینگے۔ جس زمانے مین کہ مقدمہ کی تحقیقات ہوئی تھی سالم اور یشونت راؤ گیکواڑ کے نوکر

اون کے محکوم تھے اگر اون دونون شخصون کو گیکواڑ کبھی علیحدہ کردیتے تو کچھہ مشکل بات
نتھی سوا اس کے گواہون کے بیان سے ثابت ہوا کہ کچھہ کچھہ روپیہ آیا وغیرہ کو خبرون کے
ملنے کے واسطے اگست اور ستمبر مین دیا گیا جب گیکواڑ خبرون کے ملنے کے واسطے روپیہ
خرچ کرتے تھے تو کیا اون لوگون کو روپیہ نہین دے سکتے تھے جنکو کرنیل فیر صاحب کے
مار ڈالنے کے واسطے آمادہ کیا تھا اون لوگون کو روپیہ کا دیا جانا کسیکے بیان سے ظاہر
نہین ہوا اور شہادت مین ایک عجیب بات یہ ہے کہ نرسو اور راوجی نے کبھی گیکواڑ سے
روپیہ طلب نہین کیا شاید اسواسطے نہ مانگا کہ اگر ہم روپیہ صرف کرینگے تو ہمکو حساب
دینا پڑے گا اور سب سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ اس رئیس نے اپنے تئین صرف پانچ چھہ
آدمیون کے سپرد کردیا اور ہر شخص سے کہتا تھا کہ ایسی تدبیر کرو تاکہ کرنیل فیر صاحب
کو زہر دیا جاے اس صورت مین گیکواڑ نے گویا اپنے ذمے مقدمہ لیا تھا اونکو کیا ضرورت
تھی کہ ہر شخص سے اپنا دلی حال بیان کرتے اس ارادے کے پورا ہونے کے واسطے ایک
شخص کافی تھا پانچ چھہ آدمیون کے جمع کرنے سے کیا غرض تھی یہ بات بالکل خلاف عقل
معلوم ہوتی ہے کہ گیکواڑ نے ایسا کیا ہو نرسو کی شہادت سے ظاہر ہے کہ وہ راوجی کے تا
درمیانی شخص رہا راوجی سے جس قدر جھوٹ بولا اوسنے اونکی صداقت کی جب اوسکو
گیکواڑ کے پاس لاے تھے تو گیکواڑ کو اوس سے کوئی فایدہ نہین ہوا جس قدر کارروائی
کی تو حسب بیان راوجی کے خود راوجی نے کی معلوم ہوتا ہے کہ نرسو خواہ مخواہ جرم مین
شریک ہوتا ہے اور نرسو نہایت کمبخت آدمی معلوم ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ مین اپنی بدنصیبی
سے ایسی ایسی باتون مین پھنس جاتا ہون ہر قدم پر اوسکو پھندے نظر آتے ہین وہ
اپنے قصور کو بڑی ندامت سے ظاہر کرتا ہے یہ شخص اپنے تئین بڑا خدا پرست ظاہر کرتا ہے
یہ مقدمہ اس قدر طول طویل ہے کہ مجھکو خوف ہے کہ کوئی بات چھوٹ نہ جاے لیکن مین
اسبات کا بخوبی خیال رکھونگا امید ہے کہ اگر مجھہ سے کوئی غلطی ہو تو آپ سب صاحب
اوسکو بتا دین۔ بروقت شروع ہونے مقدمے کے جو ایڈوکیٹ جنرل نے اسپیچ کہی تھی
اب اوسپر سب صاحبون کا خیال رجوع کرتا ہون۔ صاحب موصوف کی اسپیچ درحقیقت

نہایت عمدہ اونکا عہدے کی لیاقت کے موافق تھی صاحب موصوف نے اونہین کسی بات پر زیادہ تعصب ظاہر نہین کیا بلکہ نہایت حلم اور استقلال کے ساتھہ کی تھی۔
مجھکو گیکواڑ کی طرف سے اوس اسپیچ مین کوئی شکایت نہین ہے بلکہ جہانتک ممکن تھا صاحب موصوف نے مجھکو مدد دی۔ اب مین مطلب کی طرف متوجہ ہوتا ہون جسوقت کہ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اسپیچ کہی تھی اور درخواست کی تھی کہ ممبران کمیشن گیکواڑ پر جرم قایم کرکے سزا تجویز کرین۔
اونھون نے اپنے نزدیک گیکواڑ پر وجہ جرم قایم کیے تھے لیکن اونھون نے اپنی تمام اسپیچ کی کوئی وجہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دینے کی نہین بیان کی شاید دیدہ ودانستہ اس بات کو اونھون نے بیان نہین کیا پس اب مین بیان کرتا ہون کہ گیکواڑ کو کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے کی کوئی وجہ نتھی شاید ایڈوکیٹ جنرل میرے دوست نے اوسکی وجہ بخوبی دریافت کی ہوگی لیکن جب کچھہ دریافت نہوا اس لیے اونھون نے اپنی اسپیچ مین تذکرہ کیا کہ گیکواڑ نے رزیڈنسی کے ملازمون کو ترغیب دی اونھون نے یہ بیان نہین کیا کہ آیا نرسو اور راوجی سے باہم کیا واسطہ تھا ایڈوکیٹ جنرل نے اپنی اسپیچ مین ایک شخص جسکا نام پیدرو ہے ذکر کیا کہ آیا وغیرہ ملازمون کی ایک صلاح تھی اور پیدرو کی اور صلاح تھی پیدرو کرنیل فیر صاحب کا خانساماں ہے اور ۲۵ برس سے اون کے پاس نوکر تھا پیدرو کے اظہار پر اگر غور کیا جاوے تو اوس کے بیان سے گیکواڑ اوس جرم سے بری ہوتے ہین جو اون کے ذمہ عاید کیا گیا ہے لہذا یہ بات قابل غور ہے کہ ایڈوکیٹ جنرل نے اپنی اس اسپیچ مین پیدرو کی نسبت کس طرح ذکر کیا ہے اونھون نے دیدہ ودانستہ پیدرو کا ذکر اس طرح کیا کہ یہ شخص نہایت عزت دار اور لائق اعتبار کے ہے مین بھی کہتا ہون کہ ان تمام جھوٹی گواہون مین جنھون نے عدالت کے روبرو شہادت دی ہے پیدرو کی شہادت پر کسیطرح کا اعتراض نہین ہوسکتا اگر پیدرو کی گواہی صحیح تصور کیجاوے تو یہ مقدمہ ختم ہوگیا اور جو کچھہ گواہون نے جھوٹی گواہی کا محل کھڑا کیا ہے وہ بالکل گرجاوے گا۔

راوجی جو جھوٹے گواہون کا سرگروہ ہے اوسکی گواہی حرف بحرف مار وکی گئی۔ راوجی اور پیدرو کے بیان مین کس قدر اختلاف ہے۔ پیدرو شاید کرنیل فیر صاحب کا معتبر نوکر تھا اوسکے عزت دار ہونے کے صاحب ایڈوکیٹ جنرل بھی مقر ہین اوسنے کمیشن کے روبرو بیان کیا کہ راوجی نے میری نسبت جو کچھ بیان کیا وہ غلط ہے اور سراسر اوسکی بناوٹ ہے۔

مائی لارڈ۔ میری زبان نہین کہ راوجی کی شہادت کس طرح سے گر گئی پیدرو کی گواہی نے راوجی کی شہادت کو بالکل توڑ دیا اور ایڈوکیٹ جنرل کی قابلیت بھی اوسکو قائم نہین رکھہ سکتی اب یہ بات معلوم ہونا باقی ہے کہ آپ کی راے بھی اس امر مین میری راے سے مطابق ہے یا نہین۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل اپنی طرف سے اس امر مین بخوبی اسپیچ کرین گے اور پیدرو کی شہادت کا اچھی طرح تذکرہ کرین گے۔

میرے نزدیک ایڈوکیٹ جنرل ہزار تقریر کرین گے مگر ممبران کے ذہن نشین کرنا نہایت مشکل ہوگا کہ آیا ممکن ہے کہ پیدرو کی شہادت پر یقین کیا جاوے یا راوجی کی گواہی صحیح سمجھی جاے اور طرفہ ماجرا یہ ہے کہ پیدرو کی شہادت ابتدا آو بمبی کے ایک حبش آف دی پیس اور ڈپٹی کمشنر پولیس مسٹر ایڈگنٹن صاحب نے لی تھی اس لیے پیدرو اور راوجی کی گواہی مین دیکھنا چاہیے کہ کس قدر اختلاف ہے ممکن نہین کہ دونون کی گواہی پر یقین کیا جاے ضرور ہے کہ ایک شخص کی گواہی جھوٹ اور دوسرے کی شہادت صحیح ہو۔ پیدرو کی گواہی مین مجھکو کوئی بات کہنا باقی نہین ہے لیکن راوجی کی گواہی پر مجھکو اعتراض ہے راوجی کی نسبت صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اوسکا معزز ہونا نہین کہا۔ ایڈوکیٹ جنرل نے بروقت شروع ہونے مقدمے کے اپنی اسپیچ مین بیان نہین کیا کہ کرنیل فیر صاحب کو شروع مین زہر دیے جانے کا ارادہ کب ہوا راوجی نے اپنی گواہی مین اول اپنے ارادون کا بخوبی اظہار دیا کہ مجھکو تاریخین یاد نہین ہین مگر کمیشن کے روبرو تاریخین پھر بیان کرونگا لیکن عجیب بات ہے کہ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اسکا تذکرہ نہین کیا شاید اتفاقاً اون سے یہ بات

چھوٹ گئی یا دوست مذکور (صاحب ایڈووکیٹ جنرل) نے یہ سمجھا ہوگا کہ راؤجی کا بیان
اس قدر بے بنیاد ہے کہ کمیشن کے روبرو اوسکا تذکرہ نہ کرینگے اگر صاحب ایڈووکیٹ جنرل
کا یہی خیال تھا تو نہایت درست ہے صاحب موصوف ستمبر کے حلوہ کا ذکر نہین کرتے ہین
اونھون نے صرف ۶- اور ۷- نومبر کے حلوون کا ذکر کیا اور ممبران کمیشن کو یاد ہوگا کہ
راؤجی نے اپنے اظہار مین ۶- اور ۷- نومبر کا ذکر نہین کیا بلکہ اوسنے کہا ہے کہ مین نے ۶-
اور ۷- نومبر کو زہر نہین ڈالا لیکن تاہم کرنیل فیر صاحب کی حالت ایسی ہی ہوگئی جیسا کہ
زہر کھانے سے ہوتی ہے اگر ۶- ۷- نومبر کو زہر دیا گیا تو چکوترے کے شربت مین دیا گیا ہوگا
راؤجی کا بیان ہے کہ جو پوڑیان مجھکو ملی تھین اونکو مین نے ۹- نومبر کو شربت مین ڈالدیا
کچھہ شک نہین کہ اکثر جھوٹ کے بولنے والے اپنی بات کو بھول جاتے ہین اور دروغ گو
آدمی بڑے بھولکڑ ہوتے ہین جب ایڈووکیٹ جنرل نے شروع مین اسپیچ کی تھی اوسمین بیان
تھا کہ راؤجی نے ۶- اور ۷- نومبر کو زہر ڈالا لیکن مین نہین کہہ سکتا کہ راؤجی نے مسٹر سوٹر صاحب
کے روبرو یہ ذکر کیا تھا یا نہین مگر اوسنے کسی نہ کسی افسر کے روبرو ضرور کہا ہوگا لیکن
جب عدالت مین اوسکے اظہار لیے گئے تو اوسنے ۶- اور ۷- نومبر کا کچھہ ذکر نہین کیا بلکہ اوسنے
غلطی سے کہا کہ ۹- نومبر کو سب پوڑیان شربت مین ڈال دین - بعدہ ایڈووکیٹ جنرل نے
ہیم چند فتح چند کا ذکر کیا - اس گواہ کی نسبت بر وقت ذکر کرنے شہادت دمودر پنت کے
بیان کرونگا - ایڈووکیٹ جنرل لکھتے ہین کہ سنکھیا اور ہیرا کوٹ کر سالم کو راؤجی کے
دینے کے واسطے دو مرتبہ دیا گیا لیکن راؤجی صرف ایک پوڑیہ کے دینے کا ذکر کرتا ہے اول اوسکو ستمبر کے
مہینے مین ایک پوڑیہ دی گئی اور دوسری مرتبہ اوسکو دو پوڑیان دی گئین راؤجی نے اوسکے نسبت
کہے اون دونون پوڑیون مین سے ایک سفید اور دوسری مین گلابی رنگ کی کوئی شے تھی گلابی چیز
کی نسبت راؤجی نے اس لیے کہا تھا کہ اوسنے سنا ہوگا کہ گلابی رنگ کے ہیرے ہوتے ہین مگر جب ہیرے اور
سنکھیا ایک جگہہ کوٹے گئے تو پھر گلابی رنگ کس طرح آگیا اور جو پوڑیہ اوسکی پیٹی مین ملی تو اپنی بات
کے صحیح ہونے کیواسطے اوسنے بیان کیا کہ سنکھیا اور ہیرے ملائے نہین گئے راؤجی کی طبیعت عجب
طرح کی ہے اوسنے کرنیل فیر صاحب کو مارنا بھی چاہا تھا اور اوسکو رحم بھی آتا تھا پیٹی کا

تذکرہ بھی مین کل کرون گا اوس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مقدمہ مصنوعی ہے۔
صاحب ایڈوکیٹ جنرل دربارہ تحقیقات پولیس کے کہتے ہین کہ باہم گواہون مین کچھ گفتگو نہین ہوئی تھی اسوجہ سے وہ کہتے ہین کہ گواہون کی شہادت بناوٹ کی نہین ہے لیکن میرے نزدیک یہ سب باتین فضول مین البتہ اس قدر عیب شہادت مین ہے کہ وہ بے بنیاد ہے فی الحقیقت آپسمین گواہون کے گفتگو نہین ہوئی لیکن ان گواہون کو ایک معزز شخص یعنے اکبر علی نے طلب کیا تھا اور بخوبی اون کو سکھا سکھا کر ہر ایک بات کو دریافت کیا اون گواہون نے ۴۸ گھنٹے کے بعد سب حال بیان کر دیا یہ کارروائی اکبر علی کی میری سمجھ مین نہین آئی کہ کس طرح سب لوگون نے یکجین ہو کر یکایک اپنے دلون کا راز اوسنے بیان کر دیا۔ میرے نزدیک یہ سب شہادت بنائی ہوئی ہے اور بناوٹ کو مین ثابت کرونگا اور سب گواہ اسی واسطے یکجا کیے گئے تھے کہ اونکی گواہیان گرہی جائین گجانند کی نسبت بھی اس سے زیادہ اور کچھ نہین کہہ سکتا مجھکو ہر ایک بات مین گجانند یاد آتا ہے اور اگر کوئی شخص کہے کہ گواہون کی گواہی کیسی ہے تو اوسکے جواب مین مین صرف یہی کہہ سکتا ہون (گجانند) یہ گواہ خود نہین جانتے تھے کہ ہم کیا بیان کرتے ہین جیسے کہ اونکی گواہی بنائی گئی اوسیطرح اونکی یاد بھی درست ہوئی تو مین کس طرح شہادت مین تقریر کر سکتا لیکن مین اوپر لکھ چکا ہون کہ جھوٹون کی یاد بہت خراب ہوتی ہے یہ گواہ مختلف بیان کرتے تھے۔
اکبر علی عبد العلی گجانند نے بوجہ خیر خواہی اپنے مالک کے جو کارروائی کی ہے یقین ہے کہ ممبران کمیشن ہرگز اوسپر اعتبار نہ کرینگے اوس کے بعد صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اس طور سے ذکر کیا تھا کہ دامودرپنت۔ راوجی۔ نرسو بڑے بدذات آدمی ہین اور اسوجہ سے اپنے اظہار مین اقرار کیا ہے کہ خطا معاف ہو اور جو جو اونھون نے بدذاتی کی ہے اوس سے درگذر کیجاے مگر نرسو مین مجرم اور بے قصور ہونا دونون باتین پائی جاتی ہین یہ شخص اپنی خطا پر ایسا نادم ہوا کہ کنوئین مین ڈوب مرنا چاہتا تھا اور راوجی نے وہی مثل پوری کی کہ کنوئین مین سچائی ملتی ہے مگر بجاے سچائی کے اوسکو کانسٹبل ملا کیونکہ اوس کے کودنے کے بعد کانسٹبل بھی کنوئین مین کود اتھا۔ بعدہ ایڈوکیٹ جنرل گیکواڑ کا ذکر کرتے ہین جبکہ وہ

۹ - نومبر کو کرنیل فیر صاحب کے پاس آئے تھے اونھون نے بیان کیا کہ کرنیل فیر صاحب کی طبیعت مالش کرتی تھی اور جو حالت زہر کھانے والے کی ہوتی ہے وہی اونکی حالت تھی لیکن ڈاکٹر سیورڈ صاحب سے کو کرنیل فیر صاحب نے نہین سنا کہ تلچھٹ کے امتحان کا کیا نتیجہ ہوا مگر جب کرنیل فیر صاحب کی ملاقات گیکواڑ سے ہوئی تو کرنیل فیر صاحب کو سنکر تعجب ہوا کہ جو حالت اونکی تھی ویسی ہی اکثر لوگون کی شہر مین یہی حالت ہے بلکہ گیکواڑ نے بیان کیا کہ میری طبیعت کی بھی یہی کیفیت ہے حالانکہ کرنیل فیر صاحب نے زہر کا اوسے مطلق ذکر نہین کیا اور سوقت تک کرنیل فیر صاحب کو ملہر راو کی نسبت کچھہ شک نہ تھا یا معلوم نہ ہوگا کہ مجھکو زہر دیا جائے گا اگر دمو ورپنت کا بیان صحیح ہے تو اوسوقت ملہر راو بخوبی جانتے تھے کہ کرنیل فیر صاحب کی کیا کیفیت ہے کیونکہ دموورپنت کہتا ہے کہ ملہر راو نے اوسے مجھسے گفتگو کی تھی جب گیکواڑ نے کرنیل فیر صاحب سے بیان کیا تھا کہ اس قسم کی بیماری شہر مین ہے تو اونکو معلوم نہوگا کہ ڈاکٹری سے معلوم ہوجاتا ہے کہ جو شخص زہر کھاتا ہے اوسکی کیا حالت ہوجاتی ہے کرنیل فیر صاحب نے جو ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو چٹھی لکھی تھی اوسمین اونھون نے لکھا تھا کہ پیٹ مین درد ہے اور سر گھومتا ہے اور منہ مین تانبے کا مزہ ہے اوسکی نسبت ایڈوکیٹ جنرل بیان کرتے ہین کہ گیکواڑ کرنیل فیر صاحب کو یقین کرانا چاہتے ہین کہ اصلی بیماری تھی عارضی نتھی جب مین کرنیل فیر صاحب کی شہادت پر غور کرتا ہون تو مین کہہ سکتا ہون کہ گیکواڑ اوس روز جو کرنیل فیر صاحب کی ملاقات کے واسطے گئے تھے وہ دن اونکی ملاقات کا تھا کوئی نئی بات گیکواڑ نے نہین کی تھی اور نہ گیکواڑ کی باتون سے کچھہ تردد معلوم ہوتا تھا اوس روز معمولی گفتگو ہوئی تھی یہانتک مین نے اپنے دوست ایڈوکیٹ جنرل کی اسپیچ پر گفتگو کی وہ بالکل قیاسات سے بھری ہوئی تھی اب وہ کہتے ہین کہ یہ مقدمہ نرسو اور راوجی دو شخصون کی گواہی پر ہے وہ اسباب کے مقر ہین کہ راوجی اور نرسو نے جرم مین اعانت کی وہ کہتے ہین کہ اس مقدمہ کا فیصلہ رویداد پر ہوگا صاحب موصوف تین طرح سے شہادت کی صداقت کرتے ہین اول یہ کہ گواہ علیحدہ علیحدہ رکھے گئے اس امر کی نسبت پہلے مین بحث کرچکا ہون جس شخص نے نرسو

کی گواہی سنی ہوگی کیا وہ کہہ سکے گا کہ اوسکی گواہی صحیح ہے اوسکی تمام گواہی سے یہ بات
مترشح ہے کہ ایک زمانے مین وہ بدذات تھا لیکن اب اپنے کیے پر پشیمان ہے - دمودر پنت
راؤجی - اور نہ سو کی گواہی کے واسطے بہت کچھ صداقت درکار ہے میرے دوست (صاحب
ایڈوکیٹ جنرل) نے اوسکی صداقت نہین کی اگر بیدرو کی گواہی صحیح ہے تو راؤجی کو دروغ
حلفی مین سزا ہونا چاہیے صرف تین آدمیون کی گواہی پر اس مقدمہ کا دار مدار ہے اور
اونہین تین شخصون کی گواہی سے گیکواڑ کی عزت اور مال و متاع چھن گیا کیا اون لوگون
کی گواہی ایسی ہے کہ جسکی سماعت ہو اور گیکواڑ کو اوسکی گدی اور اوسکی جایداد چھین کر
مفلس کر دیا جاے آپ لوگ جو ممبران کمیشن ہین صرف بطور جوری کے ہین کیا آپ صاحبون
کو یہ مناسب ہے کہ بلا غور و تامل کے گیکواڑ کو پھانسی دے دین محض جھوٹے گواہون کی
گواہی پر ایڈوکیٹ جنرل چاہتے ہین کہ گیکواڑ کو سزا دیجاے ان لوگون کی گواہی بالکل
بے بنیاد ہے سب سے پہلے کرنیل فیر صاحب کی گواہی کا ذکر کرون -

مائی لارڈ - بوجہ تبدیلی موسم کے میری آواز قابو مین نہین ہے کرنیل فیر صاحب اس
عجیب فسانے مین نامور شخص ہین اونکی نسبت ایک لفظ سوا اوس کے جو مجھکو کہنا ضرور ہے
زبان سے نہ کہا تو کیا اور ایسی بات نہ لکھون گا جس سے کرنیل فیر صاحب رنجیدہ خاطر ہون
کرنیل فیر صاحب بے شک معزز اور راستگو نامور اور بہادر شخص ہین لیکن جس عہدے پر
وہ مامور تھے وہ اوس کے لائق نتھے اس عہدے کا کام نہایت نازک تھا گیکواڑ جانتے تھے
کہ اونپر ایک زمانے مین ایسی چشم نمائی ہوئی تہی کہ اونکی آبرو اور کارروائی مین فرق
آگیا تھا اور معلوم ہوا تھا کہ وہ انتظام نہین کر سکتے ہین مجھکو امید ہے کہ یہ باتین کرنیل
فیر صاحب کی نسبت زیادہ سخت نہین ہین - معدا اس کے ایک گورنر بمبئی نے اونکو بری کیا
جو کاغذ کرنیل فیر صاحب کے پاس گیا اور جسکو مین نے عدالت مین پیش کیا اوس سے
کرنیل فیر صاحب کو بدنام کرنا منظور نہین ہے صرف اسواسطے پیش کیا تھا تاکہ ثابت ہو کہ
کرنیل فیر صاحب اوس عہدے کے لائق نتھے جسپر کہ وہ مامور تھے اور گیکواڑ ان باتون کو
خوب جانتے اور سمجھتے تھے کہ جب اونکی شکایت ہوگی فوراً تبدیل کر دیے جاینگے کرنیل

فیر

فیر صاحب نے ایسے لوگون سے ملاقات رکھی جن سے کہ گیکواڑ نہایت ناراض تھے اور وہ لوگ گیکواڑ کے دشمن قاتل تھے مثلاً منجملہ اون کے ایک شخص بھاؤ پونا کر تھا اون لوگون کا بیان ہے کہ اونکو کرنیل فیر صاحب نے کچھہ روپیہ نہین دیا لیکن کرنیل فیر صاحب کی سرپرستی اون کے کما کھانے کے واسطے کافی تھی معلوم ہوتا ہے کہ کرنیل فیر صاحب اون سے ایسا میل جول رکھتے کہ جو کچھہ وہ لوگ کھتے تھے وہی کرنیل فیر صاحب کرتے تھے واللہ اعلم کرنیل فیر صاحب کس طرح کھتے ہین کہ بھاؤ پونا کر معزز شخص ہے مین نہین کہسکتا کہ اونکو کیونکر معلوم ہوا کہ بھاؤ پونا کر راست باز آدمی ہے کیونکہ وہ گیکواڑ کے بالکل خلاف تھا بعدہ کرنیل فیر صاحب کو یہ خیال ہوا کہ جن لوگون پر گیکواڑ ظلم کرتے ہین اون کی نالش سننا چاہیے پس معلوم ہوا کہ صدہا آدمی گیکواڑ کی شکایت کیا کرتے تھے جب ہوا کھانے کو جاتے اوسوقت سے لوگ شکایت شروع کرتے تھے غرض جو شخص گیکواڑ کی شکایت کرتا تھا اوسکو خبر بی کرنیل فیر صاحب سنتے تھے بعض بعض شکایتین محض جھوٹ ہوتی تھین لیکن صاحب موصوف اونکی بھی سماعت کرتے تھے جب لوگون کو معلوم ہوا کہ صاحب موصوف ہر ایک شکایت کو سنتے ہین اور گیکواڑ کی طرف سے وہ رنجیدہ ہین تو لوگون نے جا اور بیجا عرضیان دینا شروع کردین مین اوپر کھہ چکا ہون کہ جب گیکواڑ نے دیکھا کہ کرنیل فیر صاحب کس کس قسم کے لوگون سے ملتے ہین اور ہر وقت اور ہر لحظہ بھاؤ پونا کر سے گفتگو رہتی ہے اور جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ کرنیل فیر صاحب بالکل بھاؤ پونا کر کے قابو مین ہین سمجھے کہ عمدہ انتظام ہونا غیر ممکن ہے اگر ایسا نہوتا تو کوئی مشکل درپیش نہ آتی جس عمدہ انتظام کے واسطے حضور ویسراے نے دو سال کی اونکو مہلت دی تھی اگر کرنیل فیر صاحب ایسا نہ کرتے تو کوئی وقت نہتی لیکن اس حالت مین عمدہ انتظام ہونا غیر ممکن تھا کرنیل فیر صاحب کو بھی گمان تھا کہ مجھکو زہر دیا جاے گا لیکن نہین معلوم کہ کس شخص نے اوسکو یہ پٹی پڑہائی تھی اور کس طرح اونکو ایسا خیال ہوا کہ کرنیل فیر صاحب کو اس قسم کے خیالات تھے اور گیکواڑ کے مزاج مین دوسری طرح کی باتین نہین ظاہر ہے کہ بھاؤ پونا کر بازاری گپ کرنیل فیر صاحب کو آکر سنایا کرتا

اور کرنیل فیر صاحب ہر بات کو یقین کرلیتے تھے ستمبر یا اکتوبر مین فیر صاحب کی ہاتھ پر
پھوڑا نکلا تھا اس مقدمے مین پھوڑے کی نسبت بہت تذکرہ ہے اور بہت کچھ کارروائی
پھوڑے کی نسبت بیان ہوئی ہے اس پھوڑے کی دوا ڈاکٹر صاحب کیا کرتے تھے کرنیل صاحب
اوس زمانے کی شکایت کرتے ہین کہ اکثر مزاج مالش کیا کرتا تھا اور پھوڑے مین شدت
درد ہوتا تھا اور درد کی وجہ یہ معلوم ہوئی کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب پھوڑے پر دوا
گلوڈیم لگایا کرتے تھے اور گلوڈیم کی یہ خاصیت ہے کہ ہر وقت لگانے کے درد ہوتا ہے
ایڈوکیٹ جنرل بیان کرتے ہین کہ راوجی نے چکوترے کے شربت مین کچھ پڑیان ڈال دین
اور بلا کسی شکایت کے کرنیل فیر صاحب اوسکو پی گئے حالانکہ اگر کوئی چکوترے کا خراب شربت
پیے گا تو بیشک شکایت کرے گا لیکن کرنیل فیر صاحب نے چپ چاپ اوسکو پی لیا اور کسیطرح
کی شکایت نہین کی معلوم ہوتا ہے کہ کرنیل فیر صاحب کے مزاج مین نہایت تحمل تھا مین روز
تک اونھون نے شربت نہین پیا اور یہ بات نئی معلوم ہوتی ہے کہ جب کوئی شخص کسی خاص
شے کا عادی ہوتا ہے تو بغیر اوس کے استعمال کے اوسکو چین نہین آتا آپ صاحبون کی رائے
میرے بیان کے مطابق ہوگی کہ کرنیل فیر صاحب نے شربت نہ پینے کی کوئی معقول وجہ بیان
نہین کی جو وجہ وہ بیان کرتے ہین میرے نزدیک وہ کافی نہین ہے اگر راوجی کا بیان
دیکھا جاے تو معلوم ہوگا کہ اوسنے صرف ہیرے کی کنی ڈالی تھی چنانچہ اوسکی نسبت ڈاکٹرون
نے بیان کیا کہ اوس سے کچھ ضرر نہین پہونچتا پس صرف ایسے خیالات کی وجہ سے اونکا سر
گھومنے لگا اور طبیعت مالش کرنے لگی اور جو حال ستمبر اور اکتوبر مین ہوا تھا ویسا ہی حال
ہوگیا راوجی کا بیان ہے کہ ۶۔ اور ۷۔ نومبر کو مین نے سنکھیا نہین ڈالی پھر کس طرح کرنیل
فیر صاحب کی طبیعت بگڑ گئی تاہم کرنیل صاحب خاموش ہو رہے اور کسی سے اونھون نے
شکایت نہین کی۔ ۹۔ نومبر کو اونھون نے شکایت کی اور سنکھیا کے دیے جانے کا شبہہ ہوا
لیکن وہ تین باتین میرے خیال مین نہین آتین منجملہ اون کے ایک یہ ہے کہ کوئی معقول وجہ
کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے کی نہ تھی اسبات کا خیال اور لوگون کے دلون مین بھی
آیا ہوگا ایسے خیالات کی نسبت مین بہت کچھ گفتگو کرونگا مجھکو اسبات کی بھی حیرت ہے

کہ جن لوگون کو سنکھیا مل سکتی تھی وہ کرنیل فیر صاحب کے کمرے مین بھی جا سکتے تھے اور کرنیل فیر صاحب کی کل عادتون سے واقف تھے پھر کسواسطے عمدہ طور سے زہر دیے جانے کا اہتمام نہین ہوا سب سے زیادہ حیرت کی یہ بات ہے کہ عرصہ تک ارادہ ہوتا رہا اور اچھی طرح سے زہر نہ دیا گیا جب شربت مین زہر ملایا گیا تو کرنیل فیر صاحب یہ کہتے ہین کہ تلچھٹ کا رنگ سیاہی مائل بھورا تھا اور گواہون کا بیان ہے سیاہی مائل تھا بلکہ ہلکا بھورا تھا جب تلچھٹ کا امتحان کیا گیا تو جو صورت کرنیل فیر صاحب بیان کرتے ہین اوس سے بالکل برخلاف تھی کرنیل فیر صاحب نے گلاس کو میز پر رکھ دیا تھوڑی دیر کے بعد اونکو شبہہ ہوا اور تلچھٹ کو دیکھا آپ کو یاد ہوگا کہ ڈاکٹر سیوارڈ صاحب نے اوسکی نسبت کیا کہا مین نے اون سے یہان تک سوال کیے کہ وہ ناراض ہو گئے اور کہا کہ تم یہان کیا روز حشر تک رہو گے مین بھی جانتا ہون کہ جو سوالات اون سے مین نے کیے اون سے اونکو حیرت ہوئی ہوگی کیونکہ تلچھٹ ڈاکٹر صاحب نے دیکھا اوسکا رنگ ہلکا بھورا تھا اور وہ جس تلچھٹ کی نسبت کرنیل فیر صاحب بیان کرتے ہین اونکی رنگت سیاہی مائل بھوری تھی یہ بات صحیح ہے کہ رنگ کی نسبت اکثر لوگون کا بیان مختلف ہو جاتا ہے مگر اس قدر اختلاف نہین ہوتا جو کرنیل فیر صاحب اور ڈاکٹر سیوارڈ صاحب نے سنکھیا کی آزمایش کی وہ کچھ خوب نتھی بلکہ جس طرح ڈاکٹر گری صاحب نے امتحان کیا وہ طریقہ بھی عمدہ نتھا یوروپ مین جب اس طرح کا امتحان ہوتا ہے تو ڈاکٹر لوگ سنکھیا کو دیگر اجزا سے علحدہ کر کے اصلی صورت پر دکھا دیتے ہین اور ایسا نہین کرتے کہ دوات کا سا چھلہ بن گیا اور اوسکو کہدیا کہ یہ سنکھیا ہے۔

پسے ہوے ہیرے کی نسبت جو لوگ بیان کرتے ہین وہ بھی محض خیالی باتین ہین جو لوگ کہتے ہین کہ تلچھٹ مین پسا ہوا ہیرا تھا یہ بھی محض بیمعنی ہے ہان کوئی چیز اوسمین چمکتی ہوئی تھی اور اوس سے شیشہ بھی چھل سکتا تھا لیکن اوسکی نسبت پسے ہوے ہیرے کا کہنا بالکل غلط ہے اور اس بات کا ثابت کرنا بھی غیر ممکن ہے اسکی نسبت خیال ہے کہ وہ پسا ہوا ہیرا تھا اگر امید کیجاے کہ از روے ڈاکٹری ہیرے کا ثبوت ہو جاے گا تو یہ امید نہ

بیجا ہے ڈاکٹر لوگ اسکو کبھی ثابت نہین کرتے یقین ہے کہ اس امر کی نسبت جو تحقیقات ہوی ہے ممبران کمیشن اوسپر کسیطرح کا خیال نہ کرین گے البتہ یہ امر کسیقدر ثابت ہوا کہ جو پوڑیہ امتحان کے واسطے بھیجی گئی تھی اوسمین سنکھیا تھا لیکن یہ بات اوسکی نسبت دریافت طلب ہے کہ یہ پوڑیہ وہی تلچھٹ تھا جو کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین سے نکلا اور اس بارے مین کرنیل فیر صاحب نے اظہار دیا ہے کہ جب مین نے تلچھٹ کو دیکھا اوسکے بعد کوئی شخص گلاس کے پاس نہین گیا لیکن کرنیل فیر صاحب کے اس اظہار کو مین تسلیم نہین کرسکتا کیونکہ اگر کوئی شخص گلاس کے پاس جانا چاہتا تو بہت کچھ موقع مل سکتا تھا میری اس تمام گفتگو سے یہ غرض ہے کہ اس مقدمے مین کیسی عجیب شہادت گذری ہے اور اس شہادت کی وجہ سے کیا کیا خیال دل مین گذرتے ہین۔

دوپہر کے بعد دو بجے تھے سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ آج ہفتہ کا دن ہے عدالت کو برخاست کرنا چاہیے اور کہا کہ اگر صاحب پریسیڈنٹ کو منظور ہو تو مین کچھ بیان کرون صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اگر آپ تھک گئے ہین اور دم لینا منظور ہے تو بہتر میری طرف سے زبردستی نہین ہے۔

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ خیر یہ بات میرے ذمہ ہے اور اب مجھکو دم لینا منظور ہے صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ وجہ مذکورہ بالا سے عدالت برخاست کرے گی لیکن جب تھوڑا وقت بھی ضایع ہوتا ہے تو مجھکو افسوس ہوتا ہے۔

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے پریسیڈنٹ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس مقدمے مین بہت سی باتون کی تردید کرچکا ہون اور دوشنبہ کے روز کوشش کرونگا میری طرف سے تردید کا کچھ خلاصہ ہوسکتا ہے یا نہین۔

بعد اس کے عدالت برخاست ہوئی فقط۔

اجلاس روز ہفتدہم

آج ۱۱ بجے ممبران کمیشن جمع ہوے لیکن مہاراجہ سیندھیا بوجہ علالت کے غیر حاضر تھے۔ سر لوئیس پیلی صاحب کمیشن مین موجود تھے اور حضور ملہر راو بھی تمام دن بیٹھے رہے

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا افسوس ہے کہ مہاراجہ سیندھیا بوجہ علالت کے آج نہین آ
سکے سارجنٹ بیلین تائین صاحب اسپیچ کہنے کے واسطے اوٹھے اونہون نے بیان کیا کہ پنج
شنبہ کی اسپیچ مین بیان کیا تھا کہ مین نے دو ایک جگہہ غلطی کی ہے آج مین اوس غلطی
کو درست کرون گا اور وہ غلطیان تاریخون کی تھین جسوقت مین نے اول زہر دینے
کی تاریخ بیان کی تھی وہ اگست یا ستمبر کا مہینا کہا تھا لیکن ایک گواہ نے جسکی شہادت
کسقدر لائق اعتبار کے ہے وہ کہتا ہے کہ زہر دینے کا اول ارادہ پندرہ یا بیس روز
۹ نومبر سے پیشتر کیا گیا تھا دوسری بات یہ ہے کہ اخیر دفعہ جو گیکوار کی طرف سے روپیہ
دینے کا بیان ہوا ہے وہ جولائی کے مہینے مین ہے شنبہ گذشتہ کی اسپیچ مین جولائی کے بعد
کی تاریخ مین نے بیان کی تھی مگر بوقت دیکھنے کاغذات اور اپنے دوستون کے بیان
سے یہ غلطیان معلوم ہوئین ان باتون کا ذکر پیچھے کرون گا کیونکہ مین نے اون تاریخون
کو درست کر لیا ہے۔

مائی لارڈ۔ ایک اور بات یہ ہے جسکا ذکر مینے بلا غور کے کیا تھا گو مجھکو اوسوقت
اوسکا طول طویل بیان کرنا منظور نہ تھا وہ بات گلاس کی تلچھٹ کی بابت ہے اوسکی
نسبت کرنیل فیر صاحب خود بیان کرتے ہین کہ مین نے تھوڑا شربت پی کر رکھ دیا تھا
بروقت دیکھنے گواہی گواہان کے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ یا چھہ مرتبہ زہر دیے جانے کا
ارادہ ہوا اور ایک مرتبہ کرنیل فیر صاحب کو کوئی نہ کوئی امر مانع ہوا اور کسیقدر شربت
کو پی کر چھوڑ دیا۔ کرنیل فیر صاحب کا بیان ہے کہ جب کبھی شربت مین زہر ڈالا گیا
ہمیشہ اوسکا مزہ بدل گیا۔ پس اسیوجہ سے اونہون نے شربت نہین پیا۔

اور اونکا بیان ہے کہ سنکھیا اور پسا ہوا ہیرا شربت مین پڑا تھا اور اون دونون
چیزون مین کسیطرح کا مزہ نہین ہے۔ پس کچھہ شبہہ نہین ہے کہ اگر یہ چیزین شربت مین
ڈالی گئی ہوتین تو ضرور کرنیل صاحب پی جاتے۔ اور مزے مین کچھہ فرق نہوتا اور
گھنٹہ آدہ گھنٹہ کے بعد اوسکی کیفیت معلوم ہوتی کیونکہ ڈاکٹرون کی بھی راے ہے کہ
گھنٹہ آدہ گھنٹہ کے بعد زہر اثر کرتا ہے اسبارے مین شنبہ کے روز مین نے اتفاقاً ذکر

نہین کیا تھا ممبران کمیشن کو یاد رہے کہ جب دمو ورمپنٹ کے اظہار وغیرہ پر گفتگو کرنے سے فراغت ہوگی تو اسس امر پہ بھی مین تقریر کرون گا اب دمو ورمپنٹ کے اظہار سے تردید کرنا شروع کرتا ہون۔

صاف ظاہر ہے کہ دمو ورمپنٹ سے ہر ایک بات کی ابتدا ہے اگر زہر آیا تو اسی شخص کے ذریعے سے آیا یہ بات کہین ظاہر نہین ہوئی کہ کسی اور شخص نے زہر کے منگانے مین کوشش کی ہو اور دوسرے کسی شخص سے زہر دیا ہو صرف اس قدر سراغ ملتا ہے کہ دمو ورمپنٹ نے زہر منگایا سوا اس کے اور کسی شخص پر شبہہ نہین ہوتا لہذا مناسب ہے کہ اسی شخص کی تردید سے ابتدا کیجاسے۔

مائی لارڈ ہو۔ قبل شروع کرنے گفتگو دربارۂ شہادت دمو ورمپنٹ۔ نرسو۔ اور راوجی کے میرے نزدیک اس بات کا کہنا مناسب ہے کہ یہ امر دریافت کیا جاے کہ ابتداً ان لوگون کی شہادت کس طرح لی گئی کیونکہ قاعدہ ہے کہ جس طرح شروع مین گواہ سے برتاو ہوتا ہے ویسی ہی شہادت ہوتی ہے اونکی شہادت ایسے لوگون کے ذریعے سے لی گئی جو خود مقدمہ کو طول دینا چاہتے ہین۔

مین ایسی بات کہنا نہین چاہتا کہ کسی شخص کو مجھسے ضرر پہونچے لیکن مجبور ہو کر چند لوگون کا نام لینا اس مقدمہ مین ضرور سمجھتا ہون مسٹر سوٹر صاحب بڑے لائق افسر ہین اور بمبئی مین اعلےٰ درجہ کے عہدہ دار ہین اون کو بخوبی معلوم ہوگا کہ منجملہ اور افسران پولیس کے گجا نند وٹھل۔ اکبر علی۔ عبد العلی کا ہمراہ لانا کسواسطے مناسب ہوا اور یہ بات بھی اونکو بخوبی معلوم ہوگی کہ ایک بہت بڑے افسر بمبئی نے ان لوگون کی کارروائی پر بہت بڑی چشم نمائی کی تھی گو وہ چشم نمائی صحیح تھی یا غلط لیکن سوٹر صاحب کو اس امر مین شک کرنا چاہیے تھا کہ اس مقدمے مین بھی ویسی ہی کارروائی یہ لوگ نہ کرین کیا بمبئی مین اور کوئی افسر پولیس نتھا جو اونھون نے دوسرے مقام سے ایک افسر پولیس کو طلب کیا اوس کے بلانے کی کوئی وجہ ظاہری نہین معلوم ہوتی سوٹر صاحب کا اس قدر اختیارات دینا اون کو مناسب نتھا جس طرح کہ ان گواہون نے شہادت دی ہے

مین ممبران کمیشن کا خیال اوسپر خاصکر رجوع کرتا ہون کیونکہ اسبات پر تمام لوگون
کا خیال رجوع ہوگا - ان پولیس کے افسرون کو اختیار تھا کہ جس شخص کو جبتک چاہین
حراست مین رکھین اور مسٹر سوٹر صاحب نے جو چاہا اون گواہون کے اظہار لیے -
جس طرح گواہون کے اظہار لیے گئے ہین علیحدہ علیحدہ ہر ایک کا مین ذکر کرونگا
اور یہ بھی ظاہر کرونگا کہ گواہون پر ظلم ہوا ہے اور گواہون نے یہ گواہی دی ہے -
یہ صحیح ہے کہ گواہ لوگ شکنجہ مین نہین کھینچے گئے بلکہ اونکو خوف دلایا گیا ہے اور بعض
گواہون کے چہرے سے خوف زدہ ہونا پایا جاتا تھا وہ لوگ جانتے تھے کہ ہمارے جان
ومال کی خیر نہین ہے اور جبتک کہ ہم حراست مین ہین کوئی صورت ہمارے مفر کی
نہین ہے تاوقتیکہ حسب خواہش پولیس کے ہم نہ بیان کرینگے ہندوستان کے شہرون
مین ایسی بات ہرگز جائز نہ رکھی جاتی مگر اس شہر مین جو ہندوستان سے بالکل علیحدہ
اور قانون سے ناواقف ہے روا رکھی گئی یہان کے لوگ مطلق نہین جانتے کہ اپنی بریت
کے واسطے کیا فکر کرین وہ اپنے تئین نہایت کمزور سمجھتے ہین اور جانتے ہین کہ پولیس کو سب
طرح کی طاقت اور ہمپر قابو ہے - پولیس نے اپنی کامیابی کے واسطے کوئی بات فروگذاشت
نہین کی مین نے خوب غور کرکے اس تقریر کو پیش کیا ہے مجھکو امید ہے کہ جو کچھ مین نے بیان
کیا ہے بخوبی اوسکی صداقت ہوگی اب و مودرینت کے اظہارون کی تردید کرتا ہون -
معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک بات کی ابتدا اسی شخص سے ہے یہ شخص بیان کرتا ہے کہ مجھکو گیکواڑ
نے اس مقدمہ مین خاص ایجنٹ بنایا تھا پس مناسب ہے کہ نہایت احتیاط کے ساتھ اس
شخص کی شہادت منظور کیجاے اور دریافت کیا جاے کہ آیا ایک شخص کی شہادت قابل
اعتبار کے ہے یا نہین جس طرح کہ مین گفتگو کرتا ہون اوسیطرح اور لوگ بھی مجھسے گفتگو کرین
مین نہین چاہتا کہ اس مقدمہ مین کوئی سخت کلمہ میری زبان سے نکلے صرف وہی الفاظ
استعمال مین لاتا ہون جو منصفانہ اور لائق تحریر کے ہین جو باتین میرے دل مین ہین اگر ممبران
کمیشن کے بھی ذہن نشین ہوجائین تو یقین کامل ہے کہ گیکواڑ امن مین رہیگا اور غیر ممکن
ہوگا کہ کسی ملک کے قانون دان لوگ گیکواڑ کے برخلاف مقدمہ کا فیصلہ کرینگے گیکواڑ

کیا کسی ادنی آدمی کا فیصلہ بھی ایسی حالت مین برخلاف نہین ہو سکتا جسطرح کی شہادت گذری ہے اگر وہ تسلیم کیجاے تو افسوس کا مقام ہے کہ وہ اپنا تاج و تخت اپنے ہاتھ سے کھوئے معلوم ہوتا ہے کہ جس روز گیکواڑ نظر بند کیے گئے اوسی روز دموورپنت بھی قید کیا گیا لیکن مجسٹریٹ کے روبرو اوسکو نہین لاے اور نہ اون لوگون سے اوسکا مقابلہ کیا گیا جو اوسپر تہمت رکھتے تھے اس امر کی بخوبی تحقیقات نہین ہوئی ابتداہی سے وہ سپاہیون کے پہرے مین قید کیا گیا سترہ روز تک وہ قید رہا اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ سپاہیون کا پہرہ ہونا کوئی خوف کا مقام نہین ہے لیکن یہ بات لائق لحاظ کے ہے کہ اوس کے دل مین کیا کیا خیالات گذرے ہون گے اور روز بروز اوسکی طبیعت کیسی دگرگون ہوتی گئی ہوگی۔

مین اس طرح قید کرنا بھی ایک طرح کا تشدد سمجھتا ہون اس شخص نے بیان کیا کہ مینے یہ بیان اسواسطے کیا کہ قید سے رہائی پاؤن اور جو کچھ کہ اوسنے بیان کیا اوسکی نسبت صحیح ہونیکا احتمال نہین ہے یہ بات اوسنے سچ اور صحیح بیان کی ہے۔ اوسنے یہ بھی بیان کیا کہ بعدہ مین پولیس گارد کے سپرد ہوا اوسوقت اوسکو راوجی اور نرسو کی شہادت سے اطلاع ہوئی۔ وہ خود اقرار کرتا ہے کہ اگر وہ انکار بھی کرتا تو یہ انکار اوسکا لائق اعتبار کے نتھا اور اوسکو معلوم ہوا تھا کہ گیکواڑ پر کیا جرم ہے یعنے اوسکو معلوم ہوا تھا کہ زہر خورانی کا جرم ہے جسمین سنکھیا اور پسے ہوے ہیرے کا ذکر ہے ہوا اس کے ایک شیشی کا بھی ذکر ہے یہی شخص کہتا ہے کہ مین نے شیشی دی تھی اور کہتا ہے کہ شیشی کے دینے کے بعد معلوم ہوا تھا کہ شیشی مین کیا ہے یہ اظہار اوسنے خوب حفظ کر رکھے تھے ان باتون پر ممبران کمیشن کو بخوبی غور کرنا ضرور ہے اس گواہ کی حالت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ اگر تم گیکواڑ کو قید کراوو تو تم بری ہو جاؤ اور اگر گیکواڑ بری ہو جاینگے تو تم قید ہو جاوگے۔ پولیس نے شاید یہ بھی سکھادیا ہوگا کہ قید ہونا اور رہا ہونا خود تمھارے اختیار مین ہے اگر گیکواڑ قید ہوے تو تم رہا کردیے جاوگے اور تھوڑی جاگیر بھی تمکو ملیگی واللہ اعلم ایسی دروغ حلفی سے آیندہ کو کیا نتیجہ ہوا اگر ایسے جھوٹون کو سزا نہین دیجاتی ہے

تو میرے نزدیک کسی مجرم کو سزا نہین ہوتی مین نہین جانتا کہ سزا کیا چیز ہے جو دروغ حلفی
اور اقدام قتل مین دیجاتی ہے مین نے کبھی کسی مقدمے مین نہین دیکھا کہ ایسی اپنی صاف
شہادت کسی شخص نے دی ہو اور اس شخص کو اپنے جھوٹ بولنے کا مطلق خیال نہین ہوا
اس دنیا مین بہت عجایب غرایب باتین ہین منجملہ اون کے ایک اس شخص کی بھی شہادت
ہے سب گواہون مین یہ شخص چالاک ہے مگر جب وہ گواہی دیتا تھا اور گیکواڑ کا مقابلہ
کرایا گیا تھا تو اس کے چہرے سے شرمندگی اور پشیمانی کے آثار ظاہر تھے اور صاف معلوم ہوتا
تھا کہ یہ شخص دروغ حلفی کرتا ہے اور اوسکی حلف دروغی مین ثابت بھی کر دونگا۔
اس شخص نے نہ صرف اپنی شہادت بنائی ہے بلکہ اورون کی گواہی بھی گڑھی ہے۔
خصوص ہیم چند کی۔ اس مقدمے مین ظاہر کرونگا کہ پولیس نے نہایت بیباکی کے ساتھ
اس مقدمے مین مداخلت کی ہے۔

مجھکو ہیم چند کی شہادت مین خاص گفتگو کرنا ہے اور خصوص اوس موقع پر جبکہ اوسکے اظہار
مین سوالات کیے گئے تو کس قدر اوسکا بیان مختلف ہو گیا مین ظاہر کرونگا کہ اس شخص کے
اظہار مین پولیس نے زیادہ کارستانی کی ہے چونکہ دمودرپنت حضور ملہار راو کا پرائیوٹ سکرٹری
تھا اس لیے وہ ہر طرح سے معتمد ہوگا جو کچھہ حال وہ بیان کرتا ہے وہ
بالکل غلط ہے وہ کہتا ہے کہ حسابات غلط ہین اوسکو بڑا خوف تھا کہ کرنیل فیر صاحب حساب
کی کتابین منگوا کر نہ دیکھین اس لیے جابجا اوسنے سیاہی ڈلوادی اگر گیکواڑ پر جرم نہ قرار
دیا جاتا تو اوس شخص کو ضرور سزا ہوگی کہ اوسنے حسابات کو مشکوک کیا اور اس بات کو
اوس سے کوئی عدالت تسلیم نہ کرتی کہ گیکواڑ کے فایدے کے واسطے مین نے ایسا کیا ہے کیونکہ
یہ بات عقل قبول نہین کرتی کہ اول حساب لکھا جاے اور پھر وہ مشکوک کر دیا جاے اگر اس
شخص پر تغلب کا جرم قایم کیا جاتا تو اوسکو کوئی عذر نہین ہو سکتا تھا اوس کے پاس
بجز زبانی عذر کے کہ مین نے گیکواڑ کے حکم سے کتابون کو مشکوک کیا اور کوئی ثبوت نہین ہے
لہذا اوسکا بیان لایق اعتبار کے نہین۔ اگر کوئی پرچہ تحریری گیکواڑ کے ہاتھہ کا وہ پیش
کرتا تو البتہ اوس کے بیان کا اعتبار ہو سکتا تھا ہرگز یقین نہین کہ بغیر حکم تحریری گیکواڑ کے

وہ کتابون کو غلط کرسکتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دمودر پنت نے خاص اپنے فایدے
کے واسطے کتابون کو غلط کیا گیکواڑ کا کوئی حکم نتھا یہ شخص کہتا ہے کہ مین ۸ بجے صبح سے
رات کے دس بجے تک گیکواڑ کے محلون مین رہتا تھا اور صرف کھانا کھانے کے واسطے
اپنے گھر کو آتا تھا اگر گیکواڑ اس شخص کو اپنا شریک کرنا چاہتے تو ہر وقت اوس سے
صلاح کرتے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس سے کبھی کسی بات مین مشورہ نہین کیا گیا اگر یہ بات
صحیح ہے کہ گیکواڑ اپنے نوکرون سے صلاح کیا کرتے تھے اور جس جرم کا کہ اونپر اتہام ہے
اگر عمل کرنا چاہتے تو اس معاملے کو اپنے نوکرون کے سپرد کردیتے اور خود کسی سے گفتگو
نہ کرتے یہ ضرور نتھا کہ وہ ہر شخص سے اپنے مواجھہ مین گفتگو کرے تا کہ اون مین سے کوئی نوکر
اون کے برخلاف ہوجاتا تو برخلاف ان کے گواہی دیتا ہمارے نزدیک گیکواڑ نے ہرگز
ایسا نہین کیا اور چونکہ دمودر پنت اونکا پرایوٹ سکرٹری اور حسب بیان اوس کے گیکواڑ
کا وہ مشورہ کار تھا لازم تھا کہ یہ کام اسی شخص کے سپرد کرین۔

اس مقدمہ مین عجیب بات یہ ہے کہ گیکواڑ چاہتے تھے کہ جس قدر زیادہ آدمیون سے اس
بری صلاح مین گفتگو کرین اوسی قدر بہتر ہے بلکہ ظاہر کیا گیا ہے کہ گیکواڑ نے کیسے کیسے
لوگون سے ملاقات کی اون ممبران کمیشن کا مین خیال رجوع کرون جو ہندوستانی ہین
اور ایسے معاملات کو بخوبی سمجھتے ہین کہ اونکی راے دربارہ ملاقات گیکواڑ کے اور لوگون
کے ساتھ کیا ہے ممبران موصوف سے اس امر کا مستدعی ہون گا کہ بوجہ واقفیت حالات
ہندوستان کے ایک منصفانہ راے دین اگر انصاف کے ساتھ راے دین گے تو گیکواڑ کو
بہت بڑی مدد پہونچے گی اگر ممبران کمیشن صفحہ ۱۱۲ کتاب کو دیکھین گے تو عجیب کیفیت معلوم
ہوگی یعنے اوسمین گیکواڑ کا حکم فوجدار کے نام سنکھیا کے واسطے درج ہے دمودر پنت کا بیان
ہے کہ گیکواڑ نے حکم دیا تھا کہ خارش کے واسطے سنکھیا منگائی جاے چنانچہ اوسنے فوجدار کو
چٹھی لکھی مگر سنکھیا میسر نہ آئی اگر ممبران کمیشن تھوڑا سا غور کرین گے تو یہ بات محض لغو معلوم
ہوگی اگر وہ چاہتے تو فوراً سنکھیا آسکتی تھی جب فوجدار کی شہادت عدالت مین لی گئی
تو اوسنے بیان کیا کہ دمودر پنت کی چٹھی سب طرح سے صحیح ہے معلوم نہین کہ کس وجہ سے

سنکھیا نہین ملی پس دمودر پنت کا یہ بیان صاف غلط قرار پاتا ہے دوسری مرتبہ جب
چٹھی بھیجی گئی تو دمودر پنت کا بیان ہے کہ گیکواڑ نے دستخط کیے لیکن ہرگز خیال مین نہین
آتا کہ اونھون نے دستخط کیے ہون جب لوگون نے دریافت کیا کہ سنکھیا کسواسطے منگائی
جاتی ہے تو دمودر پنت کا بیان ہے کہ مین نے کہہ دیا کہ صاحب رزیڈنٹ کو زہر دینے کے
واسطے منگائی جاتی ہے۔ مین دمودر پنت کے اظہار کو خیال کرتا ہون کہ پولیس کا سکھایا
ہوا ہے اون لوگون نے اوس سے کہہ دیا ہوگا کہ اگر تم گیکواڑ پر جرم ثابت کروگے تو
تمھارے حق مین بہتر ہوگا اس سبب اپنے فایدے کے واسطے اوسنے یہ تمام گواہی دی ہے
اگر درحقیقت منگائی گئی تو اوسنے اپنے کسی خاص کام کے واسطے منگائی ہوگی دمودر پنت
کی حالت اسوقت دیکھنا چاہیے کیونکہ کرنیل فیر صاحب ہمیشہ تحقیقات کرتے تھے کہ گیکواڑ کے
محلون مین کیا کارروائی ہوتی ہے وہ جانتا تھا کہ اگر کرنیل فیر صاحب میری کتابین
منگوا کر دیکھین گے تو مجھپر بڑی خرابی پڑے گی یہ شخص کسیقدر بدنام بھی تھا گیکواڑ اوسکو
رزیڈنسی بھی نہ لیجانے دیتے تھے اوسکو ہمیشہ تشویش رہا کرتی تھی پس آیندہ کو اسبات پر غور
کرنا مناسب ہوگا کہ آیا دمودر پنت کا بیان بنایا ہوا ہے یا اوسنے بذات خود کرنیل فیر صاحب
کو مارڈالنا چاہا تھا بعض امور کمیشن کے روبرو نہین آئے ہین اونکی نسبت کمیشن کا خیال
رجوع کرونگا بعض معاملات اس قسم کے ہین کہ اونپر نہایت درجہ کا غور کمیشن کو کرنا ہوگا
اور اگر بخوبی غور کیا جائے گا تو کمیشن کو بھی شک واقع ہوجائے گا اور جو حال اصلی ہے
وہ ظاہر ہوجائے گا۔ اگر دمودر پنت نے سنکھیا منگائی تھی تو اپنی ضرورت سے منگائی
ہوگی اور اگر فوجدار سے سنکھیا نہین منگوائی تو کسیوجہ سے اوسنے حکم لکھا لیا ہوگا اگر گیکواڑ
خود سنکھیا منگانا چاہتے تو ضرور اپنے حکم پر دستخط کرتے اور تعجب ہے کہ گیکواڑ کو کہین سنکھیا
میسر نہین آئی تھی جب دمودر پنت نے گیکواڑ سے کہا کہ سنکھیا نہین ملتا ہے تو گیکواڑ ضرور
تاکید کرکے منگاتے اگر گیکواڑ خود سنکھیا منگاتے تو تحریری حکم کو کبھی دفتر مین نرہنے دیتے
کیونکہ اونکو خیال ہوتا کہ جب کبھی اس مقدمہ کی تحقیقات ہوگی تو یہ کاغذ بطور شہادت کے
ہوجائے گا اونکو اسبات کے لکھنے کی کیا ضرورت تھی کہ اگر سنکھیا نہین ملتا ہے تو

نور الدین بوہرے کے پاس سے منگا لو۔ نور الدین کے بیان سے ایک اور کارروائی
پولیس کی ظاہر ہوتی ہے کیونکہ نور الدین نے ایک زمانے مین گیکواڑ پر نالش کی تھی یعنے
بلا وجہ گیکواڑ نے اوسکو بید زن سے پٹوایا تھا اور پانچ ہزار روپیہ جرمانہ کا لیا ظاہر ہے
کہ یہ شخص گیکواڑ کا دشمن قاتل ہوگا دمودر پنت نے اپنے بیان کی صداقت کے واسطے اوس
شخص کو خوب منتخب کر کے پیش کیا کیونکہ اوسکو یقین ہوگا کہ نور الدین خوشی سے بیان
کرے کہ مین نے سنکھیا دی ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ نور الدین بوہرہ منصف مزاج آدمی
ہے اوسنے ایسا بیان نہین کیا کہ اس لیے کئی مہینے سے یہ شخص قید ہے۔
اکبر علی کا بیان ہے کہ کسی بات کے ظاہر نہ کرنے سے یہ شخص قید ہے پولیس کے لوگون سے
جہانتک ہو سکا اس شخص پر تشدد کیا گیا نور الدین گیکواڑ کا دشمن کیون نہو مگر اس مقدمہ
مین اوسنے سچ سچ بیان کر دیا اور اوسنے ہر طرح سے سختی اوٹھائی لیکن ایک بے گناہ
آدمی کو ماخوذ نہین کرایا عجیب بات یہ ہے کہ سوٹر صاحب کے روبرو اول اول کوئی
اظہار نہین لیا گیا جب پولیس نے گواہون کو خوب تعلیم کر دیا اوسوقت سوٹر صاحب
کے روبرو گواہی لی گئی کوئی شہادت ایسی نہین گذری کہ دمودر پنت نے سنکھیا منگائی
ہوگی خود دمودر پنت کا بیان ہے کہ مین نے سنکھیا کو منگوایا وہ نور الدین سے سنکھیا
کا منگوانا کہتا ہے لیکن میرے نزدیک اوسکا یہ بیان بالکل جھوٹ ہے اگر درحقیقت اوسنے
سنکھیا منگائی تھی تو کسی اور شخص سے منگائی ہوگی نہ نور الدین سے لیکن دمودر پنت
اوسی کے پاس سے سنکھیا کا منگوانا ظاہر کرتا ہی سنکھیا جسکی نسبت اس قدر گفتگو
ہوئی بیان ہے کہ کرنیل فیر صاحب کے شربت مین ڈالی گئی اور کئی بوہرون کی نسبت بھی
سنکھیا کے خریدنے کا بیان ہے اور اونکی کتابین پولیس کے پاس موجود ہین جس طرح کی
کارروائی کرنا چاہیے وہ کر سکتے تھے اس کے بعد حکیم کی دوا کا اظہار ہے دمودر پنت
کا بیان ہے کہ جس زمانے مین صاحب ریذیڈنٹ کے ماتھے مین پھوڑا اتھا تو بڑے حکیم کے
چھوٹے بھائی ایک شیشی مین دوا بنا کر لائے مگر زیادہ آدمیون کے ہونے سے اونہون نے
یہ شیشی ندی یا کچھ انعام کے خواستگار ہون گے دمودر پنت کہتا ہے کہ قبل اس کے مہاراجہ ۴۰

نے مجھسے کہا تھا کہ کچھ مکھیان ایسی جمع کرے جن سے آبلہ پڑ جاتا ہے بڑے حکیم کے بھائی کے پاس فوجدار کے ذریعے سے بھیجدو مین نے نراین راو گنکرسے کہا کہ فلان قسم کی مکھیان جمع کرکے حکیمصاحب کے پاس لے جاو۔

دوسرے روز مہاراجہ صاحب نے میرے روبرو ہریبا سے کہا کہ حکیمصاحب کو دوا بنانے کے لیے کالے سانپون کی ضرورت ہے چنانچہ ہریبا نے سپیرون کو بلایا اور کچھ سانپ اور مکھیان حکیمصاحب کے پسند کرنے کے واسطے بھیجی گئین جب حکیمصاحب نے سانپ اور مکھیون کو پسند کرکے رکھ لیا اوسوقت مہاراجہ صاحب نے کہا کہ حکیمصاحب کو کالے گھوڑے کا پیشاب چاہیے ہے چنانچہ باباجی کو جو خاص گھوڑون کے کامدار ہین حکم دیا کہ کالے گھوڑے کا پیشاب حکیمصاحب کے پاس بھجوادو یہ بیان سنکر بڑا تعجب ہوتا ہے۔

اس ملک کے آدمیون سے مین واقف نہین ہون یہ بیان بطور قصے کے معلوم ہوتا ہے مین اسبارے مین اپنی کوئی راے نظاہر کرونگا جو لوگ یہان کے باشندے ہین اون کی راے اس امر کی نسبت بہت مناسب ہوگی معلوم ہوتا ہے کہ صاحب ایڈوکیٹ جنرل جو میرے ایک لائق دوست ہین اون کو اس قسم کے اظہار سے کسیقدر شرمندگی ہوگی کیونکہ اونھون نے یہ سب باتین دموورنپت کی زبان سے سنین اور اونھون نے کسی اور طرح سے صداقت نہین کی مین جانتا تھا کہ وہ سپیرون کو بلاکر دریافت کرینگے کہ کس طرح سانپون کا زہر نکالا جاتا ہے اور آبلہ والی مکھیون کا کیونکر استعمال کیا جاتا ہے اور اون لوگون کو بھی بلاینگے جو ان چیزون کے جمع کرنے اور پہونچانے کے واسطے مقرر ہوے تھے لیکن صاحب موصوف نے ان عقلمندون کو عدالت مین طلب نہین کیا اور روی شہادت کے معلوم ہوا کہ کسی سفید شے سے ان سب چیزون کا عرق نکال کر ملایا گیا اور حسب بیان دموورنپت کے اس طرح اوسکا استعمال کیا گیا۔

مہاراجہ صاحب نے ناناکنولکر سے کہا کہ تھوڑی دوا اس شیشی کی لاو چنانچہ دو تین روز کے بعد گجابا شیشی کو لے کر جسکو حکیمصاحب نے بھیجا تھا گیکواڑ کا بھیجا ہوا آیا مین نے اوسمین سے تھوڑی دوا نکال کر اور دوسرے ایک شیشی مین کرکے سالم کو دی اور

اور لکھہ دیا کہ کرنیل فیر صاحب کے دینے کے واسطے یہ زہر ہے اس مقدمہ مین یہ حال عجیب ہے اب مین کل گفتگو اول سے اس معاملے مین کہتا ہون۔

دموودرپنت نے بیان کیا ہے کہ جو شیشی میرے پاس آئی تھی وہ ایک اونگلی کے برابر لمبی تھی اور دوسری شیشی مین جو اونہون نے دوا دی وہ آدہی اونگلی کے برابر تھی اور وہ چھوٹی شیشی عطر کی تھی۔ حالانکہ عطر کی شیشی ایسی ہوتی ہے کہ عطر کم آتا ہے اور دیکھنے مین بڑی ہوتی ہے خیال کرنا چاہیئے کہ جب دموودرپنت نے اوسمین دوا ڈالی ہوگی تو بہت کم دوا آئی ہوگی اور وہ شیشی سالم کو راوجی کے پاس پہونچانے کو دیدی اور جو کیفیت اس شیشی کی دوا کی ہوگی وہ سب کو معلوم ہے۔

بیان ہے کہ پسا ہوا ہیرا بطور زہر کے استعمال کیا گیا مین نے بڑی بڑی کتابون مین دیکھا مگر مجھکو کہین سے ثابت نہوا کہ ہیرا بھی ایک زہر ہے۔ شاید یہان کے لوگون کو اوس کے زہر ہونے پر یقین ہوگا اور بیان ہے کہ ہیرے اسواسطے دیئے گئے تھے کہ کرنیل فیر صاحب کے شربت مین کوٹ کر ڈالے جائین لیکن جوہری کہتے ہین کہ ہمنے تمام عمر مین کٹا ہوا ہیرا کبھی نہین دیکھا اور اسیطرح دو تین گواہ اور بھی بیان کرتے ہین ظاہر ہے کہ ایسی قیمتی چیز ایسے کام کے واسطے کیون کوٹی جاتی۔ بجز ڈاکٹر شیورس صاحب کی کتاب کے اور کہین ہیرے کا زہر ہونا نہین لکھا اونکا بیان ہے کہ ہندوستان والے کہتے ہین کہ ہیرا کھانے سے آدمی مرجاتا ہے میرے نزدیک یہی خیال ہندوستانیون کو آبلہ والی مکھیون اور سانپ کے عرق کا ہے معلوم ہوا کہ دموودرپنت نے کبھی پسا ہوا ہیرا کسی کو نہین دیا اوسکی نسبت دموودرپنت کا بیان ہے کہ یہ ہیرے ناناجی وٹھل کی معرفت منگائے گئے مین نے پوڑیہ کو نہین کھولا اور بغیر کھولے لے کے وہ کہتا ہے کہ مجھسے ناناجی نے کہا تھا کہ اسمین نہین باشنہ پسا ہوا ہیرا ہے اور تو ماشے ہیرے ہین بعد اس کے بیان ہے کہ مین نے یہ ہیرے یشونت راو کو دیدیے اور اوس سے کہہ دیا کہ کرنیل فیر صاحب کے شربت مین ڈالدینا لیکن اوسکا یہی بیان ہے کہ مین نے اوسوقت کہہ دیا تھا کہ یہ بات کچھ خوب نہین ہے واہ کیا دردمندی ہے کہ زہر دینا اور یہ بھی کہنا کہ یہ بات اچھی نہین ہے مگر اس مقام پر یشونت راو اور دموودرپنت

کی شہادت مین اختلاف ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یشونت راؤ نے کوئی پوڑیہ نہین
پائی یشونت راؤ بیان کرتا ہے کہ مجھکو ایک پاکٹ ملی تھی اور کہا تھا کہ اس کے تین حصے
کیے جاوین - اب مین اس امر مین تقریر کرتا ہون کہ گیکواڑ پر جو سنکھیا کے دینے کا اتہام
ہوا ہے وہ محض غلط ہے - مین صاحبان کمیشن سے دریافت کرتا ہون کہ اگر گیکوار کو
ہیرون کا کتوانا منظور ہوتا تو اس قدر آدمیون سے گفتگو کرنے کی کیا ضرورت تھی -
اور گیکواڑ کو اوس شخص سے کیا حاجت کہنے کی تھی [illegible] ہیرے خریدے تھے کہ تم اپنی
کتاب کو مشکوک کردو اور ایسے شک کے ڈالنے کی [illegible] ضرورت تھی کیونکہ اوس زمانہ مین
گیکواڑ کے پاس چھوٹے چھوٹے ہیرے موجود تھے جو [illegible] درمیان پڑے جاتے
تھے اونکو تڑوا لیتے تمام عمر وہ ہیرے خریدا کیے اور ہزار دو ہزار روپیہ کا ہیرا اون کے
پاس موجود ہوگا اس قدر طول دینے سے کیا مطلب تھا اور سنکھیا کے منگانے مین جو اسقدر
طوالت ہوئی یہ بھی محض افترا ہے صدہا جھوٹ ملا کر ایک جھوٹ بات کو ثابت کرنا چاہا
ہر چند یہ سب کارروائی ہوئی مگر کوئی گواہ اوسکی صداقت نہین کرتا دمودر پنت نہایت
چالاک آدمی ہے اوسنے خوب سوچ کر بیان کیا کہ ایسی گفتگو دوسرے شخص کے آگے کیون
کرتے اس سب کارروائی کا بیان صرف دمودر پنت کے اظہار سے ہے جوہریون کی نسبت
بیان ہوا ہے کہ اون سے ہیرے لیے گئے اور اونکو رخصت کردیا یہ بات ظاہر نہین کی
کہ جوہریون سے اور گیکواڑ سے کچھ گفتگو ہوئی ہو نہ جوہریون کے اظہار سے معلوم ہوا کہ گیکواڑ سے
اور اون سے کچھ باتین ہوئین پس کسیطرح سے ثابت نہین ہوتا کہ گیکواڑ اس خرید فروخت
مین شریک تھے -

مائی لارڈ - دمودر پنت کے اظہار کی نسبت مین نے اپنا بیان ختم کیا اب اوس بیان کی
نسبت دمودر پنت سے گفتگو کرتا ہون جو وہ کہتا ہے کہ دربارہ دیے جانے زہر کرنیل فیر صاحب
کے مجھسے اور گیکوار سے باتین ہوئین اوسکا یہ بیان محض غلط ہے اور کسیطرح سے اوسکی تصدیق
نہین ہوتی اور جب دمودر پنت کے اس بیان کی تصدیق نہین ہوئی تو گیکواڑ صاف انکار کرسکتے ہین کہ کبھی
ایسی باتین مجھسے نہین ہوئین ممبران کمیشن کا خیال اسبات پر رجوع کرتا ہون کہ دمودر پنت کی شہادت اول سے آخر تک

کیسی ہے اوسکو گیکواڑ کی مطلق پتہ نہین ہے مگر ہر طرح سے وہ اپنی براوت کرتا ہے اور
گیکواڑ پر جرم ثابت کرتا ہے لیکن میرے نزدیک اوس کے اظہار خود اوسی کے بیان سے
غلط ٹھہرتے ہین ہر ایک کاغذ گیکواڑ کا ضبط کر لیا گیا دمودر پنت کے اظہار سے خود ثابت
ہے کہ کوئی کاغذ چاک نہین ہوا اور کوئی کاغذ اس طرح کا نہین ملا جس سے خود گیکواڑ
ماخوذ ہون مگر ایسے کاغذ البتہ ملے ہین جس سے دمودر پنت خود ماخوذ ہوسکتا ہے کیونکہ وہ
کاغذ اوسی کے لکھے ہوے ہین اور گیکواڑ کے ہاتھ کے نہین ہین اگر گیکواڑ ان باتون مین
شریک ہوتے تو ضرور اون کے ہاتھ کا کوئی کاغذ نکلتا بلکہ ظاہر ہے کہ گیکواڑ ان باتون
سے واقف بھی نتھے اور دمودر پنت کی واقفکاری بخوبی ثابت ہوئی ہے ابتدا سے
انتہا تک صاف ثابت ہے کہ یہ مقدمہ گیکواڑ پر کھڑا کیا گیا ہے آپ صاحبون کو لازم ہے
کہ اس امر پر بخوبی غور کرین۔

جب اس مقدمے کے اظہارات لیے جانے مجھے میرے نزدیک جھوٹ ہونا اوسیوقت ثابت
تھا جہان جہان کہ سیاہی ڈالی گئی ہے وہان دمودر پنت کا ذکر تھا۔

دمودر پنت کا بیان ہے کہ یہ سیاہی مین نے اپنے ہاتھ سے نہین ڈالی بلکہ جو لوگ کارکن
ہین اون سے لکھدیا تھا جس کارکن کا دمودر پنت نام لیتے ہین وہ انکار کرتا ہے اس کارکن
کا نام بلونت راو ہے اوسنے سوٹر صاحب کے روبرو اس بات کا اقرار کیا تھا (مسٹر برنٹن
صاحب نے بلونت راو کے اظہار سارجنٹ صاحب کو دکھائے)۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھے غلطی ہوئی اوسنے سوٹر صاحب کے روبرو بھی
اقرار نہین کیا تھا بلکہ اوسنے قطعی انکار کیا کہ مین نے کبھی حساب پر سیاہی نہین ڈالی اور نہ
مین جانتا ہون کہ کس شخص نے کتابون کو مشکوک کیا۔

مائی لارڈ۔ مجھکو یہ بھی یقین نہین ہے کہ دمودر پنت نے سیاہی کو ڈالا ہو بہرصورت دمودر پنت
نے کسی سے سیاہی ڈالنے کو کہا ہوگا اور اس غرض سے کہا ہوگا کہ جب سیاہی ڈالی جائیگی
تو ہر شخص کا خیال انہین دہبون پر رجوع ہوگا اگر درحقیقت کسی رقم کا تبدیل کرنا منظور ہوتا
تو مین نے سنا ہے ہندوستانی لوگ بڑے دستکار ہین اس طرح رقم کو تبدیل کردیتے ہین نہ

کہ بناوٹ کا شبہہ بھی نہین ہوتا پس سپاہی کے ڈالنے کی کیا ضرورت تھی مگر اسبات پر
مین پھر تقریر کرتا ہون کہ اگر وہ مودرینٹ کو اسبات کا پوشیدہ کرنا منظور تھا تو کتابین
کیون نہ جلادین اور اگر او سکو رقمون کے تبدیل کرنے کی فرصت تھی جلانے کے واسطے
تو وقت تھا یہ سب بناوٹ ہے ایک بے وقوف آدمی بھی دریافت کر سکتا ہے کہ عدالت
کے دہوکا دینے کے واسطے یہ سب باتین بنائی گئی ہین یا دموورینٹ کو خیال ہوگا کہ
اس مقدمے کی تحقیقات ایسی عدالت کے روبرو نہوگی جیسی کہ اب ہوئی یہ شخص نہایت
سادہ لوح ہے اور اپنے اظہار کو اپنے ہی بیان سے رد کرتا ہے۔ کسیطرح سے
اوسکے اظہار لائق اطمینان کے نہین ہین۔

مانی لارڈ۔ قبل گرفتاری کے دموورینٹ بخوبی واقف تھا کہ راؤجی اور نرسو نے کیا
اظہار دیے ہین اور اسبات کا مقر ہے کہ مین نے سنا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو جو زہر
دیا گیا اوسمین پسا ہوا سنکھیا اور ہیرا تھا پس اپنا اظہار بخوبی گھڑ سکتا تھا جسمین ہیرے
اور سنکھیا کا خاص ذکر ہوتا اور دموورینٹ نے شیشی کا بھی ذکر سنا ہوگا اوسکی نسبت
بھی ایک بات بنالی مین نے دموورینٹ کے اظہار کی کیفیت ممبران کمیشن کے روبرو سب
بیان کی مجھکو امید قوی ہے کہ ممبران کمیشن انصاف کی روسے مقدمے کو فیصل
کرینگے جس قدر مجھکو یاد تھا مین نے صحیح صحیح بیان کیا اور یقین ہے کہ صاحب اڈوکیٹ
جنرل جو بڑے لائق فائق ہین بروقت اسپیچ کے انصاف کو ہاتھ سے نہ دینگے کیونکہ وہ
اس غرض سے یہان نہین آئے ہین کہ ایک بے گناہ شخص کو گدی سے اوتار دین۔
اون سے زیادہ اور کسی شخص سے مجھکو امید نہین ہے کہ وہ اپنی اسپیچ مین انصاف ظاہر
کرین اور یقین ہے کہ وہ اپنی اسپیچ مین کسی کی رعایت نہ کرینگے نہ صرف ہندوستانی
بلکہ یوروپ کے باشندے بھی اونکی اسپیچ کے منتظر ہونگے۔

مانی لارڈ۔ اب فتح چند ہیم چند کے اظہار کی نسبت گفتگو کرتا ہون ممبران کمیشن کو یاد
ہوگا کہ جسوقت یہ شخص عدالت مین آیا تھا اوس کے چہرے سے کسقدر خوف عیان تھا
مین نے اپنی تمام عمر مین ایسا خوف زدہ گواہ نہین دیکھا اوسنے اول پولیس کے روبرو

اپنے اظہار دیتے تھے اب دوسری دفعہ بیان کیا کہ سوٹر صاحب کے روبرو جو مین نے اظہار
دیئے وہ غلط تھے اور بیان کیا کہ خزانہ کھاکر ایسے اظہار مین نے دیے تھے یہ شخص مدت تک
پولیس کی حراست مین رہا جب [illegible] نظربند کیا گیا اور وہ قابو مین آگیا اوسوقت
اوس کے اظہار لیے گئے اوسنے بیان کیا کہ مین نے ایک ورق چاک کیا تھا اور پولیس
کے کہنے سے نئی رقمین اوسپر لکھدی تھین اوسنے یہ بھی بیان کیا کہ جب سوٹر صاحب
کے پاس اپنے اظہار کو تصدیق کرنے کے واسطے جاتا تھا تو پولیس کے لوگون نے مجھسے
کہدیا تھا کہ اگر تم دستخط نہ کروگے تو عمر بھر جیلخانے سے نہین رہوگے پس ایسی دہمکیون سے
اوسنے سوٹر صاحب کے روبرو غلط بیان کیا۔

سرکار کی طرف سے یہ گواہ بدین غرض پیش کیا گیا تاکہ ثابت کرے کہ ناناجی وتل
نے ہیرے خریدے اور سمت اونکی قیمت کے دیئے یہ روپیہ توفیر کی مد سے دیا گیا تھا
اور اوس روپیہ کی نسبت دمودر پنت نے لکھا تھا کہ برہمنون کے کھلانے کے واسطے
یہ روپیہ دیا گیا ایک برہمن بھی اسواسطے طلب ہوا تھا کہ دمودر پنت نے یہ رقم غلط لکھی
ہے روپیہ برہمنون کے کھلانے کے واسطے نہین دیا گیا بلکہ اس روپیے سے ہیرے
خریدے گئے اور صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اس امر کی صداقت کے واسطے کہ ہیرے
خریدے گئے شیوچند اور خوشحال چند کو بلایا تھا۔

ہیم چند فتح چند نے سوٹر صاحب کے روبرو جو بیان کیا تھا اوسکو ممبران کمیشن سنین
مین پڑہتا ہون۔ دسہرے کے دو تین دن کے بعد ناناجی وتل نے کو جو جواہرخانے کا جمعدار
ہے مجھکو اور اور جوہریون کو ہیرے کی کنی لانے کے واسطے حکم دیا چنانچہ ہم لوگ اوسی روز
ہیرے کی کنی لے گئے اور ناناجی وتل نے دیکھ کر اونکو رکھ لیا دوسرے روز قیمت کے
زیادہ ہونے سے وہ سب کنی واپس دیگئین دو روز کے بعد ناناجی وتل نے حکم
دیا کہ وہی کنی جو واپس دی گئی پھر لے آؤ اسمین پھیر اوسکو لے گیا بعد وزن اور
طے ہونے قیمت کے [illegible] دن کے بعد ناناجی نے یہ حکم دیا کہ
تھوڑی سی کنی ہیرے کی [illegible] اونکے پاس لے گیا ناناجی جواہرخانے مین

تب سے مگر دنا ایک روز کو جو نانا جی کے سالے ہین وہ کہنی دیتا تھا اونہون نے دونون کی ایک
قیمت ٹھہرائی اور مجھکو اپنے ساتھ دموور پنت کے پاس لے گئے دموور پنت نے کہا
کہ قیمت زیادہ ہے اگر ضرورت ہوگی تو رکھہ لیجائےگی اس مرتبہ ہیرون کی دو پوڑیان
تہین دو تین روز کے بعد ایک پوڑیہ واپس ملی اور ایک رکھہ لی گئی اوسوقت اوسنے
بیان کیا تھا کہ ایک پوڑیہ رکھہ لی گئی اور ایک واپس ملی مگر اب کہتا ہے کہ دونون
پوڑیان واپس ملین معلوم نہین کہ پہلا بیان صحیح ہے یا دوسرا بیان سوا اسکے اس
گواہ نے بیان کیا ہے کہ زہر دینے سے دو تین روز بعد کرنیل فیر صاحب کے نانا جی
وتل نے مجھسے دریافت کیا کہ تمنے ان ہیرون کی فروخت کتاب مین درج کی ہے مینے
کہا ہان اونہون نے کہا کہ اگر درحقیقت کتاب مین لکھہ لیا ہے تو اوس ورق کو نکالڈالو
کیونکہ اونہون نے کہا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کی زہر خورانی مین انہین ہیرون کا استعمال
ہوا تھا یہ بات سنکر مجھے بڑا خوف ہوا لہذا مین نے وہ اوراق جسمین ہیرون کی فروخت
لکھی تھی نکالڈالی اور بجاے اون کے نئے ورق لگا دیئے جو قیمت ان ہیرون کی مجھکو
ملنے والی تھی اونکی تعداد سمت [illegible] ہے منجملہ اون کے سمت [illegible] نانا جی وتل نے مجھکو دیے
جو صفحہ ١٠ اور ٤٢ روزنامچہ مین جمع ہین اوسمین لکھا ہے کہ شیوچند اور خوشحال چند
سے روپیہ پائے لیکن مین کمیشن کے روبرو یہ بات ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ یہ گواہ بیان
کرتا ہے کہ کچھہ لین دین نہین ہوا دو پوڑیان ہیرون کی گئی تہین دونون واپس دی
گئین لیکن مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو اس شخص نے بیان کیا ہے کہ جن ورقون مین
لین دین کا ذکر تھا وہ پھاڑ ڈالے گئے اور بجاے اون کے نئے ورق لگا دیے مگر اوسکے
تمام اظہار سے معلوم ہوتا ہے کہ پولیس نے اوسپر تشدد کر کے خوب تعلیم کیا ہے پولیس نے
اس گواہ کے ساتھ ایسی کارروائی کی ہے کہ ہمنے کبھی نہین دیکھی مگر ہیم چند فتح چند نے
عدالت مین اظہار دیا کہ صفحہ ١٠ اور ٤٢ کا ذکر جو میرے اظہار مین ہے جسکو سوٹر صاحب
کے روبرو مین نے بیان کیا تھا کہ وہ صفحے پورانے ہین نئے نہین ہین پولیس نے میرے
اظہار خود لکھہ لیے تھے مین ممبران کمیشن کا خیال اس طرف رجوع کرتا ہون اور ملتجی ہون کہ

کہ مجھکو اس گواہ کے اظہار مین ہر طرح کی مدد دین کیونکہ مین ہندوستان کے معاملات
سے واقف نہین ہون اس شخص کے اظہار مین جو ظاہری باتین ہین اونکو پیش کرونگا
مگر اسبات کا تحقیق کرنا کہ کس قدر بیان اوسکا صحیح ہے ممبران کمیشن کے تعلق ہے معلوم
ہوتا ہے کہ ہیم چند نے پونا کے جوہری سے کچھ زیور خریدا تھا اوسکا خریدا جانا ناناجی وتل
کو معلوم ہوا چنانچہ اونھون نے اپنے سالے کے لیے وہ زیور خرید لیا اوسکی قیمت دس ہزار
روپیہ تھی اوسی زیور کی قیمت مین اوسکو ہنڈویان دی گئین صاحب ایڈوکیٹ نے
اوسکا بہت کچھ ذکر کیا ہے لیکن اصلی حال اوپر بھی ظاہر نہین ہوا ناناجی وتل اور سنار
کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بناوٹ پولیس کی ہے میرے نزدیک وہ اظہار جو مسٹر
سوٹر صاحب کے روبرو ہوے محض بنائے ہوے ہین مگر اب ہیم چند نے عدالت مین صحیح
صحیح بیان کیا کہ سوٹر صاحب نے زبردستی مجھسے دستخط کرایے تھے عدالت مین جو بیان
گواہ نے کیا وہ بالکل صحیح ہے جب پولیس والے کسی شخص کو پکڑ کر قید کرتے ہین اور ہر
طرح سے اوسپر تشدد کرکے کہتے ہین کہ جس طرح ہم کہین اوسی طرح اگر گواہی دوگے تو رہا
کیے جاؤگے ورنہ رہائی نہوگی اس لیے آدمی مجبور ہو جاتا ہے۔ پس اسی وجہ سے جو شہادت
پولیس کے روبرو لی گئی وہ گجانند وتل کے خوف اور ترغیب سے ہوئی۔

مائی لارڈ۔ میری زبان مین طاقت پولیس کے شکایت کرنے کی نہین ہے ایسی کارروائیان
نہایت خراب ہین مناسب ہے کہ بخوبی اسکا تدارک کیا جاے ابتدا مین ایسی باتون کا
ذکر کرنا مین نے مناسب نہین سمجھا لیکن اب اس مقدمہ کی کیفیت سے بخوبی مین آگاہ ہوا
میرے نزدیک ابتدا سے انتہا تک یہ مقدمہ بیجا ہے اور جو جو حلف دروغی اس مقدمہ
مین ہوئی ہے اوسپر لحاظ ہونا چاہیے شروع سے آخر تک جو تحریر ہیم چند کی کتاب مین ہے
وہ مہاجنی طور سے بالکل صحیح ہے اور تعجب ہے کہ پولیس والون کو اسبات کا خوف نہوا کہ
اگر ہم ورق نکال ڈالینگے تو معلوم ہو جاے گا ممبران کمیشن کو دریافت ہوا ہوگا کہ
اس گواہ پر کس قدر سختی کی گئی ہے کیونکہ جسوقت وہ عدالت مین آیا تھا نہایت خوف زدہ
تھا کتاب مین تحریر ہے کہ ۹ یا ۵۔ نومبر کو خریدے گئے پس کیونکر اوس تاریخ کو میرے خریدے

جاتے اور کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا جاتا اور عجیب بات یہ ہے کہ دمودر پنت اور ناما
جی وتل کے کاغذات مین اوسکا ذکر ہو اور صرف جوہری کی کتاب کی تحریر پر اعتماد
کیا جاے اور اوسکی نسبت پولیس کا بیان ہو کہ پرانے ورق نکال دیے گئے اور نئے لگادیے
ہیم چند کہتا ہے کہ پولیس والون نے زبردستی کرکے مجھسے لکھوالیا ہیم چند ایک معزز جوہری
ہے اور گجانند جو افسر پولیس ہے اوسکی کارروائی سب جانتے ہین اس سے زیادہ مین
اور کیا کہہ سکتا ہون مناسب ہے کہ اس کتاب پر بخوبی غور کیا جاے کوئی مہاجن یہ بات
نہ کہے گا کہ اس کتاب کی تحریر جو پولیس مین ہوئی ہے صحیح ہے اول سے آخر تک اوس اظہار
کی تردید ہوتی ہے جو سوٹر صاحب کے روبرو اوسنے بیان کیا تھا ہیم چند نے عدالت مین
صاف صاف بےخوف ہوکر صحیح بیان کیا اس لیے عدالت کے روبرو جو اوس کے اظہار
ہیں وہ صحیح ہین اور سوٹر صاحب کے سامنے جو بیان کیا تھا غلط ہے۔

اب مین ناما وتل کے اظہار پر ممبران کمیشن کا خیال رجوع کرتا ہون یہ شخص دربارۂ خرید
ہیرون کے جو ہیم چند سے دمودر پنت نے لیے بطور درمیانی کے ہے یہ شخص تصدیق کرتا
ہے کہ ایک پوڑیہ واپس دی گئی اور ایک رکھ لی گئی مگر اس شخص کے اظہار مین ایسے
سوالات نہین کیے گئے جس سے ظاہر ہوتا کہ کچھہ اوسنے اپنے پاس سے واسطے خرید اتھا۔
صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے چند سوالات اوس سے کیے تھے لیکن وہ اپنے غلط بیان
پر قائم رہا۔ کہ ایک پوڑیہ واپس دی گئی اور ایک رکھی گئی ناناجی وتل کا محرر
کہتا ہے کہ ناناجی وتل نے مجھسے کہا کہ مجھکو یادداشت دے دو کیونکہ ہیرے واپس دیے
گئے اس گواہ نے سوٹر صاحب کے روبرو صاف صاف بیان کیا کہ مین نے یادداشت
اس غرض سے واپس دی تھی کہ چاک کردیجاے یہ بات سنکر صاحب ایڈوکیٹ جنرل
کو تعجب ہوا جن ورقون کی نسبت غلط ہونے کا بیان ہے اور ورقون پر چھیلنے کا نشان
نہین ہے ہیم چند کہتا ہے کہ پولیس والون کے کہنے سے مین نے ورق نکالڈالے تھے۔

گجانند وتل ہندوستانی زبان سے کسقدر واقف ہے کیونکہ اوسنے کچھہ اظہار ہندوستانی
زبان مین دیے اور کچھہ گجراتی مین یہ بیان اوسکا کہ ہندوستانی زبان سے مین واقف

نہین ہون محض غلط ہے میرے نزدیک اس گواہ کا بیان بالکل لائق اعتبار
نہین ہے۔ کرنیل فیر صاحب کے اظہار مین دو تین جگہہ نقص ہے عجیب بات ہے کہ ایک
عہدہ دار غلط بیان کرے اور پھر اوسکو درست کرے میرے اس کہنے سے یہ غرض نہین
ہے کہ کرنیل فیر صاحب کی آبرو مین دہبہ لگے لیکن شاید وہ گھبرا گئے ہون گے پس
مین بہتر یہی خیال کرتا ہون کہ اور گواہون کے اظہار مین بھی رعایت کیجاے شاید
اونہون نے وہ اظہار دیا جو اون کو بیان کرنا منظور نہ تھا ناجی قول خود کہتا ہے
کہ مین نہین جانتا کہ پسا ہوا ہیرا اسکو کہتے ہین نہ مین نے سنا اور نہ مین نے دمودر پنت
کو دیا اوسکا یہ بیان کہ دو پوڑیان پسے ہوے ہیرے کی مین نے دمودر پنت کو دین یہ غلط
ہے اوسنے صرف دو پوڑیان ہیرون کی دی تھین ان پوڑیون مین کچھہ ہیرے اور کچھہ
ہیرے کی کنی تھین اور وہ بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ صاحب کے پاس ہیرے اور اوسکی
کنی بہت تھین اس لیے ثابت ہوتا ہے کہ اگر مہاراجہ صاحب کے پاس ہیرے کثرت سے
تھے تو اونکو خریدنے کی ضرورت کیا تھی نہ سنکھیا خریدنے کی تصدیق ہوی اور نہ پسے
ہوے ہیرے کا کسی نے بیان کیا جب یہ دونون باتین ثابت نہین ہوئین پھر اور کیا بات
باقی رہ گئی نور الدین کو زہر کے فروخت سے انکار ہے اور ہیم چند کو ہیرے کی کنی سے
پس جھوٹ کا خیمہ جو کھڑا کیا گیا تھا وہ گر پڑا اب صرف دمودر پنت کی شہادت باقی رہی
سو اوسکی شہادت کو دوسرا کوئی گواہ تصدیق نہین کرتا عجیب نہین جو ابتدا سے آخر تک
اوسکا بیان غلط ہو یا اوسنے خود زہر کا دینا چاہا ہو میرے نزدیک یہ شخص ہرگز بری
نہین ہوسکتا اوسکے چہرے سے خوف زدہ اور دروغ گو اور بدذات ہونا معلوم ہوتا ہے
جس قدر وہ پاجی پن کرے کچھہ تعجب نہین ہے یہ شخص چالاک آدمی ہے اوسنے خود کرنیل
فیر صاحب کو زہر دینا چاہا ہوگا اس شخص کا گذر کرنیل فیر صاحب کے پاس تھا وہ اپنے
مالک کا روپیہ بالکل لوٹتا تھا اور کتابون مین جعل بناتا تھا اس لیے اوسکو بہت بڑا
خوف ہوا کہ اگر کرنیل فیر صاحب میری کتابون کو دیکھین گے تو بڑا جعل ثابت ہوجائیگا
پس اوسنے کرنیل فیر صاحب کو زہر دینا چاہا اور سالم اور یشونت راو کو مقرر کیا کہ اونکو

ہاتھ سے زہر دلوانے مین انصاف کی رو سے چاہتا ہون کہ اس پاجی کو سزا دیجاے
جسنے ایک رئیس کو خرابی مین ڈالا ہے یہ بیچارہ رئیس آپ ممبرون پر بھروسہ کرتا ہے
کہ شہادت پر خوب غور کرکے اوسکو بے گناہ تصور کرین بعد اس کے ممبران کمیشن نے عدالت
کو برخاست کیا اور ٹفن کھانے کیواسطے گئے جب ٹفن کھاکر واپس آئے تو سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب
نے پھر اسپیچ شروع کی ۔ دموودرپنت کے اظہار کی نسبت مین کہہ چکا ہون کہ اسی شخص کے بیان پر
مقدمہ کی ابتدا ہے لیکن عجب بات ہے کہ اوس کے اظہار اخیر مین لیے گئے اب راوجی اور نرسو کی
گواہی کی نسبت بیان کرتا ہون مگر راوجی کے اظہار مین ابھی کچھ گفتگو نہین کرتا ہون پہلے مین نے
کہا ہے کہ دموودرپنت نے راوجی کے پاس شیشی کو بھجوایا تھا وہ عطر کی شیشی تھی اور کوئی
رقیق شے اوسمین بھری تھی یہ ظاہر نہین ہوا کہ جب شیشی راوجی کے پاس پہونچی تو راوجی
نے اوس شیشی کو بدل کر دوسری شیشی مین وہ اکو ڈال دیا ہو مگر جو شیشی دموودرپنت
کے پاس سے گئی تھی وہ صرف آدہ اونگلی کے برابر تھی اور راوجی کے پاس پہونچ کر
وہ بہت بڑہ گئی میرے نزدیک شاید یہ بات صحیح ہو کیونکہ بہت وقت کے بعد یہ بات
مجھکو دریافت ہوئی کہ دوسری کسی شیشی کا تذکرہ بجز اسی چھوٹی شیشی کے نہین ہوا۔
ممبران کمیشن کو بھی یاد ہوگا کہ مین نے ابھی اس بات کا کچھ ذکر نہین کیا کہ کرنیل فیر صاحب
کے نوکرون نے درحقیقت کرنیل صاحب کو زہر دینا چاہا تھا یا نہین دموودرپنت کے
اظہار کی نسبت مین بخوبی تقریر کر چکا ہون اور اب عدالت پر منحصر کرتا ہون کہ جو کچھ
ممبران کمیشن کی راے ہو مگر راوجی کی شیشی کی نسبت گفتگو کرنا مناسب سمجھتا ہون۔
بیان ہے کہ راوجی کو ۹۔ نومبر سے پندرہ روز پہلے یہ شیشی ملی تھی مگر جب اوسکے پاس
پہونچی تو وہ بہت بڑہ گئی راوجی کا بیان ہے کہ شیشی اسی غرض سے دی گئی تھی
کہ کرنیل فیر صاحب کے غسل کے پانی مین ڈالدی جاے مگر وہ کہتا ہے کہ مجھکو یہ معلوم نتھا
کہ اوسمین زہر ہے یا کچھ اور شے ہے دموودرپنت کے اظہار سے معلوم ہوا کہ اوسمین کس
کس چیز کا مجموعہ تھا راوجی کے اظہار سے پایا جاتا ہے کہ اوسنے اپنے نیفہ مین شیشی کو رکھا
جسکے سبب سے اوسکے پیٹ پر پھوڑا ہو گیا اوسیوقت اوسکو معلوم ہوا کہ اگر فیر صاحب کے

نہانےکے پانی مین یہ دوا ڈوالی جائے گی تو اونکو بہت بڑا ضرر پہونچے گا گو یہ شیشی کرنیل فیر صاحب کے ضرر پہونچانے کے واسطے تھی لیکن راوجی خوف زدہ ہوا اور اونے دوا کو پھینک کر شیشی کو رکھہ چھوڑا تاکہ اوسمین سنکھیا گھول کر گلاس مین ڈوالے چنانچہ بیان ہے کہ اہی شیشی مین راوجی نے سنکھیا گھول کر حسب ہدایت دموورینت کے ڈوالا گو میرے خیال مین یہ بات نہین آتی کہ جب وہ شیشی عطر کی تھی تو کس طرح اوسمین سنکھیا کو ڈوال کر گھولا ہوگا سوا اس شیشی کے اور کسی شیشی کا بیان نہین ہے شاید راوجی یہ بات بھول گیا کہ اگر مین ایسا بیان کرون گا تو لوگ اعتراض کرینگے مین نے اس شہادت پر بخوبی غور کیا مجھکو کسی مقام پر دوسری شیشی کا ذکر نہین پایا جاتا اور غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ ایسی چھوٹی عطر کی شیشی مین سنکھیا شربت مین ملانے کے واسطے گھولا گیا ہوا ایسے گواہون کے بیان پر ایک مقدمہ گیکواڑ پر جرم ثابت کرنے کے واسطے کھڑا کیا گیا ہے اسمین میرے کہنے پر کچھہ موقوف نہین مقدمہ مین بناوٹ کا ہونا بالکل ثابت ہوتا ہے اگرچہ یہ مقدمہ کھڑا کیا لیکن یہ خیال نہین ہوا کہ وہ لوگ جنکی شہادت لیجاے گی کس قسم کے ہین پس جھوٹے گواہون کا سلسلہ ٹوٹ گیا ان جھوٹے گواہون کی شہادت ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ مین اپنے دوست ایڈوکیٹ جنرل سے دریافت کرتا ہون کہ کیا وہ دو شیشی نہین اگر دو نہین تو عطر کی شیشی کیا ہوئی۔ راوجی کا بیان ہے کہ دموورینت کے پاس سے اوسکو شیشی پہونچی تھی اب مین صاحبان کمیشن کا خیال اسبات پر رجوع کرتا ہون کہ اون کے نزدیک راوجی کی شہادت کیسی ہے جب یہ شیشی مع عرق کے کرنیل فیر صاحب کے مارڈوالنے کے واسطے راوجی کو دی گئی تو یقین ہوسکتا ہے کہ جب اوسی شیشی سے اوسکو ضرر پہونچا تو اوسنے شیشی کی دوا کو پھینک دیا اگر یہ بات راوجی کی یقین کیجاے تو یہ شک واقع ہوتا ہے کہ اوسکا ارادہ کرنیل فیر صاحب کے مارڈوالنے کا تھا میرے نزدیک ممکن ہے کہ دموورینت نے کرنیل فیر صاحب کے مارنے کا ارادہ کیا ہو اور کرنیل صاحب کے نوکرون نے خود نہ کیا ہو مین اسبات کی تصدیق نہین کرسکتا کیونکہ مجھکو اسبات سے کچھہ مطلب نہین ہے۔

راوجی ایسا بد ذات شخص نہین ہے جیسا کہ وہ اپنے تئین ظاہر کرنا چاہتا ہے یہی حال نرسو کا

ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ جب شیشی کے سبب راؤجی کو ضرر پہونچا تو اوسنے شیشی کی دوا کو پھینکدیا مناسب تھا کہ سرکار کی طرف سے ان سب باتون کی تصدیق کی جاتی یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ راؤجی کو شیشی اوس زمانے مین دی گئی تھی جب کرنیل فیر صاحب کے پھوڑا تھا یعنے سنکھیا کے دینے سے مہینے ڈیڑھ مہینے پہلے دی گئی تھی راؤجی کا بیان ہے کہ جسوقت شیشی ملی نرسو موجود تھا اور نرسو نے اپنے اظہار مین بیان کیا ہے کہ شروع نومبر مین شیشی آئی تھی یعنے اوس زمانے مین جبکہ اخیر مرتبہ مہاراجہ صاحب سے گفتگو ہوئی تھی لیکن یہ بات لائق غور کے ہے کہ راؤجی نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو اپنے بیان مین شیشی کا مطلق ذکر نہین کیا و موودرینت نے شیشی کا ابتدا مین بیان کیا تھا میرے نزدیک جو کچھ اوسنے بیان کیا وہ صحیح ہے اور اگر صحیح ہے تو ممبران کمیشن بخوبی اسپر غور کرینگے راؤجی اپنے اظہار مین بیان کیا ہے کہ مجھکو ہدایت ہوئی تھی کہ سنکھیا شیشی مین ڈال کر پانی ملا یا جائے اور اوسکو بخوبی ہلا کر شربت مین ڈالا جائے لیکن وہ اسبات کا ذکر نہین کرتا کہ یہ شیشی دموودرینت کے پاس سے مجھکو پہونچی تھی اور دموودرینت اپنے اظہار مین کہتا ہے کہ یہ شیشی مین نے مہاراجہ صاحب سے پائی اور مین نے خطر کی شیشی مین اوس دوا کو کرکے راؤجی کے پاس بھیجدیا اور عجیب بات یہ ہے کہ راؤجی نے اول اوس شیشی کا ذکر اپنے اظہار مین نہین کیا تھا دموودرینت شیشی کی صورت کچھ اور بیان کرتا ہے اور راؤجی اور کچھ کہتا ہے اس شیشی کے بارے مین برابر اختلاف ہے دموودرینت جو بیان کرتا ہے کہ اس شیشی مین فلان فلان چیز کا عرق تھا اسکا بھی مجھکو یقین نہین ہے اور یہ بھی یقین نہین آتا کہ ذرا سی سنکھیا جو پانی مین گھلی ہوئی ہو اور وہ جسم کو چھو جاے تو کس طرح پھوڑا ہو سکتا ہے اسباب مین میرے دوست ایڈوکیٹ جنرل نے ڈاکٹر گری صاحب کی شہادت لی اور راؤجی کا پھوڑا اونکو معائنہ کرایا مجھے ہنسی آتی ہے کہ ایڈوکیٹ جنرل کس طرح چاہتا ہے کہ یہ امر ثابت ہو جائے ڈاکٹر گری صاحب نے پھوڑے کے نشان کو دیکھکر بیان کیا کہ ہان تین نشان پیٹ پر ہین مگر جو شہادت دربارہ شیشی اور اوسکی دوا کے نکلنے کے ہوئی جس سے کہ پیٹ پر پھوڑا ہو گیا سب مین اختلاف ہے ڈاکٹر گری صاحب کا نام ہمیشہ اسبات مین مشہور ہوگا کہ اونھون نے ہندو کے

ایک نشان پھوڑے کو جو اوس کے پیٹ پر تھا دیکھا مین پیشتر لکھ چکا ہون کہ صرف ایک گواہ ایسا ہے جسکی شہادت اعتبار کے لائق ہے جہان تک اس شیشی اور سانپ اور مکھیون کا ذکر ہے بالکل بیمعنی ہے اگر یہ مقدمہ عام طور کا ہوتا تو لوگ مضحکے مین اوڑا دیتے اور اس قدر طوالت نہ کرتے مگر جبکہ ایسی شہادت پر ایک رئیس کے گدی سے اوتارے جانے کا احتمال ہے تو اسبات پر بخوبی غور ہونا چاہیے ایسے لوگون کی شہادت کی تحقیقات ایسے افسرون کے روبرو ہونا چاہیے تھی جو منصف مزاج تھے نہ اونکے روبرو جو چاہتے تھے کہ خواہ مخواہ ایک رئیس کو ضرر پہونچے مین شیشی کے تذکرے کو سلام کرکے ختم کرتا ہون جو محض لچر ہے ایسا ذکر کبھی کسی تواریخ مین نہین دیکھا گیا اور کہا کہ راوجی کی ایک اور کارروائی کا ذکر کرتا ہون یعنے زہر کی پوڑیون کا حال کہتا ہون اگر مین کسی مقام پر غلطی کرون تو میرے دوست ایڈوکیٹ جنرل اور ممبران کمیشن مجھکو آگاہ کردین۔

بیان ہے کہ یہ پوڑیان زہر کی راوجی کے پاس آئین حالانکہ اسکی کچھ اصلیت نہین ہے خیال ہے کہ دمودر پنت نے یہ پوڑیان سلیم اور یشونت راو کو دی تھین اور پھر بیان ہوا ہے کہ چھ سات آدمیون کے سامنے دی گئین اون لوگون کی گواہی بھی لی گئی مگر وہ بیان بالکل فضول ہے اس مقدمے مین اچھی گفتگو کرنے کے واسطے مناسب ہے کہ راوجی کا اظہار پڑھا جائے وہ یہ ہے کہ اول اونسے سوٹر صاحب کے روبرو بیان کیا کہ سالم اور یشونت راو نے مجھسے کہا کہ اگر تم مہاراجہ صاحب کے پاس چلوگے اور جو کچھ وہ کہینگے اوسکو تم کروگے تو تمکو اس قدر روپیہ دیا جائے گا کہ تمکو نوکری کی ضرورت نرہے گی اور عمر بھر مع اپنے لڑکے بالون کے گھر بیٹھے کھاؤگے بلکہ تم چاہوگے تو تمکو نوکری بھی ملے گی اور وہ کام اچھی طرح سے انجام دوگے تو ایک لاکھ روپیہ ملے گا۔

کرنیل فیر صاحب کا مار ڈالنا گویا اوس کام کا انجام کرنا تھا جب ہم اسبات کے کرنے پر راضی ہوئے تو مہاراجہ صاحب نے ہمسے کہا کہ تمکو سالم اور یشونت کے ذریعے سے پوڑیان ملین گی۔ دو تین روز کے بعد جمعدار نے دو پوڑیان مجھکو دین اور کہا کہ تین یوم

تک برابر ان پوڑیون کا استعمال کیا جائے اس امر کو سالم اور یشونت راو نے مہاراجہ
صاحب کے روبرو بھی ہمکو سمجھا دیا تھا کہ کس طرح سے پوڑیون کا استعمال ہوگا دو تین روز
تک مین نے پوڑیون کی دوا کا استعمال نہین کیا کیونکہ مجھکو موقع نہین ملا ہم لوگون نے
جب مہاراجہ صاحب سے گفتگو کی تھی تو اوسمین یہ بات قرار پائی تھی کہ کرنیل فیر صاحب
کو شربت مین زہر دیا جائے کیونکہ کرنیل فیر صاحب ہر روز جب ہواخوری سے واپس آتے
ہین تو شربت پیتے ہین (ممبران کمیشن کا خیال اسبات پر بخوبی رجوع ہونا چاہیے)
لہذا دو تین مرتبہ پوڑیون کو جب موقع پایا شربت مین ڈالدیا یہ شخص اور مقام پر اپنے
اظہار مین کہتا ہے کہ سالم اور یشونت راو کے کہنے سے ان پوڑیون کی کئی چھوٹی چھوٹی
پوڑیان بنائین اور اپنی پیٹی کی جیب مین رکھ لین مذکورہ بالا اظہار اوسنے مسٹر سوٹر صاحب
کے روبرو دیا اور عدالت کے سامنے بیان کیا کہ جو دو پوڑیان مجھکو ملین تھین اونکا
رنگ مختلف تھا مین سمجھا کہ جو پوڑیہ سفید رنگ کی ہے وہ زیادہ مضر ہے اوس سفید پوڑیہ
مین سے تھوڑی تھوڑی دوا سے کر اور تین پوڑیون مین ملائی اور باقی اوس سفید پوڑیہ
کو اپنے پاس رہنے دیا وہی دوا میری پیٹی کی جیب مین ہے۔
اب خیال کرنا چاہیے کہ ان دونون بیان مین کون بیان صحیح ہے کیونکہ دونون بیان
مین اختلاف ہے کسیصورت سے دونون بیان اوسکے سچ نہین ہین وہ کہتا ہے کہ
مجھکو شک ہوا کہ سفید دوا بہ نسبت بھوری دوا کے زیادہ مضر ہے دریافت طلب
یہ امر ہے کہ اوسکو کس وجہ سے یہ شک ہوا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ جب مجھکو یہ پوڑیان ملی تھین
اوسوقت مجھکو کچھ معلوم نتھا کہ اونمین کیا چیز ہے دمودر پنت کے اظہار سے معلوم ہوا کہ
یہ دو پوڑیان مختلف رنگ کی دوا کی نتھین بلکہ پوڑیون کی دوا ملا کر اوسکو دی گئی
تھی راوجی کو صرف اس قدر کام باقی تھا کہ اوسکو تین جگہ کر کے تین روز تک شربت
مین ملایا کرے معلوم نہین کہ یہ پوڑیہ کسوجہ سے پیٹی مین رہ گئی اور یہ دوا ایک قسم کی
نہوگی چند قسم کی ہوگی راوجی کا بیان ہے کہ مین نے سفید دوا کو الگ رکھا اور اوس
سفید پوڑیہ مین سے تھوڑی تھوڑی دوا ملادی تھی لیکن مین کہتا ہون کہ جب یہ دو

لی ہوئی تھین تو اونکو پھر ملانے کی کیا ضرورت تھی اور پھر ایک سفید پوڑیہ کیونکر بچ رہی
کیا یہ مختلف بیان اوسکا لائق تسلیم کے ہے سوا اس کے جس طرح اوس سے کہا گیا تھا
اوسنے کیون نہین یہ سب پوڑیون کو شربت مین ڈالدیا اور ایک سفید پوڑیہ کے
رکھہ چھوڑنے کی کیا ضرورت تھی جس طرح کہ بیان ہوا ہے کہ پسا ہوا ہیرا اور زہر
دونون مہلک ہین تو پھر کیون ایک پوڑیہ مین سے تھوڑی چیز ڈالی اور تھوڑی رہنے
دی جب کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے کے واسطے راوجی مقرر کیا گیا اور اوسکو پوڑیان
دی گئین تو مناسب یہ تھا کہ جو دوا زیادہ مہلک تھی اوسکو زیادہ ڈالتا اور جو کم
مہلک تھی اوسکو کم ڈالتا اگر مسٹر سوٹر صاحب اور اس شخص کا بیان صحیح ہے تو پٹی
مین دو پوڑیان نکلتین اور ان پوڑیون مین صرف سنکھیا ہنوتی بلکہ پسا ہوا ہیرا
بھی ہوتا ایسے اظہار پر خیال کرنے سے سراسر اختلاف پایا جاتا ہے کوئی شخص نہین
کہہ سکتا کہ کون بیان صحیح اور کون غلط ہے آپ صاحبون کو یاد ہوگا جو بیان ہوا ہے
کہ جب گجانند نے دمودر پنت کے دفتر مین کچھہ کاغذات مشکوک دیکھے تو فوراً سوٹر صاحب
کو بلایا اور جب اکبر علی نے راوجی کی پیٹی سے پوڑیہ نکالی اوسوقت بھی سوٹر صاحب
بلائے گئے عجیب بات یہ ہے کہ جب کوئی بات دریافت ہوتی تھی تو مسٹر سوٹر صاحب
بلائے جاتے تھے اون کے روبرو کبھی کوئی نئی بات نہین دریافت ہوتی راوجی اس
پوڑیہ کو رکھہ کر بالکل بھول گیا تھا مگر چونکہ اکبر علی نہایت چالاک آدمی ہے اوسنے
دریافت کیا کہ جس طرح شیشی سے دوا نکل کر پیٹی پر داغ پڑ گیا اوسیطرح پوڑیہ
کا نشان پیٹی مین نہ پڑ گیا ہوا اسوجہ سے اوسنے راوجی سے دریافت کیا کہ تم پوڑیان
کہان رکھا کرتے تھے راوجی بیچارہ بھول گیا اور اوسکو یاد نہین رہا اوسنے کہا کہ
مین پیٹی مین رکھا کرتا تھا چنانچہ پیٹی منگائی گئی جس طرح راوجی پیٹی مین پوڑیہ رکھکر
بھول گیا اسیطرح اگر ہر ایک قاتل آلہ قتل کو رکھہ کر بھول جایا کرے تو کیا عمدہ بات
ہے مگر اس بیان سے پہلے ایک بیان اور ہو چکا ہے کہ جب کرنیل فیر صاحب نے یہ بات
دریافت کی کہ مجکو زہر دیا گیا تو سالم فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگا ہوا آیا اور

راوجی سے کہا کہ اگر کوئی پوڑیہ باقی ہو تو پھینکدینا۔
فرض کیجیے اگر راوجی پوڑیہ کو پیٹی مین رکھکر بھول گیا تھا تو سالم کے لکھنے سے اوسکو ضرور یاد آجاتا لیکن راوجی کا ایسا کیا حال ہوگیا تھا کہ اوسوقت بھی اوسکو یاد نہ آیا
اکبر علی نے مسٹر سوٹر صاحب سے کہا کہ اگر پیٹی کی تلاشی لیجائے تو ضرور کوئی پوڑیہ نکلے مسٹر سوٹر صاحب کو اکبر علی پر اس قدر اعتماد تھا کہ اونھون نے حکم دیا کہ تم جاکر پیٹی کو لے آؤ اور خود نہین گئے حالانکہ اونکو خود جانا مناسب تھا فی الحقیقت اکبر علی نے سوٹر صاحب کو بہت عمدہ راے دی لازم ہے کہ یہ پیٹی عجایب خانے مین رکھی جاوے اور اکبر علی چڑیا خانے مین بند کیے جائین تاکہ اس پیٹی اور اکبر علی کو ہزارہا آدمی دیکھین جب اکبر علی نے پیٹی کو ٹٹولا تو فوراً معلوم ہوا کہ جیب مین ایک پوڑیہ ہے لہذا مسٹر سوٹر صاحب بلائے گئے مجھکو نہایت تعجب معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے کسیطرح کا خیال نہ کیا اور اس معاملے کو ایسے شخص کے سپرد کردیا جسکو وہ جانتے تھے کہ نہایت چالاک آدمی ہے اور جہانتک ممکن ہوگا لوگون کے پھنسانے مین کوشش کرے گا اکبر علی کا بیان ہے کہ خدا کی قدرت سے یہ پوڑیہ اس پیٹی مین مل گئی مگر یہ خدا کی قدرت اکبر علی کے ہاتھون سے ظاہر ہوئی جس طرح مین نے ظاہر کیا ہے کہ وہ مود رینت کا اظہار دربارہ سنکھیا اور پسے ہوے ہیرے کے غلط ہے اوسیطرح سے راوجی کا اظہار بھی پوڑیہ کے نکلنے مین محض بے معنی ہے مین پہلے لکھ چکا ہون کہ تسبیح کا ذکر جبتک کہ مود رینت سے راوجی نے نہین سنا ظاہر نہین کیا۔
دربارہ استعمال پوڑیون کے ایک پوڑیہ کا استعمال ایک طرح سے بیان کرتا ہے اور اور پوڑیون کا استعمال دوسری طرح سے کہتا ہے اور اخیر مرتبہ ایک پوڑیہ خالص سنکھیا کی پیٹی سے نکلنا مشہور ہے یہ بیان اس قسم کے ہین کہ جس شخص کو کچھ بھی عقل ہے اوسکو ہرگز یقین نہوگا سوا اس کے جب اوس بیان مین اکبر علی ایسا شخص شریک ہو تو سوا جھوٹ اور غلط کارروائی کے اور کوئی بات متصور نہین مین کمیشن اور تمام دنیا کے روبرو اکبر علی پر یہ جرم قایم کرتا ہون کہ اوسنے یہ پوڑیہ پیٹی مین رکھی اور بعد رکھنے کے

مسٹر سوٹر صاحب کو جو معزز افسر ہین بلایا تا کہ وہ پوڑیہ کے نکلنے کی چٹھی سے صداقت
کرین راوجی کی شہادت اول سے آخر تک بالکل بناوٹ ہے۔
کچھ شک نہین کہ مسمی پیدرو ایک معزز گواہ ہے اوسکی آبرو مین کوئی دہبہ نہین لگا
لیکن یہ شخص قوم کا پرتگیز ہے اور کسی ہندو نے اوس سے سازش نہ کی ہوگی اور اس
پرتگیزی گواہ نے قبل کارروائی پولیس کے شہادت دی اگر پولیس کو موقع ملتا تو
اس شخص سے بھی حسب خواہش اپنی گواہی دلاتے مسٹر انڈرسن صاحب نے پیدرو کی
شہادت لی تھی یہ صاحب نہایت معزز اور منصف مزاج مشہور ہین پیدرو کا بیان
ہے کہ مین نے صرف ایک مرتبہ روپیہ پایا اور راوجی کے اظہار کو حلفاً کہتا ہے کہ غلط ہے
اب کمیشن کو اختیار ہے کہ پیدرو کو چاہے ماخوذ کرے یا چھوڑ دے لیکن کسیطرح یقین نہین
کہ ۲۵ برس کا ایک ملازم اپنے افسر کو مارنے کے واسطے بلاوجہ آمادہ ہو سوا اس کے
راوجی کی شہادت مین اور بھی بہت نقص ثابت کرسکتا ہون راوجی بیان کرتا ہے کہ
گیکواڑ نے پیدرو سے وہی باتین کہین جو مجھ سے کی تھین اوسنے اپنے اظہار مین بیان کیا
کہ مقام گوا سے آکر دو تین روز پیچھے پیدرو گیکواڑ کے پاس گیا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ ۹ یا ۱۰ نومبر کو گیا ہوگا یعنے جبکہ راوجی اور نرسو کا بیان ہے کہ ہم گئے تھے بعد اسکے
ممبران کمیشن نے عدالت کو برخاست کیا۔

اجلاس روز بیست و ہشتم

دوسرے روز پھر ممبران کمیشن عدالت مین جمع ہوے اور سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب
نے پھر اپنی اسپیچ شروع کی۔ اونھون نے بیان کیا کہ ممبران کمیشن کا خیال مین اسبات پر
رجوع کرتا ہون کہ راوجی اور نرسو کی شہادت کرنیل فیر صاحب کے روبرو کس طرح
لی گئی مین نہین چاہتا کہ ممبران کمیشن کا وقت فضول تقریر مین ضایع کرون صرف
اسی قدر گفتگو کرنا چاہتا ہون جو مناسب ہے اور جس سے جرم کی تردید ہو۔
علاوہ اس کے جس کام کے واسطے مین یہان آیا ہون اور مجھ کو محنتانہ ملا ہے اوسکو بدل
انجام دینا چاہتا ہون ریزیڈنسی مین اکثر ملازم ایسے ہین جنکا درجہ معزز ہے اول ریزیڈنٹ

کے نوکرون نے ایک بے گناہ شخص کا نام لیا اور کسیطرح کا اون کو اسکی بیگناہی پر خوف وحجاب نہین آیا ایسے لوگون کا حال لائق لحاظ کے ہے کہ اول خود آمادۂ قتل ہون اور پھر ایک بے گناہ شخص پر تہمت لگائین اور اب مہاراجہ صاحب پر تہمت لگاتے ہین- اس تمام شہادت مین ایسی بری بو آتی ہے کہ مجھکو نفرت ہوتی ہے اور سراسر بناوٹ معلوم ہوتی ہے- ان سب گواہون نے متفق ہوکر کس طرح فیضو پر بہتان باندھا تھا پس مجھکو راوجی کی باقیماندہ شہادت پر گفتگو کرنا باقی ہے دربارۂ شیشی اور پڑیٹی کے مین بیان کرچکا اب جزوی باتون کی نسبت کچھ بحث کرنا باقی ہے-

اب مین پولیس کی کارروائی پر گفتگو کرونگا معلوم ہوتا ہے کہ پولیس نے راوجی کی نسبت بھی مثل اور گواہون کے کارروائی کی یہ شخص ۲۲ تاریخ کو گرفتار ہوا اور اوسی روز شام کو اوسنے قبول کیا کہ مین نے کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا-

معلوم ہوتا ہے کہ اوس سے معافی کا وعدہ کیا گیا یعنے یہ کہ اگر وہ جرم سے اقبال کریگا تو اوسکی خطا معاف ہوجائے گی لیکن اوسنے یہ سب باتین اکبر علی کی کچھ گفتگو کے بعد قبول کین بعد قبول کرنے کے اوسکو سر لوئیس پلی صاحب اور سوٹر صاحب کے پاس لے گئے راوجی نے اوسوقت قبول کیا جب اکبر علی اور پولیس کے لوگون نے اوسکو خوف دلادیا تھا کیونکہ اکبر علی عبد علی اور گجانند نے کل کارروائی ہنگام تحقیقات کے کی تھی ان لوگون کی نسبت مجھکو مجبوراً ایسا بیان کرنا پڑتا ہے مسٹر سوٹر صاحب کو مین بری کرتا ہون لیکن صاحب موصوف گجانند کی عادتون سے واقف تھے اور جانتے تھے کہ گجانند ایک دفعہ بدنام ہوچکا ہے اور خوب آگاہ تھے کہ اگر اس مقدمہ کی تحقیقات ایسے لوگون کے سپرد کیجائے گی تو وہ بہت تشدد کرینگے کیونکہ اونکو کسی کی پروا نہین ہے وہ جانتے تھے کہ گجانند کیسا آدمی ہے اور اوسپر کیا کیا اتہام ہے مناسب یہ تھا کہ ابتداءً سوٹر صاحب گواہون کی شہادت خود لیتے اوسکے بعد پولیس کے سپرد کرتے کیونکہ جب پولیس نے پہلے سے اونکو خوف دلادیا تو چاہا اون سے اقرار کرالیا شیشی اور پڑیٹی کا قصہ تو مین لکھ چکا ہون اگر ممبران کمیشن ایسی بڑی تقریر سے میرے

قائل نہین ہین - تو معلوم نہین کہ اور کس گفتگو سے معقول ہون گے -
راؤجی ۲۲ - نومبر کو گرفتار ہوا اور ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - نومبر کو تین مرتبہ اوس کے اظہار لیے گئے اس کے بعد سر لوئیس پیلی صاحب کے روبرو اس وعدے سے لیے گئے کہ تمھاری خطا معاف ہو جاے گی - گستاخی معاف ہو - عجیب بات یہ ہے کہ دمودر پنت اس مقدمہ کا بانی مبانی اور راؤجی اونکا رکن قرار دیا گیا ہے - اون لوگون کی خطا تو معاف ہو لیکن نرسو جسکا قصور بہت تھوڑا ہے اوسکی خطا سے درگذر نہین ہوئی - میرے نزدیک نرسو کی خطا معاف ہونا چاہیے تھی نہ ان دونون کی کیونکہ نرسو کنوئین مین بھی گر پڑا اور کہتا ہے کہ قسمت سے مین خونیون کا ساتھی ہوا ہون میرے نزدیک نرسو نے مارنے کا ارادہ نہین کیا اور اوسکے حق مین انصاف نہین ہوا مجھکو امید ہے کہ یہ شخص اوس سزا سے بری کیا جاے گا جس سزا کا اوسکی نسبت بوجہ نہ معاف ہونے کے احتمال ہے -
اگست ۱۸۷۴ع مین اول ملاقات راؤجی کی مہاراجہ صاحب سے ہوئی تھی بیان ہے کہ یہ ملاقات سالم کے کہنے سے ہوئی اوسوقت کچھ زہر کا ذکر نتھا صرف اس قدر بیان ہے کہ سالم چاہتا تھا کہ کچھ ملازم رزیڈنسی کے قابو مین آئین اور وہان کی خبرین دیا کرین معلوم ہوتا ہے کہ جب سابق بڑودے مین کمیشن کی نشست ہوئی تو راؤجی نے سالم سے کچھ خبرون کی اطلاع کی تھی اس کے بعد سالم نے شادی کی اور روپیہ کا طالب ہوا چنانچہ کسیقدر روپیہ اوسکو دیا گیا لیکن یہ ظاہر نہین ہوا کہ سواے خبرون کے اور کسی بات کی بھی اوس سے درخواست کی گئی روپیہ کی صداقت کے واسطے سنار پینت ہوا تھوڑا تھوڑا روپیہ آیا وغیرہ کو بھی دیا گیا عجیب بات ہے کہ جب نرسو اور راؤجی کو روپیہ لینے کا موقع ملا تھا اونھون نے روپیہ نہین لیا کیونکہ جب کام کر چکے یعنے زہر دے دیا تو پھر کسواسطے اونھون نے روپے کی درخواست نہین کی یہ گرفت بہت بڑی ہے یہ بھی ایک وجہ ان لوگون کی بدذاتی اور جھوٹ کی ہے نیتشی سنکھیا اور پسے ہوے ہیرے کی نسبت بیان ہے کہ دیا گیا لیکن عجیب بات یہ

ہے کہ ان لوگون نے اوسمین سے کچھ باقی نرکھا مھاراجہ صاحب کا جس قدر اس مقدمے مین تعلق ہے مجھکو بالکل غلط معلوم ہوتا ہے بیان ہے کہ یشونت راؤنے پانسو روپیہ راؤجی کو دیے تھے اور وہ روپیہ جگا لایا تھا اوسکی شہادت صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے پیش کی لیکن جگا کی شہادت مین اختلاف ہے اسوجہ سے وہ لائق اعتبار کے نہین ہے ایک اور شخص مسمی کاربھائی کی نسبت بھی راؤجی اور نرسو نے بیان کیا ہے کہ وہ بھی ایک مرتبہ اون کے ساتھ گیکواڑ کے محل کو گیا تھا۔

زود نویس کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ کاربھائی ماہ مئی۔جون۔یا جولائی مین اونکے ساتھ گیا تھا لیکن اکتوبر یا نومبر مین جانا ثابت نہین ہوتا گواہ مذکور اسواسطے پیش کیا گیا کہ زہر دیے جانے کی شہادت کی تصدیق ہو دو شخص نرسو اور راؤجی کی تصدیق شہادت کے واسطے پیش کیے گئے لیکن ان دونون کے بیان مین بھی اختلاف ہے کوئی شہادت صاف صاف پیش نہین ہوئی جس سے راؤجی نرسو کے بیان کی صداقت ہو صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ وہ گیکوار کے محلون مین گئے اور پانسو روپیہ راؤجی کو ملا تھا بعدہ کچھ ثابت نہین ہوتا کہ راؤجی کو ایک حبہ بھی دیا گیا ہو پس معلوم ہوتا ہے کہ یہ پانسو روپیہ خبرون کی اطلاع کے واسطے دیے گئے تھے۔

اون لوگون نے زہر دینے کے واسطے کچھ روپیہ نہین پایا ان دونون گواہ کا بیان ہے کہ جب ہم زہر دے چکے تو ہمکو مھاراجہ صاحب سے روپیہ مانگنے کا منھ نپڑا اور نرسو کہتا ہے کہ آٹھ سو روپیے مین نے پایا لیکن یہ روپیہ مھاراجہ صاحب نے اپنی شادی کی خوشی مین دیا تھا لہذا اس روپیہ کا ذکر کرنا فضول ہے کیونکہ اس روپیہ کو زہر دینے سے کچھ تعلق نتھا۔یقین ہے کہ ان باتون کا خیال ممبران کمیشن کو پیشتر سے ہوا ہوگا اس سے اب گفتگو کرنا ضرور نہین ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام کو کرتا ہے تو اوسکی اجرت کی امید رکھتا ہے لیکن ان لوگون نے زہر دیا اور اجرت سے ناامید ہوے ایسی شہادت کوئی نہین گذری جس سے ثابت ہو کہ ان لوگون کو اجرت پانے کی امید ہے اونکا خود بیان ہے کہ جب ہم زہر دے چکے اور صاحب رزیڈنٹ

کے زہرخورانی کی علت مین ہم ماخوذ ہوگئے تو ہمکو کچھ بھی نہین ملا دونون شخص
بیان کرتے ہین کہ ہمسے وعدہ ہوا تھا کہ اگر زہرخورانی مین ہم کامیاب ہون گے
تو ہر ایک کو لاکھہ لاکھہ روپیہ ملے گا لیکن اس ملک کے باشندے ایسے وعدے کو جبتک
کہ اونکو نقد روپیہ نہ ملے نہین مانتے ہین یہ لوگ بڑے بیوقوف تھے جو ایسے وعدہ
کو مان لیا نرسو کے بیان سے مترشح ہے کہ اوسنے اس معاملے مین بہت کم کارروائی
کی اور آخر کو پشیمان ہوا ظاہر کیا راوجی جو دموور رنپت کا حال بیان کرتا ہے وہ صرف
اسی قدر ہے کہ مین دموور رنپت سے واقف تھا لیکن بذات خود میری اوس سے ملاقات
نتھی کیسی عجیب بات ہے کہ ایک شخص خون مین شریک ہو اور بذات خاص ملاقات
نرکھتا ہو دموور رنپت اپنے اظہار مین بیان کرتا ہے کہ راوجی میرے گھر پر آیا اور کچھہ
کتابین رزیڈنسی سے چورا کر لایا تھا جبتک مین نے اونکی نقل نہ لے لی وہ میرے مکان
پر ٹھہرا رہا ایسے اختلاف سے یہ بات ظاہر ہے کہ تین آدمیون نے ان لوگون کو سکھایا
ایک کو گجانند نے دوسرے کو اکبر علی نے تیسرے کو عبد العلی نے اونھون نے مقدمہ کو
ضرور کھڑا کر دیا لیکن یہ نہ سمجھے کہ جب بخوبی تحقیقات ہوگی تو بیشک اختلاف پڑ جائگا
ان لوگون کو اسبات کا بڑا افسوس ہوگا کہ ہمنے پہلے سے کیون نہین سمجھ لیا اس اختلاف
سے صاف ثابت ہے کہ مقدمہ جھوٹا ہے صاحب ایڈوکیٹ جنرل کہین گے کہ گواہون
کے مختلف بیان سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اونکا بیان صحیح ہے لیکن نہین اگر صحیح
ہوتا تو کسیقدر اختلاف ہوتا نہ اس قدر اختلاف جو اون کے بیان سے ثابت ہوا اونکے
بیان کو مین کس طرح یقین کرون کہ شروع سے آخر تک بالکل اختلاف ہے مین اسقدر
کمیشن کے روبرو گفتگو کر چکا ہون کہ اب کمیشن کا زیادہ وقت ضایع کرنا نہین چاہتا
کرنیل فیر صاحب نے اپنی شہادت مین بیان کیا ہے کہ اونکا سر گھوما کرتا تھا اور ذہن
کند ہو گیا تھا کوئی بات اون کے سمجھ مین نہین آتی تھی اور اسبات کا اونکو نہایت
تعجب تھا لیکن مجھکو یہ تعجب ہوتا ہے کہ ان زہر کی پڑیون کا بیان اوسوقت ہے
جبکہ وہ اچھے ہوگئے تھے کرنیل فیر صاحب کی شاید یہ راے ہو کہ وہ اسی زہر سے بیمار

پڑ گئے تھے لیکن میری راے نہین ہے شہادت سے ثابت ہوا کہ ۹- نومبر سے ۱۵- روز پیشتر اونکی یہ حالت ہوئی تھی - ستمبر مین اون کے ایک پھوڑا ابھی نکلا تھا کرنیل فیر صاحب اسبات کا یقین کرانا چاہتے ہین کہ لوگ مجھکو تھوڑا تھوڑا زہر دیتے تھے تاکہ رفتہ رفتہ وہ مجھکو مارین شیشی کا بیان مین کرچکا ہون راؤجی کہتا ہے کہ مین نے اوس شیشی کی دوا کا استعمال نہین کیا اور اوسکو پھینک دیا اس لیے کرنیل صاحب کو جو تکلیف ہوئی وہ نہ شیشی کی دوا سے ہوئی اور نہ زہر سے ہوئی اب مین مہاراجگان کا خیال اسبات پر رجوع کرتا ہون کہ ۵- نومبر کو جب نرسو گیکواڑ کے محل مین گیا تھا تو مہاراجہ صاحب نے اوسکو بُری بُری گالیان دین تھین - مین چاہتا ہون کہ اون گالیون کا ترجمہ دونون مہاراجہ صاحب کے روبرو کیا جائے تاکہ اونکو معلوم ہو کہ ایسی گالیان مہارراؤ کی زبان سے نکلی ہون گی یا نہین -

دونون مہاراجہ صاحب جانتے ہون گے کہ ایسی ایسی گالیان ہندوستان کے رئیس زبان پر لاتے ہین یا نہین مین نے سنا ہے کہ یہ گالیان نہایت فحش تھین - مین نے اونکا ترجمہ بوجہ اون کے گندہ ہونے کے انگریزی مین نہین کرایا کیونکہ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ان گالیون کا ترجمہ ہونا فضول ہے اس لیے مین چاہتا ہون کہ وہ گالیان دونون مہاراجہ صاحب کے روبرو بیان کیجائین -

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ وہ گالیان ہندوستانی زبان مین لکھی ہوئی ہین

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اگر ہندوستانی زبان مین لکھی ہین تو کافی ہین امید ہے کہ جو درخواست مہاراجگان سے مین نے کی ہے وہ منظور ہو -

اب ایک اور بات پر ممبران کمیشن کا خیال رجوع کرتا ہون راؤجی کہتا ہے کہ نرسو نے جو مجھکو پڑیہ دی تھی اوسمین کوئی چیز سیاہی مائل تھی اور بیان ہے کہ سیاہ چیز کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین ڈالی گئی اس امر پر غور کرنا چاہیے کہ دمودر پنت نے بذریعہ یشونت راؤ اور سالم کے یہی پوڑیان بھیجی تھین نرسو کی نسبت بیان ہے کہ ہمیشہ اس شخص کو پوڑیان دی گئین اور اوسنے راؤجی کو دین اس لیے صاف ظاہر ہے

که دمودر پنت نے کرنیل صاحب کو مار ڈالنا چاہا تھا اور پھر سالم اور یشونت کو شہادت مین شریک کیا تھا تا کہ جو کچھ اوسنے تغلب کیا ہے اوس سے بری رہے اور مہاراجہ صاحب ماخوذ کیے جاوین یہ لوگ اس معاملے مین مہاراجہ صاحب کا ذکر نہین کرتے ہین اگر دمودر پنت پر جرم قائم کیا جائے تو اس شخص پر سلسلہ وار ایسی شہادت ہے کہ اوسپر ہر طرح سے جرم ثابت ہو سکتا ہے ہر شخص کی گواہی سے ثابت ہے کہ دمودر پنت نے زہر دیا اس بیان سے میری یہ غرض نہین ہے کہ زہر کا دیا جانا تسلیم کرتا ہون بلکہ جو خیالات میرے ذہن مین گذرتے ہین اونکو کمیشن کے روبرو پیش کرتا ہون جو حالت دمودر پنت کی اوس زمانے مین ہوگی اوسکو جانتا ہون کیونکہ رزیڈنسی مین دمودر پنت کے جانے کی ممانعت تھی اور اوسکو دھمکی دی گئی تھی کہ تمھارے حساب کتاب کے کاغذ دیکھے جاوینگے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسی شخص نے صاحب رزیڈنٹ کو مار ڈالنا چاہا تھا اور میرے نزدیک یہ بات غیر ممکن نہین ہے مہاراجہ صاحب کو صاحب رزیڈنٹ کے مار ڈالنے سے کوئی فایدہ متصور نہین وجوہات بیان کر چکا ہون کہ صاحب رزیڈنٹ کے مار ڈالنے مین دمودر پنت کا فایدہ تھا نہ مہاراجہ صاحب کو لیکن جب رزیڈنسی کے نوکرون کا خیال آتا ہے تو میری سمجھ مین نہین آتا کہ اونکو اپنے حاکم کے مار ڈالنے سے کیا فایدہ تھا کیونکہ اونکو اپنے حاکم سے کبھی کوئی شکایت نہین ہوئی تھی اگر صاحب رزیڈنٹ مر جاتے تو وہ سب آفت مین پڑ جاتے نرسو موقوف ہو جاتا اور اگر کرنیل فیر صاحب موقوف ہو جاتے تو بھی اونکو کیا فایدہ تھا ان لوگون سے بڑھ کر اور چالاک آدمیون کا بھی ذکر ہوا ہے مثلاً بھاؤ پونا کر جو کرنیل فیر صاحب کے کان مین ہر وقت پھونکا کرتا تھا اور ہر ایک معاملے مین اپنی واقفیت ظاہر کیا کرتا تھا اوسنے کرنیل فیر صاحب سے خریطہ کا حال بیان کیا اوسکو کرنیل صاحب کے موقوف ہونے کا احتمال ہوگا۔

رزیڈنسی کے نوکر چاہتے ہون گے کہ کرنیل صاحب عہدہ رزیڈنسی پر بدستور قائم رہین اور اونکی جان لینا نہ چاہتے ہون گے۔

بھاپو پونا کر کو بخوبی معلوم ہوگا کہ اگر کرنیل فیر صاحب سے زہر دینے کی خبر کیجاوے گی
تو وہ تبدیل ہون گے - کیونکہ جب ایک مرتبہ تحقیقات شروع ہو جاوے گی تو سرکار
کو گیکواڑ کی عداوت فیر صاحب سے ثابت ہو جاوے گی - راؤجی اپنی شہادت مین بیان
کرتا ہے کہ جو چیز زیادہ مہلک تھی اوسکو مین نے پھینک دیا یعنے شیشی کی دوا اور سنکھیا
بھی تھوڑی ڈالدی اور بیان کرتا ہے کہ جو پوڑیان مجھکو ملی تھین وہ سیاہی مائل
تھین اور کرنیل فیر صاحب بھی کہتے ہین کہ تلچھٹ سیاہی مائل تھا - مگر ڈاکٹر سیورڈ
صاحب لکھتے ہین کہ اوسکی رنگت ہلکی بھوری تھی - ایک بات اور ہے کہ اگر سنکھیا کا
استعمال ہوا تو سنکھیا سفید رنگ کا ہوتا ہے - کرنیل فیر صاحب سنکھیا کا ہونا اسوجہ سے
بھی بیان کرتے ہین کہ اون کے منھ مین تانبے کا مزہ آگیا تھا لیکن ڈاکٹرون نے جو
تلچھٹ کو دیکھا تو کوئی چیز اوسمین ایسی نہین ملی جسکا مزہ تانبے کا سا ہو - صاحب ایڈوکیٹ جنرل اسبارے
مین کہین گے کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب اور ڈاکٹر گری صاحب نے کس طرح تلچھٹ مین سنکھیا پائی لیکن مین اسبارہ
مین زیادہ تقریر نہین کرسکتا جب کوشش کی گئی تو کسیقدر سنکھیا ملی اگر اس قدر کوشش نہ کیجاتی
تو ہرگز سنکھیا نہ ملتی کرنیل فیر صاحب نے خفیہ طور سے یہ خبر پائی تھی کہ مجھکو لوگ سنکھیا
دینے والے ہین بلکہ یہان تک اونکو معلوم ہو گیا تھا کہ سنکھیا اور توتیا اور پسا ہوا ہیرا
اوسمین ملا ہوا ہے یہ خبر اونکو بھاپو پونا کر نے بلونت راؤ سے سنکر اون سے کہی تھی لیکن
عجیب بات یہ ہے کہ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اس بات کی شکایت کرنے کے واسطے
بلونت راؤ کو طلب نہین کیا سنکھیا اور پسے ہوے ہیرے کا مزہ مثل تانبے کے نہین ہے
اگر صاحب ایڈوکیٹ جنرل اس بات کو ثابت کرین کہ تلچھٹ مین توتیا تھا تو صرف
ہیرے اور سنکھیا کا ہونا جو مشہور ہے غلط قرار پائے گا نرسو بیان کرتا ہے کہ اس پوڑیہ
کی رنگت سیاہی مائل تھی اور ایسا ہی کرنیل فیر صاحب بھی بیان کرتے ہین
مگر ڈاکٹر گری صاحب اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب کہتے ہین کہ بھورا رنگ تھا اس اختلاف
کے بارے مین کوئی کیا لکھ سکے کیا سب لوگ اندھے ہو گئے تھے جو ہلکے بھورے رنگ
کو سیاہی مائل بیان کیا اور کیا رزیڈنسی کے ملازم چاہتے تھے کہ اپنے حاکم سے دل لگی

کرین یہ بہت بڑا معاملہ ہے کہ پوڑیہ کے رنگ مین اس قدر اختلاف ہے۔
میرے نزدیک شاید لوگون نے بازار مین مشہور کر دیا کہ فیر صاحب کو زہر دیا گیا مگر حقیقت مین زہر نہین دیا گیا۔ نرسو ۲۳۔ دسمبر کو گرفتار ہوا۔ ۲۴۔ دسمبر کو راوجی سے اوسکا مقابلہ کرایا گیا۔ گجانند۔ اکبر علی۔ عبد العلی۔ اوسوقت موجود تھے لیکن سوٹر صاحب اوسوقت نتھے گجانند اسبارے مین کہتا ہے کہ مین نرسو کو میدان مین لیے ہوے بیٹھا تھا اور وہان اکبر علی اور عبد العلی بھی موجود تھے اوسوقت راوجی بلایا گیا اور راوس سے کہا کہ مین نے سب باتون کا اقرار کر لیا۔

گجانند وغیرہ نے بہت بڑی کوشش کی مگر اونکی سب کارروائی ظاہر ہوگئی اونہون نے ایک مرتبہ چاہا تھا کہ سرکار نرسو کا بھی قصور معاف کر دے لیکن مسٹر سوٹر صاحب اور سر لوئیس پیلی صاحب نے کہا کہ تمھاری خطا ہرگز نہ معاف ہوگی مگر اوسکا جرم سب سے کم تھا اوسنے کچھ بیان زبانی کیا تھا مسٹر سوٹر صاحب لکھتے ہین کہ اوسوقت مین نے کثرت کام کیوجہ سے اوسکا بیان تحریر نہین کیا حالانکہ یہ کام سب سے زیادہ ضروری تھا سب کامون کو چھوڑ کر یہ کام کرنا چاہیے تھا کیا اس کام کو وہ اپنا کام نہین سمجھتے تھے گویہ بیان صحیح تھا یا غلط تھا مگر وہ بیان ایک خونی کا تھا بہر صورت لازم تھا کہ فی الفور لکھ لیا جاتا جب مسٹر سوٹر صاحب کو خاص اسی مقدمے سے تعلق تھا اور جو کام اوسوقت کرتے تھے اسی مقدمے کے متعلق ہوگا اس سے بڑھکر اور کون کام ہوگا کہ ایک شخص جو فی الحال اقرار کرتا تھا اس اظہار کے نہ لینے کا مسٹر سوٹر صاحب کوئی معقول جواب نہین دے سکتے۔

سر لوئیس پیلی صاحب کا بیان اون کے بیان سے مختلف ہے وہ لکھتے ہین کہ مین نے اسوجہ سے نرسو کی گواہی فوراً نہین لکھوائی کہ مین چاہتا تھا کہ وہ بخوبی غور کرے کہ مین کیا لکھانا چاہتا ہون وہ بیان نہین کرتے کہ بوجہ عدیم الفرصتی سوٹر صاحب کے اوس کے اظہار نہین لیے گئے۔ بعد اس کے پولیس والون کے پہرے مین سپرد کیا گیا۔ اس وقفہ مین پولیس کو کارروائی کرنے کا اور بھی موقع ملا ہوگا پولیس نے

جو باغ مین کارروائی کی وہ ظاہر ہو چکی ہے اور جب نرسو کنوئین مین گرا تھا اوسکا
حال بخوبی معلوم ہو چکا ہے لیکن جب نرسو پولیس کے گارڈ مین تھا تو وہ کس طرح
کنوئین مین گرا کیا وہ عین کنوئین کے برابر کھڑا ہوا تھا جو گر پڑا حالانکہ مشہور یہ ہے
کہ پولیس کے آدمی اوس کے ساتھ تھے اور اون مین سے بھاگ کر وہ کنوئین مین
گرا یہ عجیب بات معلوم ہوتی ہے مسٹر سوٹر صاحب بیان کرتے ہین کہ یہ شخص پلٹن
کی گارڈ مین تھا پولیس کے لوگ اوس کے پاس جا سکتے تھے کیا یہ بات غیر ممکن ہے
کہ پولیس والون نے اوسکو تعلیم نہ کیا ہو مین نہین چاہتا کہ اوس کے اظہار ممبران
کمیشن کو پھر یاد دلا دون - کیونکہ اوسنے ہر ایک سوال کے جواب مین یہی بیان کیا
کہ میری قسمت مین یہی لکھا تھا نرسو کے باب مین مجھکو اور کچھ کہنا باقی نہین ہے -
اس تمام مقدمہ کی تحقیقات مین کوئی وجہ ظاہر نہین کی گئی کہ زہر دیے جانے کی وجہ
کیا تھی نوکر اپنے حاکم سے بہت خوش تھے کیا اونکو صرف وعدے پر یقین آگیا تھا کہ
جکو روپیہ ملے گا اور اون کے حاکم نے جو جو مہربانی کی تھی اوسکو بھول گئے اور شربت
مین زہر ڈالدیا اگر اونکا حاکم مرجاتا تو قاتل تھے اور کوئی صورت اون کے بچنے کی
نہوتی - دمودر پنت کی نسبت بخوبی بیان کر چکا ہون یہ سب شہادت لوگون کی
بے بنیاد اور غلط ہے اور کسیطرح لائق اطمینان کے نہین ہے -
مہاراجہ صاحب کے واسطے بہت لوگ اسبات پر آمادہ ہوئے کہ اون کے حق مین
جھوٹ بول بول کر اون کو پھانسین ان لوگون کو معافی کا وعدہ دیا گیا پولیس والون
کو اپنی ترقی کی امید ہو گی بہر صورت لوگ چاہتے ہین کہ اس بیچارے رئیس کو سزا
دلائین مجھکو مناسب معلوم ہوا کہ قبل بیان کرنے اظہار کرنیل فیر صاحب کے ان سب
گواہون کی شہادت کی نسبت ذکر کیا جاے - اب ممبران کمیشن کا خیال ان جوابات
پر رجوع کرتا ہون جو کرنیل فیر صاحب نے مجھکو دیے ظاہر ہے کہ جبتک بخوبی سوالات
نہ کیے جائین اور زور نہ ڈالا جاوے صحیح حال معلوم نہین ہو سکتا -
صاحب موصوف کا بیان ہے کہ سالم اور رشوت راوجی دونون روزمیدنسی کو آیا کرتے

تھے اور رکھتے ہین کہ مجھکو شک ہوا تھا کہ مرہم مین کوئی چیز ڈالدی گئی تھی جسکی
وجہ سے میرا پھوڑا بڑھ گیا تھا اور بروقت غور کرنیکے کرنیل صاحب کو شک ہوا
کہ اوسمین سنکھیا ڈالی گئی ہے لیکن مرہم مین سنکھیا کا ڈالا جانا مین نے بالکل غلط اور
رد کردیا ہے اس کے بعد وہ ان ایام کا ذکر کرتے ہین جن دونون مین شربت مین زہر
دیا گیا تھا وہ اپنی طبیعت کا حال ستمبر اور اکتوبر کا بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ
کہ ۶۔ یا ۷۔ نومبر کو زہر دیے جانے کا حملہ ہوا لیکن شہادت سے ثابت نہین ہوتا کہ اون
تاریخون مین حملہ ہوا ہو۔ ظاہر ہے کہ آدمی کا خیال کس قدر دوڑتا ہے جو کچھ اون کی
طبیعت کی حالت ان تاریخون مین ہوئی تھی وہ محض خیال تھا۔ شربت پینے کے
بعد وہ عجیب طرح شربت کے پھینکنے کی بیان کرتے ہین حالانکہ مناسب یہ تھا کہ
جو شخص شربت بناتا تھا اوسکو بلا کر کہتے کہ تمنے یہ شربت کیسا بنایا ہے اگر تمام شربت کو
کرنیل صاحب رہنے دیتے اور ڈاکٹر صاحب کو دکھا کر امتحان کراتے تو نہایت مناسب
تھا معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر سیوڑو صاحب نے بھی نہایت عجلت کی کیونکہ اونہون نے تلچھٹ
کو چھان لیا اور پانی کو پھینک دیا۔ کرنیل صاحب یہ بھی کہتے ہین کہ جہان مین نے شربت
پھینکا تھا وہان ایک کھڑکی تھی اور کھڑکی کے آگے برآمدہ تھا وہان برآمدے مین
معلوم ہوا کہ پسا ہوا سنکھیا اور ہیرا شربت مین ملی ہوئی تھی سب سے بڑھکر یہ بات ہے
کہ جب دو تین روز کے بعد برآمدے کی زمین کھودی گئی تو اوس مٹی مین پسا ہوا ہیرا
اور سنکھیا ملی امید ہے کہ ممبران کمیشن اس کھودی ہوئی مٹی پر اپنے خیال زیادہ رجوع
نہ کرینگے مگر ہان جو تلچھٹ گلاس مین رہ گیا تھا وہ قابل غور ہے۔

کرنیل صاحب کہتے ہین کہ جب مین نے شربت کو پھینک دیا تو کسیقدر تلچھٹ سیاہی
مائل گلاس مین رہ گیا اوس کے بعد اپنی طبیعت کی کیفیت بیان کرتے ہین کہ وہی کیفیت
ہوگئی جو پیشتر ہوئی تھی یہ سارا قصہ عجیب معلوم ہوتا ہے شربت کا پھینک دینا اور
کسی آدمی کو نہ بلانا اور منہ مین تانبے کا سا مزہ ہونا اور تلچھٹ کا سیاہی مائل ہونا یہ
سب باتین عجیب غریب معلوم ہوتی ہین یقین ہے کہ یہ اظہار سنکر ممبران کمیشن کو تعجب

ہوا ہوگا۔ پہلے مین بیان کر چکا ہون کہ کرنیل فیر صاحب نے اپنی ایک چٹھی مین لکھا تھا
کہ مین نے صحیح خبر پائی ہے کہ مجھ کو زہر دیا جائے گا ایسی خبرون کے پانے سے آدمی کا دل
بہت کچھ پھر سکتا ہے اوسی روز اونھون نے جلدی کرکے گورنمنٹ مین لکھ بھیجا کہ مجھکو
زہر دیا گیا بعد اس کے کرنیل صاحب بیان کرتے ہین کہ مہاراجہ صاحب سے اور مجھسے
کیا کیا باتین ہوئین مہاراجہ صاحب نے اون سے بیان کیا کہ بوجہ مٹھائی کھانے کے
میری حالت بھی ایسی ہی ہوگئی ہے بلکہ اونھون نے یہ بھی بیان کیا کہ شہر مین ایسی بیماری
بہت ہے مہاراجہ صاحب نے یہ گفتگو شروع نہین کی تھی بلکہ کرنیل صاحب نے خود اس
تقریر کو چھیڑا تھا جو گفتگو مہاراجہ صاحب نے کی اوس سے یہ بات مترشح نتھی کہ مہاراجہ
کرنیل فیر صاحب کو ٹال دین تاکہ اونکو ظاہر ہو کہ مجھکو زہر دیا گیا اگر زہر کا دیا جانا صحیح
ہے تو کوئی وجہ ظاہر نہین کی گئی کہ مہاراجہ صاحب کو معلوم ہو کہ کرنیل فیر صاحب کو
۹- نومبر کو زہر دیا گیا ڈاکٹر سیوارڈ صاحب اور کرنیل فیر صاحب کی جو شہادت لی گئی
اوس سے بصفائی ظاہر ہے کہ گویا لوگون نے دن اور وقت زہر دینے کا مقرر کر لیا
تھا لیکن درحقیقت کوئی وقت مقرر نہین ہوا تھا بلکہ یہ کہا گیا تھا کہ جب موقع ملے زہر
ڈال دینا ڈاکٹر سیوارڈ صاحب نے اپنے صغیر سن کے خیالات کو اس غرض سے کام فرمایا
کہ جو کچھ اون کے خیالات ہین اوروں کے بھی منقوش خاطر ہوجائین گے جب مہاراجہ صاحب
کرنیل فیر صاحب کے سامنے آئے تو اون کے بشرے سے کوئی بات ایسی نہین پائی جاتی
تھی جس سے یہ بات معلوم ہو کہ وہ اس ارادے مین شامل ہین اور نہ مہاراجہ صاحب
کی کوئی ایسی حرکت ثابت ہوئی جس سے معلوم ہو کہ اونھون نے کبھی ایسا ارادہ بھی کیا
ہو اونھون نے کرنیل فیر صاحب سے اوس روز اسیطرح ملاقات کی جس طرح کہ ہمیشہ
کرتے تھے اور ایسی ملاقات نہین کی جس سے دریافت ہو کہ وہ خون کے کرنے مین شریک
ہین ہندوستانی رئیسون کی طبیعت سے بخوبی واقف نہین ہون لیکن اس قدر جانتا
ہون کہ جیسے طبیعت ہم لوگون کی ہے اوسیطرح کی طبیعت اونکی بھی ہوتی ہوگی جب
خیال کرتے ہون گے تو خوف و تردد ضرور ہوتا ہوگا اور یہ خوف اون کے چہرے سے

معلوم ہو جاتا ہوگا افسوس ہے کہ ان لوگون نے خواہ مخواہ حضور گیکواڑ کو متہم کرکے
بری بری باتین کین - اخبارات انگریزی وغیرہ نے ایسی غلط باتین تحریر کین کہ ہر ایک
شخص کا خون جوش کھا گیا مین اوس ملک کا باشندہ ہون جہان بالکل آزادی ہے
اگر کسی اخبار مین وہان ایسا لکھا جاتا تو اوس اڈیٹر کو سزا برابر ہوتی اور یہ خیال نہ
کیا جاتا کہ کیسے بڑے اخبار کا اڈیٹر تھا کیونکہ اوسنے اپنی تحریرات سے سرکار کا خیال انصاف
سے پھیر دیا مین پھر کہتا ہون کہ گیکواڑ کی طرف سے کوئی کارروائی ایسی نہین ہوئی جس سے
معلوم ہو کہ گیکواڑ نے زہر دیا ہے یا کسیطرح وہ مجرم ہین -
کرنیل فیر صاحب کے کان لوگون نے مدت سے بھر رکھے تھے بلکہ بخصوص بھاؤ پونا کرنے نقن
سے پہلے کرنیل فیر صاحب انکار کرتے تھے کہ بھاؤ پونا کرنے مجھکو زہر کی اطلاع نہین کی
لیکن نقن کھانے کے بعد اقرار کیا کہ اسی شخص نے مجھکو اطلاع دی تھی جب بھاؤ پونا کر
بلایا گیا تو اوسنے کہا کہ مین نے فلان شخص سے سنکر اطلاع دی مگر وہ شخص نہین بلایا گیا
جس سے کہ اوسنے سنا تھا - گیکواڑ پر جو دوسرا جرم ہے کہ رزیڈنسی کے نوکرون سے خبرون
کے پانے کے لیے میل جول کیا گیا اسمین یہ امر دریافت طلب ہے کہ اس طرح میل جول کا
کرنا کسی شخص کے ضرر پہونچانے کے واسطے ہوا تھا یا نہین لیکن کرنیل فیر صاحب نے بھی خبرون
کے معلوم کرنے کے واسطے لوگون سے میل کر رکھا تھا اس بات سے کسی شخص کو انکار نہین
ہوسکتا کہ بھاؤ پونا کر کرنیل فیر صاحب کا مخبر تھا گو اس شخص کو روپیہ نہین دیا مگر کرنیل
فیر صاحب اوسکی ہر ایک بات کو سنتے تھے گیکواڑ کو کس قدر ناگوار ہوتا ہوگا کہ جو شخص میرا
دشمن ہے اوسی سے صاحب رزیڈنٹ ربط رکھتے ہین یہ بات صاف ظاہر ہے کہ جب جمع بطہ
تیار ہوتا تھا اوسوقت کرنیل فیر صاحب کو اطلاع ہوگئی تھی پس اسیطرح اونکو گیکواڑ
کی ہر ایک کارروائی سے خبر ہوجاتی تھی گو اونھون نے بھاؤ پونا کر کو کچھ نہین دیا لیکن
بھاؤ پونا کر نے گیکواڑ کے نوکرون کو روپیہ دیکر حالات دریافت کیے ہونگے -
مہاراجہ صاحب کو رزیڈنسی کی خبرون سے زیادہ فائدہ نتھا مثلاً آپا نے ایک چٹھی لکھی
تھی جسمین رزیڈنسی مین کھانا ہونے کا ذکر تھا بھلا اوس سے مہاراجہ صاحب کو کیا فائدہ

تھا لیکن کرنیل فیر صاحب کو بہت بڑے حالات معلوم ہوتے تھے بہر حال مہاراجہ صاحب مظلوم ہین کرنیل فیر صاحب کی زیادتی معلوم ہوتی ہے اور آیا کا جو بیان ہے اوسپر ہرگز یقین نہین ہے مہاراجہ صاحب اوس سے قطعی انکار کرتے ہین مین آپ سے پوچھتا ہون کہ مہاراجہ صاحب آیا سے کیا باتین کرتے تھے آیا کو سرکاری پولٹیکل معاملات کیا معلوم ہوسکتے تھے جو وہ مہاراجہ صاحب کو اطلاع دیتی مہاراجہ صاحب خوب جانتے ہونگے کہ آیا کو اوس معاملے مین کچھ تعلق نہین ہے۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے ظاہر کیا ہے کہ آیا سے بھی زہر کے دینے کا کچھ ذکر ہوا تھا عبدلا راؤجی اور نرسو زہر کے دینے مین شریک کیے گئے لیکن شہادت سے یہ بات ظاہر نہین کہ راؤجی اور نرسو اور آیا سے کچھ گفتگو ہوئی ہو اور گاڑی بانون کی شہادت سے مجھکو انکار نہین ہے جنھون نے بیان کیا ہے کہ ہم گیکواڑ کے محل مین لے گئے میری کہنے سے یہ غرض ہے اور صاحب ایڈوکیٹ جنرل بھی یہی سمجھین گے کہ عجب نہین جو ان لوگونکی شہادت صحیح ہو اور آیا کو سوار کرکے لے گئے ہون اور آیا گیکواڑ کے ملازمون کی ملاقات کے واسطے گئی ہو اور اوسنے طرح طرح کے زٹل قافیے اوڑائے ہون لیکن آیا کا یہ بیان کہ مین مہاراجہ صاحب کے پاس گئی تھی محض غلط ہے آیا نے جو تاریخ اپنے جانے کی پولیس کے اظہارون مین بیان کی ہے اوس تاریخ مین اختلاف ہے کیونکہ عدالت مین اوسنے اور کچھ بیان کیا معلوم ہوتا ہے کہ جب پولیس نے اوسپر سختی کی اوسوقت آیا نے بموجب اونکی خواہش سے بیان کر دیا یہ عجیب بات ہے کہ آیا اوس زمانے مین نہین گئی جبکہ نرسو اور راؤجی نے اخیر مرتبہ زہر کا بیان کیا ہے کہ نرسو اور راؤجی نے ۵- اور ۶- نومبر کو زہر دیا اونہین تاریخون کا آیا سے بھی ذکر کیا گیا تھا اور اوس سے جو زہر کے دیے جانے کا ذکر کیا تھا اوسکو نرسو اور راؤجی کے زہر دینے سے کچھ تعلق تھا آیا سے کہا گیا تھا کہ تم بطور خود علیحدہ زہر دو کہین بیان ہے کہ آیا نے انکار قطعی کیا اس انکار پر کمیشن کو لحاظ رہے شیخ داؤد کہتا ہے کہ دیوالی سے تین چار روز پہلے یعنے ۵-۶-۷- نومبر کو آیا سے گفتگو ہوئی تھی اور آیا بھی کہتی ہے کہ انھین دنون مین مجھسے اور مہاراجہ صاحب سے گفتگو

ہوئی تھی اور زہر دینے کا تذکرہ آیا تھا وہ اس طرح اپنے بیان کو لکھاتی ہے کہ گویا کرنیل فیر صاحب
کی وزیر اعظم بھی اور خود بڑے رعب داب اور بڑے مرتبہ کی عورت ہے کمیشن خود خیال کر سکتی ہے کہ
اوسکا اظہار کس قدر صحیح اور کس قدر غلط ہے نوکرون کا بلانا دونون طرف سے ہوا کرنیل فیر صاحب
نے گیکواڑ کے نوکرون سے میل جول کیا اور گیکواڑ نے کرنیل فیر صاحب کے نوکرون کو بلایا معلوم ہوتا ہے کہ
ایک زمانہ بڑودہ مین ایسا گذرا ہے کہ دونون طرف سے مخبر نوکر رکھے گئے سنہ ۱۸۳۰ع سے سرکار نے تو مخبرون
کا نوکر رکھنا موقوف کر دیا لیکن شاید کرنیل فیر صاحب کے نزدیک یہ بات اب بھی مناسب تھی قبل
ختم کرنے اظہار آیا کے نہین بیان کرنا چاہتا ہون کہ کس کس طرح سے بازاری افواہ اوڑ سکتا ہے ان
افواہ کو سنکر گیکواڑ اور کرنیل فیر صاحب دونون کو تردد ہوا ہوگا صحیح ہے کہ گیکواڑ جہان دیدہ آدمی
ہے مگر ایسی خبرون کے سننے سے متوحش ہوگئے ہونگے اور کرنیل فیر صاحب کی نسبت مجھکو سخت تعجب ہے
کہ وہ باوجودیکہ ایسے معزز عہدہ پر ایسی ریاست مین تھے جو بجاے ایک سلطنت کے تصور ہو سکتی ہے مگر
اونھون نے تمام لوگون کی باتون کو سنا اور جھوٹے آدمیون کو منہ لگایا خصوص اونکا ایک مخبر خاص ایسا
شخص تھا جو گیکواڑ کا جانی دشمن تھا آیا نے جو اول مرتبہ سوٹر صاحب کے روبرو اظہار دیے اوسمین بیماری
کا اوسنے کچھ ذکر نہین کیا لیکن اوس کے بعد وہ بیمار پڑ گئی اور اسپتال کو بھیجی گئی آیا بیان کرتی ہے
کہ اوسنے کس طرح رمضان کے مہینے مین مہاراجہ صاحب سے باتین کین آیا کا یہ بیان کس قدر بیجا ہے ۱۸ دسمبر کو
جو آیا سے اظہار لیے گئے اوسمین آیا نے ذکر نہین کیا کہ مہاراجہ صاحب نے مجھ سے کچھ ذکر زہر کے دینے کا کیا تھا
اور اور ملاقاتین جو آیا کی مہاراجہ صاحب سے ہوئین اوسمین صرف جادو کا ذکر ہے جب آیا اسپتال مین تھی باوجود
بیماری کے اوسنے طول طویل اظہار دیے ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے بھی کچھ ذکر آیا کا کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اونکو آیا کا
بہت بڑا خیال تھا اسبات کے وہ خود مقر ہین لیکن میری عقل کام نہین کرتی کہ اونکو اس قدر خیال آیا کا
کیون تھا شاید آیا مین کوئی بات ایسی تھی جس سے صاحب کے دل کو کشش تھی اور کسی بات پر اونکا دل
فریفتہ ہوا ہوگا لیکن جب وہ کمیشن کے روبرو آئی اوسکی جادو نگاہی نے کسی پر اثر نہ کیا مجھکو اوس کے
دیکھنے کا بخوبی موقع ملا لیکن مجھپر کچھ بھی اثر نہوا ڈاکٹر صاحب جانتے تھے کہ وہ گیکواڑ کے محلون مین جایا کرتی
تھی لیکن اونھون نے اسبات کا مطلق خیال نہ کیا اوسکا علاج ایک ڈاکٹر صاحب کرتے تھے لیکن پھر بھی بغیر
اون ڈاکٹر کی اطلاع کے اوسکے پاس ڈاکٹر صاحب گئے جب وجہ دریافت کی گئی تو اونھون نے بیان کیا

کہ وہ ڈاکٹر صاحب میرے دوست تھے مجھکو اجازت لینے کی کچھ ضرورت تھی بہرحال وہ آیا کے دیکھنے
کو گئے جب اوسکو دیکھا تو دریافت کیا کہ اوسکو کوئی آزار نہین ہے صرف اوسکے دل پر صدمہ ہے ہمارے دین
ڈاکٹر سیورڈ صاحب خوب بیان کرتے ہین اونھون نے آیا کو سمجھایا کہ تم اپنے دل کا حال مجھسے کہو تمھارے
دل کو تمھارے پیٹ کو آرام ہوجایگا ایک ماننے مین اوسکے بلستر لگایا گیا تھا اور جب اوسنے اپنے دل کا حال
بیان کردیا اوسکے لیے ایسا مفید ہوگا جس طرح کہ تھے کی دوا دی گئی ہو بعد اسکے اوسکو آرام ہوگیا ڈاکٹر سیوڑ صاحب
(اس موقع پر مسٹر سوٹر صاحب کو ڈاکٹر سوٹر صاحب کہنا چاہیے) بلائے گئے اور اونھون نے اوسکا اظہار
لیکر اوسکا علاج کیا ڈاکٹر سیورڈ صاحب جسمانی علاج کرتے تھے اور ڈاکٹر سوٹر صاحب روحانی معالجہ کرتے تھے
مین خیال کرتا ہون کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب مسٹر سوٹر صاحب سے کس طرح کھتے ہونگے کہ
میرے ہاتھ سے جبتک اوسکو صحت نہوگی علاج کیے جاؤنگا تم اوسکا روحانی علاج
کرو کیونکہ اوسکا دل بے قرار ہے - غرض اوس کے اظہار لیے گئے اوسکا مطلب یہ تھا
کہ جب مین تیسری مرتبہ مہاراجہ صاحب کے ایوان مین گئی تو مہاراجہ صاحب نے مجھسے
دریافت کیا تھا کہ صاحب کو ایسی کوئی دوا دیجا سکتی ہے جسکی وجہ سے میری اون سے
موافقت ہوجائے اوسکا بیان ہے کہ گیکواڑ مجھکو ٹٹولتے تھے کہ مین اسباب کا اون کے کیا
جواب دیتی ہون اب مین لارڈ چیف جسٹس سے دریافت کرتا ہون کہ آپنے کبھی ایسا
فقرہ کسیکے اظہار مین سنا ہے ٹٹولنے کا لفظ کبھی کسی آیا کے منھ سے آپنے سنا ہے لیکن
آیانے نہایت شرم کے ساتھ انکار کیا پس خیال کرنا چاہیے کہ آیانے اپنا انکار کس صراحت
سے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے روبرو بیان کیا مین اب بھی ممبران کمیشن کا خیال رجوع
کرتا ہون کہ آپنے کبھی ایسا جھوٹ سنا ہے کہ آیانے کہا ہو کہ لاکھون روپیے کرنیل
فیر صاحب کے اوپر تصدق ہین آیا اپنے تئین بڑی عالم اور فاضل تصور کرتی ہے یہ بیہودہ
ضعیفہ عورت بازار کی گپ سن کر باتین بنایا کرتی تھی کیا مہاراجہ صاحب کو اس قدر
بھی تمیز نہین ہے جو ایسی عورت سے وہ باتین کرتے اوس کے اظہار مین جو چند سوالات
کیے گئے اون سے دریافت ہوا کہ اوسکا بیان محض غلط ہے اگر کچھ باتین ہوئی نہین تو
شاید صرف اسی قدر کہ کرنیل فیر صاحب پر کچھ جادو کیا جاوے تاکہ اونکا دل سے لطف

رجوع ہو جاے - اول مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو یہ سوال کیا گیا کہ تو زہر کے دینے کا حال بھی جانتی ہے - پس خیال کرنا چاہیے کہ شروع مین ایک ایسی عورت سے اسطرح کا سوال کرنا کیا ضرور تھا اوسنے خواہ مخواہ جواب دیا کہ مجھ سے ذکر آیا تھا -

صاف ظاہر ہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے اوسکو ترغیب کی اور اکبر علی نے دھمکایا کہ زہر کا ذکر کرنا اوس کے اظہار کے شروع سے آخر تک محض واہیات ہے مین اوس کے اظہار پر بخوبی غور کرکے یہ بیان کرتا ہون کہ اوس کے اظہار مین کوئی بات غور کے قابل نہین ہے صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے دریافت کیا تھا کہ گیکواڑ کی رسائی سالم اور یشونت راو تک ہو سکتی ہے اس کہنے سے اونکی یہ غرض تھی کہ مہاراجہ صاحب چاہتے ہین کہ سالم اور یشونت راو کو اپنا گواہ قرار دین لیکن اصل حال یہ ہے کہ مہاراجہ صاحب ایسی کارروائی کی کچھ پروا نہین کرتے اور اون کے صلاح کار بھی یشونت راو اور سالم تھے اونکی گواہی دینے کی صلاح نہین دیتے احتمال ہے کہ یہ لوگ وموورینٹ کو سامنے ہون کیونکہ وہ بھی وموورینٹ کی طرح سوال کرتے رہے اور اپنے مالک کو لوٹتے رہے -

شاید یہ لوگ بھی مثل وموورینٹ کے بیان کرتے ہون - میرے دوست ایڈوکیٹ جنرل نے بلا تامل اون گواہون کو بلایا جن کی آبرو پر بدنامی کا دہبہ تھا اس لیے سالم کے بلانے مین کیا عذر تھا اور کسواسطے یشونت راو کی گواہی نہ لی یہ شخص راوجی سے بڑھ کر بدذات نہین ہے کہ اگر صاحب ایڈوکیٹ جنرل جانتے کہ یہ لوگ کسی بات کی تصدیق کرین گے تو ضرور اونکو بلاتے اگر مہاراجہ صاحب ان گواہون کو طلب کرتے تو مین ہرگز نہ بلانے دیتا اور اگر معزز گواہون کی ضرورت ہوتی تو اور بہت گواہ بہم پہونچ سکتے تھے مجھکو گیکواڑ کی طرف سے مقدمے کے کھڑا کرنے کی ضرورت نہین ہے - کسی معزز گواہ نے گیکواڑ کو ماخوذ نہین کیا مین اون لوگون کی گواہی ہرگز نہ لیتا جو چند روز تک پولیس پاس رہے مائی لارڈ - مین نے اس معاملے مین صحیح کارروائی کی ہے یا غلط مین نے قطعی انکار کیا کہ یہ لوگ گیکواڑ کی طرف سے ہرگز گواہ نہ قرار دیے جائین گے گیکواڑ کی نسبت جس قدر جرم قائم ہوے تھے اون سب کی مین نے تردید کر دی اب کوئی جرم گیکواڑ پر

ثابت

باقی نہین رہا کوئی شہادت ایسی نہین گذری جسکا اعتبار کیا جاتا مین مشکور ہوا کہ آپ
صاحبون نے میری تقریر کو غور سے سنا جو کچھ مجھ سے تقریر ہو سکی مین نے کی مین بخوبی
جانتا تھا کہ اس مقدمہ مین کس قدر مجھپر تردید کی ذمہ داری ہے کسی مقدمہ نے ایسا عام
کا خیال رجوع نہین کرایا جیسا کہ اس مقدمے نے - ہر شخص اس مقدمہ کی طرف خوب غور
سے دیکھتا ہے اور اس مقدمہ کی کارروائی پر انگشت نمائی کرے گا -

میرے نزدیک ایسے درجہ کا شخص جیسا گیکواڑ اول ہی مرتبہ جرم مین ماخوذ ہوا ہے اور اوسکی
ایسی کارروائی ہوئی ہے - ہندوستان کی تواریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کیسے کیسے
گورنر جنرل صاحبون نے براہ راست رئیسون کو سزا دی اور خلاف انصاف کے کارروائی
کی لیکن فی الحال حضور وایسرائے نے مناسب سمجھا کہ ایک بڑے رئیس پر جو تہمت لگائی گئی
ہے اوسکی بخوبی تحقیقات ہو اور فی الواقع ایسے ایسے جرمون کا اتہام جو اوسپر لگایا گیا
اوسکا تحقیقات ہونا ضرور تھا لہذا بطریق مناسب صاحبان انگریز اور رئیسان ہندوستان
کو یہ مقدمہ سپرد کیا گیا -

مائی لارڈ - یہ بات دیکھ کر مجھکو نہایت خوشی اور تسلی حاصل ہوئی یہ مقدمہ بہت بڑا ہے -
میرے نزدیک ہر ایک کونسلی اس مقدمہ کو بڑا مقدمہ کہے گا -

مائی لارڈ - مین پھر میران کمیشن کا شکریہ ادا کرتا ہون اور کہتا ہون کہ آپ یہ خیال نہ
کرین کہ مجھ سے بڑھ کر اور کوئی شخص اسیقدر نہین کہہ سکتا آپ براہ مہربانی اظہارات پر خوب
لحاظ کرین اون سے صاف ظاہر ہو جائے گا کہ گیکواڑ محض بے قصور ہے - یہ شخص گدی سے
فی الحال علیحدہ کر دیا گیا - اوسکی حقیر حالت کو اوسکی رعایا نے دیکھا کسی شخص کو اس قدر
مجال نہین کہ اوس کے پاس آکر اوسکی ہمدردی اور تسلی کرے یا اوس کے حق مین کوئی
مفید بات کہے - اونہون نے اپنی بے قصوری حلفاً ظاہر کر دی مین جو اوسکا ایک کونسلی
ہون تمام مقدمے کی شہادت کو رد کیا اب اسبات کا ملتجی ہون کہ موافق انصاف اور قانون
انگریزی کے اوس کے حق مین انصاف کیا جاے ادنے جیب تراش کو بھی ایسے گواہون سے
سزا نہین ہو سکتی جیسے گواہ کہ اس مقدمے مین گذرے پس کس طرح ایک رئیس گدی سے

اوتار اجا سکتا ہے۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل بہتر ہے کہ اب ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے اوٹھین۔ اوس کے بعد مین اپنا ایڈریس پیش کرون گا اور اگر کمیشن کی اجازت ہو تو ابھی شروع کردون۔ لہذا ممبران کمیشن نے ٹفن کھانے کے واسطے برخاست کی۔

جواب صاحب ایڈوکیٹ جنرل

بروقت جمع ہونے کمیشن کے صاحب ایڈوکیٹ جنرل اوٹھے اور اونھون نے کہا۔ مائی لارڈ چیف جسٹس وکمشنران و دیگر صاحبان۔ اب مجھپر فرض ہے کہ مین آپ سب صاحبون کا خیال اون امورات پر رجوع کرون جنکی نسبت سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اپنی فصیح و بلیغ اسپیچ مین گیکواڑ کی طرف سے بیان کیا ہے جو شہادتین پیش ہوئین اونکو صحیح اور درست نہ سمجھتا تو مجھکو اوس وقت جواب کے دینے مین نہایت دقت ہوتی مجھکو یہ دیکھکر نہایت تسلی ہوئی کہ میرے ایک لائق دوست نے گورنمنٹ کی اس کارروائی یعنے کمیشن کے مقرر کرنے کو نہایت پسند کیا ہے اور اوسیطرح اون کے موکل کو بھی پسند ہے میرے دوست جانتے ہین کہ اس مقدمہ کی تحقیقات کے واسطے اس کمیشن سے بڑہ کر دوسرا کوئی طریقہ نتھا اور اگر اس کمیشن کا فیصلہ گیکواڑ کے برخلاف ہوا تو بھی گیکواڑ یا اور کسی شخص کو شکایت کا موقع نہوگا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کا قول ہے کہ اس کمیشن سے بڑہ کر اور کوئی کمیشن مین نے نہین دیکھی۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے درحقیقت اپنی وہ لیاقت جسکے واسطے وہ مشہور ہین تمامتر اس مقدمہ مین صرف کی۔ اگر کمیشن کا فیصلہ گیکواڑ کے برخلاف ہوگا تو کوئی شخص نہین کہہ سکتا کہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے مقدمہ کی تردید بخوبی نہین کی یا بوجہ کم گوئی اونکی کے اس مقدمہ کا فیصلہ اون کے خلاف ہوا۔ میرے دوست نے اپنی اسپیچ مین کئی مقامپر گیکواڑ کی ہمدردی ظاہر کی ہے مگر تعریف یہ ہے کہ باوجود ہمدردی کرنے کے اونکی تقریر مین کسیطرح کا فرق نہین آیا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نہ صرف انگلستان مین مشہور ہین بلکہ تمام یورپ اونکی عمدہ تقریر سے واقف ہے جو کچھہ اونھون نے ہمدردی ظاہر کی یقین ہے کہ سب لوگون کے دلون پر اوسکا اثر پہونچا ہوگا اس لیے جو فیصلہ

اس کمیشن کا ہوگا وہ نہ صرف تمام دنیا بلکہ خود مہاراجہ صاحب بھی خوشی سے قبول کرینگے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے جو کچھہ مظلوم رئیس کی نسبت بیان کیا مجھکو بھی سنکر تعجب ہوا کیونکہ سر لویس پیلی صاحب نے بیان کیا ہے کہ مہاراجہ صاحب غوث کے ساتھہ حراست مین ہین اور یہ بات صحیح اور درست ہے پھر اونکا کیا ظلم ہوا اور اونکی جایداد چند روز کے واسطے قرق ہوئی ہے اس سے بہتر اور عمدہ کارروائی کوئی نہین ہوسکتی تھی۔ میرے دوست جانتے ہونگے کہ حضور گیکواڑ کا حکومت سے معطل کرنا اور اونکی جایداد کا قرق ہونا نہایت مناسب تھا گورنمنٹ انڈیا نے یہ سب باتین اپنا کام سمجھ کرکے کی ہین اور ان باتون کے کرنے سے کسیطرح کی زیادتی مقصود نہین ہے اگر ایسا نہ کیا جاتا تو گورنمنٹ انڈیا کی نسبت یہ سمجھا جاتا کہ اونسے اپنا کام پورا انجام نہین دیا گیکواڑ کی طرف سے جو تحریری عذر پیش ہوا ہے اوسکا مضمون بہت عمدہ ہے لیکن اوس تمام تحریر کا مطلب یہ ہے کہ مین نے جرم نہین کیا اور اس بیان کی تصدیق قسم کی روسے بھی نہین ہوئی لہذا ممبران کمیشن اس بیان تحریری کو جیسا چاہین تصور کرلین۔ صرف اس قدر خیال ہوسکتا ہے کہ گیکواڑ نے شاید ایسا کہا ہو مین اپنے دوست کی اس کارروائی پر کچھہ انگشت نمائی نہین کرنا چاہتا حقیقت مین میرے دوست نے اظہارات کے خوب رگ و پوست علیحدہ کیے اونکی تقریر سے یہ ثابت ہوا کہ گیکواڑ نے کرنیل فیر صاحب کو زہر دینا نہین چاہا بلکہ پولیس نے یہ چاہا کہ گیکواڑ پر تہمت لگی مجھکو پہلے سے خیال تھا کہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب اسی پیرایہ سے مقدمہ کی تردید کرینگے لیکن یقین نتھا کہ اس طرح صاف صاف پولیس کو الزام دینگے۔ وہ کہتے ہین کہ جس قدر شہادت پیش ہوئی وہ سب پولیس کی ساختہ ہے۔ یعنے گجانند وتل۔ اکبر علی۔ اور عبد العلی کی بنائی ہوئی تھی

مجھکو تعجب ہے کہ میرے دوست کو مسٹر سوٹر صاحب کے اس الزام مین شریک کرنے سے مطلق تامل نہوا۔ ممبران کمیشن کو یاد ہوگا کہ سر لویس پیلی صاحب نے بیان کیا تھا کہ بر وقت یہان آنے کے منجملہ اور ہدایتون کے ایک ہدایت مجھکو یہ بھی ملی تھی

کہ اس زہرخورانی کے مقدمے کی تحقیقات کرائی جائے۔ لہذا صاحب موصوف نے گورنمنٹ کو لکھ کر مسٹر سوٹر صاحب کو بلایا چنانچہ مسٹر سوٹر صاحب ۹۔ دسمبر کو بڑودے مین کچھ افسر پولیس جنکا مین اوپر نام لے چکا ہون اون کے ہمراہ آئے اور بعض لوگ پیچھے آئے اس لیے مناسب ہے کہ اون لوگون کا کچھ ذکر کیا جاے۔

اکبر علی ۴۴ برس کا ملازم ہے اوسنے سرکاری نوکری ۱۸۵۱ع مین کی تھی اور بجلدوے عمدہ عمدہ کارگزاری کے خان بہادر کا سرکار سے اوسکو خطاب ملا اور اس ۴۴ برس کے عرصے مین اوس سے کوئی ایسی بات سرزد نہین ہوئی کہ سارجنٹ بیلین ٹاین صاحب اوسکی نسبت الزام لگاتے ہین۔ جب اکبر علی عدالت کے روبرو آیا تو ہر طرح سے پاک و صاف تھا عبد العلی جو اکبر علی کا بیٹا ہے ۲۰ سال سے سرکار کا ملازم ہے اوسنے بھی ایسے ایسے کام کیے کہ خان بہادری کا اوسکو سرکار سے خطاب دیا گیا اس بیس برس کے عرصے مین اوس سے بھی کوئی ایسی خطا سرزد نہین ہوئی کہ سارجنٹ بیلین ٹاین صاحب کچھ گفتگو کر سکین۔ گجانند وٹل بھی مدت سے سرکاری نوکر ہے اوسنے بھی بعوض اپنی حسن کارگزاری کے راو بہادر کا خطاب پایا ہے۔

سارجنٹ بیلین ٹاین صاحب کو لوگون نے بہکایا کہ گجانند وٹل سے دربارہ گدی نشینی ریاست کو تھ کے سوالات کرنا چاہیے یہ مقدمہ مسٹر کوگلن صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا اور گجانند وٹل اوسمین بطور گواہ کے تھے۔

مسٹر جسٹس ویسٹ صاحب نے جو اپنی تجویز مین فقرہ لکھا ہے اوس سے کچھ تعلق پولیس کو نہین ہے پس ان تین سرکاری ملازمون کی نسبت جو لیق اور کارگزار ہین لوگون نے اونکو سکھایا ہے کہ یہ لوگ گیکواڑ کے دشمن ہین اور گیکواڑ پر مقدمہ ثابت کرنا چاہتے ہین جو تہمت کہ افسران پولیس کی نسبت لگائی ہے امید ہے کہ ممبران کمیشن مطلق اوسکا خیال نہ کرینگے کوئی وجہ تہمت لگانے کی اونپر نہین ہے اونہون نے کوئی کام ایسا نہین کیا ہے جس سے اونکو شرمندگی ہو۔

میرے دوست سارجنٹ بیلین ٹاین صاحب نے اکثر یہ بھی کہا ہے کہ لوگ افسران پولیس

کی نسبت الزام لگاتے ہین لیکن اونھون نے کسیکا نام نہین لیا اگر سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب اس ملک سے واقف ہوتے تو چند باتین جو اونھون نے مُنہ سے نکالین ہرگز زبان پر نہ لاتے خصوص ایسی باتین جو پولیس کی نسبت بطور الزام کہی ہین اکثر آدمیون کی راے پولیس کی نسبت اچھی نہین ہے خصوص وہ لوگ زیادہ ناپسند کرتے ہین جنکا چال چلن خراب ہے یہ لوگ کبھی پولیس کو اچھا نہ کہین گے کیونکہ پولیس کے آدمی ایسے شخصون کی ہمیشہ نگرانی رکھتے ہین میرے دوست کو لوگون نے سکھلایا کہ مسٹر سوٹر صاحب دیدہ و دانستہ اوس کمرے سے چلے گئے جبکہ راوجی کی پیٹی دیکھی جاتی تھی اور اون کے چلے جانے سے یہ غرض تھی کہ اگر پیٹی کی تلاشی اکبر علی کے سپرد کردون گا تو خواہ مخواہ اوسمین کوئی شے نکلے گی۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نہایت معزز شخص کی نسبت یہ تہمت لگاتے ہین۔

میرے نزدیک سارجنٹ صاحب کے صلاح کار خراب تھے یہان کے لوگ مسٹر سوٹر صاحب سے بخوبی واقف ہین کیونکہ عرصے سے وہ یہان ہین اور اونکو بجلدوی کارگزاری کے تمغہ کمپنین آف دی اسٹار آف انڈیا کا ملا ہے گو یہ تمغہ ادنی درجہ کا ہے مگر ایسے ہی تمغے ممبران کمیشن پہنے ہوے ہین گو وہ تمغے کسیقدر اعلے درجے کے ہین اسبات کو بھی جانے دو چونکہ وہ انگلش جنٹلمین ہین سارجنٹ صاحب کو چاہیے تھا کہ اونکو ایسی تہمت سے بری رکھتے لیکن اونکو اسبات کا بھی خیال نہ آیا۔

مسٹر سوٹر صاحب کو اپنی آبرو کا بہت بڑا خیال ہے جس طرح مجھکو اور میرے دوست کو اپنی اپنی آبرو کا ہے کوئی شخص نہین چاہتا کہ وہ بدنام ہون۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے جو اس قسم کی تقریر پیش کی ہے اوس سے مقدمے کی تردید مین کچھ تائید نہین ہوی۔ مسٹر سوٹر صاحب کی نسبت ہرگز ایسا تصور نہین ہوسکتا کہ وہ اپنے ماتحتون کے ہاتھ مین ایک کھلونہ تھے اور نہ یہ خیال ہوسکتا ہے کہ وہ دل سے گیکواڑ کی خرابی و بدنامی کے خواہان ہین۔ اگر مسٹر سوٹر صاحب کی کارروائی نکتہ چینی کے قابل ہوتی تو جب اون کے اظہار مین سوالات کیے گئے تھے تو کس واسطے اون کو

الزام نہین دیا گیا اوسوقت سارجنٹ صاحب کچھہ نہ بولے مین نے نہایت افسوس کے ساتھہ اون باتون کو سُنا جو میرے دوست نے اپنی اسپیچ مین مسٹر سوٹر صاحب کی نسبت تذکرہ کیا اون افسران پولیس کی کارروائی جنکو گورنمنٹ نے اس مقدمہ مین مقرر کیا تھا کسیطرح لایق اعتراض کے اور گفتگو کے نہین ہے گورنمنٹ اونکی دیانت اور لیاقت سے بخوبی آگاہ ہے اور مجھکو یقین ہے کہ جب بخوبی غور کیا جاے گا تو اونپر کسیطرح کا الزام عاید نہوگا مجھکو اپنے دوست سے یہ بات بھی دریافت کرنا مناسب ہے کہ پولیس کو گیکواڑ پر مقدمہ کھڑا کرنے سے کیا فایدہ تھا کیا میرے دوست مذکور یہان اسبات کے کہنے کو آئے ہین کہ گورنمنٹ کی حکمت عملی یہ تھی کہ خواہ مخواہ ملہر راؤ کو گدی سے اوتار دے حالانکہ نہ ایسا خیال تھا اور نہوگا پولیس کے لوگ یہان صرف اسواسطے آئے تھے کہ آیا درحقیقت زہر دیا گیا یا نہین اگر بمبئی کے پولیس والون کو ملہر راؤ کا گدی سے اوتارنا منظور رہتا تو بذریعہ دمودر پنت کے آسانی کے ساتھہ وہ گدی سے اوتار دیے جاتے حالانکہ پولیس کو گیکواڑ کے خراب ہونے سے کوئی فایدہ نہین ہے اور کوئی وجہ گیکواڑ پر تہمت رکھنے کی نتھی۔

گواہون کی شہادت سے صاف ظاہر ہے کہ جس قدر تحقیقات ہوی وہ سب صحیح اور درست ہے۔ لہذا مین چاہتا ہون کہ ممبران کمیشن اپنے دل سے وہ باتین دور کردین جو پولیس کی نسبت بیان کی گئی ہین۔ اس مقدمے کو پولیس نے نہین بنایا، اگر پولیس نے گواہون کو سکھایا ہوتا تو گواہ ایک ہی بات بیان کرتے کسیقدر جو اختلاف ہے وہ ہرگز نہوتا اس سے ظاہر ہے کہ پولیس نے بجز اپنے کام کے اور کوئی کارروائی نہین کی۔ ابتدا مین تھوڑا سراغ لگا تھا اوس کے بعد زیادہ حالات معلوم ہوے۔ شروع مین گاڑی والون سے کچھہ پتہ لگا تھا وہ آپسین باتین کرتے تھے کہ ہم آپاکو گیکواڑ کے پاس لے گئے بعدہ دمودر پنت نے اقرار کیا کہ جس قدر حال دریافت ہوتا گیا پولیس سے بھی تحقیقات بڑہتی گئی۔

میرے دوست اپنی اسپیچ مین شکنجہ وغیرہ کا ذکر کرتے ہین کہ پولیس نے کیا کیا گواہون پر

سختی کی لیکن عجیب بات یہ ہے کہ اس قدر پولیس نے تشدد کیا اور اس تشدد
کے واسطے رزیڈنسی کا ایک کمرہ جو کھانے کے کمرے کے برابر ہے مقرر تھا اکثر سر
لویس پلی صاحب کی آمد رفت رہتی ہوگی تو کیا سر لویس پلی صاحب کو بھی میرے
دوست اس سختی کرنے مین شریک کرتے ہین یہ کمرہ علیحدہ تھا اور جس سے سب لوگون کی
آمد رفت تھی پولیس کو ایسا موقع کب ملا جو گواہون پر تشدد کیا مجھکو یقین ہے کہ اس
بارے مین جو میرے دوست نے تقریر پیش کی ہے اوسکو ممبران کمیشن تسلیم نہ کرین گے
اگر تسلیم نہ کرین گے تو جو علت گیکواڑ پر قایم کی گئی وہ صحیح و درست ہے۔
دوسری بات یہ ہے کہ سر لویس پلی صاحب بڑے دن کی تعطیلون مین بمبئی جانے
والے تھے مگر جب اونہون نے سنا کہ راجہ نے کسی بات کو قبول کیا ہے تو اونہون
نے اپنا جانا ملتوی کیا اگر وہ چلے جاتے تو کچھ تحقیقات ہوتی اسباب سے مترشح ہے
کہ پولیس کا ارادہ مقدمہ کے کھڑا کرنے کا تھا۔
مائی لارڈ۔ دوسری بات جسکا تذکرہ میرے دوست کرتے ہین یہ ہے کہ اکثر گواہ جو پیش
ہوئے ہین وہ گیکواڑ کے شریک تھے اس لیے اونکی شہادت اعتبار کے لائق نہین
ہے۔ ہر شخص جو عدالت کی کارروائی سے کچھ بھی واقف ہے وہ جانتا ہوگا کہ ایسی
شہادت مین اکثر شک واقع ہوتا ہے مگر ان لوگون کی شہادت اس طرح لی گئی
کہ کسی طرح کا شک نہین ہو سکتا اور ہندوستان مین کوئی قانون ایسا نہین ہے
کہ اوس شخص کی شہادت جو شریک جرم ہو صحیح نہ سمجھی جاے۔
انگلستان مین یہ قاعدہ ہے کہ جب شخص شریک جرم کا شہادت دیتا ہے تو صاحب
جج جوری کو ہدایت کرتے ہین کہ جبتک ایسے شخص کے بیان کی تصدیق نہو جاوے
اہل جوری یقین نہ کرے مگر حضور لارڈ چیف جسٹس اسباب سے بھی آگاہ ہون گے
کہ اگر جج اشخاص جوری کو ایسی ہدایت نہ کرے تو کوئی نقصان نہین ہے۔
ہندوستان مین اگر شریک جرم کے بیان پر اصل مجرم کو سزا دیجاے تو سزا بے قاعدہ
نہین ہے۔ مین نے اسباب کا ذکر اسواسطے کیا کہ میرے دوست سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

نے جو اسپیچ کہی اوس سے عام لوگون کو معلوم ہو گیا تھا کہ شریک جرم کی گواہی
لائق تسلیم کے نہین ہے سوا اسکے اس مقدمے کی شہادت بہت کچھ ہو چکی ہے۔
میرے دوست نے دربارہ کارروائی گیکواڑ کے بہت کچھ تذکرہ کیا ہے یعنے جب اونکو
معلوم ہوا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا ہے اوسوقت اونھون نے راوجی کا
بیان نہین سنا تھا جب اون سے کہا گیا کہ آپ کا نام زہر خورانی مین شامل ہے تو
میرے دوست کہتے ہین کہ مہاراجہ صاحب کی باتین مثل بے قصور شخص کے تہین اور
اونھون نے نورسالم اور ریشونت راو کو بموجب طلب صاحب رزیڈنٹ کے بھیجدیا۔
لیکن مین کہتا ہون کہ اون کے بھیجنے سے وہ کس طرح انکار کرسکتے تھے داوا بھائی نوروجی
کو جو اون کے دیوان تھے سالم اور ریشونت کے واسطے لکھا گیا تھا۔
کچھ شک نہین کہ اونھون نے مہاراجہ صاحب کو صلاح دی ہو کہ آپ دونون شخصونکو
بھیجدیجیے سوا اس کے مہاراجہ صاحب خود جانتے تھے کہ ان لوگون کا بھیجا جانا مناسب
ہے اور بجز اسکے اور کوئی بات قرین مصلحت نہین ہے۔
مہاراجہ صاحب کی اس کارروائی سے اونکی بے جرمی نہین پائی جاتی اسمین بھی شک
نہین کہ مہاراجہ صاحب لڑائی کا نشان کھڑا کرسکتے تھے یا بھاگ سکتے تھے لیکن ان دونون
صورتون مین جرم کا اقرار متصور تھا اس لیے موافق طبیعت باشندگان ایشیا کے
اونھون نے کارروائی کی اور ایشیا کے باشندون پر منحصر نہین بلکہ ہر شخص جو ایسی
حالت مین ہوتا وہ اسی طرح کرتا جو مہاراجہ نے کیا سوا اسکے اور کوئی اون کو
چارہ نتھا کہ چپ چاپ ہو کر مقدمہ کا نتیجہ دیکھین اگر دمودر پنت کے اظہار دیکھے جائین
تو اون سے بخوبی معلوم ہوگا کہ گیکواڑ نے کیا کیا باتین کین اور وہ کس وجہ سے خاموش
رہے گیکوار شیر نسے صرف یہی بات نہین جانتے تھے کہ ۹۔ نومبر کو زہر دینے کا حملہ ہوگا بلکہ اونکو
یہ بھی معلوم ہوا کہ حملہ ہوا اور کارگر نہوا۔ گیکواڑ اس معاملے کی کارروائی کو غور سے
دیکھتے تھے اور لحظہ لحظہ کی خبر وہ منگاتے تھے دمودر پنت نے بیان کیا ہے کہ کبھی گیکواڑ
خوش ہوتے تھے اور کبھی خوف کھاتے تھے اور مہاراجہ نے راوجی کی عقلمندی کی

خوب تعریف کی اور خوش ہو ہو کر کہتے تھے کہ مین خوب جانتا ہون کہ تم الزام سے بری رہو گے جب سالم اور یشونت راو رزیڈنسی سے اون کے پاس واپس گئے تو گیکواڑ کو کیسی خوشی ہوئی لیکن جب وہ پھر طلب کیے گئے تو گیکواڑ کو خوف ہو گیا اور بروقت اون کے بھیجنے کے اون کو بخوبی سمجھا دیا کہ تمھارے ساتھ جو چاہین کرین مگر تم کوئی بات نہ کہنا درحقیقت ان لوگون پر گیکواڑ کا اعتبار غلط نتھا کیونکہ اونہون نے ابتک کوئی بات منہ سے نہین نکالی اونہون نے گیکواڑ کی طرف سے کچھ شہادت بھی نہین دی ابتک شہادت سے کوئی ایسی بات نہین پائی گئی جس سے گیکواڑ کا بری ہونا ثابت ہو اور نہ اونکی کسی ذاتی کارروائی سے پایا جاتا ہے کہ مہاراجہ پر جو جرم قائم ہوا ہے وہ غلط ہے اونپر جو چارج (علت) قرار دیے گئے وہ یہ ہین۔

اول ملہار راو نے بذریعہ کارندون کے یا بذات خود رزیڈنسی کے ملازمون سے جو کرنیل فیر صاحب کے پاس تھے خفیہ گفتگو کی تاکہ وہ کسی برے کام کا ارتکاب کرین۔

دوم۔ کیا ملہار راو نے رزیڈنسی کے نوکرون کو کچھ رشوت دی یا دلائی۔

سوم۔ یہ رشوت اس غرض سے دی یا دلائی کہ کرنیل فیر صاحب کے نوکر بطور مخبرون کے کام دین تاکہ کرنیل فیر صاحب کو ضرر پہونچے یا بذریعہ زہر کے اونکو مار ڈالین۔

چہارم۔ کیا حقیقت مین کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے کا ارادہ کیا گیا تھا اور کیا اس ارادے کی ترغیب ملہار راو نے دی تھی۔

مائی لارڈ۔ جرم سوم اور چہارم مین زہر کا ذکر ہے اور اول اور دوم جرم مین صرف رزیڈنسی کے نوکرون کو رشوت دینے کا بیان ہے تاکہ اونکو رزیڈنسی کی خبرین ملا کرین میرے دوست نے اپنی اسپیچ مین اونے جرم کے بارے مین ذکر کیا ہے لیکن جو جرم بڑا ہے اوسکا کچھ ذکر نہین کیا باآنکہ گیکواڑ نے جو بیان تحریری پیش کیا ہے اوسمین کچھ باتون کا اقرار بھی ہے اور وہ بیان یہ ہے۔

مین قسمیہ بیان کرتا ہون کہ مین نے بذات خود یا کسی نوکر کے ذریعے سے کرنیل فیر صاحب

جان لینے کے واسطے یا اونکی جان لینے کے ارادے سے زہر نہین منگایا اور نہ مین نے بذات خود یا اپنے کسی معتمد کے ذریعے سے ایسے ارادے کی ترغیب دی اور مین بیان کرتا ہون کہ تمام شہادت امینا آیا اور راوجی اور نرسو اور دمودر پنت کی جو اس بارے مین گذری محض غلط ہے - اور مین یہ بھی بیان کرتا ہون کہ مین نے بذات خود کسی رزیڈنسی کے نوکر سے یہ بات نہین چاہی کہ وہ بطور مخبر کے کام کرے اور رزیڈنسی مین جس قدر کارروائی ہوتی ہے اوسکی مجھکو اطلاع دے نہ مین نے ان لوگون کو اس کام کیواسطے رشوت دی اور نہ دلائی - مین اون انعام کا ذکر نہین کرتا جو وقتاً فوقتاً رزیڈنسی کے نوکرون کو دیے گئے مگر جب کبھی شادی یا تیوہار ہوا انعام دیا گیا رزیڈنسی کے نوکر میرے محل مین اور محل سے رزیڈنسی کو آتے جاتے ہون گے مگر مین نے بذات خاص اس معاملے مین گفتگو نہین کی اور نہ مین خود واقف ہون کہ رزیڈنسی کے نوکرون کو کتنا روپیہ دیا گیا مین نے کبھی اسبات کی اجازت نہین دی کہ ایسی ترکیب کیجاے جس سے کہ رزیڈنسی کی خبرین میرے پاس آیا کرین -

مائی لارڈ - آپ کو بیان مذکورۂ بالا سے معلوم ہوا ہوگا کہ وہ یہ تحریر نہین کرتے کہ ہمنے اپنے ہاتھ سے رشوت دی یا اپنے معتمدون سے رزیڈنسی کے نوکرون کو دلائی وہ بڑے بڑے جیدمون کی نسبت تحریر کرتے ہین اور اسبات سے انکار کرتے ہین کہ بذات خاص ہمنے ایسا نہین کیا مگر انعام دینے کے مقر ہین اونکا یہ اقرار بہت بڑا ہے اون کے تمام بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ مین نے بذات خاص کسی نوکر سے کوئی بری بات نہین کی اور نہ مین نے اپنے ہاتھ سے کسیکو روپیہ دیا لیکن ایک پیچیدہ طور سے وہ روپیہ کا دیا جانا کہتے ہین کہ اپنے نوکرون سے روپیہ دلایا - مجھکو لازم نہین ہے کہ اسبات کی تشریح کرون کہ درمیان اون خبرون کے جو گیکواڑ کے پاس آئین اور اون مین جو کرنیل فیر صاحب کے پاس پہونچین کیا فرق ہے حالانکہ دونون قسم کی خبرون مین بہت بڑا فرق ہے سرکار کی طرف سے جو رزیڈنٹ مقرر تھے اون کے پاس جو لوگ آتے تھے وہ خود بخود اون کو ہر ایک خبر دیتے تھے مگر ایک ہندوستانی رئیس کا خبرون کے ملنے کے واسطے رزیڈنسی کے ملازمون کو -

رشوت دینا اور بات ہے اور گیکواڑنے یہ کارروائی بُری باتون کے واسطے کی تھی رشوت دینے کا مہاراجہ صاحب خود بھی اقرار کرتے ہین اور گواہون کی شہادت سے بھی اوسکی تصدیق ہوتی ہے مجھکو یقین ہے کہ ممبران کمیشن کو اسبات کا تعجب نہوگا کہ رزیڈنسی کے نوکر مہاراجہ صاحب کے پاس گئے اور نہ یہ بات لائق تعجب کے ہے جو مسماۃ امینا نے بیان کی ہر ایک گواہ کا بیان صحیح ہے کہ نظر باغ کی طرف سے رزیڈنسی کے نوکر گئے اور جس کمرے مین آئینے رکھے ہین وہان مہاراجہ صاحب سے ملاقات کی۔

گواہون کا یہ بیان نہین ہے کہ ہمنے تمام محل گیکواڑ کا دیکھا اور اوسکی سیر کی ایک دفعہ سوال کیا گیا تھا کہ تمنے اور کمرون کو بھی دیکھا گواہون نے فوراً انکار کیا جس کمرے کا ذکر یہ گواہ کرتے ہین اوسی کمرے کا ذکر دمودر پنت بھی کرتا ہے اوس سے بہتر اور کون شخص واقف کار ہوگا اور اسبات کی صداقت اس طرح سے ہوتی ہے کہ اوس زمانے مین مہاراجہ صاحب اوسی کمرے مین رہا کرتے تھے۔ آج میرے دوست نے اپنی تقریر مین یشونت اور سالم کی نسبت کچھ برائی کی ہے یہ دونون شخص گیکواڑ کے نوکر ہین جب گیکوار رزیڈنسی کو جاتے تھے یہ بھی اون کے ہمراہ ہوتے تھے اس لیے کچھ تعجب نہین کہ وہ گیکواڑ کے معتمد ہین اور اوہنون نے رزیڈنسی کے ملازمون سے موافقت کر لی تھی میرے دوست اسبات کے مقر ہین کہ گاڑی والون نے جو اظہار دیے ہین اون مین کچھ اعتراض کرین۔ لیکن آپ صاحبون کو یاد ہوگا کہ ابتداءً اوس مقدمے کا پتہ ایک گاڑی والے کی زبانی لگا تھا۔ اسکی نسبت سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کہتے ہین کہ آیا محل کے نوکرون سے ملاقات کرنے کے واسطے گئی ہوگی اگر ایسا ہوتا تو اوسکو رات کے وقت وہان جانا کیا ضرور تھا راؤجی کو ہمیشہ خوف رہتا تھا اور اپنے ہمراہ کسی کسی شخص کو لے جاتا تھا کبھی جگا کو لے گیا اور کبھی کرجھائی کو۔

میرے دوست کہتے ہین کہ غیر ممکن ہے کہ ایک ایسا بڑا رئیس ایک آیا سے باتین کرے مگر جو ملازم کہ ہندوستانی دربار کے ہوتے ہین اون سے رزیڈنسی کے نوکرون سے بہت بڑا فرق ہے ایک خاص ملازم دربار کا یعنے دمودر پنت محل مین نہین رہتا تھا لیکے

ملہر راؤ کو مناسب معلوم ہوا کہ رزیڈنسی کے نوکرون سے سازش کرین تاکہ وہان کی خبرین معلوم ہوا کرین اس لیے رات کا وقت مناسب سمجھا گیا کیونکہ کسیکو کچھ خیال نہوا ہوگا اور جانتے ہون گے کہ رزیڈنسی کے نوکر اپنے کسی کام کو جاتے ہین کسی شخص کو مہاراجہ صاحب کے پاس رات کے وقت جانے سے کچھ گمان نتھا۔

میرے دوست اپنی تقریر مین یہ بات پیش نہین کرتے کہ ایسے ایسے موقع پہ بجاے مہاراجہ صاحب کے اور کسی شخص سے ایسی باتین کی ہون گی اور ایسی گفتگو کس طرح وہ پیش کرتے کیونکہ مہاراجہ صاحب کا پہچانتا چندان مشکل نتھا جس شخص نے مہاراجہ کو ایک مرتبہ بھی دیکھا ہے اوسکو یاد ہوگا اس لیے اگر کمیشن کے نزدیک عام گواہون کی شہادت غلط ہے تو آیا کی گواہی بھی غلط ہے ورنہ اوسکی گواہی کی تصدیق ہوگئی ہے اور تین مرتبہ آیا کا گیکواڑ کے پاس جانا صحیح ہے مگر ہان اون لوگون نے جو مہاراجہ صاحب سے باتون کے ہونے کے اظہار دیے تھے اونکی صداقت ایک دوسرے کے بیان سے ہوسکتی ہے جو خط آیا نے لکھوائے تھے اون سے اوس کے اظہار کی صداقت بخوبی ہوسکتی ہے آیا نے یہ خط اپنے خاوند کو مقام مہابلیشر مین بھیجے تھے جبکہ وہ باہر تھی اور جبکہ آیا کے گھر کی تلاشی ہوی اوسوقت یہ خط ملے اون پر ہر ایک ڈاکخانے کی مہر ہے۔ کیا ان مہرون پر بھی میرے دوست گجانند کا نام دیکھتے ہین جبکہ اونہون نے اور مقامات پر گجانند کی کارروائی دیکھی۔ ان خطون سے ثابت ہے کہ مہاراجہ صاحب سے براہ راست آیا کی خط کتابت ہوتی تھی پس ثابت ہوا کہ درمیان مہاراجہ صاحب اور ملازمان رزیڈنسی کے خط کتابت اور خفیہ باتین کسی بُرے کام کے واسطے ہوتی تھین۔

اسبات کا ہرگز خیال نہین ہوسکتا ہے کہ ایک رئیس خانسامان وغیرہ کو اس قدر رشوت دے کہ جو باتین میز پہ ہون اونکی خبرین وہ پہونچایا کرے اس کارروائی سے کوئی عمدہ غرض خصوص اوسوقت کی کارروائی جبکہ میڈ صاحب کی کمیشن بڑودے مین بیٹھی تھی پس ایسی خبرون کے ملنے کا انتظام کمیشن کے دنون مین رہا کیونکہ مہاراجہ صاحب جانتے تھے کہ جیسی جیسی خبرین مجھکو ملین اوسیطرح کا مین انتظام کرون رشوتین راو نے بھی

منجملہ اور چٹھیون کے ایک چٹھی کو تسلیم کیا بلکہ وہ راضی تھا کہ اگر شہادت لیجائے تو وہ برخلاف اپنے مالک کے شہادت ادا کرے یشونت راؤنے وہ دکان شراب کی بتائی جسکو مھاراجہ گیکواڑنے جاری کیا تھا جب صراحت سے دریافت کیا گیا تو اوسنے بھی بیان کیا کہ ایک مرتبہ جب دمودر پنت موجود نتھے تو مھاراجہ صاحب نے مجھسے ایک چٹھی کو پڑہوایا جو رزیڈنسی سے آئی تھی بعد پڑہنے کے جب دمودر پنت آگئے تو مین نے وہ چٹھی اونکو دیدی وہ کہتا ہے کہ اس قسم کی خط کتابت رزیڈنسی سے روزمرہ ہوتی تھی۔ دمودر پنت بھی اسبات کی تصدیق کرتا ہے یہ کارروائی رزیڈنسی کی صرف روزمرہ باتون مین نتھی بلکہ اوسکی بڑی بڑی کارروائیان ہوئین کیونکہ دمودر پنت نے بیان کیا ہے کہ راؤجی جمنا بائی کی عرضی چرا لایا تھا اور دمودر پنت نے اوسکی نقل لکھہ لی تھی یہ کاغذ بہت بڑا تھا اور راؤجی نے پھر اوسکو کرنیل فیر صاحب کی میز پر جاکر رکھہ دیا۔ مھاراجہ صاحب نے پنکھے والے اور حوالدار اور آیا اور اور نوکرون کو اس غرض سے بلایا تھا کہ کرنیل فیر صاحب ایسے چھوٹے چھوٹے نوکرون کے ملانے سے کسیطرح کی بدگمانی نہ کرینگے اونکو اسبات کا بیشک خیال تھا کہ جہانتک ممکن ہو فیر صاحب اور بیوی صاحب کی میم کے روبرو مھاراجہ صاحب کی تعریف کیجائے۔ اونہون نے پیدرو خانساماں کو بھی بلایا تھا کیونکہ یہ شخص بہت پرانا نوکر تھا اور صاحب کی عادات سے واقف تھا اور چونکہ وہ خانساماں تھا میز پر جس قدر باتین ہوتی ہونگی اونکو سنا کرتا ہوگا۔

مائی لارڈ۔ کیا آپ تصور کرتے ہین کہ جو روپیہ اون لوگون کو دیا گیا تھا وہ رشوت مین نتھا میرے لیئق دوست کہتے ہین کہ پانسو روپیے ایک ادنے رقم تھی ہان بعض لوگ اوسکو تھوڑا روپیہ سمجھتے ہین مگر جس شخص کی تنخواہ دس روپیہ ماہواری ہے اوسکے نزدیک یہ روپیہ تھوڑا نہین ہے اسبات پر عذر نہین کیا گیا کہ یہ روپیہ راؤجی کو نہین ملا۔ ولپت رامے محرر اس روپیہ کا دیا جانا ثابت کرتا ہے۔ یشونت راؤ کو اپنے پاس سے روپیہ دینا کیا ضرور تھا۔ سارجنٹ بلین ٹائن صاحب نے ظاہر کیا ہے کہ یشونت راؤ

ایک ادنی آدمی تھا اور تعجب نہین کہ دموور کا نوکر ہو۔ لیکن مین کہتا ہون کہ اوسکو کیا غرض تھی کہ وہ راؤجی کو خبرون کے منگانے کے واسطے روپیہ دیتا اور اس قدر کثیر روپیہ یعنے پان سو روپیے کا دیا جانا بہت بڑی بات ہے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب لکھتے ہین کہ یہ پان سو روپیے اوس وقت دیے گئے جب زہر کا کچھ ذکر نتھا۔ ممبران کمیشن کو یاد ہوگا کہ یشونت گیکواڑ کا معتمد ملازم تھا اور اس شخص نے رزیڈنسی کے نوکرون کو مہاراجہ صاحب کے روبرو پیش کیا تھا اس لیے ظاہر ہے کہ جو روپیہ ان لوگون کو دیا گیا مہاراجہ نے دیا اور دموورنٹ نے نہین دیا اور یہ پان سو روپیے راؤجی کو خبرون کے پہونچانے کے لیے دیا گیا تھا جب وہ نوساری سے واپس آیا تو آٹھ سو روپیے اوسنے پائے تھے جو باہم اپنے اور نرسو کے تقسیم کر لیے اس صورت مین دو مہینے کے اندر وہ رقمین بڑی بڑی اونھون نے پائین۔

یہ روپیہ مہاراجہ صاحب کے نزدیک زیادہ نتھا لیکن جن لوگون کی تنخواہ وشش یا ہفت یا چودہ روپیے ماہواری ہو اونکے واسطے بہت ہے اور چار چار پان پان سو روپیہ یکمشت پانا نہایت غنیمت سمجھتے ہون گے پیدرو کہتا ہے کہ جب مین گوا کو جاتا تھا تو پچاس روپیے مجھکو ملے تھے لیکن یہ ظاہر نہین کیا گیا کہ یہ روپیے اسکو کس واسطے ملے تھے کسی نہ کسی کام کے واسطے یہ روپیے ملے ہون گے۔ بعد اس کے شیخ کریم جو آپا کے ساتھ گیا تھا وہ بھی میز کے کام پر نوکر تھا جب وہ آپا کے ساتھ گیا تو سو روپیے اوسکو بھی ملے تھے۔ بر وقت دیکھنے حساب دموورنٹ کے آپ کو معلوم ہوگا کہ پنج کے خزانے سے اس قدر کثرت سے روپیہ دیا گیا کہ سوا رشوت کے انعام کا گمان نہین ہو سکتا۔

۱۹ جنوری ۱۸۷۴ع کو چھ سو روپیے یشونت راؤ کو دیدیے گئے اور اوسی زمانے مین یشونت راؤ نے پان سو روپیے اپنے ملازم دلپت کو دیے تھے اور دلپت نے وہی روپیے راؤجی کو دیے منجملہ چھ سو روپیے کے سو روپیے یشونت راؤ نے حسب دستور ان معاملات کے رکھ لیے تھے۔ آپ کو بر وقت دیکھنے کاغذ کے جسپر نشان حرف اے نمبر ا۔ کا ہے معلوم ہوگا کہ ہزار روپیہ خزانے سے دلایا گیا یہ روپیہ اوس زمانے مین دلایا گیا تھا

جبکہ مہاراجہ صاحب نوساری سے واپس آئے تھے دوسرا کاغذ واسطے دو ہانیسد دوسو روپیے کے ہے جسپر نشان حرف این نمبر ۱۔ کا ہے اوسکی تاریخ ۵ ا مئی ۱۸۷۴ء ہے یہ روپیہ وہ ہے جو کریم اور آپا کو دلایا گیا سوا اس کے کچھ روپیہ ہنج کے خزانے سے سالم اور یشونت راؤ کو اوس زمانے مین دیا گیا جبکہ ملازمان رزیڈنسی روپیہ کا پانا بیان کرتے ہین۔ اسبات کا ہرگز خیال نہین ہوسکتا کہ یہ روپیہ دمودر پنت کے اپنے کسی کام کے واسطے سالم اور یشونت راؤ کو دیا ہو یا یہ کہ سالم اور یشونت راؤ دمودر پنت کے معتمد تھے اگرچہ یہ روپیہ دمودر پنت کے خزانے سے دیا گیا لیکن مہاراجہ صاحب کے حکم سے دیا گیا۔

یہ بات ظاہر ہے کہ راؤجی کو روپیہ ضرور ملا اور منجملہ اور وجوہات کے پولیس کے خیال رجوع ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی اونسے بہت کچھ اکتوبر اور فروری اور مارچ مین زیور ہوا پایا ہمین شک نہین کہ یہ روپیہ گیکواڑ کے خزانے سے بموجب اون کے حکم کے رزیڈنسی کے نوکرون کو اس غرض سے دیا گیا تھا کہ وہ لوگ خبرین پہونچایا کرین۔

حضور گیکواڑ کے اس عذر پر کچھ خیال کیا جاتا ہے جب وہ کہتے ہین کہ ملازمان رزیڈنسی سے براہ راست میری کچھ بات چیت نتھی لیکن اسبات سے انکار نہین کرتے کہ کسی نہ کسی طرح سے اونکی خط کتابت تھی اونکو انعام دینے سے بھی عذر نہین ہے پس انعام کے دینے کا جرم خود اپنی زبان سے اقرار کرتے ہین۔

مائی لارڈ۔ میرے لیئق دوست نے بیان کیا ہے کہ گیکواڑ کے صلاح کار بڑے خراب تھے اسبات کو بھی مین تسلیم کرتا ہون فی الحقیقت مہاراجہ کے مشورہ کار بڑے نالائق تھے مین دمودر پنت کی طرف سے کوئی عذر پیش نہین کرتا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے جو کچھ کہا اوسکو سنکر نہ مجھکو دمودر پنت کی طرف سے غصہ آیا اور نہ کچھ افسوس ہوا دمودر پنت نے جو کچھ اظہار دیے اوس سے معلوم ہوا کہ وہ خراب آدمی ہے اور اونسے بہت بری بری کام کیے لیکن گائکواڑ کو کیا کہا جاے کہ اونھون نے ایسے شخص کو اپنا پرایوٹ سکرٹری مقرر کیا اور بعد شروع ہونے تحقیقات مقدمہ زہر خورانی کے اونھون نے سر لوئیس پیلی صاحب کے روبرو پیش کرکے کہا تھا

کہ یہ شخص میرا پرایوٹ سکرٹری اور نہایت معتمد ہے کیا اسبات کے کہنے کے بعد گیکوار
انکار کرسکتے ہین کہ یہ شخص ہمارا پرایوٹ سکرٹر تھا اور جو کام اوسنے کیے اوسمین ہماری
اجازت نتھی سالم اور یشونت راؤ کی نسبت سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب لکھتے ہین
کہ یہ دونون شخص بڑے بدذات تھے اونھون نے دمودر پنت کا حکم مانا لیکن ایسا
خیال کب ہوسکتا ہے کہ پرایوٹ سکرٹری کا حکم مانتے اور مھاراجہ صاحب کا حکم نہ بجالاتے
کچھہ شک نہین کہ یہ سب کارروائی مھاراجہ صاحب کے حکم سے ہوئی ہے ایک گواہ
نے اگر ایسا بیان کیا کہ سب کام مین نے اپنے مالک کے کہنے سے کیے تو ہرگز اوسکی گواہی
جھوٹ نہین ہوسکتی میرے دوست نے بیان کیا کہ دمودر پنت یشونت راؤ اور سالم
نے زہر دینے کا ارادہ کیا ہوگا اور مھاراجہ صاحب پر جرم قائم کیا مگر یہ بات نہین ہے
مھاراجہ صاحب کو ان لوگون سے بڑھکر اور آدمی اس کام کے لیے نہ ملتے یعنے ایک
پرایوٹ سکرٹری اور دو معتمد نوکر۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اس امر مین بطور شک کے بیان کیا کہ شاید ۹ نومبر
کو کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا اور دربارۂ رنگ تلچھٹ بہت کچھہ گفتگو کی ہے لیکن
ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے اظہار سے زہر ہونے کی صداقت ہوگئی اگرچہ سارجنٹ صاحب
نے اس امر کی نسبت بہت کچھہ بیان کیا لیکن سب باتین اونکی فضول ہین اگر ممبران
کمیشن اوس شہادت پر غور کرینگے جسمین تلچھٹ کا ذکر ہے تو معلوم ہوگا کہ جب گلاس
مین تلچھٹ دیکھا گیا تو وہ سیاہی مائل تھا اور اوسمین کسیقدر شربت بھی موجود تھا
چونکہ یہ شربت چکوترے کا تھا اسکی اوسکی رنگت گلابی تھی اور جب کرنیل فیر صاحب
نے اوسکو دیکھا تو کسیقدر زہر پی چکے تھے اور اون کا سر گھوم رہا تھا اور آنکھون مین
پانی بھر آیا تھا پس کرنیل فیر صاحب کی وہ حالت ایسی نتھی کہ وہ رنگت کو بخوبی تمیز
کرسکتے البتہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے تلچھٹ کو بخوبی ملاحظہ کیا اور ایک بات اور ہے
کہ جس گلاس مین یہ شربت تھا خود اوسکا رنگ سیاہی مائل تھا اگر سفید رنگ
کی چیز بھی اوسمین ڈالی جاتی تو سیاہ نظر آتی اور مسٹر انوزاربی صاحب نے بیان

کیا ہے کہ بعضے لوگون کو رنگت کی تمیز نہین ہوتی ہے چونکہ کرنیل فیر صاحب نے یہ گلاس ترچھا کرکے تلچھٹ کو دیکھا تھا یقین ہے کہ گلاس کا سایہ اس تلچھٹ پر بھی پڑا ہوگا کرنیل فیر صاحب کا بیان ہے کہ جبکہ وہ زہر پیے ہوے تھے جو کچھ ہو لیکن ڈاکٹر سیوارڈ صاحب ہر طرح ہوشں وحواس مین تھے اور اونھون نے تلچھٹ کو غور سے دیکھا ڈاکٹر صاحب بموجب طلب کرنیل فیر صاحب کے آئے تھے جب اون سے تلچھٹ کے آزمانے کے واسطے کہا گیا تو انکو جس طرح مناسب معلوم ہوا اوسکا امتحان کیا اول اونھون نے جب روشنی کے سامنے اوسکو دیکھا تو اوسکی رنگت بھوری معلوم ہوئی۔ میرے دوست سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب راوجی کا بیان لکھتے ہین کہ جب پوڑیہ مجھکو ملی تھی تو اوسکی رنگت سیاہی مائل تھی۔ مگر یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ہندوستانی آدمی رنگ کو بخوبی بیان نہین کرسکتے جب اوس سے سوال کیا گیا کہ جو ٹوپیان عدالت مین رکھی ہین اون مین سے کس رنگ کے موافق پوڑیہ کا رنگ تھا تو اوسنے اوس ٹوپی کی طرف اشارہ کیا جسکی رنگت بھوری تھی جس طرح سے کہ ڈاکٹر سیوارڈ صاحب نے تلچھٹ کا امتحان کیا کچھ شک نہین کہ اس سے بہتر آزمایش ممکن نہتھی اور مثل ڈاکٹرون کے آزمایش کی اس آزمایش کے بعد معلوم ہوا کہ اوسمین سنکھیا اور پسا ہوا ہیرا ہے ڈاکٹر سیوارڈ صاحب نے نلکی مین ڈال کر سنکھیا دریافت کی اور خوردبین سے پسے ہوے ہیرے کا ہونا معلوم کیا اس سے بڑھ کر سنکھیا کی آزمایش ممکن نہتھی صحیح ہے کہ ڈاکٹر سیوارڈ صاحب نے سنکھیا کے چھلے کو جلا کر پھر اصلی سنکھیا کی حالت پر نہین کیا لیکن اس چھلے سے سنکھیا کا ہونا ثابت ہوتا ہے اگر سنکھیا نہوتی تو چھلا نہ پڑتا ڈاکٹر گری صاحب نے صرف ایک ہی طرح سے سنکھیا کی آزمایش نہین کی بلکہ کئی طور پر اوسکو آزمایا اور اصل سنکھیا کو علیحدہ کردیا اس سے بڑھ کر اور آزمایش ممکن نہتھی ان سب باتون سے ممبران کمیشن کو بخوبی دریافت ہوگا کہ ۹۔ نومبر کو شربت مین زہر ملایا گیا اور جب ڈاکٹر سیوارڈ صاحب نے قبل ملانے پانی کے تلچھٹ کو ہلایا تھا تو اوسمین غبار سا معلوم ہوا تھا۔

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب اسبات کو ثابت کرنا چاہتے ہین کہ تلچھٹ مین سنکھیا نتھی بلکہ ڈاکٹر صاحب نے جو پانی ڈالا تھا اوسمین سنکھیا تھی لیکن اونکی یہ دلیل اسبات سے رد ہوئی کہ گوبند نے اپنے اظہار مین بیان کیا ہے کہ مین نے پانی کے کوزے کو اوسی روز بھر رکھا تھا اور منہ دہونے کی جو صراحیان تھین اون مین بھی تازہ پانی بھر دیا تھا پھر کس طرح سنکھیا یا مثل سنکھیا کے کوئی شے اوسمین آسکتی ہے دربارۂ الماس سایندہ کے میرے دوست نے بیان کیا ہے کہ وہ پسا ہوا ہیرا نتھا اگرچہ اوسکی آزمایش اوس طرح نہین ہوئی جسطرح کہ سنکھیا کی ہوئی تھی لیکن یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ اوسکے ذرے نہایت چمکتے ہوے اور ایسے سخت تھے کہ جب دو شیشے کے درمیان رکھکر رگڑے گئے تو آئینہ چھل گیا اوسکی نسبت سارجنٹ صاحب نے بیان کیا کہ سوا ہیرے کے اور بھی ایسی سخت چیزین مثل سنگ خارا وغیرہ کے ہوتی ہین جس سے شیشہ چھل جاتا ہے لیکن سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے اسبارے مین زیادہ تقریر نہین کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قائل ہوگئے مگر یہ بات تو ایک بیوقوف آدمی بھی کہہ سکتا ہے سنگ خارا مین اس قدر چمک نہین ہوسکتی جیسے کہ ہیرے مین ہوتی ہے۔ سارجنٹ صاحب نے ڈاکٹر گری صاحب کے اظہار مین اسکی نسبت زیادہ سوالات نہین کیے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر زیادہ سوال کرونگا تو ڈاکٹر گری صاحب مجھکو معقول کردینگے تو اوسکی ایک بات یہ ہے کہ ڈاکٹر گری صاحب کو ہیرے کا حال اصلا معلوم نتھا بلکہ اونھون نے خود کہا تھا کہ یہ چمکتے ہوے ذرے ہیرے کے ہین جو شہادت ان دونون ڈاکٹرون کی لی گئی وہ جداگانہ لی گئی اور دونون نے اپنے اپنے طور سے تلچھٹ کی آزمایش کی اور دونون کی رائے اسبات پر متفق ہوئی کہ سنکھیا اور ہیرا ملا ہوا تھا۔ دونون ڈاکٹرون نے صاف صاف بیان کیا کہ ہرچند آزمایش کی گئی اور سوا ہیرے اور سنکھیا کے تیسری چیز دریافت نہوئی جب ڈاکٹر گری صاحب سے کہا کہ جو شربت گلاس کا پھینک دیا گیا ہے وہان کی مٹی کھورچ کر بھیجدو تو وہ مٹی ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے روبرو کھورچی گئی اور ڈاکٹر گری صاحب کے پاس بھیجی گئی ڈاکٹر گری صاحب نے جب اوسکو بھی آزمایا تو اوسمین بھی ویسی چیزین ملین جو پہلے تلچھٹ مین

ملین تھین پس کچھ شک نہین کہ کرنیل فیر صاحب کو بتاریخ ۹ - نومبر زہر دیا گیا -
اب ساڑھے چار بج گئے اگر صاحب پریسیڈنٹ کے نزدیک مناسب ہو تو کمیشن برخاست
کیجائے چنانچہ عدالت برخاست ہوئی -

اونیسوان دن

جب کمیشن جمع ہوئی تو صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے پھر اسپیچ کہنا شروع کی -
بیان کیا کہ مین نے کل کے روز اسبات کو ثابت کیا تھا کہ مہاراجہ صاحب نے رزیڈنسی
کے نوکرون کے ساتھ خبرون کے منگانے کے واسطے میل کیا تھا اور بمعرفت سالم اور
یسونت راؤ کے رشوتین دے کر اس برے کام پر آمادہ کیا تھا جسکا ذکر تیسرے اور چوتھے
جرم مین ہے مین نے اسبات کو بھی ثابت کیا ہے کہ ۹ - نومبر کو کرنیل فیر صاحب کے زہر
دینے کا ارادہ کیا گیا تھا اور جو چیزین شربت مین ڈالی گئین وہ سنکھیا اور ہیرا تھا
ایک اور بات پر اگرچہ وہ بڑی بات نہین ہے ممبران کمیشن کا خیال رجوع کرتا ہون
وہ یہ ہے کہ کرنیل فیر صاحب نے خبر پائی تھی کہ اونکو توتیا ہیرا اور پسا ہوا ہیرا دیا جاویگا
اور بھاؤ پونا کرنے ملونت راؤ سے اسبات کو سنا تھا لیکن جب ڈاکٹرون نے آزمایش
کی تو ہیرا اور سنکھیا ملا توتیا نتھا سارجنٹ بیلن ٹان صاحب نے بہت کچھ اس امر پر
گفتگو کی ہے اور کہتے ہین کہ اگر توتیا ہوتا تو فوراً تانبے کا مزہ منہ مین آجاتا لیکن خیال
کرنا چاہیے کہ کرنیل فیر صاحب کے منہ مین تانبے کا مزہ فوراً نہین آگیا تھا اور ڈاکٹرون
نے ثابت کیا ہے کہ جس شخص کو سنکھیا دیجاتی ہے کچھ دیر کے بعد اوس کے منہ مین تانبے کا
مزہ آجاتا ہے بیشک تانبے کا جوہر اوسین شامل کیا جانا ثابت نہین ہے -
ڈاکٹر گری صاحب بھی اپنی شہادت مین ظاہر کرتے ہین کہ اگر تانبے کا جوہر ہوتا تو فوراً
منہ مین اوسکا مزہ آجاتا اسبارے مین کرنیل فیر صاحب نے صفحہ ۴۸ - اور ۹۴ مین صاف
صاف بیان کیا ہے - کرنیل فیر صاحب خود بھی کہتے ہین کہ میرے منہ مین تانبے کا مزہ فوراً
نہین آیا تھا اور کسی شہادت سے بھی ثابت نہین ہوتا ہے کہ تانبے کا جوہر شربت مین
ڈالا گیا ہو جو تلچھٹ ڈاکٹر گری صاحب کو بھیجی گیا اوراوس کے بعد برآمد سے کھو چکی

مٹی بھیجی گئی اوسمین ڈاکٹر صاحب نے ڈھائی چانول سنکھیا نکالی تھی کرنیل فیر صاحب
کی شہادت سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ اوسوقت سے جب سے کہ اونہون نے شربت پیا تھا
اور اسوقت تک کہ اونہون نے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو تلچھٹ دی کسی شخص کو گلاس
کے پاس جانے اور ہاتھ لگانے کا موقع نہین ملا تھا پھر کس طرح کوئی چیز اوسمین پڑسکتی
تھی اس سے ظاہر ہے کہ قبل واپسی کرنیل فیر صاحب کے (ہوا خوری سے) گلاس مین سنکھیا
ڈالی گئی - دوسرے ایک بات جسپر کہ ممبران کمیشن کا خیال رجوع کرانا چاہتا ہون -
یہ ہے کہ اگر تسلیم کیا جاوے کہ ۹ - نومبر کو کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین زہر ڈالا گیا تو
اسبات کو عقل قبول نہین کرتی کہ ادنی آدمی اون کے گلاس مین پسا ہوا ہیرا اور سنکھیا
ڈالے جس شخص نے پسا ہوا ہیرا ڈالا وہ ہزار روپیہ والا ہوگا بلکہ یہ بات بھی ثابت ہوئی
کہ وہ شخص جانتا تھا کہ جس قدر ضرورت ہو روپیہ صرف کیا جاوے لیکن میرا جو ارادہ ہے
وہ کسیطرح پورا ہو - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اسبات مین تقریر کی ہے کہ
بھاو پوناکر یا دمودر پنت نے ہیرا اور سنکھیا کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین ڈالا -
لیکن کسیطرح ممکن نہین کہ ایسی بیش قیمت شے یہ لوگ ڈالتے مگر ہان ممکن ہے کہ گیکواڑ
نے پسا ہوا ہیرا ڈالا ہو اونکو یقین تھا کہ اگر کرنیل صاحب کو ہیرا دیا جاے گا تو فوراً
مرجائین گے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہیرا نہایت مہلک شے ہے گیکواڑ کو ہیرا اور سنکھیا
دونون بہم پہونچ سکتی ہین سنکھیا ہر شخص کو مل سکتی ہے لیکن ہیرا ایک نہایت قیمتی
چیز ہے اسقدر روپیہ اور کون شخص صرف کرسکتا تھا فی الحال دریافت ہوا کہ
ایک شخص نے بلاکسی وجہ کے آدھ پونڈ سنکھیا خریدی لیکن بڑودے مین سنکھیا کے
ملنے مین دقت ہوتی ہے - اور سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے ظاہر کیا ہے کہ بجز
محکمہ فوجداری کے اور کہین سنکھیا نہین ملتی ہے اور دمودر پنت نے ایک حکم پیش کیا
ہے جو خود اوس کے ہاتھ کا لکھا ہے اور وہ بیان کرتا ہے کہ مین نے مہاراجہ صاحب
کے حکم سے اس کاغذ کو لکھا تھا اس کاغذ مین ۲۸ - اکتوبر ۱۸۷۴ع لکھی ہے اور سپرنٹنڈنٹ
اور ... لکھا ہوا ہے کہ فوجداری سے بغیر حکم کے سنکھیا نہین

مل سکتی ہے۔ دمودر پنت نے اسبات کو ثابت کیا ہے کہ ارد اسیر ود یا فوجدار نے
کہا کہ مین مہاراجہ سے پوچھ کر سنکھیا دون گا مسٹر ہر فرجی نہایت عزت دار آدمی ہین
وہ پچھلے ہفتے مین بڑودہ کو آئے تھے وہ تردید مقدمے کے واسطے نہین بلائے گئے تھے مگر
تاہم وہ کہہ سکتے ہین کہ دمودر پنت کو فوجداری سے سنکھیا نہین ملی تھی اور جو اوسنے
عدالت مین پیش کیا ہے وہ صحیح ہے۔ بروقت منگانے سنکھیا کے گھوڑے کی خارش
کا بہانہ کیا گیا تھا لیکن حقیقت مین ثابت ہو گیا کہ کرنیل فیر صاحب کے دینے کے واسطے
سنکھیا طلب ہوئی تھی مہاراجہ صاحب نے اوس کا غذ پر اسوجہ سے دستخط نہین کیے
کہ اگر مین دستخط کرون گا تو بروقت تحقیقات کے مجھ پر مقدمہ قایم ہوگا اسلیے
اونھون نے دمودر پنت سے کہا کہ جہان سے ممکن ہو سنکھیا لے آو میرے دوست کہتے
ہین کہ ہیرے گیکواڑ کے پاس تھے جو باہر سے منگوائے گئے اوس زمانے مین ایک تلوار
کے میان اور قبضے پر ہیرے جڑے جاتے تھے لیکن صاحبان کمیشن کو بخوبی دریافت کرنا چاہیے
کہ کس قدر ہیرے اس تلوار کے قبضہ اور میان مین صرف ہوے ہون گے کیونکہ جو کاریگر
اس قبضہ کو بناتے ہین وہ خود ہیرون کے صرف حساب رکھتے ہون گے اور اونکو خوف
ہوگا کہ اگر کوئی ہیرا گم ہو گیا تو ہم لوگون سے اوسکی بازپرس ہوگی اور جو کنی ہیرے کی
فتح چند سے خریدی گئی وہ اسواسطے خریدی گئی کہ تلوار کے قبضہ پر لگائی جاے گی یہ ایک
دہوکا تھا حالانکہ وہ پیس کر کرنیل صاحب کے شربت مین ڈالی گئی میرے دوست نے
فتح چند کی غلطیان مثل کرنیل فیر صاحب کی غلطیون کے بیان کی ہین اور کہتے ہین کہ
جس طرح کرنیل صاحب کے اظہار کے وقت گھبرا گئے تھے اوسیطرح ہیم چند فتح چند گھبرا گیا ہوگا
کیا خوب کہان کرنیل فیر صاحب کا درجہ اور کہان ہیم چند فتح چند کی حیثیت۔
میرے دوست کہتے ہین کہ ایام دسہرے مین حکم ہوا تھا کہ ہیم چند فتح چند چھوٹے چھوٹے ہیرے
لاکر پیش کرے چنانچہ وہ اور جوہری ہیرے لاے اب فتح چند بیان کرتا ہے کہ وہ ہیرے
مجھکو واپس دیے لیکن دمودر پنت کہتا ہے کہ ہیرے رکھ لیے گئے تھے ہیم چند اور دمودر پنت
دونون کا بیان ہے کہ جسوقت ہیرے منگاے تھے ہمکو معلوم نتھا کہ کسواسطے منگاے گئے تھے۔

دموودرپنت اور ناناونل جو جواہرخانے کے داروغہ ہین اور آتمارام رگھنا تھہ جو خاص محرر جواہرخانے کا ہے وہ ثابت کرتا ہے کہ ہیرے خریدے گئے دموودرپنت کا بیان اسبارے مین ایسا ہے کہ ہرگز غلط نہین ہو سکتا لہذا ثابت ہوا کہ ۲۱- اکتوبر ۱۸۷۴ع کو ہیرے کی کنّی خریدی گئی-

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے اوسکی تردید اس طرح کی کہ ہیم چند کہتا ہے کہ مجھکو ہیرے کی کنّی [illegible] وہ پھر نہین گئی اس صورت مین ثابت ہوا کہ ہیرے کی کنّی اور سنکھیا جو کرنیل فیر صاحب کے شربت مین ملایا گیا مہاراجہ صاحب کے یہان اوسی زمانے مین خرید آگیا جبکہ راؤجی اور نرسو کہتے ہین کہ ہمکو پڑیان ملی تھین کوئی تقریر ایسی پیش نہین ہو سکتی جس سے اون لوگون کا بیان غلط ہو سکے-

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نورالدین بوہرے کی نسبت بہت کچھ ذکر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر نورالدین بوہرے سے دموودرپنت نے سنکھیا خریدی تھی تو وہ شخص دموودرپنت کے اظہار کی صداقت کے واسطے کس لیے طلب نہین ہوا لیکن مین کہتا ہون کہ اگر میرے دوست چاہتے تو نورالدین بوہرہ کو دموودرپنت کی شہادت کے رد کرنے کے واسطے بلا سکتے تھے مین نے نورالدین کی شہادت کا لینا کچھ ضرور نہ سمجھا اگر سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب چاہین تو اوسکی شہادت اب مین لے سکتا ہون وہ کہتے ہین کہ نورالدین گیکواڑ کا دشمن تھا لیکن معلوم نہین کہ نورالدین کی دشمنی گیکواڑ سے کس طرح ثابت ہو سکتی ہے- سنا ہے کہ نورالدین بوہرہ جب سابق مین کمیشن جمع ہوئی تھی نالشی تھا لیکن یہ ثابت نہین ہوا کہ اوسکی نالش کی سماعت ہوئی تھی یا نہین- بہرحال اس سے کچھ غرض نہین کہ نورالدین گیکواڑ کا دشمن تھا یا نہین- مگر سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کسواسطے اوسکی گواہی نہ لی- اور دموودرپنت کے اظہار کو رد نہین کیا کیونکہ گیکواڑ کے جس قدر وکیل جس شخص کے پاس چاہین جا سکتے ہین علے ہذا القیاس نورالدین کے پاس بھی جا سکتے تھے اور اوس سے حال دریافت کر سکتے تھے لیکن جب دموودرپنت کے اظہار کی تردید نہین ہوئی تو اوسکے اظہار قائم رہے

نورالدین

نورالدین کا بلانا یا نہ بلانا سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے تعلق تھا اگر اوسکا طلب کرنا میرے ذمہ ہوتا تو مین بلاتا ممبران کمیشن نے اسبارے مین دونون طرف کی تقریر کو سنا جو کچھ اونکی راے ہوگی وہ زیادہ مناسب ہوگی ۔

مائی لارڈ ۔ اب ممبران کمیشن کا خیال دوسری طرف رجوع کرتا ہون وہ یہ ہے کہ ۹ ۔ نومبر کو کرنیل فیر صاحب کا زہر دیا جانا مین نے ثابت کر دیا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جن تاریخون مین ہیرے اور سنکھیا کے خرید کا ذکر ہے لوگون نے بیان کیا کہ اونھین دنون مین مھاراجہ صاحب کے نوکرون کے پاس بموجب اون کے حکم کے یہ چیزین موجود تھین اس سے ثابت ہوا کہ خود مھاراجہ صاحب نے ان چیزون کو منگایا تھا اگر وہ نہ منگاتے تو کس طرح نوکرون کے پاس ان چیزون کا ثابت ہونا یہ بات بھی شہادت سے ثابت ہوئی کہ گوسالم نے راوجی کو یہ پوڑیان دی تھین اور راوجی نے ۹ ۔ نومبر کو کرنیل فیر صاحب کے شربت مین اونکو ڈالا تمام شہادت مین راوجی کا نام لیا گیا دوسرے کسی شخص کا ذکر نہین ہوا ۔

چار قسم کے گواہ اس مقدمے کے قائم کرنے کے واسطے قرار دیے ہین جو کرنیل فیر صاحب کو زہر دے سکتے ہین ۔ اول ۔ ملازمان رزیڈنسی ۔ اونکی نسبت میرے دوست نے بیان کیا ہے کہ وہ اپنے حاکم سے بہت رضامند تھے وہ کس طرح اونکو زہر دیتے مگر اونکی تقریر سے یہ بات بھی متشرح ہوئی ہے کہ وہ زہر دینے کے کچھ بانی مبانی تھے اور کسی خاص عداوت سے اونھون نے زہر نہین دیا اگر دیا تو کسی طمع سے دیا ۔

دوم ۔ بھاؤ پوناکر ۔ مین نہین کہہ سکتا کہ زہر خورانی کا اتہام اوسپر کیونکر ہوسکتا ہے ہر چند مین نے شہادت پر غور کیا لیکن اوسکی نسبت کوئی اشارہ بھی نہین پایا گیا اور مجھکو اسکی بھی کوئی وجہ معلوم نہین ہوئی کہ میرے دوست بھاؤ پوناکر کو کیونکر اونکا دشمن قرار دیتے ہین اور کہتے ہین کہ کرنیل فیر صاحب ہمیشہ اوسکی باتین سنا کرتے تھے اور وہ اونکا جاسوس تھا بھاؤ پوناکر اور کرنیل فیر صاحب دونون کی شہادت لی گئی تھی کوئی بات ایسی دریافت نہین ہوئی کہ جس سے بھاؤ پوناکر پر تہمت لگائی جاے بلکہ ثابت ہوا کہ یہ شخص معزز اور معتبر شخص ہے اور مدت سے بڑودے مین رہتا ہے اور اوسنے

طرح طرح کی نوکری بھی کی اور اوس کے کام مین بھی کوئی قصور نہین ہوا۔ بالفعل وہ مسٹر ہوپ صاحب ملک سورت کا ایجنٹ ہے اور ذوالفقار علی نابالغ کی ریاست کے انتظام کے واسطے جو ریاست بڑودے مین نوکر ہے اگر یہ شخص معتبر نہوتا تو مسٹر ہوپ صاحب اوسکو کیون نوکر رکھتے۔

بھاؤ پوناکر ایک چٹھی سفارش کی کرنیل فیر صاحب کے نام لایا تھا مسٹر ہوپ صاحب ایسے حاکم نہین ہین کہ اگر یہ شخص لائق نہوتا تو اوسکی سفارش کرتے وہ ہرگز ایسے شخص کو نوکر رکھتے بھاؤ پوناکر پر صرف مسٹر ہوپ صاحب ہی کو اعتماد نہین ہے بلکہ اکثر ساہوکار اور سرداران کا وہ نوکر رہا یہ شخص مدت کا نوکر ہے اور میر جعفر علی کی بیٹی کی ریاست کا انتظام کرتا ہے اوسنے جو کچھ کارروائی کی وہ سب کو معلوم ہے کسی شخص کو اوس کے کام پر اعتراض نہین ہے بلکہ ہر شخص مداح ہے جب کرنیل میڈ صاحب کی کمیشن جمع ہوئی تو اس شخص نے اپنے موکلون کی طرف سے چار دعوے لکھواکر پیش کیے تھے اور یہ بات کہ کرنیل فیر صاحب اوسکی ہر ایک بات کو سماعت کرتے ہین اوسکی نسبت جب اوس سے سوال کیا گیا کہ کرنیل فیر صاحب کے پاس تم جاتے تھے تو اوسنے کہا ہان اکثر مین جاتا تھا اور جب سارجنٹ میلن ٹائن صاحب نے کرنیل فیر صاحب سے دریافت کیا تو اونھون نے بھی جوابدیا کہ ہان مین اس شخص کو ہر روز دیکھا کرتا تھا اور وہ اپنے کام کے واسطے آیا کرتا تھا دونون شخصون نے صاف صاف جواب دیا۔

سارجنٹ میلن ٹائن صاحب جو بیان کرتے ہین کہ اس شخص نے خریطے کے طیار ہونے کی اطلاع دی یہ بات بھی کچھ تعجب کی نہین ہے کیونکہ وہ ہر ایک سردار وغیرہ کے پاس جاتا تھا اور سردار لوگ دربار مین جاتے تھے اس شخص نے سردارون سے سنکر کرنیل فیر صاحب سے تذکرہ کیا ہوگا اوسنے یہ نہین کہا کہ خریطہ کا مضمون کیا ہے کیونکہ اوس سے کچھ واقف نتھا اس اطلاع کے دینے مین کون سی عیب کی بات ہوئی کیونکہ خریطہ خود صاحب رزیڈنٹ کی معرفت بھیجا جاتا تھا۔ اور قاعدہ ہے کہ تمام مراسلت سرکاری طور کی گورنر بمبئی یا گورنر جنرل کی صاحب رزیڈنٹ

کی معرفت ہوتی ہے اور ہمیشہ ایک ترجمہ انگریزی کا اوس کے ساتھ ہوتا ہے۔
سوا اس کے اور کوئی بات بھاؤ پوناکر کی نسبت نہین ہے۔ نہین معلوم میرے دوست
بھاؤ پوناکر پر کیونکر الزام لگاتے ہین یہ بات اون کے کہنے کے لائق نہتی کہ بھاؤ پوناکر
کرنیل فیر صاحب کا جاسوس ہے اور جو کچھ وہ کہتا تھا کرنیل صاحب کرتے تھے یہ حکم
اونکا نہایت سخت ہے کیا اونہون نے کرنیل فیر صاحب کو کٹ پتلی قرار دیا تھا کہ جس طرح
بھاؤ پوناکر چاہتا اونکو نچاتا ہمارے مین کمیشن کو بخوبی غور کرنا چاہیے اور بھاؤ
پوناکر کی نسبت جو میرے خیالات ہین تمہارے کمیشن اونکو دور کرین کیونکہ بھاؤ پوناکر
کی دلی خواہش ہوگی کہ کرنیل فیر صاحب بڑے دوست ہین اور صحیح و سلامت ہین
نہ یہ کہ اونکو زہر دیکر مارڈالے اور قبرین دفن کرے۔ پس وہ تمام خیال میرے
دوست کا رد ہوا جو اونہون نے بیان کیا کہ وہ چاہتا تھا کہ سنکھیا دیا جاے اور نہ ہو
اوسکو پینے نہ پائین کہ مین اونکو تمیز دیدون اگر ایسا ہوتا تو وہ چند معتاد سنکھیا جو
دی گئی نہ بچاتی اور بھاؤ پوناکر زہر کے پینے کے وقت دوڑتا آتا اور گلاس کو کرنیل
صاحب کے ہاتھ سے چھین کر نہ پینے دیتا یہ کہ کرنیل فیر صاحب شربت مین کچھ پی کر کچھ
پھینک چکے اور تھوڑا ڈاکٹر صاحب کو دے چکے اور حاضری کھانے کا وقت گذر گیا
اوس وقت بھاؤ پوناکر نے بھی اونخود سنکھیا کا ذکر نہ کیا بلکہ کرنیل فیر صاحب نے
خود اوس سے کہا تھا اس لیے یہ بات محض خبط ہو خیال کیا جاے کہ بھاؤ پوناکر کو
اس معاملے سے کچھ تعلق تھا۔
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کئی دفعہ اپنی اسپیچ مین یہ ذکر کیا کہ دمودر پنت چاہتا
تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیتا کہ جو حساب ذاتی گیکواڑ کے ہین اونکو وہ نہ دیکھ سکین
کیونکہ تہمت لگائی گئی تھی کہ دمودر پنت نے بہت کچھ تغلب کیا تھا اور یہ بھی افواہ
اوڑی تھی کہ کرنیل فیر صاحب حساب کی کتابین منگوانے والے ہین لہذا میرے دوست
کہتے ہین کہ یہ وجہ بہت بڑی تھی کہ دمودر پنت کرنیل فیر صاحب کو زہر دینا چاہتا
لیکن جس قدر اظہارات لیے گئے ہین اون مین اسبات کا کہین تذکرہ نہین ہے۔

ممبران کمیشن کو بخوبی معلوم ہوگا کہ گیکوار کے ذاتی حساب کا طلب کرنا غیر ممکن تہا
کرنیل فیر صاحب کو گیکواڑ کے ذاتی معاملات مین مداخلت کرنے کا اختیار نتھا۔

صاحب رزیڈنٹ کو جس قدر اختیارات سرکار نے دیے ہین اون مین اسبات کا ذکر
نہین ہے کہ منجملہ اور کامون کے صاحب رزیڈنٹ کا یہ بھی ایک کام ہے کہ مہاراجہ صاحب
کے ذاتی حسابات دیکھا کرین دمودر پنت کے حساب کتاب کو گیکواڑ کے بجٹ کے حساب
سے تعلق تھا۔ پس دمودر پنت کو کوئی خوف نتھا کہ کرنیل فیر صاحب اوسکی کتابین
منگواکر جانچ کرینگے اگر کرنیل فیر صاحب کسی حساب کی جانچ کرتے تو اوس حساب
کی جانچ کرتے جو سرکار انگریزی اور مہاراجہ صاحب سے تعلق ہوتا نہ کہ اون کتابونکو
جو ذاتی حساب سے متعلق نہین یہ امر بھی ظاہر نہین کیا گیا کہ کرنیل فیر صاحب کو اختیار
تھا کہ جو کتابین ریاست کی ہین اونکی بھی جانچ کرین لہذا یہ خیال محض غلط ہے کہ دمودر پنت
نے بوجہ خوف جانچ کتابون کے کرنیل صاحب کو زہر دیا اور یہ بات بھی بالکل غلط ہے
کہ دمودر پنت نے کچھ تغلب نہین کیا یا دہوکا دے کر تصرف بیجا کیا اوسکی ایسی باتونکا
کچھ ثبوت نہین ہے عجب نہین جو اوسنے ایسا کیا ہو کیونکہ جب کوئی شخص اپنے تئین خوبی کا
شریک کرتا ہے جو کچھ اوس سے دہوکا یا دغابازی ہو کچھ تعجب نہین لیکن کوئی دغا
یا تغلب اوسکی نسبت ثابت نہین ہے اور از روے حساب کے بھی نہین پایا جاتا کہ اوسنے
کچھ تغلب کیا ہو۔

میرے دوست نے اسبات پر بحث کی کہ جو احکام خزانے پر جاری ہوے اونپر گیکواڑ
کے دستخط نہین ہین لیکن ایسے دستخطون کی کوئی ضرورت نتھی کیونکہ مہاراجہ صاحب
ایسے حکمون پر دستخط نہین کرتے تھے۔

دمودر پنت کو حساب کی تحقیقات کا کچھ خوف نتھا کیونکہ پانچ مقام پر حساب رہا کرتے
تھے جن رقمون کی نسبت تغلب کرنے کا احتمال ہے اونکی نسبت وہ کاغذ اور رسید
پیش کرتا ہے۔ ممبران کمیشن خیال کرینگے کہ خزانے پر حکم صادر ہونے کا کیا قاعدہ تھا
اول یاد داشت لکھی جاتی تھی کہ کس امر کے واسطے روپیے کی ضرورت ہے اوس کے بعد

دمودر پنت

دموودرپنت کے دستخط ہوے تھے دموودرپنت لکھہ دیتا تھا کہ مھاراجہ صاحب کی اجازت ہوگئی ہے۔

تیسرے یہ کہ اوس یادداشت پر اوس شخص کی رسید ہوتی تھی جسکو روپیہ دیا جاتا تھا اس لیے دموودرپنت ہر طرح سے بری تھا جب کبھی اوس سے دریافت کیا گیا کہ فلان یادداشت کی رقم کہان درج ہے تو اوسنے فوراً بتایا کہ فلان صفحے مین لکھی ہے سوا اس کے روزنامچہ ہفتہ وار ماہواری اور سالانہ کاغذ رکھا کرتا تھا جس رقم کے دیکھنے کی ضرورت ہوتی ان کاغذات سے اوسکا پتہ لگ جاتا ہندوستانی قاعدہ حساب کا ایسا ہے کہ اگر ایک رقم کا بھی تغلب کیا جاوے اور کوئی شخص اوسکو اخفا کرنا چاہے تو تمام کتابون مین اوس رقم کو درست کرنا پڑے گا۔ اور تمام محکمے کے لوگون کو رشوت دینا پڑے گی۔

اگر یہ بات بھی تسلیم کیجاے تو مھاراجہ گیکواڑ کے نوکر ایسے ایماندار نتھے جیسا کہ خزانہ والون کو ہونا چاہیے اس صورت مین کسی بات کا پوشیدہ کرنا اور زیادہ مشکل تھا۔

دموودرپنت کی نسبت غفلت کا الزام لگانا میرے دوست کا محض خیال ہے اور کوئی اصل اوسکی نہین ہے۔ میرے نزدیک دموودرپنت نے جو اظہار دیے ہین اونکی صداقت بخوبی ہوگئی۔ کرنیل فیر صاحب کو ایسی کتابون کے طلب کرنے کی کیا وجہ تھی کل تقریر میرے دوست کی اسبارے مین رد ہوگئی۔ دموودرپنت کئی دفعہ مھاراجہ صاحب کے ہمراہ صاحب رزیڈنٹ کے پاس گیا لیکن بذات خود واقف نتھا۔ رزیڈنسی کے راستہ مین جو دہرم سالہ ہے اکثر وہان اوترپڑتا تھا مھاراجہ صاحب نے اس شخص کو صاحب رزیڈنٹ کے روبرو پیش کیا لیکن اوسنے صاحب موصوف سے بھی کچھہ باتین نکین لہذا اوسکو کوئی غرض کرنیل فیر صاحب کے مار ڈالنے کی نتھی اور اگر کچھہ تعلق تھا تو گیکواڑ کی وجہ سے تھا۔

مائی لارڈ۔ اب چوتھے شخص کی نسبت مین بیان کرتا ہون جسنے زہر دیا ہو۔ مھاراجہ صاحب سے میرے دوست نے بیان کیا ہے کہ جب مین نے شروع مقدمے مین

اسپیچ کی تھی تو مین نے اونھین ظاہر نہین کیا کہ کرنیل صاحب کو زہر دیے جانے کی کیا وجہ تھی۔ انکا یہ بیان صحیح ہے شاید مجھ سے اوسوقت سہو ہو گیا رہ گیا مین نے اسبات کا اوسوقت خیال نہین کیا مجھکو سرکار نے اس غرض سے یہان نہین بھیجا تھا کہ مدعیانہ گفتگو کرون بلکہ صرف تحقیقات کرنے کے واسطے بھیجا تھا کہ جس قدر شہادت بہم پہونچے اوسکو کمیشن کے روبرو پیش کرون۔ صاحبان کمیشن کے نزدیک جو مناسب ہو رپورٹ کرین اور اس امر کو دریافت کرین کہ مہاراجہ صاحب پر جو جرم قرار دیا گیا ہے وہ صحیح ہے یا نہین۔ میرے نزدیک مہاراجہ صاحب کے زہر دینے کی بہت بڑی غرض تھی اور وہ دل سے کرنیل صاحب کو دور کرنا چاہتے تھے سوا ان شہادتون کے جو کمیشن کے روبرو گذرین۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے ایسی ایسی تحریرات دیکھین جن سے صاف ظاہر ہے کہ گیکوار چاہتے تھے کہ جس طرح ممکن ہو کرنیل صاحب کو دور کرین اسبارے مین ممبران کمیشن کا خیال دوسری نسمبر کے خریطہ پر رجوع کرتا ہون اس خریطے مین حضور گیکوار نے لکھا ہے کہ کرنیل فیر صاحب میرے خراب کرنے پر آمادہ ہین اور ہر طرح سے دق کرتے ہین اور جو انکا دل چاہتا ہے وہی کرتے ہین اگر سرکار میرا فیصلہ انہین پر منحصر رکھے گی تو بالکل انصاف نہوگا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگرچہ گیکوار نے تحریر نہین کیا۔ کہ مجھکو بذات خاص کرنیل فیر صاحب سے عداوت ہے لیکن گیکوار کرنیل فیر صاحب کے رہنے سے عمدہ رزیڈنسی پر بہت کچھ عذر کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اگر کرنیل صاحب اس عہدے پر رہے تو میرے حق مین ناانصافی ہو گی ایسے مقدمے مین یہ امر دریافت کرنا نہایت مشکل ہے کہ بوجہ ذاتی عداوت کے اسبات کی درخواست ہوئی یا پولیٹیکل خیالات سے۔ گیکوار اپنے خریطے مین بھی لکھتے ہین کہ مجھکو کرنیل فیر صاحب سے ذاتی عداوت نہین ہے۔ مین نے اپنے وزیرون سے اسبات کا بخوبی مشورہ کیا کہ جبتک کرنیل فیر صاحب یہان رہین گے اوسوقت تک عمدہ انتظام ہونا غیر ممکن ہے۔

ہرچند مین عمدہ انتظام چاہتا ہون لیکن وہ مخل ہوتے ہین مین چاہتا ہون کہ جو باتین ۲۵ جولائی ۱۸۷۳ع کے خریطے مین بموجب رپورٹ کمیشن ۱۸۷۳ع کے مجھکو ہوئی ہین اونمین

کا ہے جو مین کہنے پر مجبور ہون کہ جب کرنیل فیر صاحب بطور گواہ کے کمیشن کے روبرو
حاضر ہوئے تو اون سے ایسا کوئی سوال نہین کیا گیا کہ آپ نے کس وجہ سے عمدہ انتظام
نہین کیا اور تجاہل کیا ہے مسٹر دادابھائی نوروجی مسٹر بالا منگیش واگل اور نرمی جی
اور حاضر ہوا ان شخصون کا جن کا خریطہ مین ذکر تھا مگر وہ جب کمیشن کے روبرو آئے
تو اون مین سے کسی شخص نے بھی بیان نہ کیا کہ فلان کام مین کرنیل فیر صاحب رخنہ انداز
ہوئے تھے اور گیکواڑ نے جو شکایت کی ہے کہ رخنہ ڈالتے ہین محض غلط ہے یہ خیال شاید گیکواڑ
کا ہے لیکن اون کے کسی وزیر کا نہین ہے - گیکواڑ کہتے ہین چونکہ مین اور میرے وزیر
جانتے تھے کہ ایک زمانے مین کرنیل فیر صاحب پر گورنمنٹ بمبئی نے چشم نمائی کی تھی لہٰذا شاید
گیکواڑ کا یہ بیان اوسی سے ہے - رزولیوشن جو گورنمنٹ بمبئی نے ایک زمانے
مین تحریر کیا تھا اور دو برس کے بعد اونہون نے اوسکو حاصل کیا کیونکہ گیکواڑ نہین بیان
کرتے کہ ذریعہ کہان سے ملا کرنیل فیر صاحب اس رزولیوشن کی نسبت کہتے ہین کہ
میرے ذریعے سے یہ رزولیوشن نہین آیا سوا اس کے گیکوار کو سندہ کی کارروائی
سے کیا واسطہ تھا بس اونکو کیونکر معلوم ہوا کہ بلحاظ اوس سابق کی چشم نمائی کے کرنیل
صاحب بدل جائینگے اس رزولیوشن کو دادابھائی نوروجی نے سر لوئیس پیلی
صاحب کو دکھایا تھا یہ رزولیوشن گیکواڑ کے دکھانے کے واسطے دیا ہوگا اس سے
ایک اور جرم بھی گیکواڑ پر عاید ہوتا ہے کہ گیکواڑ صرف رزیڈنسی کے ملازمون سے خبری
خبرون کو دریافت نہین کرتے تھے بلکہ اور سرکاری افسرون کے پاس سے بھی خبرین
منگواتے تھے مسماۃ امینا نرسو راؤجی کے اظہار کی تصدیق ہوگئی کیونکہ گیکواڑ ہر ایک
چھوٹی بڑی بات کو دریافت کرنا چاہتے تھے یہ بات دریافت نہین ہوئی کہ گیکواڑ کے
پاس کس تاریخ کو یہ رزولیوشن پہونچا لیکن گیکواڑ کو اس بات کا خیال ہونا چاہیے
تھا کہ گو کرنیل فیر صاحب پر سندہ مین چشم نمائی ہوئی تھی لیکن سرکار کا اعتماد اونپر
بدستور سابق تھا کیونکہ سرکار نے اوسکو بڑودے کا رزیڈنٹ مقرر کیا اور یہ عہدہ
بہ نسبت سندہ کے عہدے کے اعلےٰ درجہ اور زیادہ تنخواہ کا تھا - اور سب نوکرون کو

اپنی تمام نوکرون کے دلون مین کبھی نہ کبھی چشم نمائی ہو جاتی ہے لیکن نسبت چشم نمائی کرنیل فیر صاحب کے اس قدر خصوصیت ہے کہ یہ رزولیوشن چشم نمائی کا اوسوقت جاری ہوا تھا جبکہ کرنیل صاحب لندن مین تھے اوسوقت کرنیل فیر صاحب کو اوسکی تردید کا موقع نہ ملا لیکن جب وہ ہندوستان کو واپس آئے اور ایسے رزولیوشن کے جاری ہونیکی اطلاع اونکو ہوئی تو فوراً اونھون نے سرکار سے نقل لیکر اوسکی تردید کی اور سرکار نے اوسکو تسلیم کیا اگر کرنیل صاحب اوسوقت ہندوستان مین ہوتے تو ہرگز یہ رزولیوشن جاری ہوتا گورنمنٹ نے بوجہ حکمت عملی کے سندہ مین اونکو مقرر نہین کیا اور پالن پور کو بھیجدیا جو تنخواہ اونکی سندہ مین تھی وہی پالن پور مین بھی پاتے تھے اگر گیکواڑمین کچھ بھی عقل ہوتی تو جب کرنیل صاحب بڑودی کے رزیڈنٹ مقرر ہوئی تھی معلوم کرلیتے کہ سرکار سے کچھ عتاب ہے ورنہ کرنیل صاحب بڑودے مین رزیڈنٹ نہ مقرر ہوتے اور جو کارروائی کرنیل فیر صاحب نے مقام نوساری مین کی تھی اوس سے بھی گیکواڑکو معلوم کرنا چاہیے تھا کہ گورنمنٹ کا بہت کچھ اوپر اعتبار ہے جب نوساری مین گیکواڑکی شادی ہوئی تھی تو گورنمنٹ کے حکم سے کرنیل صاحب اوس شادی مین شریک نہین ہوے مہاراجہ صاحب نے ۹ مئی کو ایک خریطہ لکھکر گورنمنٹ مین بھیجا تھا جسمین کرنیل صاحب کی بہت کچھ شکایت تھی اوسمین لکھا تھا کہ کرنیل صاحب میری شادی مین شریک نہین ہوے اسوجہ سے بہت بڑی میری توہین ہوئی لیکن مین کہتا ہون کہ اس شکایت کا نتیجہ کیا ہوا۔

گورنمنٹ نے اوس کے جواب مین لکھا کہ کرنیل فیر صاحب نے گورنمنٹ کے حکم سے یہہ کارروائی کی اور سرکار کو اونکی کارروائی پر بہت بڑا بھروسہ ہے اس جواب سے گیکواڑکو اگر اور کچھ نہین تو اس قدر تو دریافت کرنا چاہیے تھا کہ گورنمنٹ کرنیل فیر صاحب کی کارروائی سے خوش ہے اوسمین ایک فقرہ یہ بھی تھا کہ جو کارروائی کرنیل فیر صاحب کرینگے اوسکو ہمیشہ سرکار پسند کرے گی اور بغیر حکم اور اطلاع سرکار کے وہ کوئی کارروائی نہین کرتے ۔ مین تمام ممبران کمیشن کا خیال ایک تاریخ پر رجوع کرتا ہون یعنے مہاراجہ صاحب کی شادی ماہ مئی مین ہوئی تھی اور ۱۶۔ اکتوبر کو بیٹا پیدا ہوا۔

چونکہ کرنیل صاحب نے اس لڑکے کی ماں کو رانی تسلیم نہین کیا تھا اوسکے لڑکے کو کس طرح سے ولیعہد اور گیکواڑ کا بیٹا تسلیم کرتے پس اسی تاریخ کے بعد گیکواڑنے اسبات کی شکایت کرنا شروع کی کہ صاحب مجھپر بڑا ظلم کرتے ہین اس سے ظاہر ہے کہ اوس زمانے مین گیکواڑ کا دل کا کیا حال تھا وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ انھین کی کارروائی سے سرکار نے لکشمی بائی کو میری رانی تسلیم نہین کیا اسی وجہ سے میرے بیٹے کو سرکار ولیعہد تسلیم نہ کرے گی پس ان وجوہات سے گیکواڑ کو کرنیل فیر صاحب کے تبدیل کرانے کی نہایت درجہ خواہش ہوگی۔

۱۶۔ اکتوبر کو جب اون کے بیٹا پیدا ہوا اون کے دل مین کرنیل صاحب کی طرف سے فرق آگیا۔

- مائی لارڈ۔ آپ خیال کرین کہ وجوہات مذکورہ سے گیکواڑ کی کارروائی صاف ظاہر ہے اور یہ بھی عیان ہے کہ اگر گیکواڑ کو عمدہ انتظام کرنا ہوتا تو اپنے پرویٹ سکرٹری سے مشورہ نہ کرتے بلکہ دادا بھائی نوروجی کی صلاح لیتے۔

بج کے معاملات سے سکرٹری مذکور سے مشورہ کرنے کا مضائقہ نتھا اسبات کا تعجب نہین ہے کہ ایک طرف دادا بھائی نوروجی سے عمدہ عمدہ مضمون کے خریطے لکھاتے تھے اور دوسری طرف دمودر پنت سے دوسرا مشورہ کرتے تھے گیکواڑنے عام لوگون مین مشہور کر رکھا تھا کہ کرنیل صاحب مجھپر بڑا ظلم کرتے ہین اور دوسری نومبر کو جو گیکواڑ نے خریطہ گورنمنٹ مین بھیجا تھا گیکواڑ کو بخوبی امید تھی کہ ہماری درخواست منظور ہوگی منجملہ اور شکایتون کے گیکواڑنے ایک شکایت یہ بھی کی تھی کہ کرنیل فیر صاحب سے سردار اور رعایا ناراض ہے چنانچہ کرنیل فیر صاحب سے اسبارے مین استفسار ہوا اونھون نے جواب لکھا کہ یہ تحریر گیکواڑ کی محض غلط ہے دادا بھائی نوروجی موجود ہین اون سے خریطے کے مضمون کو تصدیق کرانا ضرور تھا لیکن سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اونکو طلب کرکے خریطے کی تصدیق نہین کی اور نہ کرنیل فیر صاحب سے اسبارے مین سوال کیے۔

مائی لارڈ۔ کرنیل فیر صاحب اور گیکواڑ سے جو کچھ باتین ہوئین اون سے صاف ظاہر ہے کہ گیکواڑ کو کرنیل فیر صاحب کی بدلی ہونے کا یقین نتھا بلکہ خریطہ بھیجنے سے تین روز

بعد گیکواڑ نے کرنیل فیر صاحب سے لکھدیا تھا کہ یہ خریطہ مین نے نہین لکہا ہے اور اوس
تحریر سے مین یہ ثابت ہوتا ہے کہ [illegible] اونکی یہ غرض تھی کہ جو [illegible]
کی تھی وہ منظور نہوگی [illegible] مشغول ہے اگرچہ گورنمنٹ نے [illegible] گیکواڑ کی درخواست
منظور کی لیکن یہ نہ لکھا کہ کرنیل فیر صاحب کو کس وجہ سے بدل دیا گیا [illegible]
بے جا ہے کہ سرکار نے میری درخواست پر کرنیل صاحب کو بلا لیا [illegible]
زمانے مین گیکواڑ کو [illegible] منظور تھین [illegible]
براہ راست خریطہ بھیجا اور [illegible] ریزیڈنٹ سے خفیہ کارروائی کرنا [illegible]
ثابت نہین ہوئی کہ گیکواڑ کو اپنے خریطہ پر [illegible] صاحبان کمیشن کو [illegible]
تقریر سے [illegible] واضح ہوا ہوگا کہ گیکواڑ کو نہایت خواہش تھی کہ کرنیل فیر صاحب [illegible]
بدل جائین اس سے بڑہ کر اونکی خواہش اور کس طرح ثابت ہوگی گیکواڑ کو [illegible] معلوم
تھا کہ کرنیل فیر صاحب ایک رپورٹ بھیجنے والے ہین۔
خریطہ کا ایک منشا یہ بھی تھا کہ کرنیل فیر صاحب یہان سے بدل جائین تو دوسرا
رزیڈنٹ اوسکو لکھے گا۔
یقین ہے کہ ممبران کمیشن کو اس میری تقریر سے معلوم ہوا ہوگا کہ گیکواڑ کو کرنیل
فیر صاحب کی تبدیلی کے واسطے کون کون وجہ تھی اور گیکواڑ نے جس قدر کارروائی
کرنیل صاحب کے بدلنے کے واسطے کی اوسکی بہت بڑی وجہ تھی۔ یعنے خاص منشاء
خریطہ بھیجنے کا یہ تھا کہ جس طرح ممکن ہو کرنیل فیر صاحب رپورٹ نہ روانہ کرین جو تردید
مقدمے کی [illegible] ہے یہ بات بھی مشرح ہے کہ گیکواڑ چاہتے تھے کہ کرنیل صاحب
بدلجائین اب مین ۹ نومبر کا ذکر کرتا ہون کہ اوس روز گیکواڑ کی کیا حالت تھی
گیکواڑ کا قاعدہ تھا کہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کو فیر صاحب کے پاس جایا کرتے تھے شہادت
سے یہ بات ثابت [illegible] ہے کہ جب وہ ریزیڈنسی کو گئے تو اونکو معلوم تھا کہ کرنیل فیر صاحب
کو زہر دیا گیا [illegible] واضح ہے کہ جب گیکواڑ ریزیڈنسی سے واپس آئے تھے
اوس وقت [illegible] کا حال معلوم ہو گیا تھا کیونکہ جب کرنیل صاحب ڈاکٹر [illegible]

کو چھٹی روانہ کر چکے تو اوسوقت سالم گھوڑے کو خبر کیے ہوے لیفٹننٹ کے گھر کو جاتا تھا
ڈاکٹر سیورڈ صاحب سے اوسکو راستہ مین دیکھا جب کرنیل فیر صاحب نے گلاس مین
تلچھٹ دیکھا تھا تو راؤجی کو چھٹی دی تھی کہ تم ڈاکٹر صاحب کے پاس سے جاؤ لیکن
اوسنے چھٹی نہو دنکو دی اور خود نہ گیا کیونکہ اوسکو معلوم ہو گیا تھا کہ کرنیل صاحب
اندر کیا کر رہے ہین اور اونکی کیا کیفیت ہوی ہے محمود سالم کو راستہ مین ملا اور راؤنے
سالم کو ایک روپیہ بسکٹ لانے کے واسطے دیا تھا ثابت ہوا کہ سالم گھوڑے کو دوڑا کر
شہر کو گیا ہے۔ کرنیل فیر صاحب ۸ بجے ہوا خوری سے واپس آئے تھے اور درمیان
سات اور ساڑھے سات بجے کے اونہون نے کچھ شربت پیا اور کچھ پھینک دیا اوسوقت
سالم شہر کی طرف گیا تھا اسبات کا دریافت ہونا مشکل ہے کہ وہ کیون شہر کی طرف
گیا لیکن اس قدر کہہ سکتے ہین کہ وہ رزیڈنسی کو آیا اور وہان سے مہاراجہ صاحب
کی اطلاع کے لیے وہ واپس گیا کہ رزیڈنسی مین کیا ہو رہا ہے اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب
بلائے گئے ہین اگر وہ رزیڈنسی کو نہ آتا تو یہ حال اوسکو نہ معلوم ہوتا مجھکو یقین ہے کہ قبل
آنے رزیڈنسی کے مہاراجہ صاحب کو خبر ہو گئی تھی کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا اور
یہی وجہ تھی کہ گیکوار خاموش رہے۔

سارجنٹ بیان ٹائن صاحب نے بیان کیا ہے کہ جب مہاراجہ صاحب کرنیل فیر صاحب
کے پاس گئے تھے تو اونکی کسی بات سے کچھ تردد نہین پایا جاتا تھا چونکہ وہ پہلے سے اس
خبر کو معلوم کر چکے تھے تو اون کو مستقل رہنے کے واسطے بہت اچھا موقع ملا تھا۔ کرنیل
فیر صاحب نے اپنے اظہار مین صحیح صحیح بیان کیا ہے کہ ۹۔ نومبر کو مہاراجہ صاحب سے
اول مین نے اونکی مزاج پرسی کی تھی اوسیوقت دربارہ بیماری کے ذکر آیا اور کرنیل
فیر صاحب کی علالت کا بھی دیر تک ذکر رہا بہرحال اسمین شک نہین کہ جب گیکوار
رزیڈنسی سے واپس جاتے تھے تو اونکو بخوبی دریافت ہو گیا تھا کہ کرنیل فیر صاحب
کو زہر دیا گیا کیونکہ اثناے راہ مین مہاراجہ صاحب نے دمودر پنت سے کہا تھا چنانچہ
اس کے اظہار مین ایک فقرہ یہ ہے کہ جب مین اور مہاراجہ صاحب رزیڈنسی سے دیر

آپنے مجھے تو مہاراجہ صاحب نے کہا تھا کہ رزیڈنسی مین بڑا شور غل ہو رہا ہے جب مینے اوسکا سبب دریافت کیا تو مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ نرسو ہمیشہ باہر بیٹھتا تھا اور جب کوئی شخص آتا تھا تو سیٹی بجادیا کرتا تھا مگر آج کے دن وہ باہر نہتھا پس اسیوجہ سے شور غل ہو رہا ہے - راوجی روز آیا کرتا تھا مگر آج نہین آیا اوسنے جلدی کرکے ڈال دیا مین نے دریافت کیا کہ اوسنے کیا ڈالا یہ سنکر مہاراجہ صاحب نے میری بات کو ٹال دیا اور کچھہ اور باتین کرنے لگے - بعد اس کے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ سالم راوجی کے گھر کو گیا ہے تا کہ پوڑیون کو لیکر بوڑہیا کی روٹی مین ڈال دے - معلوم نہین کہ سالم نے پوڑیون کو پھینک دیا یا نہین یہ معاملہ بہت خراب ہے دیکھیے کیا ہوتا ہے اگر دمودر پنت صحیح صحیح کہتا ہے تو مہاراجہ صاحب کو قبل جانے رزیڈینسی کے معلوم ہوا ہوگا کہ زہر دینے کا حملہ کیا گیا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کیلو . . . اوسی روز سہ پہر کو ناناکو لکر وغیرہ سے تذکرہ کیا تھا مین نے جو دمودر پنت کے اظہار کا فقرہ پڑہا وہ اوسکا بنایا ہوا معلوم نہین ہوتا ہے اور نہ وہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ میرے دوست کہتے ہین کہ پولیس کا تعلیم کیا ہوا ہے جس قدر شہادتین گذرین اوس سے ظاہر ہے کہ دمودر پنت نے یہ بات صحیح بیان کی ہے کیونکہ اوسنے اپنے مالک کے فایدے کی نظر سے ضرور ایسی باتون پر غور کیا ہوگا لہذا اوسکا یہ بیان غلط نہین ہو سکتا سوا اس کے دمودر پنت کے اظہار سے یہ بھی دریافت ہوا کہ ۹- نومبر کو جب کرنیل صاحب کو زہر دیا گیا تو فوراً گیکواڑکو اسبات کی اطلاع ہو گئی تھی شہر اور کیمپ مین ہر ایک شخص کو خبر ہو گئی تھی کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا لیکن معلوم نتھا کہ کسنے زہر دیا اگر گیکواڑ نے زہر نہ دیا ہوتا اور اونکا دل صاف ہوتا تو فوراً گاڑی پر سوار ہوکر کرنیل صاحب کے پاس جاتے اور اس امر کی مبارکباد دیتے کہ وہ زہر سے بچ گئے - لیکن اس موقع پر جو مہاراجہ صاحب نے کارروائی کی وہ مثل بے قصور آدمی کے نہین ہے یعنے پنجشنبہ کے روز تک وہ ٹھہرے رہے اور اوس روز جب ملاقات کو گئے تو منجملہ اور باتون کے زہر کا بھی سرسری طور سے ذکر کیا اوس کے دو روز بعد سرکاری طور سے اونہون نے خریطہ بھیجا کہ مجھے

آپ کے زہر دینے کا حال اب معلوم ہوا اگر میرے لائق کوئی بات ہو تو اوسکے انجام
کے واسطے مین موجود ہون اس خریطے مین یہ نہین لکھا کہ مین نے کب سنا۔
دموودرپنت سچ کہتا ہے کہ مہاراجہ صاحب نے ۹۔ نومبر کو یہ خبر پائی تھی اور یہ بات غلط
ہے کہ سالم اور یشونت راؤ نے بازاری خبر سنکر گیکواڑ کے روبرو بیان کیا تھا دموودرپنت
نے نہایت تشریح کے ساتھ بیان کیا ہے کہ گیکواڑ کس طرح گھڑی گھڑی کی خبر
رزیڈنسی سے منگایا کرتے تھے اور راؤجی کے چھوٹ جانے پر کس قدر خوش ہوے اور
جب دوبارہ گرفتار ہوا تو کس قدر اونکو فکر ہوا تھا جب سوٹر صاحب بڑودے مین آئے
تو درحقیقت گیکواڑ کو جس طرح راؤجی کے واسطے تردد ہو گیا تھا اوسیطرح سالم اور
یشونت کے لیے بھی تشویش ہو گئی مہاراجہ صاحب نے سالم اور یشونت راؤ کو چند مرتبہ
بلا کر سمجھایا کہ ہرگز تم کوئی بات ظاہر نہ کرنا اس عرصے مین مہاراجہ صاحب کو اس
امر کے دریافت کرنے کا بخوبی موقع ملا تھا کہ بانی مبانی اس زہر کے دینے کا کون ہے
۲۲۔ دسمبر کو مہاراجہ صاحب سے اطلاع کی گئی کہ آپ کا نام زہر خورانی مین شامل
ہے اوسوقت سے جبتک کہ وہ گدی پر رہے اونہون نے اکثر دموودرپنت کو حکم دیا
کہ اون رقمون کو مٹا دو جس سے کہ زہر خورانی کا پتہ لگتا ہو اوسیوقت حساب کے
کاغذات مین جہان جہان سالم کا نام تھا سیاہی ڈالی گئی اور ورق پھاڑے گئے
جب دموودرپنت سے دریافت کیا گیا کہ تمنے سب ورق کسواسطے نہ نکالڈالے تو دموودرپنت
نے جواب دیا کہ پانچ جگہہ حساب رہتا تھا کیونکر سب جگہہ سے کاغذ نکالے جاتے اگر
یادداشت دفتر سے نکالدیجاتی تو کیا فایدہ تھا پانچ جگہہ کا لکھا ہوا حساب کسطرح
نکل سکتا تھا نہایت بے ڈھنگی بات تھی کہ اونھون نے سیاہی ڈال کر اون رقمون کو
مٹایا جس سے پتہ لگ سکتا تھا ہرگز اسبات کا یقین نہین ہو سکتا کہ یہ کام پولیس والون
نے کیا ہو کیونکہ پولیس کو معلوم نہ تھا کہ کاغذات حساب مین کس کس مقام پر زہر خورانی
کا ذکر ہے۔ لہذا بخوبی ثابت ہوا کہ گیکواڑ کی اجازت سے یہ رقمین مشکوک کی گئین۔
اور خود گیکواڑ اس جرم مین شریک تھے۔ اس گفتگو کے بعد مجھکو شہادت

کا تذکرہ کرنا ضرور ہے کیونکہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے شہادت کی نسبت بہت کچھ تقریر کی ہے لیکن میرا ارادہ ہے کہ ایک ایک شخص کی گواہی پایۂ تصدیق کو پہونچاؤن اور سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کی تقریر کو رد کرون۔

مائی لارڈ۔ آپ کی راے میری راے سے مطابق ہوگی کہ عام ہندوستانیون کا قاعدہ ہے کہ وہ کسی تاریخ وغیرہ پر لحاظ نہین رکھتے جو کچھ اون کے منہ مین آتا ہے کہہ دیتے ہین۔ ہندوستان کی عدالتون مین صحیح بات کے دریافت کرنے مین نہایت دقت پڑتی ہے خصوص اوسوقت زیادہ مشکل ہوتی ہے کہ کون گواہ صحیح کہتا ہے اور کون غلط بیان کرتا ہے۔ میرے نزدیک بجز دمودر پنت کے اور کوئی گواہ سکھایا ہوا نہین ہے۔ آیا اور دونون پٹہ والے کم درجے کے آدمی ہین اس حالت مین عجب نہین کہ گو وہ لوگ صحیح کہتے ہین مگر کسیقدر ایک دوسرے کی شہادت مین اختلاف ہے جسطرح کی شہادت یوروپین دیتے ہین اور اون کے خیالات صحیح ہوتے ہین ہندوستانیون کے نہین ہوسکتے کیونکہ ابتداء عمر مین جس طرح یوروپین کو تنبیہ وتاکید کے ساتھ تعلیم دیجاتی تھی ہے ہندوستانی لوگ تعلیم نہین پاتے۔

مثلاً سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے تاریخ کا تذکرہ کیا کہ تین گواہ ایک تاریخ بیان کرتے ہین اور دو گواہ دوسری تاریخ بتاتے ہین آپ صاحبون کو یہ بات بھی معلوم کرنا چاہیے کہ جب ایک امر ہوجاتا ہے تو اوس کے بعد دن یا تاریخ کا یاد رہنا مشکل ہے اکثر ہندوستانی لوگ جب آپسمین ذکر کرتے ہین تو اس طرح کیا کرتے ہین کہ فلان تیوہار سے مثلاً پندرہ روز بعد یا مثلاً پندرہ روز پہلے فلان بات ہوئی تھی۔ یعنی لوگ اکثر تیوہارون پر ہر کسی بات کا شمار رکھتے ہین افسوس ہے کہ ان لوگون کی یاد ایسی خراب ہے اور بخوبی بات کو یاد نہین رکھتے۔ جن صاحبان جج کو ایسی شہادتون سے کام پڑتا ہے تو وہ ایسی شہادتون کو فضول نہین سمجھتے بلکہ لائق سماعت کے تصور کرتے ہین قبل ۹۔ نومبر کے جب آیا گیکواڑ کے پاس گئی تھی تو اوسکا بیان ہے کہ ایک مہینہ یا بیس روز پہلے مین نے سنا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے کا ارادہ ہے۔

عبداللہ اوسکا خاوند اپنے اظہار مین کہتا ہے کہ وہ ۶ یا ۱۰ رمضان کی تھی۔
شیخ داؤد کہتا ہے کہ وہ اوائل ماہ ... آیا گئی تھی اسمین خفیف اختلاف ہے
اونکا بیان غلط نہین ہوسکتا اس بات کا ہرگز یقین نہین ہے کہ یہ گواہ پولیس کے سکھائے
ہوئے ہین اگر اونکو پولیس نے سکھایا ہوتا تو سب گواہ متفق ہوکر ایک تاریخ بیان کرتے
حالانکہ تین تاریخین گواہون نے بیان کین اور یہی صحیح معلوم ہوتی ہین پس ممکن نہین
کہ اسمین کسیطرح کی غلطی کا گمان ہو بلکہ اگر گواہ پولیس کے سکھائے ہوئے ہوتے اور تین
تاریخین بھی اونھون نے سکھوائی ہوتین تو پولیس کے لوگ نہایت ہوشیار تھے اونکی
عقل تمام لوگون کی عقل سے زیادہ تیز تھی وہ ضرور پوری تعلیم کرتے۔
ایک دوسری بات یہ ہے کہ جو گواہ رنڈیرلشی کے بارہ مین اونکی نسبت میرے دوست کا
بیان ہے کہ اونکا ارادہ ابتدا کرنیل صاحب کو زہر دینیکا خود تھا چنانچہ جب سے مینے
اونکی شہادت سنی میرا بھی یہی خیال ہے یہ بات صریح ہے کہ کوئی شخص اپنے مالک کو باوجود
رضامند ہونیکے مارنے کا ارادہ نہ کریگا ان لوگون کا خوف ظاہر ہے کہ جب راوجی کو
زہر سپرد کیا گیا تو اونے مہاراجہ صاحب سے دریافت کیا تھا کہ یہ زہر فورًا تاثیر کریگا
مگر اوس سے کہا گیا کہ نہین تین چار مہینے کے بعد اثر کریگا سوا اس کے جب راوجی کو پوڑیان
دی گئی تھین تو اوس سے کہا گیا تھا کہ تم پوڑیون کو ملا لینا وہ سمجھا کہ پوڑیہ مین جو سفید چیز
ہے وہ سنکھیا ہے اس لیے اونے اوس پوڑیہ مین سے صرف ایک چٹکی لیکر پیسے ہوئے ہیرے
مین ڈالدی کیونکہ اوسکو خوف ہوا ہوگا کہ اگر کرنیل فیر صاحب مرجائینگے تو بڑا شوروغل
مچے گا اور مین خرابی مین پڑجاونگا اگر تھوڑی سنکھیا دیجاے گی تو بیمار ہوکر انگلستان کو
چلے جائینگے۔ اس صورت مین مہاراجہ صاحب کی مراد پوری ہوجاوے گی اور مجھکو
میرا انعام بھی ملجائیگا یہ گفتگو صرف زہر کی نسبت نہین ہے بلکہ شیشی کے بارے مین بھی کہتا ہون
کہ وہ شیشی جسکی نسبت میرے دوست کہتے ہین کہ اوسمین حکیم جی کی دوا تھی یعنے جب راوجی
نے دیکھا کہ شیشی کے دو تین قطرون نے میرے پیٹ پر آبلہ ڈالدیا اور اوس سے بڑی جلن
ہورہی ہے تو اپنے بچاو کے واسطے شیشی کی دوا کو پھینکدیا۔

ممبران کمیشن کو اسبات پر بھی غور کرنا چاہیے کہ جب اول مہاراجہ صاحب نے ان لوگون سے زہر دینیکے واسطے کہا تھا اوسوقت یہ لوگ رضی نہین ہوے تھے مگر جب مہاراجہ صاحب نے اونکو بخوبی اپنے قابو مین کرلیا اوسوقت زہر کا ذکر کیا چند روز تک یہ لوگ مہاراجہ صاحب کو خبرین دیتے رہے اور مہاراجہ صاحب بعوض اوس کے رشوت دیا کیے جب خوب رشوت دی گئی اوسوقت مہاراجہ صاحب نے اون سے زہر دینے کا ذکر کیا یہ لوگ کسیطرح انکار نہ کرسکے کیونکہ راوجی اور نرسو اون کے قابو مین تھے اگر یہ لوگ مہاراجہ صاحب کا کہنا نہ مانتے تو ممکن تھا کہ مہاراجہ صاحب راوجی اور نرسو کو مع اوس خبر کے پرچے کے جو وہ لوگ رزیڈینسی سے بھیجا کرتے تھے کرنیل فیر صاحب کے پاس بھیجدیتے۔ اور کہتے کہ آپ کے نوکر بہ امید انعام میرے پاس یہ خبرین بھیجتے ہین یا جسوقت راوجی کچہری سے کاغذ چرا کر لایا تھا اوسوقت راوجی کو مع اوس کاغذ کے بھیجدیتے اور کہتے کہ دیکھیے یہ شخص کاغذ چرا کر لایا ہے اور روپیے کا طالب ہے اس صورت مین اون لوگون کو بجز اسکے کہ مار ڈالنے کا اقرار کرین اور کچھ چارہ نتھا آیا اون لوگون کو معلوم نتھا کہ راوجی اور نرسو گیکواڑ کی طرف سے کارروائی کررہے ہین اسیطرح سے ایک طرف مہاراجہ صاحب دادا بھائی نوروجی سے کارروائی کرتے تھے اور دوسری طرف دمودر پنت سے۔

اونہون نے راوجی اور نرسو کو ایک درجے مین قرار دیا تھا اور آیا وغیرہ کو دوسرے درجے مین۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ گیکواڑ نے دمودر پنت کو اس کارروائی مین سرگروہ قرار دیا تھا لیکن راوجی وغیرہ کو دمودر پنت سے علیحدہ رکھا ہر ایک شخص کو ایک دوسرے سے نہ ملنے دیا درحقیقت گیکواڑ کی ہوشیاری مین شک نہین کہ اونہون نے خوب سوچ سمجھ کر یہ کام کیا تھا۔

کرنیل فیر صاحب بیان کرتے ہین کہ ۷۔ اور ۸۔ نومبر کو میری حالت مثل ۹۔ نومبر کے ہوگئی تھی راوجی نے اوسروز شاید شربت مین زہر نہ ڈالا ہو اور کسی شخص نے ڈالدیا ہو۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اسبارے مین ذکر کیا ہے کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر کا حال سنتے سنتے اس قدر وہم ہوگیا تھا کہ جب وہ کچھ بھی علیل ہوتے تھے تو زہر کے دینے کا شبہہ

ہوتا تھا۔ مسٹر سوٹر صاحب نے جب راوجی کو بلایا تو اوسنے بیان کیا کہ مین نے ۵ نومبر کے قبل دو پوڑیان ڈالی تہین پس کیا عجب ہے جو وہ ۶۔ اور ۷۔ نومبر کو ڈالی ہون۔

کرنیل فیر صاحب کو مطلق معلوم نہتا کہ میرے شربت مین سنکہیا ڈالی جاتی ہی رزیڈنسی کے تمام سرکاری نوکرون کے ساتھ اون کے ذاتی نوکر بھی رشوت دیکر شریک کرلئے گئے تھے مائی لارڈ۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے تمام گواہون کی شہادت کو یک لخت غلط کردیا اور عدالت سے درخواست کی ہے کہ کسی گواہ کی گواہی تسلیم نہ کیجاے۔

اول میرے نزدیک مناسب ہے کہ مسماۃ اینا کی گواہی پر غور ہووے۔

مسماۃ اینا کی گواہی اولاً مسٹر سوٹر صاحب نے لی تھی کسی پولیس کے اور آدمی نے اوس سے کچھ بات بھی نہین کی جب مسٹر سوٹر صاحب نے اول اوس کے اظہار لیے آیا بیمار تھی اوس وقت جو کچھ آیا نے بیان کیا خود اوسکو یاد نہوگا جیسا کہ مسٹر سوٹر صاحب کو یاد ہے۔

جب مسٹر سوٹر صاحب نے سُنا کہ چند گاڑی والے آیا کو سوار کرکے ماہ رمضان مین گیکواڑ کے پاس لے گئے تو اوسیوقت وہ آیا کے پاس گئے مگر اوسکو نہایت بیمار پایا جب اوس سے کچھ حال دریافت کیا تو یقین ہوا کہ آیا مہاراجہ صاحب کے پاس گئی تھی اور کچھ روپیہ بھی اوسنے پایا تھا صرف اسی قدر حال پوچھکر مسٹر سوٹر صاحب خاموش ہورہے کیونکہ سوٹر صاحب بوجہ بیماری کے اوس سے زیادہ حال دریافت نہ کرسکے اوس کے دور روز بعد آیا اور زیادہ بیمار ہوگئی اور اوسکو ہسپتال مین لے گئے چنانچہ مسٹر سوٹر صاحب بھی اوس کے پاس ہسپتال مین گئے اور اوس کے اظہار تحریر کیے جسپر نشان حرف ٹی نمبر ۲۔ کا ہے اگر یہ خیال کیا جاے کہ پولیس نے وہ اظہار آیا کے جو اوسنے ۱۰۔ دسمبر کو دیے تھے بنائے ہین تو محض غلط ہے کیونکہ جب اوسکو شدت سے بخار تھا اوسوقت مین کیونکر پولیس کے لوگ اوسکو سکھاتے علاوہ اس کے پولیس والون کو اس مقدمے کا حال معلوم نتھا تو وہ کیا سکھاتے پولیس کو اول شیخ داود گاڑی والے سے پتہ لگا تھا کہ وہ آیا کو گیکواڑ کے پاس لے گیا تھا بعد اس کے آیا کے اظہار لیے گئے اوس کے بعد اور لوگون سے دریافت کیا گیا جب معلوم ہوا کہ ان لوگون کے اظہارون مین کچھ اختلاف نہین چنانچہ تحقیقات کا سلسلہ آگے کو چلا

پولیس کا سپاہی جس کے پہرے مین آیا تھی ایک اونی سپاہی تھا اوسکو آیا کے سکھانے
کی کیا تمیز تھی - ڈاکٹر سیورڈ صاحب جو آیا کے دیکھنے کو گئے تھے اسبارے مین میرے دوست
نے بہت کچھ بیان کیا ہے یہ سنکر مجھکو بڑا تعجب ہوا لیکن یہ بات کچھ عجیب نتھی ڈاکٹر سیورڈ
آیا کو یون ہی سہل طور سے دیکھنے گئے تھے کیونکہ آیا ڈاکٹر صاحب کے دوست کی ملازمہ تھی
اون کے جانے اور آیا کے دیکھنے مین کوئی بے موقع بات میرے نزدیک نہین ہے جب اونہون
نے آیا کو دیکھا تو حسب قاعدہ ڈاکٹری کے اوسکی حالت سے دریافت کیا کہ آیا کو جسمی عارضہ
زیادہ نہین ہے اوس کے دل مین کوئی بات ہے اوسکو ظاہر کرنا چاہتی ہے اور اسیوجہ سے
اوسکو شدت کا بخار ہے - ڈاکٹر سیورڈ صاحب اور مسٹر سوٹر صاحب مین کوئی رازکی
بات نتھی جب ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو معلوم ہوا کہ آیا کچھ کہنا چاہتی ہے اونہون نے فوراً
مسٹر سوٹر صاحب کو بلایا جب مسٹر سوٹر صاحب اسپتال گئے تو قلم کاغذ اپنے ساتھ نہین
لے گئے تھے جو کچھ آیا نے اون سے بیان کیا اوسکو سوٹر صاحب نے سن لیا اور دوسرے روز
اونہون نے اوس بیان کو لکھ لیا اب سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کہتے ہین کہ وہ اظہار
جو آیا نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو دیے تھے اون اظہارون سے مطابق کیے جائین جو
اوسنے کمیشن کے روبرو دیے تھے - شاید سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے نزدیک کچھ فرق
ہوگا مگر میرے نزدیک کوئی فرق نہین ہے -

جو اظہار مسٹر سوٹر صاحب نے لکھے ہین اوسکی نسبت سوٹر صاحب کہتے ہین کہ مین نے آیا
کا بیان سن لیا اور انگریزی مین لکھ لیا لفظبلفظ ترجمہ نہین کیا -

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کہتے ہین کہ آیا نے کوئی لفظ ایسا نہ کہا ہوگا جسکا مطلب
ٹوٹنے کا ہو لیکن معلوم نہین کہ سارجنٹ صاحب ایسی اولجھی ہوی تقریر کیون کرتے ہین
آیا کے اس کہنے سے یہ غرض تھی کہ مہاراجہ صاحب چاہتے تھے کہ میرے دل کا حال دریافت
ہوجاے اوسوقت زہر دینے کا وہ ذکر کرین اور جب کمیشن کے روبرو آیا کے اظہار لیے
گئے تو اوسوقت بھی اوسنے یہی مطلب اپنا بیان کیا ہندوستانی لوگ منتر اور جادو پر بڑا یقین
کرتے ہین اگر کسی ہندوستانی سے پوچھا جاوے کہ منتر اور جادو کیا شے ہے تو بہت کچھ

وہ سمجھاوے گا اور اوسپر اپنا عقیدہ بیان کرے گا۔ اسیطرح مہاراجہ صاحب نے آیا سے دریافت کیا تھا کہ اگر کرنیل صاحب پر کوئی منتر یا جادو کیا جاوے تو اثر کرے گا یا نہین اس سے اونکی یہ غرض تھی کہ اگر کوئی چیز ہم تمکو دین تو تم صاحب کے کھانے مین ڈالدوگی سارجنٹ میلن ٹاین صاحب اسبات کا بھی ذکر کرتے ہین کہ پولیس والون نے آیا پر تشدد کیا تھا یہ محض غلط ہے آیا نے اس تشدد کا کہین ذکر نہین کیا پولیس والون نے صرف اسقدر آیا سے کہا تھا کہ تمنے دہوم کر رکھی ہے اسبات کو آیا سمجھی تھی کہ کچھ پولیس والے مجھکو دہمکاتے ہین جب اوس سے کمیشن کے روبرو پولیس کی دہمکی کا حال دریافت کیا گیا تو آیا نے کہا کہ مجھکو کسی شخص نے نہین دہمکایا آیا سے یہ بھی پوچھا گیا کہ تمکو کسی شخص نے پہلے دہمکایا تھا تو آیا نے کہا مجھکو کسینے نہین دہمکایا میرے نزدیک تمام شہادت آیا کی لائق اعتبار کے ہے اور کوئی شک کی بات اوسمین نہین ہے۔ پولیس نے اوسکو ہرگز نہین دہمکایا بلکہ راستی کے ساتھ اوس سے سب باتین دریافت کین۔ دوسرا گواہ رزیڈنسی کا ایک چپراسی ہے یہ چپراسی بہت بڑا گواہ ہے یعنے راوجی اوسنے بہت بڑی گواہی دی ہرچند یہ شخص رزیڈنسی کا ایک چپراسی تھا مگر اوسنے بازار مین بہت روپیہ صرف کیا جب پولیس نے تحقیقات کی اور معلوم ہوا کہ اس شخص نے کثرت سے روپیہ اوٹھایا ہے لہذا ۲۲۔ دسمبر کو یہ شخص گرفتار کیا گیا جو کچھ اوسنے اظہار دیا وہ صفحہ ۸۰۔ تحریر زود نویس مین موجود ہے اوسمین راوجی نے خوب صاف طور سے بیان کیا ہے کہ سوٹر صاحب کے روبرو کس طرح اوسنے اظہار دیے اور مسٹر سوٹر صاحب نے بھی اپنے بیان مین اوس کے اظہار کی صداقت کی۔

مائی لارڈ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ سر لویس پلی صاحب راوجی کے اظہارون کی نسبت کیا لکھتے ہین قبل اوس کے اظہار کے اصلی حال کے دریافت ہونے کی کچھ امید نتھی کہ کس شخص نے زہر دیا ہے لہذا مسٹر سوٹر صاحب اور سر لویس پلی صاحب ۲۳۔ دسمبر کو بڑے دن کی تعطیلون مین بمبئی جانے والے تھے۔ جب راوجی کے اظہار کا حال معلوم ہوا تو سر لویس پلی صاحب نے لکھا کہ اوس شخص کے بیان کو مین کل سنونگا آیا وہ غلط ہے یا صحیح۔ چنانچہ دوسرے روز اونھون نے راوجی کو بلایا اور خود اوسکی باتون کو سنا۔

سر لویس پیلی صاحب کہتے ہین کہ راوجی نے اوسوقت اوسی طرح بیان کیا جیسا کہ میران کمیشن کے روبرو اظہار دیا جب راوجی سے اوسکا بیان سنا گیا تو سوٹر صاحب نے اوسکو گرفتار کیا اور معلوم ہوا کہ اس شخص نے بازار مین بکثرت روپیہ صرف کیا ہے اسی شخص کے بیان پر نرسو جمعدار گرفتار ہوا جہان اور رزیڈنسی کے ملازم قید تھے اوس جگہ راوجی اور نرسو بھی قید کیے گئے نرسو ایک افسر پولیس کے ہمراہ راوجی کے پاس بھیجا گیا اور دونون کا مقابلہ کرایا گیا راوجی نے کہا کہ مین نے گلے گلے پانی مین قبول کر لیا تو بھی اقرار کر قبل اس کے راوجی اور نرسو سے کچھ باتین نہین ہوتین۔

راوجی کے اظہار بھی قلمبند نہین ہوے تھے اور کوئی شخص ایسا نتھا جو نرسو کو اطلاع دیتا کہ راوجی نے کیا اظہار دیے۔ مسٹر سوٹر صاحب اور سر لویس پیلی صاحب نے اوسکا بیان زبانی سن لیا تھا پس کس طرح پولیس کے لوگ نرسو کو سکھاتے تاکہ ایک دوسرے کا اظہار مطابق ہو جاے۔ نرسو چالاک آدمی نہین ہے اور فرض کیا جاے کہ پولیس نے نرسو کو تعلیم بھی کیا ہو لیکن اوسکا حافظہ ایسا نہین ہے جو اوسکو کچھ یاد رہا ہو اس قدر باتین اگر پولیس والے کسی لکھے پڑھے کو سکھاتے اوسکو بھی یاد رہنا مشکل تھا۔ اس لیے میرے نزدیک اوس کے اظہار بالکل صحیح ہین اور کسیطرح کا تصنع پایا نہین جاتا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے راوجی کے اظہار پر بہت کچھ گفتگو کی ہے جسمین اوسنے پیدرو کا ذکر کیا ہے لیکن راوجی نے اپنا اظہار صاف طور سے لکھایا ہے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب پیدرو کی نسبت کہتے ہین کہ سچا گواہ ایک یہی ہے دوسرا کوئی گواہ سچا نہین ہے۔ راوجی پیدرو پر تہمت رکھتا ہے کہ وہ میرے ساتھ گیکواڑ کے محل کو گیا تھا مگر پیدرو جانے سے انکار قطعی کرتا ہے لیکن مجھکو اسکی وجہ معلوم نہین کہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کس طرح کہتے ہین کہ پیدرو کی گواہی لائق اعتبار کے ہے۔

مین نے سب گواہون کو پیش کیا مگر کسی گواہ کی خصوصیت نہین کی کہ فلان گواہ اعتبار کے لائق ہے اور فلان گواہ بے اعتبار ہے اور انھین لوگون کے بیان پر گورنمنٹ انڈیا نے اس مقدمے کی تحقیقات کا حکم دیا تھا۔ مین اسبات کو تصدیق نہین کر سکتا کہ فلان

گواہ معتبر ہے اور فلان گواہ معتبر نہین ہے بہرحال پیدرو ۲۵ برس کا پورانا نوکر
ہے اور کمیشن کو اختیار ہے کہ اس گواہ کو معتبر گواہ تصور کرے یہ شخص کہتا ہے کہ راوجی
نے جو کچھ میری نسبت بیان کیا وہ محض غلط ہے یہ شخص کہتا ہے کہ
مین کبھی مہاراجہ صاحب کے پاس نہین گیا وہ خوب جانتا تھا کہ اگر
مین اقرار کرونگا تو مجھکو ضرر پہونچیگا اگر اس شخص کے اظہار
مسٹر اڈگنٹن صاحب کے روبرو دیے گئے تو ضرور نہین ہے کہ اوسکا بیان خواہ مخواہ
صحیح ہو۔ صاحب موصوف کی نسبت جس قدر تعریف کی گئی درحقیقت وہ اس تعریف
کے لائق ہین اگر پیدرو مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو اظہار دیتا تو یقین ہے کہ صحیح صحیح
بیان کرتا مسٹر سوٹر صاحب کے حکم سے یہ شخص مسٹر اڈگنٹن صاحب کے پاس گیا اوسکو
خانصاحب لے گئے تھے۔ جب اوسکو معلوم ہوا کہ اگر مین اقرار کرتا ہون تو میرے واسطے
ضرر ہوگا تب اوسنے انکار کیا تھا تاکہ میری نوکری اور آبرو قائم رہے لیکن قبل دیے
جانے زہر کے اکثر لوگ بیان کرتے تھے کہ پیدرو مہاراجہ صاحب کا نوکر ہے اور مہاراجہ صاحب
اسکی بڑی خاطر کرتے تھے بلکہ اوسنے بیان کیا تھا کہ مینے مہاراجہ صاحب سے کسیقدر انعام
پایا اگر اس شخص نے کوئی کام نہین کیا اور کسی کام کی مہاراجہ صاحب کو اوس سے توقع
نتھی تو اوسکو کیون انعام دیا بے شک مہاراجہ صاحب کو اس سے کچھ امید ہوگی اور
اونہون نے کسی کام کے واسطے کہا ہوگا ممبران کمیشن کو پیدرو کے اظہار سے ثابت ہوا ہوگا
کہ یہ شخص بہت حالات سے واقف تھا لیکن کسی بات کا اوسنے اقرار نہین کیا راوجی نے
جو اظہار دیے وہ بالکل صحیح ہین پیدرو کہتا ہے کہ مجھسے سالم نے کئی دفعہ مہاراجہ صاحب کے
پاس چلنے کو کہا لیکن بے اقرار نہین کیا۔

صاحب پریسیڈنٹ نے سوال کیا کہ جو اظہار آپکے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو دیے گئے
اوسمین کچھ ذکر پیدرو کا تھا۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ جب آپکے اظہار مین
سوالات کیے گئے تو اوسنے پیدرو کا کچھ ذکر کیا تھا اور صفحہ ۱۰ مین یہ بیان تحریر ہے۔
مسٹر ہرنیمن صاحب۔ اول آپنے بیان کیا تھا کہ پیدرو اور راوجی نے مجھسے کچھ

کہا تھا جب اوس سے پھر استفسار ہوا تو کہا مجھ سے کریم اور دوسرے ایک شخص نے کہا تھا
مگر بر وقت اظہار کے کریم سے کچھ سوالات نہین کیے گئے۔
صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا غلطی مترجم کی تھی اور معلوم نہین کہ میرے دوست نے کسوجہ
سے اسبات پر خیال رجوع کیا۔ لیکن شہادت سے صاف ثابت ہے کہ پیدرو زہرخورانی
مین شریک تھا جہان تک ممکن ہے پیدرو کی نسبت زیادہ کہنا مجکو منظور نہین ہے مگر صرف
اوسیقدر جو مناسب اور ضروری ہے۔ اگر پیدرو زہرخورانی مین شریک نتھا تو اوسکو
انعام کیون دیا گیا اور یہ امر بھی دریافت طلب ہے کہ راؤجی کو کیا غرض تھی کہ پیدرو
پر تہمت رکھتا راؤجی نے پیدرو کا ذکر نسل نرسو وغیرہ کے کیا۔ چونکہ اب دو بج گئے ہین
اگر منظور ہو تو تھوڑی دیر کے واسطے عدالت برخاست ہو چنانچہ صاحب پریسیڈنٹ نے
منظور کیا اور عدالت نے ٹفن کھانے کے واسطے برخاست کی۔
بعد ٹفن کھانے کے جب عدالت جمع ہوئی تو صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے پھر تقریر شروع
کی۔ صاحب پریسیڈنٹ نے دریافت کیا کہ ظاہر کیا گیا ہے کہ نرسو کی شہادت ۲۳۔ دسمبر
کو لی گئی۔ لیکن مسٹر لویس پیلی صاحب کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۴۔ دسمبر
کو اوسکے اظہار لیے گئے۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل۔ نرسو کے اظہار مسٹر سوٹر صاحب کے
روبرو ۲۳۔ دسمبر کو ہوے تھے۔
صاحب پریسیڈنٹ۔ مسٹر سوٹر صاحب کا بیان ہے کہ جب نرسو کے اظہار لیے گئے تو سر
لویس پیلی صاحب موجود تھے صاحب ایڈوکیٹ جنرل ۲۴۔ دسمبر کو جمعرات تھی اور
مہاراجہ صاحب کی ملاقات کا دن تھا لہذا مسٹر سوٹر صاحب غلطی پر ہین اور سر
لویس پیلی صاحب صحیح لکھتے ہین فرض کیا جاوے کہ ۲۴۔ دسمبر کو نرسو کے اظہار لیے گئے
تو بھی عدالت کو کسیطرح کا اعتراض نہین ہے۔
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب بہت کچھ شیشی کا تذکرہ کرتے ہین لیکن میرے نزدیک
میرے دوست بڑی غلطی پر ہین دمودر پنت کی شہادت سے ظاہر ہے کہ جب اونکے
پاس مسی گجا با شیشی لایا تو یہ شیشی کسیقدر بڑی تھی اس لیے دمودر پنت نے اوس

شیشی کی دوا دوسری چھوٹی شیشی مین کر دی اس شیشی مین گلاب کا عطر رہتا تھا یہ شیشی خاص گلاب کے عطر کی نہتی ہتے جیسا کہ میرے دوست کو خیال ہے کہ وہ مین قطرہ عطر اوسمین آتا ہوگا اور جو ٹرکی وایران مین زیادہ فروخت ہوتی ہے اگر ایسی چھوٹی شیشی ہوتی تو وہ اس کام مین نہ لائی جاتی۔ دمو در ینت اپنے اظہار مین کہتا ہے کہ وہ شیشی ایک اونگل کے برابر تھی اس لیے میرے دوست کا خیال محض غلط ہے یہ شیشی بہت چھوٹی نہتی اوسط درجہ کی تھی اوسمین زیادہ چیز آسکتی تھی چونکہ یہ شیشی اس قدر بڑی تھی اور اوس کے منھ پر روئی اور موم لگا ہوا تھا اسواسطے جب راوجی نے اوسکو تیفے مین رکھا ہو تو شاید چند قطرے باہر نکلے ہون اور راوجی کے پیٹ پر وہ دوا لگ گئی ہو۔ ڈاکٹر گری صاحب نے راوجی کا پیٹ دیکھا اور کہا کہ درحقیقت یہ نشان پیٹ کا زہر سے معلوم ہوتا ہے اور کہا کہ جس طرح کی شیشی سے اس نشان کا ہونا بیان ہوا ہے اوس شیشی سے یہ نشان پڑ گیا ہو۔

اس نشان کی نسبت بہت کچھ بیان ہوا ہے۔ مترجم نے غلطی سے ترجمہ کیا کہ پیٹ پر آبلہ تھا لیکن اگر حقیقت مین ترجمہ صحیح ہوتا تو آبلہ نہ قرار دیا جاتا بلکہ پھوڑا سمجھا جاتا کیونکہ جب پیٹ یا کوئی جگہہ بدن کی جل جاتی ہے تو آبلہ پڑتا ہے پھوڑا نہین ہوتا اس لیے بخوبی تصدیق ہوا کہ بوجہ زہر کے راوجی کے پیٹ پہ پھوڑا ہو اتھا سو اس کے جسوقت ڈاکٹر گری صاحب نے راوجی کے پیٹ کو دیکھ کر اپنی رائے بیان کی تو اوسوقت تک دمو در ینت کے اظہار بھی نہین ہوے تھے پھر کس طرح راوجی جانتا کہ دمو در ینت کیا کہے گا۔

حکیم نے جو دوا بنائی تھی منجلہ اور دوا اور زہرون کے سنکھیا بھی تھی۔ راوجی کو منظور تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو ایسی کوئی چیز دیجا جو فی الفور کارگر ہو اسیوجہ سے اوس شیشی کی دوا پھینک دی اگر اوسکو اپنی ذلت کا خیال نہوتا تو نہانے کے ٹب مین دوا ڈالدیتا لیکن اوسنے دوا کو پھینک دیا اور نرسو سے کہا ہوگا کہ مین نے دوا ٹب مین ڈالدی تاکہ وہ مھاراجہ صاحب سے شکایت نہ کرے۔

کچھ شک نہین کہ جب کرنیل فیر صاحب کی پیشانی پر پھوڑا تھا تو مھاراجہ صاحب کے

راضی کرنے کے واسطے بے شک پھوڑے کی دوا مین سنکھیا ڈالا ہوگا کیونکہ کرنیل فیر صاحب
پھوڑے پر مرہم لگاتے تھے اور سنکھیا کا اوسمین ڈال دینا کوئی مشکل بات نتھی اسکے
بعد اونھون نے مہاراجہ صاحب سے بیان کیا ہوگا کہ ہمنے اس طرح کی کارروائی کی
اور اوسوقت دمودرپنت نے سنا ہوگا ورنہ دمودرپنت کو کرنیل فیر صاحب کے پھوڑے
کی کیفیت کیا معلوم ہوتی کیونکہ غیر ممکن تھا کہ دمودرپنت ایک غلط حال بیان کرتا
جسکی تاریخ وغیرہ سب درست ہوتی کہ کرنیل فیر صاحب نے کس طرح پھاہا لگایا اور کسطرح
اونکو اوسمین چلبن معلوم ہوئی۔ ہرچند میرے دوست نے راؤجی کے اظہار کو بہت کچھہ
رد کرنا چاہا لیکن جس قدر اونھون نے اوسکو رد کیا اوسیقدر اوس کے بیان کو مضبوطی
اور صداقت ہوئی اور راؤجی کے اظہار اور اوسکی بات رد نہین ہوتی جب تشنیشی دی گئی
تھی تو راؤجی نے اپنے اظہار مین تشنیشی کے دیے جانے کی تاریخ بیان کی یہ تاریخ کرنیل
فیر صاحب کے پھوڑے کے ایام سے مطابق ہے اگر یہ خیال کیا جاوے کہ یہ سب باتین پولیس
نے گڑہی ہین تو ڈاکٹر سیورڈ صاحب اور پولیس سے شاید سازش ہوگی اور اونھون
نے کھدیا ہوگا کہ مین نے پھوڑے کا کس طرح علاج کیا اور اسبات کا بھی یقین نہین آتا
کہ پولیس نے کس طرح دمودرپنت کو سکھایا ہوگا اور کس طرح دمودرپنت نے مسٹر سوٹر
صاحب اور کمیشن کے روبرو یکسان بیان کیا۔
سارجنٹ بلین ٹائن صاحب نے پیٹی کی نسبت بھی بہت کچھہ تذکرہ کیا ہے۔ میرے دوست یہ
بات ظاہر کرنا چاہتے ہین کہ مسٹر سوٹر صاحب کو بھی اس معاملے مین سازش تھی اور وہ
چاہتے تھے کہ جرم ثابت ہوجاوے لیکن مین نہین کہہ سکتا کہ مسٹر سوٹر صاحب نے ایسی
سازش کسواسطے کی ہوگی۔ میرے نزدیک یہ بات غیر ممکن ہے اکبر علی ایک تجربہ کار افسر
ہے جب اوسنے سنا کہ راؤجی پوڑیون کو اپنی پیٹی مین رکھا کرتا تھا تو اپنی عقل کی تیزی
سے اوسنے اوس پیٹی کو دیکھنا چاہا تاکہ دریافت کرے کہ آیا پوڑیا کا زہر باہر نکل کر پیٹی مین
رہ گیا ہے یا نہین کیونکہ اوسکو منظور تھا کہ بخوبی اسبات کو ثابت کرے کہ آیا اوسنے زہر
دیا یا نہین۔ راؤجی کے محض اقرار پر منظور نہ تھا کہ اوسپر ایک بہت بڑا جرم قائم کیا جاوے

اور اکبر علی کی نسبت ہرگز خیال نہین ہوسکتا کہ اوسنے کچھہ چالاکی کی ہے کیونکہ اوسکو اوسوقت معلوم نتھا کہ مسٹر سوٹر صاحب آوینگے اور پھر واپس چلے جاوینگے ممبران کمیشن کو یاد ہوگا کہ یہ سب باتین کس طرح ہوئین یہ بات خیال مین نہین آتی کہ وہ شخص پٹی کے لینے کے واسطے گیا تھا اوسنے زہر کی پوڑیہ پٹی مین رکھدی ہو جسوقت پٹی منگوائی تھی مسٹر سوٹر صاحب اوس کمرے مین تھے جہان کہ تحقیقات ہوتی تھی اونہون نے خیال کیا ہوگا کہ پٹی مین کیا نکلیگا لہذا منہ دہونے اور کپڑون کے بدلنے کے واسطے دوسرے کمرے مین چلے گئے کیونکہ حاضری کا وقت آگیا تھا اور منہ کے دہونے اور کپڑون کے بدلنے مین پندرہ سولہ منٹ کا عرصہ لگا ہوگا اس عرصے مین پٹی آئی اور اوسکا ملاحظہ کیا گیا اکبر علی نے اس پٹی کو سب جگھہ دیکھا جیب اونکو کہین جیب وغیرہ نہ معلوم ہوئی تو راوجی سے پوچھا کہ خفیہ جیب اسمین کہان ہے اور پوڑیون کو تو کہان رکھتا تھا جب راوجی نے جیب کو بتایا اور اونہون نے اونگلیان ڈال کر اوسکو پھاڑا تو اوسمین سے ایک پوڑیہ نکلی فورًا مسٹر سوٹر صاحب کو اونھون نے بلایا اور مسٹر سوٹر صاحب نے اوس پوڑیہ کو جیب سے نکال کر دیکھا تو اوسمین اوس طرح کا زہر تھا جیسا کہ کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین ڈالا گیا تھا اگر پولیس نے کچھہ کارروائی کی تو وہ کس طرح دریافت کرسکتے کہ فلان قسم کی سنکھیا کرنیل فیر صاحب کو دی گئی ہے ہرگز یقین نہین آتا کہ پولیس کے لوگ اس قدر چالاک ہین اسوجہ سے مجھکو یقین ہے کہ صاحبان کمیشن سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب کی اس تقریر پر کچھہ لحاظ نہ کرینگے یہ پٹی راوجی سے ۹۔ نومبر کو لے لی گئی اور مسمی بھودر کو دی گئی اوسوقت سے بھودر کے پاس یہ پٹی رہی خان بہادر اکبر علی نے بجز سیدہی سیدہی کارروائی کے اور کوئی چالاکی نہین کی جسوقت پوڑیہ پٹی مین ملی تو خان بہادر عبد العلی اور گجانند وتھل موجود تھے سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے ان دونون شخصون سے سوالات کیے۔

میری دانست مین جو پوڑیہ زہر کی راوجی کی پٹی مین ملی اوسمین کوئی چالاکی نہین ہوئی ہے درحقیقت اوس پوڑیہ مین وہی زہر تھا۔ جو اوسنے کرنیل فیر صاحب کو دیا تھا۔

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب کو چاہیے تھا کہ راوجی کے اظہار پر خوب غور کرکے اعتراض

کرتے اگر اس مقدمے مین پولیس کی کارروائی ہوتی تو اس پوڑیہ مین سنکھیا اور پسا ہوا ہیرا بھی ضرور ہوتا نہ صرف سنکھیا اس سنکھیا کا ملنا حسب بیان راوجی کے ہے کیونکہ اوسنے بیان کیا ہے کہ تھوڑی تھوڑی سنکھیا پسے ہوے ہیرے مین ملائی تھی اور باقی کو رکھہ چھوڑا تھا چنانچہ پولیس کو وہی پوڑیہ ملی پھر کس طرح یہ بات ہو سکتی ہے کہ پولیس نے چالاکی کرکے پوڑیہ کو رکھدیا یہ بھی خیال خام ہے۔

ممبران کمیشن کو یاد ہوگا کہ راوجی نے بیان کیا ہے کہ مین اپنے حاکم کو یکایک مار ڈالنا نہین چاہتا تھا راوجی نے تھوڑی تھوڑی سنکھیا پوڑیون مین ڈالی تھی جب کرنیل فیر صاحب نے ۹- اور ۱۰- نومبر کو اظہار لیے تو اوسنے فیضو پر تہمت رکھی تھی کہ اوسنے زہر دیا ہے یہ تہمت اوسکی نہایت بیجا تھی لیکن جب خیال کیا جاتا ہے کہ پہلے فیضو چند مرتبہ ماخوذ ہو چکا ہے اور یہ شخص بد معاش مشہور تھا اسوجہ سے تمام نوکرون کو اوسکی نسبت زہر دینے کا یقین تھا ممبران کمیشن کو یاد ہوگا کہ فیضو مہاراجہ صاحب کے دربار کا نوکر تھا اور اوسکا ایک بیٹا بھی مہاراجہ صاحب کے پاس ملازم تھا لڑکا بالکل کم عمر تھا تنخواہ ملنے کے واسطے اوسکا نام نوکرون مین تھا اسیوجہ سے رزیڈنسی کے نوکرون کا گمان فیضو کی نسبت غلط نتھا خدانخواستہ راوجی کی طرف سے مین کچھ عذر نہین کرتا ہون بلکہ صرف اس قدر ظاہر کرتا ہون کہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا ہے کہ اوسکا اظہار لائق اعتبار کے نہین ہے اور مین کہتا ہون کہ اوسکا اظہار بالکل اعتبار کے قابل ہے اگر ممبران کمیشن سب اظہار کو غلط کردین تو اوسکا اظہار بھی غلط ہے۔ ورنہ میرے نزدیک اوسکے اظہار مین کوئی جھوٹ اور غلطی نہین ہے۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ چار بج گئے ہین اور جبتک کہ ایڈریس مختصر نہ کرون گا ختم نہوگا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ آپ خلاصہ نہ کیجیے آج عدالت برخاست کیجاے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا مین صحیح کہتا ہون کہ میرے دوست نے ایک لمحہ بھی اپنے وقت مین ضایع نہین کیا چنانچہ عدالت برخاست ہوئی۔

بیسوان دن

کمیشن جمع ہوئی۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مہاراجہ سیندھیا اور سر دنکر راؤ علیل ہین

اس لیے وہ عدالت مین نہین آسکتے جو کچھ آپ کی اسپیچ ہوگی وہ اون کے پاس بھیجی جاوے گی۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اپنا افسوس ظاہر کیا کہ وہ ممبران کمیشن آج عدالت مین نہ آسکے لیکن امید ہے کہ میری اسپیچ پر وہ بخوبی غور کرینگے۔

میری سمجھ مین نہین آیا کہ نرسو کے اظہار کسواسطے لائق اعتبار کے نہین ہین۔

میرے دوست سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب کا قول ہے کہ نرسو ایک فضول گواہ تھا اوسکی شہادت کی ضرورت نتھی یہ گواہ اسواسطے پیش کیا گیا تھا کہ راوجی کی شہادت کو تصدیق کرے۔ میرا یہ خیال مطابق راے سارجنٹ صاحب کے نہین ہے۔ میرے نزدیک نرسو کی شہادت نہایت ضرور تھی کیونکہ اوسکی گواہی زہرخورانی کی بابت لی گئی۔ سوا اس کے وہ شہر مین رہتا تھا اور اوسی کی معرفت خبرین آیا جایا کرتی تھین یعنے جو خبرین راوجی مھاراجہ صاحب کو بھیجا کرتا تھا لہذا ممبران کمیشن اسبات پر خیال کرین گے کہ اس شخص کی گواہی نہایت ضرور تھی سوا اس کے نرسو راوجی حوالدار کا افسر تھا اگر وہ اس معاملے مین شریک نہ کیا جاتا تو اور چپراسیون کو خوف رہتا مھاراجہ صاحب نے نرسو کو گالیان دی تھین اور کہا تھا کہ تونے زہر دینے مین بڑی تاخیر کی مھاراجہ صاحب نے نرسو سے کہا تھا کہ ہمیشہ صاحب رزیڈنٹ کی ڈیوڑھی پر تم بیٹھے رہا کرو جب راوجی کسی کاغذ کے لینے کو اندر جاے یا زہر ڈالتے وقت کوئی غیر شخص آجاوے تو سیٹی بجادینا مگر دوشنبہ کے روز نرسو اپنے اس پہرے پر نتھا مھاراجہ صاحب کو شک ہوا کہ کسی شخص نے راوجی کو زہر کی پوڑیہ شربت مین ڈالتے ہوے دیکھ لیا اور اصل بات یہ ہے کہ اوس روز ۵ بجے تک نرسو رزیڈنسی مین نہین آیا تھا اور اوس روز راوجی نے علی الصباح شربت مین زہر ڈالدیا تھا اسیواسطے مھاراجہ صاحب کو تردد ہوا اور اثناے راہ مین دمودر پنت سے اونھون نے کہہ دیا تھا۔ ان سب باتون سے پایا جاتا ہے کہ یہ مقدمہ پولیس کا بنایا ہوا نہین ہے جو کچھ تحقیقات سے ظاہر ہوا وہی اصلیت مقدمہ کی ہے اب ممبران کمیشن پر ظاہر ہوگیا کہ نرسو کسواسطے مقرر کیا گیا تھا اگرچہ وہ ملازم قدیم ہے لیکن اوسمین زور عقل نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص نے بوجہ قدامت کے جمعداری کا عہدہ پایا نہ کسی کارگزاری کے

سارجنٹ بیلن ٹاین صاحب اوس کے کنوئین مین گرنے کا بڑا مضحکہ کرتے ہین کنوئین کے گرنے مین جو گواہی پیش ہوئی اوسمین بہت بڑا اختلاف ہے۔

نرسو بیان کرتا ہے کہ جس روز میرے اظہار لیے گئے مین کنوئین کی طرف جاتا تھا میرے دل مین یہ آیا کہ اس قدر عرصہ دراز کے بعد میری قسمت مین یہ بدنامی لکھی تھی جب مین نے وہان اپنے ہمچشمون کو دیکھا تو آنکھین سامنے نہو سکین اوسوقت مجھکو مناسب معلوم ہوا کہ ایسی زندگی سے ڈوب مرنا بہتر ہے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اپنی اسپیچ مین بات کو بھی ثابت کرنا چاہا ہے کہ نرسو کا یہ بھی ایک مکر و فریب ہے اگر درحقیقت وہ کنوئین مین گرا تو اتفاقیہ گرا دیدہ و دانستہ نہین گرا تھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کو منظور تھا کہ سر لوئیس پیلی صاحب وہ بیان نہ کرین جو اونھون نے بیان کیا کہ مین نے نرسو کو آتے ہوے دیکھا اور وہ بالکل پانی مین بھیگا ہوا تھا جو شخص اوس کنوئین کو دیکھے گا وہی یہ بات کہے گا کہ اس کنوئین مین اتفاقاً گرنا غیر ممکن ہے نہ کہ کوئی شخص یہ کہے کہ پولیس کی بنائی یہ بات ہے یہ بات محض غلط ہے نرسو کو درحقیقت کمال ندامت ہوگی اور اوسکو منظور نہوگا کہ اپنا مُنہ کسیکو دکھاوے اس ندامت سے بھی اوس کے اظہارون کی تصدیق ہوگی کیونکہ اگر وہ صحیح بیان نکرتا تو اوسکو ندامت کس بات کی ہوتی۔ ہر شخص کو یاد ہوگا کہ سر فرنک راد نے اس گواہ سے کیسے کیسے سوالات کیے جن لوگون نے اوسوقت سُنا اونکو بھی یقین ہوگیا تھا کہ جو شخص بیان کرے گا غلط نہوگا اوسنے ہر دفعہ یہی کہا کہ خدا کو حاضر ناظر جان کر صحیح کہتا ہون اور اسیواسطے اوس سے کہا گیا کہ اگر تو صحیح بیان کرے گا تو تیری خطا بالکل معاف کردیجاے گی اس کے جواب مین اوسنے یہی کہا کہ سرکار میری مان باپ ہے جو چاہے کرے مین اب بھی سچ کہتا ہون۔ دامودر پنت کی گواہی پر میرے دوست نے بہت کچھ اعتراض کیا ہے یہ شخص گیکواڑ کا بڑا معتبر نوکر تھا گیکواڑ اور دامودر پنت کے درمیان کوئی رنجش بھی نتھی جب اس شخص کو گیکواڑ سے کوئی عداوت نتھی تو کیا وجہ ہے کہ وہ خواہ مخواہ گیکواڑ پر ایسا جرم قایم کرنا چاہے۔ اخیر مرتبہ گیکواڑ دامودر پنت کو سر لوئیس پیلی صاحب کے پاس

ے گئے اور اوسکو پیش کرکے کہا کہ یہ شخص میرا پرائیوٹ سکرٹری ہے اس سے صاف ظاہر ہے
کہ گیکواڑ اور دمودر پنت مین کوئی رنجیدگی نتھی جس روز گیکواڑ گرفتار ہوے اوس روز
دمودر پنت بھی پکڑا گیا اوسکو اپنے مالک پر جھوٹی تہمت بنانے کا موقع نہ ملا۔
یہ امر غیر ممکن تھا کہ پولیس کے نوکر اس قدر آدمیون کو سکھاتے اور سب سے یکسان شہادت دلاتے
[illegible] ـــ بروقت دیکھنے روئداد مقدمہ اور تمام گواہیون کی شہادت کے
میرے نزدیک بجز اس کے کہ گیکواڑ پر جرم ثابت ہے کمیشن سے اور کچھ فیصلہ نہوگا اور جس قدر
گواہ گذرے سب نے صحیح بیان کیا۔
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے جو جو اعتراض کیے وہ محض فضول تھے اونکی تقریر ہرگز لائق
سماعت کے نہین ہے۔ ہیم چند فتح چند نے عدالت کے روبرو برابر دروغ حلفی کی اول
کچھ بیان کیا اور بعد اوس کے اور کچھ بیان کیا سوا ہیم چند فتح چند۔ اور سب گواہون
نے یکسان گواہی دی اب ممبران کمیشن کو اختیار ہے جسطرح چاہین جیسا لکھین۔
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے سالم اور یشونت راو کی نسبت بھی کچھ اچھا بیان نہین کیا
یہ دو گواہ بہت بڑے گیکواڑ کے معتمد تھے جب وہ خود پھر گئے اور راو کی شہادت سارجنٹ
بیلن ٹائن صاحب نے نہین لی اور باقی کیا رہ گیا اس سے زیادہ مجھکو ہدایت نہین ہے
اس بیچ مین اور کچھ نہین کہ سکتا۔ سب صاحبون سے میری اخیر عرض یہ ہے کہ یہ رئیس جو
ماخوذ ہوا لائق ہمدردی کے نہین۔ چھوٹی چھوٹی باتون کا ذکر کرنا مین نے مناسب نہ سمجھا
جو باتین خاص تھین اونھین کا تذکرہ کیا امید ہے کہ ممبران کمیشن بخوبی انصاف کرینگے
مین ممبران کمیشن کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ اونھون نے میری ایڈریس کو دل سے سُنا۔
اب میری استدعا ہے کہ آپ بخوبی انصاف کرین۔ ۲ بجکے ۵۴ منٹ پر صاحب ایڈوکیٹ
کی اسپیچ ختم ہوئی۔ اوس کے بعد چند لمحہ تک سب لوگ خاموش رہے بعدہ کمیشن
برخاست ہوئی۔

رزولیوشن مئی ۱۸۷۴ع

بنام صاحب اڈیٹر ٹائمس آف انڈیا

چونکہ مین اجلاس کمیشن مین واسطے اداے شہادت کے نہین طلب ہوا مین رزولیوشن مئی ۱۸۷۴ع کے بارے مین تحریر کرتا ہون یہ صحیح ہے کہ مین نے رزولیوشن مئی ۱۸۷۴ع کا پایا اوسکی کیفیت اس طرح پر ہے - مسٹر ہری چند چنتامن جو کہ حضور گیکواڑ کے ایجنٹ ولایت انگلستان مین ہین اونھون نے اوسکی ایک نقل انگلستان سے کر میرے پاس بھیجی تھی اور وہ ہمارے پاس ماہ جون مین آئی اور ہری چند چنتامن نے ۲۴ - جون کو لارڈ سیلسبری صاحب کی حضور مین پیش کیا اسکا ذکر مین نے ایک مرتبہ سر لویس پیلی صاحب سے بھی کیا اور اونھون نے مجھسے وہ طلب کی کرنیل فیر صاحب جو کہتے ہین کہ ہمنے اس بارے مین شکایت نہین کی وہ بالکل غلط ہے ہمنے کئی مرتبہ کرنیل فیر صاحب سے کہا کہ آپ انتظام سلطنت مین ہمکو مدد دیجیے مگر اونھون نے ذرا خیال نہ کیا بس دوسری نومبر کو خریطہ لکھا گیا سر لویس پیلی صاحب نے ایک ہفتہ مین بہت سے انتظامات جدید کیے اور ہمکو بہ نسبت کرنیل فیر صاحب کے تین مہینے کے سر لویس پیلی صاحب سے ایک ہفتہ مین بہت سی مدد ملی کرنیل فیر صاحب لکھتے ہین کہ ۲ - نومبر کے خریطے مین بالکل حالات غلط لکھے تھے حالانکہ جو کچھ اوسمین حالات لکھے تھے وہ سب درست تھے۔

(دستخط -) داوابھائی نوروزجی

ترجمہ دامودر پنتھ کے اون اظہارون کا جو اوسنے پولیس کے روبرو دیے

دامودر ترمبک برہمن سابق سکرٹری مہاراجہ گیکواڑ اس طرح پر اظہار دیتا ہے کہ یشونت راؤ یوتلی سالم اور راؤجی کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے مین شریک ہین - ماہ اشون جو کہ قریب دسہرے کے ہے مہاراج نے مجھسے کہا کہ تھوڑی سنکھیا فوجداری سے منگاؤ اور کہا کہ یہ سنکھیا گھوڑے کی خارش کے واسطے منگائی جاتی ہے مگر فوجداری سے سنکھیا نہ ملی مہاراجہ نے کہا کہ کہیں سے منگالو - مین نے کہا کہ اسکے منگانے مین پاس کی

ضرورت ہوگی مہاراجہ نے کہا کہ مجھکو یہ دوا نہین ہے مین نے دو تولہ سنکھیا نورالدین
بوہرا کی معرفت پائی مہاراج نے مجھسے کہا تھا کہ تم نورالدین سے اقرار کر دینا کہ مہاراج
اوسکو سلح خانے کی دارونگی دینگے پہلے اوسنے نہین بتایا کہ اوسنے سنکھیا کہان سے
پائی مین نے مہاراج کو سنکھیا دکھائی اور پوچھا کہ مین اسکو کسکے دون مہاراج نے کہا
کہ تم سالم کو دے دو وہ اوسکی دوا بنائے گا مین نے سالم کو دیدی بعد اس کے مہاراج
نے کہا کہ ایک تولہ بھر ہیرا منگاؤ اور کہا کہ اس دوا کے واسطے اسکی خاک کیجاے گی مین نے
ناناجی وتل کو حکم دیا کہ ایک تولہ بھر ہیرا لا کے مہاراج کو دکھایئے اوسنے تولہ بھر ہیرا
مہاراج کو لا کر دکھایا اور مہاراج نے کہا کہ یہ ہیرا یشونت کو دے دو مجھکو اب معلوم ہوا
کہ مہاراج نے یہ ہیرا اس مطلب کے واسطے منگایا تھا پہلے تو مہاراج نے مجھسے کہا تھا
کہ یہ ہیرا سوامی اکلکوٹ کے تاج کے واسطے درکار ہین اور دوبارہ مجھسے کہا کہ تولہ بھر
ہیرے کا چورا ہمکو لا دو مین نے ناناجی وتل سے کہا کہ تولہ بھر ہیرا کا چورہ لا دو مجھکو بخوبی
یاد نہین ہے لیکن اتنا یاد ہے کہ ناناجی وتل یا ونانک راؤ نے دوسرے دن شام کو
ہیرے کا چورا لا دیا مہاراج سے مین نے پوچھا کہ یہ چورہ کیا کیا جاے اونھون نے حکم
دیا کہ یشونت کو دے دو جب ہیرے کا چورا مین یشونت کو دینے لگا مین نے اوس سے پوچھا
کہ یہ چورہ کیا ہوگا اوسنے کہا کہ یہ چورہ کرنیل فیر صاحب کے شربت مین ملایا جاے گا
تا کہ وہ مرجائین یہ بات پانچ چھ روز پیشتر کرنیل فیر صاحب کے زہر دیے جانے کے ہوئی
تھی جس دن کہ زہر دیا گیا مین مہاراج کے ساتھ صاحب رزیڈنٹ کے یہان گیا تھا
اور مین سیوک دہرم سالہ مین ٹھہر رہا اور مہاراج صاحب رزیڈنٹ کی ملاقات کو
گئے جب وہان سے واپس آئے تو مجھسے کہا کہ زہر کا دینا آج معلوم ہو گیا سالم اور
یشونت راؤ کا آنا جانا راؤجی کے پاس ظاہر ہو گیا اور جب یہ بات معلوم ہوئی تو سالم
راؤجی کے گھر گیا اور کل پوڑیان جو کہ راؤجی کے گھر پر موجود تھین پھینکدین مین نے مہاراج
سے پوچھا کہ کیونکر یہ بات ظاہر ہو گئی اونھون نے جواب دیا کہ نرسو جمعدار آج کے روز
پہرے پر تھا جب کوئی آتا تھا تو نرسو سیٹی بجا دیتا تھا اور چونکہ وہ آج وہان موجود نتھا

اسواسطے یہ بھید معلوم ہوگیا ہر روز کی نسبت آج مہاراج جلدی آئے تھے مین پھر گھر
چلا گیا اور دوپہر کو مین نے مہاراج کو لکشمی بائی کے محل مین دیکھا کہ مہاراج اور
نانا صاحب اسی زہر کا تذکرہ کر رہے ہین اور بعد دوپہر کے مین اور مہاراج اور نانا صاحب
سوار ہوکر کہین گئے تو مہاراج راستہ مین کہنے لگے کہ خبردار یہ ذکر جو ہم کر رہے تھے کسی سے
نہ کہنا اور اسکی جستجو رکھنا دوسرے روز مہاراج نے سالم اور یشونت راؤ سے بہت
کچھ سمجھا کر کہا کہ تم کبھی اسکا اقرار نہ کرنا بعد اس کے وہ پھر سوار ہوکر گئے اور رستے اور
نانا صاحب سے راستہ مین کہنے لگے کہ راوجی تو رہا ہوگیا اب کچھ خوف نہین ہے جب کرنل
فیر صاحب کی جگہہ پر کرنل پیلی صاحب آئے تو مہاراج کہنے لگے کہ آج راوجی نے مجھکو دور سے
سلام کیا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ جو کچھ وعدہ اوس سے کیا گیا تھا وہ انعام اوسکو
دیا جاوے مگر مہاراج غصے ہونے لگے کہ مین نے اوس سے کہا کہ جب کل یہ معاملہ رفع ہوجاوے گا
اوسوقت تمکو انعام ملے گا بعد اس کے سوٹر صاحب جب یہان آئے اور راوجی نہین گرفتار
ہوا تو مہاراج نے سنا کہ سوٹر صاحب بمبئی کو واپس چلے گئے اس بات کو سنکر مہاراج
نہایت خوش ہوے اور کہنے لگے کہ اب کوئی دہشت کا مقام نہین ہے ہم سب بری ہوجاوینگے
مگر جب راوجی گرفتار ہوا تو مہاراج نے مجھ سے کہا کہ راوجی کا قصور معاف ہوگیا اور اوسنے
سب باتین اپنے اظہار مین بیان کر دی ہین تم ہرگز کسی بات کا اقرار نہ کرنا اور نانا ہیبوا
اور سالم اور یشونت راؤ سے بھی مین نے سمجھا دیا ہے جبکہ سالم اور یشونت راؤ کی گرفتاری کا
حکم رزیڈنسی سے آیا تو مجھکو بڑا خوف ہوا اور مین نے نانا صاحب سے کہا کہ ہم اور تم بھی
اسواسطے سے گرفتار ہوجاینگے شام کے وقت مجھ سے مہاراج نے کہا کہ اُن دونون
شخصون کو رزیڈنسی مین مین نے بھیجدیا ہے اور اون سے کہدیا ہے کہ تم ہرگز اقرار
نہ کرنا اور پھر مجھ سے کہنے لگے کہ اگر تم اقرار کروگے تو مثل گوبندراو کالی کے تمھارے
ٹکڑے ٹکڑے ہوجاینگے اور یہی بات نانا ہیبوا سے بھی اونھون نے کہی تھی مین نے سنا تھا
کہ [illegible] نے ہیرا ہیم چند سے خریدے تھے جب مین نے اوس حساب کو مہاراج کے
[illegible] اسواسطے پیش کیا تو اونھون نے کہا کہ سوامی نراین کے نام کے جو برہمن کہلاتے گئے ہیں

اور ہیرے جو سات ہزار روپیہ کے خرید ہوئے ہین تو اسمین سے نصف رقم کو یعنے تین ہزار
پانسو روپیہ تو برہمنون کے نام بٹا دو اور تین ہزار پانسو روپیہ ہیرون کی خرید
کے نام ربت دو اور لکھ دو کہ ہیرے دواسطے دوا کے پیسے گئے ہین مگر جب کہ زہر دینا
ثابت ہوگیا تو مین نے مہاراج سے کہا کہ ہیرا دوا مین نہین پڑتا ہے اب ہم کیا کرین ۔
اونھون نے کہا کہ اوس کاغذ کو پھاڑ ڈالو مین نے ناناجی وتل سے کہا اور اونھون نے
جواب دیا کہ ہمنے اون ورقون کو نکال ڈالا ہے جنمین اسباب کی مہاراج سے اطلاع کردی
ہے یہ حساب کسی بہی کھاتے مین نہین رہتا تھا بلکہ کاغذ کے بندون پر رہتا تھا جنکہ جنمین
فوجداری سے سنکھیا منگایا تھا تو ہر مرجی وڈیا وہان کارکن تھا اوسنے کہا کہ بغیر پوچھے
مہاراج کے مین نہ کونہ دونگا لیکن پھر اوس سے مین نے نہین منگائے وہ کاغذ جسپر
میرے دستخط تھے وہ فوجداری کے دفتر مین رہا اور جب ہمنے مانگا تو وہان سے واپس
نہ آیا کرنیل فیر صاحب سے اور مہاراج سے بہت دنون سے دشمنی ہوگئی تھی اور لکشمی بائی
کی مہاراج سے شادی ہونے سے تو اور بھی دشمنی زیادہ ہوگئی جبکہ مین نوساری مین
تھا تو مین نے دیکھا کہ راوجی سرکاری کاغذات مہاراج کے پاس لے گیا وہ کاغذات
جمنا بائی کے تھے جنمین کہ شکایت مہاراج کی اوسنے کرنیل فیر صاحب کو لکھی تھی مجھے
مہاراج نے کہا کہ اسکی نقل کرلو چنانچہ راتون رات مین نے اون سب کاغذات کی
نقل کرلی وہ جو نقل مین نے کرلی تھی اب اوسکو مین نے پھاڑ ڈالا اس خیال سے
کہ ایسا نہوے کوئی دیکھ لے کرنیل صاحب بعد اس کے مقام بڑودے مین آئے اور
کرنیل صاحب کو اون روزون بخار بھی آتا تھا اور سر مین پھوڑا بھی نکلا تھا مین نے
ایک روز مہاراج کو سالم سے باتین کرتے ہوے سنا سالم مہاراج سے ذکر کرتا تھا کہ
صاحب کے پھوڑے کے پلاستر مین وہ دوا ملائی گئی اور صاحب کے پھوڑے مین بڑی
جلن ہے مہاراج نے کہا کہ مین راوجی سے سن چکا ہون اور راوجی نے خود پلاستر مین
وہ دوا ملائی تھی تھوڑے دن کے بعد بڑے حکیم کے چھوٹے بھائی ایک بوتل مین زہر
کی دوا بناکر لائے مگر چونکہ وہان بہت سے آدمی موجود تھے اسواسطے اونھون نے وہ

وہ اسب کے روبرو نہین دی ایک روز شام کے وقت مہاراج نے مجھکو حکم دیا کہ
کہ بڑے حکیم کے چھوٹے بھائی نے زنبورین منگائی ہین تم فوجداری کو حکم بھیجو کہ جو لوگ زنبورین
پکڑتی ہین وہ لوگ زنبورین پکڑکر حکیمصاحب کے پاس لیجائین اور مینے نرائن راؤ واسکر کو جو کہ فوجداری مین
نوکر ہے حکم دے دیا ہے دوسرے روز مہاراج نے ہر یوا سے کہا کہ بڑے حکیمصاحب
کے چھوٹے بھائی کو واسکے واسطے سانپ مانگتے ہین دو تین روز کے بعد سانپ والا آیا
اور ہر یوا سانپون کو لے کر حکیمصاحب کے پاس دے آیا اور مجلیس راؤ زنبورین لایا اور وہ بھی
حکیمصاحب کے پاس بھیجدین بعد اس کے حکیمصاحب نے کہا کہ مشکی گھوڑے کا پیشاب لادو اور
مین نے باباجی کو حکم دیا کہ اور اونے حکیمصاحب کے پاس پہونچا دیا اوسیوقت فوجداری
کے دفتر سے سنکھیا بھی ملا مگر مجھکو یاد نہین کہ کس قدر تھا جب یہ چیزین حکیمصاحب کے
پاس پہونچ گیئن تو وہ ایک شیشی تیار کرکے لائے اور مہاراج نے وہ شیشی سالم کو دیدی
وہ شیشی عطر کی تھی مجھے معلوم ہوا کہ وہ کرنیل فیر صاحب کے پھوڑے مین لگانے کیواسطے
دیا تھا تین بار کرنیل فیر صاحب کے مارنے کے واسطے قصد کیا گیا اول حکیمصاحب کی دوا سے
دوئم ملاسنر مین زہر ملانے سے اور سوم شربت مین زہر ملانے سے دو دفعہ مین نے نورالدین
نورالدین سے سنکھیا پائی تھی جب مجھے معلوم ہوا کہ مقدمہ کی تحقیقات ہو رہی ہے تو مین نے
نورالدین سے پوچھا کہ وہ سنکھیا تمنے میرے نام تو نہین لکھی ہے اوس نے کہا کہ مین نے
تو نہین لکھی ہے مگر کیپو مین جس شخص سے تم لائے تھے اونے تمھارے نام لکھی ہے اگر دوسو روپیہ
تم ہمکو دو تو ہم اوس کاغذ سے تمھارا نام نکال دین مین نے کہا کہ اچھا تم اپنے پاس سے
دوسو روپیہ دے کے ہمارا نام نکلوا دو مین دوسو روپیے تمکو اپنے حساب مین مجرا دونگا
کیونکہ مین کیپو والے کو نہین جانتا ہون مگر مجھکو یقین نہین ہے کہ اسنے روپیہ دے کے میرا
نام نکلوایا ہو۔

(دامودر پنتھ اپنے اظہار دے رہا ہے) ۔ مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۷۵ع۔

وہ بیان کرتا ہے کہ یشونت راؤ اور سالم روپیہ لیجایا کرتے تھے اور رزیڈنسی کے نوکر انکو
دیا کرتے تھے اور اون رقمون کو اور حساب مین لکھوا دیا کرتے تھے جب یہ دونون شخص

گرفتار ہوے تو مھاراج نے کہا کہ جو رقمین مشکوک ہین اونکو بدل دو یا نکال ڈالو یا چھیل ڈالو مگر چونکہ حساب کئی جگہہ لکھا جاتا تھا اسواسطے مین نے ان رقومات پر سیاہی ڈال دی یشونت راؤ اور سالم رزیڈنسی کے نوکرون کو ڈیڑہ برس سے رشوت دیتے تھے چار مہینے ہوے کہ ایک لاکھ بیس ہزار روپیے پریم چند راے چند کو دیا گیا تھا یہ روپیہ لکشمی بائی کے لڑکا ہونے کے وقت دیا گیا تھا اور یہ روپیہ گپ صاحب کے رشوت دینے کو دیا گیا تھا تاکہ لکشمی بائی کا لڑکا ملھر راؤ کا وارث گورنمنٹ تسلیم کرے مگر یہ روپیہ نہین دیا گیا اور پریم چند راے چند نے یہ روپیہ اپنے پاس رکھ چھوڑا اور یہ روپیہ خانگی حساب مین لکھا گیا اسی زمانے مین ایک بابو کلکتہ سے بلایا گیا تھا اور اوسکو ایک بار بیس ہزار روپیے دوسری مرتبہ پچیس ہزار روپیے بذریعہ نوٹ کے دیا گیا تاکہ وہ بھی اسی لڑکے کے وارث ہونے مین کوشش کرے اور یہ روپیہ لکشمی بائی کے حساب مین لکھا گیا بابو اور موتی لال سے بڑی دیر تک انگریزی مین باتین ہوا کین اور پچیس ہزار روپیے منجملہ اوسی روپیے کے مقام مکن پورہ مین دیا گیا جو جو سنگین جرم مھاراج نے کیے اوسمین کسی کی صلاح شامل نہین تھی بھاؤ سیند ہیا گو بند راؤ ناتک اور اور شخص جو قتل کیے گئے اوسمین مین شریک نتھا وہ فوجداری کے ذریعے سے ہوی تھی مین جبسے مھاراج کی شادی لکشمی بائی کے ساتھہ ہوی تھی جبسے اس جگہہ پر مقرر ہوا ہون اول مین خانگی حساب وکتاب مھاراج کی مین رکھتا تھا وہ کاغذ میرے ہاتھہ کا لکھا ہوا فوجداری کے محکمے کے واسطے ہے اور مھاراج کا اسمین حکم بھی موجود ہے۔

۳- فروری ۱۸۷۵ع۔

وہ بیان کرتا ہے کہ مین ایک ہفتہ مھاراج کے قید ہونے سے پیشتر مھاراج کے ساتھہ سرلویس پیلی صاحب کی ملاقات کو آیا تھا مھاراج کی عادت تھی کہ تین مرتبہ روز ہوا خوری کو جاتے تھے اور مین ہمیشہ اون کے ساتھہ جاتا تھا اور جب کبھی مھاراج رزیڈنسی کو جاتے تھے تو مین سیوک دہرم سالے کے وہان ٹھہر رہتا تھا اور جب مھاراج وہان سے مراجعت کرتے تھے تو پھر سوار کرکے مجھکو میرے گھر پہونچا دیا کرتے تھے جو مھاراج کی گاڑی ہانکتا تھا اوسکا نام رتن سنگہ ہے مجھے فیر صاحب کی آیا کے آنے کا حال

مھاراج کے پاس بھی معلوم نہین تھا مگر جبکہ وہ قید ہوگئے اوسوقت مھاراج نے
مجھسے کہا ۔ ۵ ۔ فروری ۱۸۷۵ع ۔

مین نے اپنے بیان جنوری کے اظہار مین بیان کیاہے کہ دومرتبہ ہیرے کی کنی خریدی گئی
مگر مجھکو ٹھیک تاریخ اوس کے خرید کی معلوم نہین ۔ اتنا یاد ہے کہ ایک ایک ہفتے کے
بعد خریدی گئی سالم اور یشونت راؤ نے جو جو روپیہ رزیڈنسی کے ملازمون کو دیا ہے وہ
روپیہ میرے یہان میوہ اور آتشبازی کے نام سے لکھا ہے حالانکہ میوہ اور آتشبازی
نہین آئی اور نہ سالم اور یشونت راؤ کا کام لانے کا تھا یہ کام مھاراج نے سالم اور راوجی
اور یشونت راؤ کے ہاتھ مین دیا تھا کہ کسیطرح فیر صاحب مارڈالے جائین جو کہ خبرین رزیڈنسی
کی مھاراج کے پاس آتی تھین وہ سالم لاتا تھا اور مین اون خبرون کو پڑھ کے سناتا
تھا بعد اوس کے وہ پھاڑ کے پھینکدیجاتی تھین وہ دو رقمین بیس ہزار اور پچیس ہزار
روپیہ کی جو کلکتہ کے بابو کو دی گئی تہین وہ مساۃ بھیکو کے نام میرے حساب مین لکھی
ہوئی ہین اور یہ عورت لکشمی بائی کے رشتہ دارون مین ہے اور مھاراج کی یہ بھی
ایک مدعوا ہے بلونت راو ہر کہ جبکہ نائب دیوان مھاراج کے تھے تو مھاراج ایسے مشورے کی اونسے
صلاح کیا کرتے تھے اور اونھین کی صلاح سے گوبند نائک اور بھاؤ پسند ہیا وغیرہ
قتل ہوئے تھے حرف ای سے لے کر ایف تک جو کاغذات سرکار مین موجود ہین اون سب
مین میرا دستخط ہے اور مھاراج کے حکم سے لکھے گئے ہین اور حرف جی سے کیو تک بھی
میرے ہی حکم سے لکھے گئے ہین یہ سب روپیہ مھاراج کے حکم سے سالم اور یشونت راو کو رزیڈنسی
کے ملازمون کی رشوت کے واسطے دیا گیا ہے ۔

اول یادداشت سورت کا ایک ہزار روپیہ اور [illegible] فیصد بٹہ سکہ چہرہ شاہی سے
اضافہ کر کے دیا گیا ہے تو کل روپیہ [illegible] ہوا اور ایک مرتبہ دو ہزار روپیہ بابا شاہی
دیا گیا ہے تو کل روپیہ [illegible] ہوا یہ روپیہ ۵ ۔ ماگھ سدی سمبت ۳۰ ۔ ۱۹ مطابق ۲۵ ۔
نومبر ۱۸۷۴ع کو دیا گیا اور یہ روپیہ یشونت راو کو دیا گیا ۔
دوسرا حساب ۱۰ ۔ ساون سدی سمبت ۳۰ ۔ ۱۹ ۔ یہ روپیہ احمد آباد کو بھیجا گیا تھا اور

یشونت راؤ کو دیا گیا۔ تیسری یاد داشت و ۱۰ روپیہ دیا گیا اور عہ بٹہ کے دیئے گئے
تو کل روپیہ لعہ دیئے گئے اور معہ با باشاہی دیئے گئے تو کل روپیہ مہ دیئے گئے
اس طرح پر روپیہ سالم اور یشونت راؤ کو دیے جاتے تھے ۲۰ دسمبر ۱۸۷۳ع کو یشونت
کو روپیہ دیا گیا ۸۔ سورت کا دیا گیا اور لعہ فی صد بٹہ کا دیا گیا تو ۸ مہ سو
مورخہ ۲۔ ماگھ سمبت ۳۰-۱۹ مطابق ۶۔ دسمبر ۱۸۷۳ع حساب مورخہ ۲۲۔ ماگھ
سمبت ۱۹۳۰ مطابق ۱۳۔ دسمبر ۱۸۷۳ع یشونت کی معرفت اسباب احمد آباد سے خرید اگیا
اور سرکار نے اوسکو روپیہ دینے کے واسطے اجازت دی آج اوسکو ۱۱ عہ دیا جاتا
ہے اور ۱۰ ایک دیا جاتا ہے اسکی رسید سالم سے لی گئی۔
حساب مورخہ ۳۰۔ ماہ ذیقعدہ مطابق ماہ پوس سمبت ۱۹۳۰ مطابق ۱۹ جنوری ۱۸۷۴ع
خاص اسباب بمبئی سے معرفت یشونت راؤ کے خرید اگیا اور مطابق سرکار کے حکم کے
۱۰ روپیہ دیا گیا رسید ۱۲۔ تاریخ ذی حجہ کو مطابق ۹۔ فروری ۱۸۷۴ع کے سالم
کے ہاتھ سے لی گئی ۲۴۔ ماگھ سمبت ۳۰-۱۹ مطابق نومبر دسمبر ۱۸۷۳ع سالم کو
احمد آباد سے اسباب لانے کے واسطے سو روپیہ دیا گیا ہے۔
حساب ماہ ذیقعدہ یعنے ماہ پوس سمبت ۱۹۳۰ مطابق ۲۴۔ دسمبر ۱۸۷۳ع آتشبازی اور
اور چیزیں سالم نے بمبئی سے بھیجیں اور سرکار نے اوسکی قیمت دینے کے واسطے حکم دیا
اوس کے مطابق سورت کے روپیے دیے گئے اور جو کچھ کہ بٹہ لگا وہ بھی دیا گیا
کل سورت کے روپیے ۱۰ دیے گئے اور بٹہ کے واسطے فیصد مہ کے حساب سے عہ
دیا گیا کل روپیہ عہ دیا گیا ۲۰ ماہ ذیحجہ یعنے ماہ ماگھ سمبت ۱۹۳۰ مطابق ۲۵ جنوری
۱۸۷۴ع۔ سالم کو واسطے اسباب لانے کے بمبئی سے مہاراج کی اجازت سے امانت
سورت کا دیا گیا اور بٹہ بحساب مہ فیصد کے ۱۰ روپیہ امانت معہ دیا گیا ۲ محرم
یعنے ماہ پھاگن سمبت ۱۹۳۰ مطابق ۱۵۔ مارچ ۱۸۷۴ع سالم احمد آباد سے اسباب لایا اور
سرکار نے اوسکے خرچ کے واسطے اجازت دی نقد روپیہ ۱۱ عہ دیئے گئے اور
عہ اوس کے خرچ کے واسطے دیا گیا۔

۲۵-اپریل ۱۸۷۴ع مطابق ۹-بیساکھ سمبت ۱۹۳۱ چہرہ شاہی روپیہ الـ دیا گیا
یہ روپیہ بعوض کسی اسباب کے جو کہ بمبئی سے سالم لایا تھا دیا گیا اور اوسکی رسید
اوس سے لی گئی ۱۵-مئی ۱۸۷۴ع مطابق ۳۰-بیساکھ سمبت ۱۹۳۱ بحکم سرکار سالم
کو ۸ الـ بمبئی سے کسی اسباب کے لانے کے واسطے دیا گیا جسمین سے الـ کلدار
دیا گیا اور باقی کا روپیہ بابا شاہی دیا گیا ۲۲-جیٹھ سمبت ۱۹۳۱ مطابق ۸-جون ۱۸۷۴ع
سالم بمبئی سے میوہ لایا اور مفصلہ رقمین نقد اوسکو دی گئین الـ نقد دیا گیا اور بعد
اس کے ۱۲-ایک دیا گیا اور ۱۴ ایک دیا گیا یہ سب روپیہ چہرہ شاہی دیا گیا
اور ۱۴ سورت کا دیا گیا اور اوس کے بٹہ کے فیصدی کے حساب سے
دیے گئے تو کل روپیہ ۱۸ دیا گیا۔
۲۴-رجب مطابق ماہ ساون سمبت ۱۹۳۱ مطابق ۸-ستمبر ۱۸۷۴ع سالم کے ذریعے سے
میوہ احمد آباد سے منگایا گیا اور اوس کے عوض چہرہ شاہی روپیہ دیا گیا نقد ۱۴
اور اور دیے گئے تو کل روپیہ دیا گیا۔
حساب اول ماہ اشین سمبت ۱۹۳۱ مطابق ۱۳-اکتوبر ۱۸۷۴ع سالم کے ذریعے سے مقام
احمد آباد سے میوہ منگایا گیا ۸ الـ نقد دیے گئے اور رسید لی گئی دا مود رپنتھ
مظہر ہے کہ وہ دو یادداشت جو ابھی تمنے دکھائی ہین وہ نانا جی ڈبل نے مجھکو
لکھی تھین اور مجھ سے درخواست کی تھی کہ ہیم چند فتح چند سے جو دو بار ہیرے کا جوڑہ
لیا گیا ہے اوس کے بارے مین کیا کیا جاے مین نے اون کے جواب مین لکھا ہے
کہ یہ حساب خانگی خرچ مین ڈالدیا جاے درحقیقت سمبت کا ہیرا ہیم چند فتح چند
کو ۲۰-جنوری کو لیا گیا ہے اور بڑودے کے روپیے دیے گئے فقط

رزولیوشن

حضور ملھر راؤ حکومت سے معزول کیے گئے اور انتظام ریاست بڑودہ کا عارضیًا گورنمنٹ
برٹش نے اپنے دست تصرف مین لیا تاکہ تحقیقات کیجاے اور ماہیت اوس اتہام کی دریافت
کیجاے جو ترغیب واسطے زہر خورانی کے ملھر راؤ کی نسبت عاید ہوا تھا کہ کرنل فیر صاحب جو
ہی قایم مقام سابق گورنمنٹ برٹش ریاست بڑودہ کو زہر دلوایا گیا منظور تھا کہ مہاراجہ
کو موقع اپنی بریت کا حاصل ہو اور وہ تردید اپنے جرم متہمہ کی کریں۔

سر آر کوچ صاحب چیف جسٹس بنگال و مہاراجہ گوالیار و مہاراجہ سیندھیا بہادر و کرنل میر
ہارمیڈ صاحب چیف کمشنر میسور و کرک و راجہ سر دنکر راؤ و مسٹر پی اس ملول صاحب بنگال
سول سروینٹ بغرض تحقیقات جرم مذکور ممبران کمیشن مقرر ہوئے تھے تاکہ بعد تحقیقات
بہ اجلاس حضور ویسراے و گورنر جنرل بہادر کونسل کے رپورٹ کرین کہ اونکی راے مین
روداد مقدمہ کی کس طرح پائی گئی اور اصلی حالت اسکی کیا ہے۔

گورنمنٹ انڈیا چیف جسٹس و ممبران کمیشن کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ اونھون نے ایسے امر
عظیم اور مقدمہ سنگین کی کارروائی کو اپنے ذمہ لیا۔

رپورٹ ممبران کمیشن مختلف الراے کی مع فیصلہ گورنمنٹ انڈیا جو بعد غور کامل اور تقاریر
کونسلان کے طے ہوا ہے اطلاع عام کے لیے مشتہر کیجاتی ہے۔

حکم ہوا کہ رزولیوشن مندرجہ ذیل مع دیگر کاغذات مندرجہ واسطے ملاحظہ سکرٹری آف سٹیٹ
ہندوستان کے ارسال کیے جاوین اور گزٹ آف انڈیا مین طبع ہون۔

حسب الحکم حضور ویسراے و گورنر جنرل۔

دستخط سی یو ایچیسن صاحب سکرٹری گورنمنٹ انڈیا۔

رزولیوشن

کاغذات مندرجہ ذیل پڑہو۔

اول اشتہار مورخہ ۱۳ جنوری ۱۸۷۵ع جسمین مہاراجہ ملھر راؤ گیکواڑ معطل ہوتے تاکہ
تحقیقات جرم زہر خورانی جو ترغیب سے مہاراجہ کے برٹش رزیڈنٹ کو دیا گیا کیجاے۔

دوم - اشتہار مورخہ ۵ - فروری ۱۸۷۵ع حسب منشا دجکے کمیشن واسطے تحقیقات جرم کے مقرر ہوا تھا -
سیوم - کاغذات مقدمہ مع اون کو اغذکے جواردوسے ترجمہ ہوے ہین -
چہارم - نوٹ - یادداشت مطبوعہ - بابت تقاریر کونسل -
پنجم - رپورٹ سر رچرڈ کوچ صاحب - سر آر میڈ صاحب - اور پی ایس ملول صاحب دستخطی ۱۲ - مارچ ۱۸۷۵ع -
ششم - راے جداگانہ مہاراجہ سیندھیا مورخہ ۷ - مارچ ۱۸۷۵ع -
ہفتم - راے جداگانہ مہاراجہ جے پور مورخہ ۲ - مارچ ۱۸۷۵ع -
ہشتم راے جداگانہ راجہ سر دنکر راو - مورخہ ۲ - مارچ ۱۸۷۵ع -
دفعہ ۱ - کاغذات متذکرہ بالا پڑہے گئے - یہ سب رزولیوشن مین منسلک ہین جن سے معلوم ہوگا کہ دربارہ حرکات مہاراجہ ملہر راو کے کس طرح پر تحقیقات اور کارروائی کی گئی اور یہان جملہ کاغذات کی نقل کرنا اس مقام پر سواے طول کے مفید متصور نہین ہے لہذا درگذر کیا صرف اونہین کاغذات ضروری کا بیان کرنا ضرور ہے کہ تا صورت فیصلہ کے ہویدا ہو -
رؤسا اور صاحبان ممبران کمیشن نے محنت شاقہ اور کمال تحقیقات کی اور کمیشن کو برخاست کیا اور اپنی اپنی راے تحریر فرمائی اب گورنمنٹ انڈیا کو پہلے بعد غور کامل اوپر شہادت گواہان اور تقاریر کونسل و دیگر ممبران کمیشن کے نتیجہ اس کارروائی کا لکھنا باقی رہا -
دفعہ ۲ - سر رچرڈ کوچ صاحب - اور سر رچرڈ میڈ صاحب - اور مسٹر پی ایس ملول وغیرہ ہر سہ ممبران کمیشن کی راے اس امر پر متفق ہے کہ جو جرائم ملہر راو کے ذمہ عاید کیے گئے تھے وہ سب پایہ ثبوت کو پہونچے - صاحبان ممدوح اپنی راے مین صاف لکھتے ہین کہ بعد غور کامل کے معلوم ہوا کہ ملہر راو نے ضرور ارادہ زہر خورانی کا کیا تھا اور جن لوگون سے یہ حرکت ظہور مین آئی بوجہ اشتعالک اور ترغیب ملہر راو کے تھی -
دفعہ ۳ - مہاراجہ سیندھیہ کی تحریر سے گفتگو فیما بین ملازمان ریاست اور ملہر راو کے

ہونا اور زہر خورانی کا ثبوت جسکو مہاراجہ موصوف تسلیم کرتے ہین پایا جاتا ہی مگر ممدوح ان
مہاراجہ اس امر کو صاف نہین لکھتے ہین کہ کرنل فیر صاحب کو ضرور بہ زہر دیا گیا اور شب و روز
کی گفتگو ملازمان اور مہاراجہ کے باب مین یہ فقرہ لکھا ہے کہ یہ کچھ بڑی بات نہین
ہے ایسی آمد رفت و درخواست انعام کی بروقت شادی یا تیوہار کے اکثر ہوا کرتی ہے
اور ساعی اسکے رہتے ہین کہ حتی الامکان صاحب رزیڈنٹ ہمیشہ خوشنود رہین اور اکثر
رئوسا ہندوستانی صاحب رزیڈنٹ کی کارروائی کو خفیہ دریافت کرتے رہتے ہین
اور جو اونکی ریاست سے متعلق ہے اوپر زیادہ تر شفقت رکھتے ہین۔
اور وہ یہ تصور کرتے ہین کہ گیکواڑ کا تعلق زہر خورانی مین ثابت نہین ہے وہ اسبارہ مین
یون لکھتے ہین کہ دربارۂ ارادۂ زہر خورانی کے تمام مقدمہ جو میرے روبرو قائم ہوا اور میری
فہم و قیاس مین جرم زہر خورانی کا مہاراجہ کے ذمہ ثابت نہین ہے۔
دفعہ ۴۔ حضور مہاراجہ جے پور تصور کرتے ہین کہ ملازمان رزیڈنسی کو کسیقدر روپیہ ملا
اور کرنل فیر صاحب کو زہر بھی دیا گیا ملازمان اور مہاراجہ کی گفتگو کے باب مین وہ یون
تحریر کرتے ہین کہ بیان امینہ آیا اور دیگر ملازمون سے ثابت ہوا کہ روپیہ مختلف اوقات
مین آیا اور اور نوکرون کو حسب الحکم بلھر راؤ کے دیا گیا مگر اس سے یہ نہین پایا گیا کہ ملازمان
ریاست سے کسی کام ناجائز کے لیے سازش کیجاوے صرف یون ہین گیکواڑ نے انعام دیئے
تھے جیسے اکثر شادی اور بعض تیوہار وغیرہ مین دیتے ہین اور مہاراجہ صاحب نے دربارۂ
نقص شہادت کے بہت کچھ مضمون لکھا ہے اونکا بیان آیندہ کیا جاوے گا۔
آخر مین اونھون نے یہ لکھا ہے کہ بلحاظ وجوہ مذکورۂ بالا میرے دل کو کسیطرح یقین
نہین آتا کہ گیکواڑ اس جرم مین فی الحقیقت ماخوذ ہین ہر چند کہ کرنل فیر صاحب کے شربت کے
گلاس مین زہر ملا اور مختلف تین شریک جرم۔ یعنے راؤجی۔ دمودر پنتھ۔ اور نرسو نے
شہادت دی۔
دفعہ ۵۔ رائے راجہ سر دنکر راؤ کی مثل مہاراجہ سیندھیا کے ہے لہذا مفصل لکھنا اوسکا اس
مقام پر ضرور نہین ہے۔

دفعہ ۶ - منجملہ ممبران کمیشن کے کوئی بھی یہ نہین کہتا کہ علاوہ ملازم راؤجی کے یہ امداد زہر ہو سکے کسی اور شخص سے زہر دیا ہو۔

دفعہ ۷ - اگر اس مقدمہ کا تصفیہ صرف راے ممبران کمیشن پر حصر کیا جاتا تو نتیجہ اوسکا یہ ہوتا کہ گیکواڑ کو موقع [illegible] بہت جرم کا [illegible] لیکن انکی کوشش اسبارے مین برعکس ہوئی منجملہ ممبران کمیشن کے تین ممبرون کی راے ہے کہ گیکواڑ پر جرم ثابت ہے لہذا ایسے تین شخص کہ جنکو عدالت اور کارروائی اس ملک سے ایک تجربہ کامل ہو چکا ہے اور جنہون نے بعد تحقیقات اور حصول شہادت کے اس مقدمہ مین یہی راے دی کہ جسکی تحقیقات کے لیے ہم مامور ہوے تھے اوس شخص پر جرم ثابت ہو گیا اور تینون راے مین متفق ہین اور جب وہ راے کسی افسر بالا سے نزدیک نہین کی پس مین بھی کہہ سکتا ہون کہ کم از کم اس شخص پر بہت بڑا اتہام رہے گا جسکی نسبت وہ اثبات جرم کا لکھتے ہین۔

دفعہ ۸ - لیکن گورنمنٹ انڈیا مناسب نہین تصور کرتی ہے کہ اس کو رپورٹ ممبران کمیشن پر حصر و ختم کر دے اس کمیشن کا اجلاس جو ہوئی تھا یہ کمیشن صرف تحقیقات جرم اور اظہارات گواہان وغیرہ کے بعد گورنمنٹ کو اطلاع کرے اگر کل ممبران کمیشن کی ایک راے ہوتی تو بھی گورنمنٹ انڈیا بغرض اطمینان خود بخوبی اول سے آخر تک خود ملاحظہ کرتی اور بعد ملاحظہ کامل کے اپنی راے لکھتی۔

چونکہ ممبران کمیشن کی راے مختلف ہے لہذا گورنمنٹ انڈیا کے نزدیک مناسب معلوم ہوتا ہے کہ صرف اپنی ہی راے نہ لکھے بلکہ خاص خاص انکے کل خیالات لکھے جنسے کہ یہ نتیجہ حاصل ہوا

دفعہ ۹ - اسے تین ممبرون کی جنہون نے علیحدہ علیحدہ رپورٹ لکھی ہے اون سے کسیقدر شہادت گواہان مین اور خاص خاص باتون مین کہ جو باعث کمزوری شہادت کے تھے اختلاف پایا جا سکتا تھا گورنمنٹ انڈیا ان دونون باتون مین اول بات پر خیال اپنا رجوع کرے گی یہ ارادہ نہین ہے کہ تمام و کمال گواہیون کا ذکر ہو ہان البتہ ضروری باتون پر بحث کیجاے گی۔

دفعہ ۱۰ - پہلے اسبات پر لحاظ کرنا چاہیے کہ ملازمان ریاست اور گیکواڑ مین گفتگو ہونے کا

ثبوت ہوا ہے یہ گفتگو بوقت شب تخلیہ مین ہوئی تھی اور اس امر پوشیدہ مین وعدہ انعام زر کثیر کا کیا گیا تھا حسب گواہی گواہان آزاد کے یہ امر متحقق ہوا ہے گواہی انکی سیدھی سادھی گذری اور یہ شہادت ایسی ہے کہ جس سے خاص باتین معلوم ہوئین اور عندالاظہارات جب سوالات ہوے تو انکی گواہی مین ذرا سی لغزش نہین ہوئی اور اوسیطرح جواب دیتے رہے جب کبھی موقع ہوا انکی شہادت کو محک امتحان پر آزمایا گیا یعنے پوچھا کہ تمکو کون کون لوگ کس کس مکان مین لے گئے اور تمکو یاد ہے کہ جب تمکو روپیہ دیا گیا تو وہان کون کون شخص موجود تھا جواب ان سوالات کا بخوبی دیا کوئی شہادت مختلف اسبارے مین نہین گذری۔

واقعی یہ ہے کہ گیکواڑ بھی اس امر راست سے انکار نہین کرتے۔ اونھون نے اپنے بیانات تحریری جو نہایت احتیاط سے لکھا ہے تحریر کرتے ہین کہ اسمین اونکو انکار نہین ہے بذات خود گفتگو کرنے سے یا روپیہ کے دلانے سے مگر وہ کہتے ہین کہ یہ کاروائی مین نے اسغرض سے نہین کی کہ مجھکو رزیڈنسی کی روزانہ خبر ملتی رہے۔

دفعہ ١١- ظاہرا گورنمنٹ کے نزدیک کوئی شہادت وغیرہ ایسی نہین ہے جس سے تردید بیان راوجی کی ہوسکے کہ اوسی نے اپنے ہاتھ سے کرنل فیر صاحب کو زہر دیا ہے یا شہادت نرسو کی رد کر دیجاے کہ اوسنے راوجی کو مدد دی تھی۔

دفعہ ١٢- گورنمنٹ انڈیا کو معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت مین دو بہت بڑے امر جو ہرگز کسی صورت سے رد نہین ہوسکتے مسلم الثبوت ہوے۔ اول یہ کہ گیکواڑ خاص بذات خفیہ رات کے وقت پانچ شخص ملازمان رزیڈنسی سے گفتگو کرتے تھے۔

اور اونھون نے راوجی - نرسو - اور ایمنہ - کو جو تینون ملازم ریاست کے تھے روپیہ دیا۔ دوسرے یہ کہ ایک بہت بڑا ارادہ کیا گیا کہ کامل مقدار زہر کی کرنل فیر صاحب کو دی گئی اور بذریعہ راوجی اور نرسو کے زہر دلایا گیا۔

گورنمنٹ انڈیا قیاس کرتی ہے کہ کوئی ممبر اون تینون ممبران کمیشن سے جنھون نے اپنی راے علیحدہ علیحدہ لکھی ہے بالکل ان دونون باتون سے انکار نہین کرتے ہین اور جن

یا تین کو اونھون نے تسلیم کیا ہے اون سے بھی صاف حال پایا نہین جاتا۔
دفعہ ۱۳۔ جب یہ دو امر منقح ہو چکے اور ثبوت انکا کی حقہ ہو چکا تو غور کامل کرنے پر مقدمہ بہت دور پہونچتا ہے اول اول تو یہ مشکل تھی اور اسکا یقین تھا کہ ایسا شخص گیکواڑ سے ملازمان ریاست سے خفیہ گفتگو کرے مگر جب یہ ثابت ہو گیا تو یہ بات دریافت طلب ہی کہ کیا یہ گفتگو اون حرکات سے علیحدہ یا اوسی کی ضمن مین تھی۔
کوئی وجہ اسکی ظاہر نہین کی گئی کہ راوجی اور نرسو نے ایسا کیا صرف اتنا ہی بیان ہوا ہے کہ بغرض حصول انعام کے ایسا امر وقوع مین آیا پس انہین دونون باتون سے ابتدا اور انتہا اسکی خیال کر لینا چاہیے اور یہ دونون باتین ملی ہوئی ہین اور ایک دوسرے سے پیدا ہوتی ہے۔
دفعہ ۱۴۔ یہ بات صحیح ہے کہ اون تینون ممبرون نے جنکی راے علیحدہ علیحدہ قلمبند ہوئی ہے ملازمان رزیڈنسی اور گیکواڑ سے باتین ہونے اوسکو بے بنیاد سمجھتے ہین اونکی راے دفعہ ۳۔ اور ۴۔ مین ہین جو کچھ قاعدہ اور ریاستہاے ہندوستانی مین ہو لیکن گورنمنٹ انڈیا تصور کرتی ہے کہ ان ممبرون نے اون باتون پر جو شہادت مین ہین اور منافی گیکواڑ کی ہین بدون غور کامل کے راے اپنی لکھی ہے۔
دفعہ ۱۵۔ کسی شہادت سے ثبوت اسکا نہین ہے کہ گیکواڑ نے ملازمان رزیڈنسی کو علی العموم بروقت شادی یا کسی تیوہار کے انعام دیا ہو۔ اگر عام اشخاص کو انعام دیتے اور تھوڑا تھوڑا دیتے تو انگشت نمائی نہین ہو سکتی تھی۔ شہادت سے صاف ظاہر ہے کہ خاص خاص لوگون کو جن سے بالمشافہ گفتگو ہوا کرتی تھی گیکواڑ نے انعام دیا اور ملازمون کے مدارج خیال کرنے پر یہ انعام بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً راوجی کو اس قدر انعام دیا گیا جو چار گونہ اوسکی سالانہ تنخواہ سے زیادہ تھا اس سے ظاہر ہے کہ گیکواڑ کا منشا دلی یہ تھا کہ صرف ملازمان ریاست کا دل ہی ہاتھ مین نہ لے بلکہ اونکو رشوت دے اور ایک بڑے کام پر اون کو آمادہ کرے۔
دفعہ ۱۶۔ علاوہ اس کے یہ بات بھی واضح ہے کہ گیکواڑ خود بھی اپنے تئین اوس کلام

سے جدا کرین جسکا تذکرہ مھاراجہ پسند ہیہ کرتے ہین یعنے واسطے اطلاع ہونے خبرون کے روپیہ دینا۔ گیکواڑنے اپنے بیانات تحریری مین لکھاہے کہ مین بیان کرتا ہون کہ مین نے بذات خود کسی ملازم رزیڈنسی سے نہین کہا تھا کہ وہ خفیہ محکمہ کی خبر مجھکو پہنچایا کرے یا رزیڈنسی کو جاسوسی کرے اور نہ مین نے کبھی اس کام کے لیے روپیہ دلوایا اور تحریر ہے مین اون انعامات کے بارے مین جو کہا ہے کہ بہ شادی یا تیوہار وغیرہ دیا گیا ہے کچھ بحث نہین کر سکتا مقدمات خفیف کی خبرین رزیڈنسی کی میرے یہان آتی ہونگی اور اسیطرح یہان سے رزیڈنسی کو اکثر جاتی ہونگی مگر مین نے کبھی ملازمان رزیڈنسی سے ایسی خبرون کے دریافت کرنے کے لیے باتین نہین کین اور نہ مین بذات خود واقف ہون کہ اون خبرون کے لیے کچھ انعام دیا گیا ہو اور نہ مین نے اجازت دی کہ خفیہ خبرین رزیڈنسی کی کارروائی کی مجھکو ملین۔

دفعہ ۱۷- اور بھی زیادہ شہادت سے یہ معلوم ہوا کہ جو کچھ روپیہ ملازمان رزیڈنسی کو دیا گیا وہ پوشیدہ دیا گیا تھا کسیکو اس سے آگاہی نہو گیکواڑ کے بہی کھاتون مین کہین اس روپیے کے دیے جانے کا ذکر نہین ہے لیکن بہت سے رقعہ ۲۰- نومبر ۱۸۷۳ع سے ۱۳- اکتوبر ۱۸۷۴ع تک کی لکھی ہوئی ہین جس سے ظاہر ہے کہ مختلف اوقات مین سالم اور یشونت کو بھی بہت کچھ روپیہ دیا گیا۔

اور تحریر ہے کہ واسطے خرید اشیا کے جو معرفت نامبردگان کے آئی ہین روپیہ دیا گیا مگر یہ رقم کتاب مین غلط لکھی ہوئی ہے کیونکہ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ کبھی کوئی شے انکی معرفت خرید نہین ہوئی سالم اور یشونت راؤ دو معتمد ملازم گیکواڑ کے ہین اور نہین دونونکی معرفت ملازمان رزیڈنسی کو روپیہ دیا گیا۔ گیکواڑ کا پرائیوٹ سکریٹری دامودر پنتھ بیان کرتا ہے کہ ملازمان رزیڈنسی کو اسیطرح سے روپیہ دیا جاتا تھا یہ بات بھی صحیح ہے کہ اگر اس گواہ یعنے دامودر پنتھ پر گمان بد ہو تو عجب نہین مگر اسبارے مین ویسا ہی بیان کرتا ہے جیسا کہ ان کاغذات کے مشاہدے سے پایا جاتا ہے ورا اس کے اس بیان کی کوئی تردید نہین کرتا اگر بیان اسکا دروغ یا غلط ہوتا تو بہ آسانی تردید ہو سکتی تھی۔

دفعہ ۱۸۔ اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ اور شہادت سے بھی کچھہ تعلق پایا جاتا ہے یا نہین اور اگر پایا جاتا ہے تو اون دو بڑی وجوہ سے جنکا ذکر پہلے ہوچکا کیا تعلق ہے۔ یعنے کیا گیکواڑ خفیہ ملازمان رزیڈنسی سے گفتگو کرتا تھا اور روپیہ اوسنے اس غرض سے دیا ہے اور دوسرے یہ کہ راوجی اور نرسو کے خاص ذریعے سے کرنل فیر صاحب کو زہر دیا گیا بلاشک راوجی اور نرسو نے خود شہادت دی اون کے بیان سے زہر خورانی ثابت ہوگئی اور گیکواڑ کی رشوت دینی ملازمان رزیڈنسی کو اس غرض سے کہ وہ کرنل فیر صاحب کے دل کو مہاراجہ کی طرف سے نرم رکھین آخر اطلاع پاتے پاتے کرنل فیر صاحب کی جان پر نوبت پہونچی اگر یہ بات ایسی نہین ہے تو راوجی اور نرسو نے بہت بڑا جعل کیا اور جھوٹ کے پتلے کو گڑہ کے خوب آراستہ اور پیراستہ کیا۔

دفعہ ۱۹۔ کوئی وجہ ان گواہون کے بیانات کی یقین نہ کیے جانے کی نہین ہے لوگ کہتے ہین کہ جسنے یہ جرم کیا وہ شریک جرم ہے اور ان لوگون کی شہادت سے بھی ظاہر ہے کہ یہ بڑے بدذات ہین کہ جنھون نے اپنے مہربان مالک کی جان لینے کی فکر کی اور ایک بے قصور اپنے ہمفرقہ کو ملزم کرنے سے پرہیز نہین کیا۔

یہ امر صحیح ہے کہ ایسے بیان سے انکی شہادت پر بہت بڑا شک آگیا اور جن لوگون کو اونکی شہادت پر غور کرنا مناسب آیا وہ غور کرینگے لیکن ملحوظ رہے کہ خاص براہ راست شہادت بڑے بڑے کامون مین شریک جرم اشخاص سے ملا کرتی ہے۔

اگر اس شہادت سے اسبات پر انکار کیا جاوے کہ وہ کس شخص نے دی یعنے شریک جرم نے جو لائق اعتبار نہین تو ایسا انکار خلاف عقل ہے اور قاعدہ عام کے برعکس اور اکثر صحیح دریافت نہین ہوتا ایسی شہادت کے لیے لازم ہے کہ محک امتحان پر بخوبی آزمایش کیجاسے تا راست و دروغ دونون علٰحدہ علٰحدہ نظر آوین۔

دفعہ ۲۰۔ اس تمام مقدمے مین اس امر پر خیال کرنا چاہیے کہ چند باتین جو ثابت ہوگئی ہین اونکا سمجھنا لازم ہے۔ جب ہمکو یہ نظر آتا ہے کہ خفیہ کارروائی ایک طرف ہو رہی ہے اور علانیہ ایک طرف تو خیال ہوسکتا ہے کہ یہ وہی شخص خفیہ اور علانیہ کارروائی کر رہے ہین

اسکو کسیطرح وضاحت کے ساتھ دل نشین کر دینا چاہیے لہذا گورنمنٹ انڈیا امور مندرجہ ذیل قرار دیتی ہے۔

(الف) بیانات گواہون کے قابل تسلیم اور اعتبار کے ہین۔

(ب) جو حالات اونہون نے بیان کیے وہ مطابق اون کے ہین۔

(ج) کیا یہ حالات ایک دوسرے کے بیان سے امورات خاص مین مطابق ہین۔

(د) جب یہ لوگ حالات ظاہری بیان کرتے ہین تو کیا اون کے بیان مین تطبیق ہوسکتی ہے۔ اور جو کچھہ اونھون نے بیان کیا وہ ایک کلام دوسرے سے مطابق ہے۔ جو ازاونہ گواہی لوگون نے دی کیا ان لوگون کی شہادت سے اونکی گواہی مطابق ہے۔

(ہ) کیا ان گواہون کو اس حال کے بیان کرنے مین کچھہ فایدہ ہے جو اونھون نے بیان کیا۔

(و) کیا یہ بات کسی صورت سے ظاہر ہوسکتی ہے کہ آپسمین ایک دوسرے سے سازش ہوئی ہے۔

(ز) کیا یہ بات ظاہر کی گئی ہے اور ممکن ہے کہ انکو کسی حاکم نے تعلیم کیا ہے۔

(ح) جب ان لوگون نے سوالات اظہار مین کیے جاتے تھے تو اونکی ایسی حالت تھی کہ جیسے سچا شخص بولتا ہے یا خلاف اوس کے تھی۔

(ط) کیا انکی شہادت کی تردید فریق ماخوذ کی طرف سے صاف صاف اور بیگانہ طور سے ہوئی یا نہین۔

دفعہ ۲۱۔ (الف) کوئی امر غیر ممکن نہین ہے کہ بیانات ان گواہون کے یقین کیے جاوین اور جب دو امر مذکورہ بالا ثابت ہوگئے تو کچھہ زیادہ شہادت کی ضرورت نہین ہے تھوڑی تھوڑی گواہی پر حصر ہوسکتا ہے شاید لوگ جانین گے کہ جب گیکواڑ نے راوجی کو موافق کر لیا تھا تو اونکو نرسو کے شریک کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ پس اس صورت مین انھون نے ایک شریک جرم کو اور بڑھایا یہ ممکن تھا کہ گیکواڑ علاوہ اسکے اور تدابیر کرتے اس بات کا دریافت کرنا نہایت مشکل ہے کہ گیکواڑ نے ایسی کارروائی کیون کی اسکا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ راوجی سرکاری کیمپ مین رہتا تھا اور نرسو شہر مین

رہتا تھا نرسو گیکواڑ کے یہان سے خبرین بخوبی لاسکتا تھا اور بہ احتیاط تمام راوجی کے پاس پہونچا سکتا تھا۔ ورای اوس کے نرسو راوجی کا افسر تھا اور ہر وقت کرنل صاحب کی اردلی مین برآمدے مین رہتا تھا لہذا صاف ظاہر ہے کہ اگر نرسو جمعدار نہ ملا لیا جاتا تو راوجی کو پکڑے جانے کا بڑا خوف تھا۔

دفعہ ۲۲۔ (ب) گورنمنٹ انڈیا کے نزدیک ان بیانات کے ملاحظے سے کسیطرح کا فرق نہین پایا جاتا ہے۔

گواہون کے بیان کو اول سے آخر تک درمیان مین بہت فاصلہ ہوگیا تھا اور اون کے بیان مین کہین لغزش نہین ہوئی۔ اور ایک نہایت لائق بیرسٹر نے اظہارات کے وقت ایسے سخت سوالات کیے تھے ہرچند کہ ان سے خوب خوب سوالات ہوے مگر بیان اول مین ذرا بھی فرق نہین آیا۔

تواریخ وقوع مین البتہ اختلاف ہے کیونکہ یہ امر صاف ظاہر ہے اور ارباب دانش بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ ناخواندہ جاہل آدمی کو خاص وقت اور تاریخ کا یاد رہنا مشکل ہے۔

راوجی کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ وہ اپنی حرکت ناشائستہ پر بہت افسوس کرتا تھا سو یہ بات کچھ تعجب کی نہین ہے کہ مقدمہ سنگین مین ابتداءً ایسے خیالات ہوا کرتے ہین۔

بعض بعض بیان راوجی کے مبہم ہین مثلاً شیشی کا حال جو اوسنے بیان کیا مگر ایسے بیانات سے اوس کے بیان اول مین کچھ فرق نہین آیا یعنی اوس بیان مین کہ جیسے گیکواڑ سے گفتگو ہونا اور روپیہ کا پانا اور اشخاص موجودہ کا ذکر اور ترغیب گیکواڑ کے واسطے زہر خورانی کرنل فیر صاحب کے اور پہونچانا پوڑیہ زہر کی اوس کے پاس اور ۹۔ نومبر کو جو تلچھٹ گلاس شربت کرنل فیر صاحب مین نکلی یہ سب ابتدائی تقریر کے موافق رہی اور مکرر بیان مین کہین بھی ذرا لغزش نہین ہوئی اور تینون ممبران کمیشن نے اپنی جداگانہ رپورٹ مین بھی کہین اسکا ذکر نہین کیا کہ کسی گواہ نے اپنی اختلاف بیانی کی ہو۔

دفعہ ۲۳۔ (ج) امورات خاص مین شہادت ان دونون گواہون کی متفق اللفظ ہے اور خفیف باتون مین اختلاف ہے یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ آپسمین ان دونون نے

سازش کرلی ہو اگر انکی اختلاف بیانی ہوتی تو ہان البتہ یہ کہا جاتا کہ انھون نے سازش
کی ہوگی اختلاف صرف تاریخون مین ہے اور اسمین اختلاف ہے کہ گیکوار کے پاس کبی
دفعہ سے اور اوس مقام پر بھی فرق پایا گیا کہ جس کام کو دوسرے شخص نے کیا ہے
گورنمنٹ انڈیا کی راے تینون ممبران کمیشن کی راے سے مطابق ہے جسکو اونھون نے
دفعات ۴۳ و ۴۴ مین بیان کیا ہے یعنے وہ لکھتے ہین کہ جو تفاوت بیان راوجی اور
نرسو مین ہے اوس سے یہ ظاہر نہین ہوتا کہ انکا بیان غلط ہے بلکہ صحت کا اطلاق
کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ گواہون مین باخود انکو ئی سازش نہین ہوئی
نہ پولیس نے کچھ اونکو تعلیم کیا ہے۔

دفعہ ۴۴۔ (د) گورنمنٹ انڈیا ان لوگون کے بیان مین بہت سی مطابقت پاتی ہے
اور جو امور ظاہری ہین اور شہادتین گذری ہین وہ سب یکسان ہین اگر ان لوگون کا
بیان صحیح نہوتا تو ہرگز مطابقت نہوتی۔

جس کمرے اور جس محل مین وہ گئے تھے اور گیکوار سے گفتگو ہوئی تھی گواہ اوسکو صحت
بیان کرتے ہین اور یہ ذکر کہ پانسو روپیے راوجی کو دیے گئے تھے یہ بھی درست ہے۔
اسکی تصدیق مسمی جگا اور کربھائی سے جو ہمراہ راوجی وغیرہ کے گئے تھے ہوتی ہے اور
جو چٹھی پیش ہوئی اوس سے بھی صداقت ہوئی کہ راوجی اور نرسو نے خبرین مہاراجہ کو
پہونچائین سواے جگا اور دلپت کے شہادت ایک دوسرے سے مطابق ہے اور یہ
لوگ اوس کے روپیے کے وصول کی صورت بھی بیان کرتے ہین اس سے بھی راوجی
کی نسبت روپیے کا پانا ثابت ہوتا ہے کہ یہ مسرف ہے تا وقتیکہ آمدنی کثیر ہاتھ نہ آوے
کیونکر صدہا روپیہ خرچ کرسکتا ہے۔ اور ایسے اسراف کی وجہ سے لوگون کو گمان
ہوا تھا اور اوسی باعث سے یہ گرفتار بھی ہوا۔

دفعہ ۴۵۔ ایک شہادت ظاہری مطول جسکا بیان مشرح ہونا مناسب معلوم ہوتا ہے
۹۔ نومبر کو جب کرنل صاحب کے ملازمون سے تحقیقات کی گئی تھی تو راوجی کی چپراس
لے لی گئی تھی اور ایک کمرے مین لٹکا دی تھی۔ ۱۵۔ دسمبر کو چپراس مذکور ایک

اور شخص سبی بہوڈر کو دی گئی اوسوقت کسیکو یہ خیال تھا کہ راوجی کوئی قصہ بیان
کرین لگے یا کچھہ بھی نہ کہین لگے راوجی ۲۲- دسمبر کو گرفتار ہوا اور ۲۴- اور ۲۵- کو ٹھہا-
اوسکے لیے گئے- اکبر علی افسر سراغی پولیس بمبئی وہان موجود تھا اوسنے اپنے دل مین
تصور کیا کہ راوجی جن پوڑیون کا اظہار کرتا ہے شاید اسکا کچھہ نشان ملے اس لیے اوسنے
راوجی سے پوچھا کہ تم پوڑیا کہان رکھتے تھے راوجی نے بیان کیا کہ مین اپنی پیٹی مین
رکھتا تھا اس اظہار سے بھوڈر طلب ہوا جو چپراس اور پیٹی پہنے ہوے تھا یہ چپراس
۱۵- دسمبر سے اس کے پاس تھی بہوڈر مذکور سے اکبر علی نے چپراس لی اور راوجی سے
پوچھا کہ تم پوڑیان کہان رکھتے تھے راوجی نے ٹھکانا بتایا اکبر علی کو ڈہونڈہنے سے ایک
پوڑیا کاغذکی تہہ دررے سے بندہی ہوئی ملی- اوسنے فوراً مسٹر سوٹر صاحب کمشنر پولیس
کو جو دوسرے کمرے مین تھے بلایا-
صاحب ممدوح نے پوڑیا کاغذکی نکالی اور کھول کر دیکھا اوسمین کوئی شئے سفید پسی
ہوئی تھی امتحان سے معلوم ہوا کہ یہ سنکھیا تھی-
ڈاکٹر گری صاحب لکھتے ہین کہ اسکی کئی قسم ہین مگر یہ سنکھیا اوسی قسم کی ہے جیسی
کرنل فیر صاحب کو شربت مین دی گئی-
دفعہ ۶۲- راوجی نے اسوقت تک کوئی ذکر اسکا نہین کیا تھا کہ منجملہ اون پوڑیون کے
کوئی پوڑیا باقی ہے اوسنے بیان کیا تھا کہ مجھکو دو مرتبہ پوڑیان ملی تھین-
اول مرتبہ تو دو پوڑیان ملین اور دوسری مرتبہ ایک پوڑیا ملی- دوسری مرتبہ کی ایک
پوڑیا ۹- نومبر کو صاحب کے شربت مین ڈالدی- اور وہ دونون پوڑیان سابق کی
دو تین مرتبہ کرکے شربت مین ملا کر قبل ۹- نومبر کے دے چکا تھا جب پیٹی اوسنے اپنی
دیکھی تو یاد آیا کہ مین نے سب پوڑیان نہین ڈالی تھین کچھہ بچ رہا تھا-
اسکو بہ تشریح روبرو دے کمیشن کے اسنے بیان کیا-
دفعہ ۷۲- کونسل گیکوارڈے اس امر کا ثبوت چاہا کہ اسمین پولیس کی سازش ہے لیکن
گیکوارڈ کے مفید مطلب کوئی شہادت اسبارے مین نہین ہوئی پولیس کو کیا غرض تھی-

باوجود بیان راوجی کے جو کہتا ہے کہ مین نے پوڑیان صرف کر ڈالین اور پوڑیا پنچی مین رکھ لی - اور یہ بھی ضرور تھا کہ صرف سنکھیا ہوتی یا پسا ہوا ہیرا بھی - اور کیونکر یہ وہی سنکھیا ہم پہونچاتے جو کرنل فیر صاحب کو دی گئی تھی اور وہ پیٹ تک کیونکر پھونچی جو ۱۵ - دسمبر سے بھوورڑ کے قبضے مین تھی پہلے ان سب امور کا ثبوت لازم پولیس کی سازش تصور کرنا لازم تھی -

دفعہ ۲۸ - (۵) ایسے بیانات سے جو گواہون نے بیان کیے ہین کیا فایدہ ہے یہ کسینے بیان نہین کیا کہ ان گواہون سے اور گیکواڑ سے کچھ عداوت تھی یا اوسکی خرابی مین انکا فایدہ تھا - صحیح ہے کہ راوجی سے وعدہ کیا تھا کہ اگر راست راست کیفیت اس مقدمے کی بیان کرے گا تو جرم اوسکا معاف ہوگا یہ درست ہے کہ راست بیان کرنے مین راوجی کا فایدہ بہ نسبت غلط بیانی کے تھا اگر ذرا بھی اسکے بیان مین لغزش یا غلطی ہوتی تو جن لوگون کا اسنے نام لیا تھا ضرور وہ لوگ اپنی براوت کے واسطے تردید اس کے کلام کی کرتے -

نرسو نے اپنی جان سے ہاتھ دھو کر اظہار دیے تھے - اوس سے کہدیا گیا تھا کہ تمھارا قصور معاف نہوگا پس یہ بات دریافت ہو سکتی ہے کہ اگر اونھون نے غلط بیان کیا تو اپنے ہی لیے برا کیا - کیونکہ ان مین سے ایک شخص کو امید معافی کی نتھی -

دفعہ ۲۹ - لوگ یہ کہہ سکتے ہین کہ کرنل فیر صاحب سے جو عناد گیکواڑ کو تھا ملازمان ریذیڈنسی کو معلوم ہوگا اور راوجی اور نرسو یہ سمجھے ہونگے کہ اگر ہم گیکواڑ کو ماخوذ کرینگے تو کرنل فیر صاحب ہم سے خوش ہونگے - لیکن اس امر پر لحاظ کرنا چاہیے کہ گیکواڑ کے ماخوذ ہونے سے پہلے کرنل صاحب ریذیڈنٹی بڑودے سے تبدیل ہو گئے تھے جب صاحب موصوف عہدہ ریذیڈنٹی بڑودے سے تبدیل ہو گئے تھے تو ایسے اظہارات کے دینے سے انکو بہ نسبت خوشنودی مہاراجہ کے کیا فائدہ متصور تھا - ان وجوہات سے صاف ظاہر ہے کہ ان لوگون نے جو اقبال کیا اوسمین کچھ سازش اگلے [illegible] درست نتھی -

جب ان لوگون کو معلوم ہوا کہ پولیس نے [illegible] تحقیقات کرنا شروع کی تو اوسوقت

پر اونکو مناسب معلوم ہوا کہ اپنے تئین پولیس کے سپرد کرین اور جو کچھہ جانتے ہین اوسکو راست راست بیان کردین۔

دفعہ ۱۳۰- (ہ) یہ بیان کہ آپسمین سازش ہوئی ہے شہادت عام اور خاص سے تردید کیا گیا ہے اگر یہ اظہار اون کے جن کے باب مین راوجی اور نرسو سے مشورہ ہوگیا خیالی تھے تو ہرگز یقین نہین آتا کہ جب ایک شخص لایق بیرسٹر گیکواڑ نے مابین اظہارات کے سوال کیے تو اوس کے بیان مین کچھہ فتور نہین آیا اور ذرا بھی اختلاف نہوا۔

یہ سوالات اظہار مین بطور مناسب ہوے اگر سہو اسمین غلطی یا دروغ بیانی ہوتی تو ضرور پردہ فریب کا کھل جاتا اور کوئی بناوٹ کام نہ آتی اور مطابقت کسی معاملے مین ہرگز نہوتی ہان صرف اتنا ہی اختلاف ہے جیسا کہ ایک صحیح حال کو دو تین آدمی بیان کرین۔ گورنمنٹ انڈیا نے اسکو پہلے ہی خیال کرلیا ہے کہ اسمین اوسیقدر اختلاف ہے کہ جیسا صحیح معاملات مین مختلف گواہون کے بیان ہوا کرتے ہین راوجی اور نرسو ۲۲- دسمبر سے علیحدہ کردیے گئے تھے ایک کے بیان کی دوسرے کو اصلا خبر نتھی۔ اور جب نرسو راوجی کے روبرو ۲۳- دسمبر کو آیا تو راوجی نے نرسو کے سامنے کہا کہ ہمنے گلے گلے پانی مین سب قبول دیا۔

دفعہ ۱۳۱- (ز) شاید کسیکو یہ گمان ہوا کہ یہ بیان راوجی اور نرسو کا کسی افسر پولیس کی تعلیم سے ہوا ہے چنانچہ ایسے دلائل گیکواڑ کے وکلا کی طرف سے پیش ہوے کو نسلیان گیکواڑ پولیس کی کارروائی مین دھبہ لگاتے ہین۔ (سوٹر صاحب نے کرادنی ملازم پولیس تک) بلکہ وہ لکھتے ہین کہ پولیس نے تشدد کیا اور یہ بھی لکھتے ہین کہ کل شہادت پولیس کی بنائی ہوئی ہے وجہ اسکی یہ تھی کہ ہیم چند ایک گواہ جو باعث خرید ہونے ہیرے کے طلب ہوا تھا اوسنے بیان کیا کہ مجھہ سے زبردستی شہادت لی گئی یہ گواہ وہ تھا کہ حوالات مین نہین گیا تھا اوسنے جو شہادت روبروے کمیشن کے دی اوس سے اپنی شہادت اول کی تردید کی اور بیان کیا کہ مجھہ سے سختی کرکے گجانند وتل نے شہادت دلوائی۔

اس گواہ کے باب مین ہر سہ ممبران کمیشن نے ایک ہی راے لکھی ہے یعنے وہ لکھتے ہین کہ

اس شخص کی شہادت مین اختلاف بیان بالکل نہین پایا جاتا لہذا گواہی ایسے شخص کی قابل لحاظ نہین ہے ممبران کمیشن کے روبرو اس شخص نے اپنے دستخط سے انکار کیا اور شناخت نہ کرسکا بلکہ یہ دروغ بیانی کہ ہندوستانی زبان مین جانتا ہی نہین ہر سہ ممبران مذکور اسپر تشدد ہونے کا انکار نہین کرتے ہین۔ ممبران کمیشن کی رای اس خاص مین گورمنٹ بھی تسلیم کرتی ہے۔

یہان توضیح اس امر کی مناسب ہے کہ اول اظہار گجانند وتل نے نہین دیے تھے بلکہ مسٹر سوٹر صاحب نے دیے تھے اور دو روز کے بعد ہیم چند نے روبرو سر لوئیس پیلی صاحب کے دستخط اپنے کیے تھے۔ اورنے ان دونون صاحبون کے روبرو اوس وقت تشدد پولیس کا بیان نہین کیا ورنہ اوسی وقت سر لوئیس پیلی صاحب اوس کے طرفدار ہوجاتے اور گجانند کے پنجہ سے اوسکو رہائی دلاتے۔

اسباب پر لحاظ کرنے سے اور دیگر اختلاف بیانی اسکی سے جسمین یہ بالکل براوت اہی بچا ہتا ہے گورمنٹ انڈیا کے نزدیک اظہارات اس کے قابل سماعت نہین ہین۔

دفعہ ۲۳۔ جب شہادت ہیم چند کی بالاے طاق رکھدی گئی تو کوئی ایسی شہادت باقی نہین رہی کہ جس سے پولیس کی تعلیم اور سازش پایا جاوے اونکو کیا غرض تھی کہ اس مقدمہ کو ایسا گڑہتے اور راؤجی اور نرسو کو سکھلاتے اور گواہون کو آراستہ کرتے سمجھ مین نہین آتا کیونکہ یہ اہتمام اونپر لگایا گیا اونکو ہرگز اس امر کا خیال نہوگا کہ اگر ہم ایسی سازش اور بناوٹ کرینگے تو سرکار برٹش ہمسے خوش ہوگی۔

مسٹر سوٹر صاحب۔ اکبر علی۔ عبد العلی۔ اور گجانند وتل۔ ملک بمبئی کے معزز اور نامور ہین ہرچند مسٹر بلین ٹائن صاحب کو لوگون نے ترغیب دی تھی کہ گجانند کے مقدمہ مین بخوبی گفتگو کرین لیکن وہ اس ارادے مین کامیاب نہوے یہ جملہ ملازمان پولیس حسب الحکم سر لوئیس پیلی صاحب کے کارروائی کرتے تھے اگر کچھ بھی بدکرداری انکی صاحب ممدوح کو معلوم ہوتی تو وہ خود ہی انکی اچھی طرح خبرگیری کرتے جب سے نرسو گرفتار ہوا تھا وہ فوج کے گارد مین مقید تھا نہ گارد پولیس کی حراست مین کسی

بشہادت سے یہ بات ظاہر نہین ہے کہ اہالیان پولیس اوس کے پاس جاسکتے تھے اور اوسکو تعلیم کرسکتے تھے اسحالت مین گورنمنٹ انڈیا کے ذہن مین یہ آتا ہے کہ اوجی اور نرسو نے جو بیانات کیے اوسکو پولیس سے نہین بنایا تھا گورنمنٹ انڈیا کی راے جناب ایڈوکیٹ جنرل بمبئی کی راے کے مطابق ہے۔

اور جو مسٹر بلین ٹاین صاحب نے پولیس کے باب مین گفتگو کی وہ محض فضول تھی اور ایک قومی دلیل یہ ہے کہ جس مقدمے کی وہ تردید کررہے تھے وہ خود ہی نہایت کمزور تھا دفعہ ۳۳۔ (ح)۔ حالت ان آدمیون کی اظہار کے وقت ایسی تھی کہ جس سے بالکل احتمال دروغ بیانی کا نتھا بلکہ کونسل گیکوارڈ نے بھی کوئی ایسا بیان نہین کیا جو موجب انتشار گواہان کا پایا جاتا بلکہ ان تینون کمشنرون نے بھی ایک ہی رپورٹ پر دستخط کیے ہین اور وہ تحریر کرتے ہین کہ نرسو نے صحیح صحیح بیان کیا اور اپنی حرکت کو وہ بہت قائل تھا۔ سر دنکر راو جو اوسی کے ہم مذہب ہین اونھون نے نرسو سے جو سوال کیے اوس سے بھی معلوم ہوا کہ حقیقت مین یہ سچ بیان کرتا ہے تیرا دفعہ ح سے سر دنکر راو نے اوسکو سخت پکڑا مگر کہین لغزش نہ دیکھی اور اوسکو اپنے اول بیان پر ثابت قدم پایا گورنمنٹ جواب یہ سوال بجنسہ درج ذیل کرتی ہے۔

سوال سر دنکر راو۔ تم ملازم چونتیس ۳۴ برس کے ہو کیا تم مہاراجہ کے پاس قبل تقرر ہونے کمیشن کے اکثر جایا کرتے تھے۔

جواب۔ جب سے کہ اول کمیشن جمع ہوئی اوسوقت سے مین جاتا تھا اور اس سے پہلے کبھی نہین گیا۔ کھانڈے راو کے پاس مین کبھی نہین جاتا تھا صرف صاحب کے یہان کچہری مین جاتا تھا۔ س۔ جب مہاراجہ نے تمکو واسطے زہر خورانی کے ترغیب دی تو تم جانتے ہوگے۔ یہ بہت بری بات ہے تمنے اپنے عیال و اطفال کے لیے کوئی بندوبست کر دیا تھا سوچ کا گیا۔ ج۔ مین نے کچھ نہین کیا تھا۔

تب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا ترجمہ درست نہین ہوتا اونھون نے کہا کہ گواہ نے یہ بھی کہا تھا کہ صرف زبانی میرا اطمینان کیا تھا۔ س۔ کیونکہ زہر دینا بہت بری بات ہے

کیا کوئی شخص دس بارہ شخصوں کے روبرو ایسا امر کرتا۔ ج۔ دس بارہ آدمی تھے دو ہم لوگ تھے اور دو ملازم مہاراجہ کے تھے۔ س۔ جو سنکھیا تمکو دی گئی وہ مقدار مین کم تھی یا زیادہ تھی۔ اور یہ کیا زہر تین مرتبہ دیا گیا۔ ج۔ مین نے اپنی تمام عمر مین کسیکو زہر نہین دیا تھا ایک پوڑیا مجھکو دی گئی تھی اور یہ کہا تھا کہ راؤجی کو دیدینا مجھ سے یہ نہین کہا تھا کہ کس قدر دیجاوے۔ راؤجی کو ہدایت ہوئی ہوگی۔ س۔ وہ کون سے ملازم تھے جنھون نے کہا تھا کہ فیضو پر اہتمام کرنا چاہیے۔ ج۔ کسینے نہین کہا تھا۔ لوگون نے فیضو کا نام لیا مین نے بھی اوسی کا نام لکھوا دیا۔ س۔ کن کن اشخاص نے فیضو کا نام لیا تھا۔ ج۔ عبداللہ۔ پیدرو۔ اور حمال۔ اسیطرح پانچ چھہ شخصون نے نام لیے تھے س۔ جب مہاراجہ سے اول تمھاری ملاقات ہوئی تھی تو مہاراجہ جانتے تھے کہ تم بدذات ہو مگر ایسے نازک معاملے مین تمھارا کیونکر اونھون نے اعتبار کیا۔ ج۔ راؤجی سالم اور رشونت بابا نے میری طرف سے مہاراجہ کا اطمینان کردیا تھا۔ س۔ کیا تم ہندو ہو۔ ج۔ ہان۔ س۔ تمھاری قوم کیا ہے۔ ج۔ تلنگن کہاتی۔ س۔ تم پولیس سے ڈرتے ہو۔ ج۔ کیون کیا وجہ میرے خوف کی جبکہ مین سچ بیان کرتا ہون۔ س۔ تم خود جانتے ہو کہ مین مجرم ہون۔ ج۔ ہان میری بدقسمتی ہے۔ مین بھی شریک جرم ہون۔ س۔ اگر تمکو سرکار معاف کردے تو بھی تم خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہوگے ج۔ کچھہ معافی کی وجہ سے مین سچ نہین کہتا ہون خواہ سرکار معاف کرے یا نہ کرے مین سچ ہی بیان کرونگا اور اب بھی سچ ہی لکھہ رہا ہون۔

صاحب پریسیڈنٹ بولے کہ سر ڈنکر راؤ کا سوال تھا کہ اگر سرکار تمکو معاف کردے تو تم اس سے بڑھ کر سچ بولو اسپر مترجم نے ترجمہ کرکے گواہ کو سنایا۔ اسپر گواہ نے کہا کہ جو مین نے کہا سب سچ ہے۔ اس سے زیادہ بڑھ کر کیا سچ کہونگا سرکار چاہے مجھکو مار ڈالے یا چھوڑ دے۔

سوال سر ڈنکر راؤ۔ تمنے ایک شخص کے پاس ۴ ۳ سال ملازمی کی اب تمنے اوسکے ساتھہ برائی کی تم اپنا بیان ایسا کروگے گویا خدا کے سامنے لکھہ رہے ہو جو کچھہ تمکو کہا ہو صاف

اور سچ کہو کچھ خوف نہ کرو سچ - جو کچھ مجھکو کہنا تھا وہ مین نے بلا خوف سچ سچ کہا -
صاحب پریسیڈنٹ بولے کہ کیا تم خدا کے سامنے سچ کہتے ہو - مترجم نے ترجمہ کرکے گواہ کو
سنایا - گواہ نے کہا کہ روبرو خدا کے مین کہتا ہون کہ مین نے جو کچھ بیان کیا اور جہانتک
میرے علم و یقین مین تھا وہ سب سچ تھا - اور اس بیان مین ذرا بھی مین نے دروغ
نہین کہا - اس بیان پر گواہی ختم ہوئی اور گواہ بٹھایا گیا -

دفعہ ۴۳ - (ط) اب یہ بات استفسار طلب ہے کہ ان لوگون کی شہادت کی گیکواڑ
کی طرف سے کیونکر تردید ہوئی - جواب اسکا یہ ہے کہ مشیران ملہرراؤ کو مناسب معلوم ہوا کہ
گواہان کے بیانات مین جو جابجا اختلاف ہے یا تاریخین بھی خلاف ہین اونپر انگشت نمائی
کیجاے اور ملازمان گورنمنٹ پر تہمت رکھی نہ کہ اون آدمیون کو لاتے کہ اگر گیکواڑ کا جرم
غلط تھا تو اوسکی تردید کرتے اور گواہ صفائی کے گذرانتے تاکہ براءت ملہرراؤ کی ہوتی
اچھی طرح سے نوردنہ کرسکے پس صرف نکتہ چینی پر کمر باندہ لی -

حسب بیان راوجی - نرسو - اور آپا امینہ وغیرہ کی باہم خفیہ گفتگو کا ثبوت ہوا اور روبرو تحت
دو شخص یعنے سالم اور یشونت راؤ کی موجودگی معلوم ہوئی اور کل معاملات انہین دونوکی
معرفت ہوا کرتے تھے یہ لوگ بہت بڑے معتمد گیکواڑ کے تھے انکو گیکواڑ نے روپیہ بھی بہت
سا دیا تاکہ خفیہ کارروائی کرین جب یہ لوگ گرفتار کیے گئے تھے تو فوجی گارڈ کی حراست
مین تھے پولیس مین نتھے ایڈوکیٹ جنرل نے بیان کیا اور اون کے بیان کو کسی نے رد
نہین کیا کہ ان لوگون سے اور پولیس سے گفتگو ہوئی تھی مگر وکلاے گیکواڑ جب چاہتے
تھے ان کے پاس جاتے تھے اور وہ خفیہ ان سے باتین کرتے تھے لیکن اونھون نے کچھ
نہین کہا اور گیکواڑ کی طرف ہوکر کوئی شہادت نہین دی جس سے گیکواڑ کی براءت
ہوتی ہو - مشیران گورنمنٹ کو ان لوگون سے زیادہ شہادت لینے کی ضرورت نہ معلوم
ہوئی - گیکواڑ کی اور بات تھی وہ خود راست دروغ جانتے ہون گے اور سالم اور
یشونت راؤ کی طرف سے بھی اونکو یقین ہوگا کہ وہ تمام مقدمے سے ماہر ہین -
ملہرراؤ کا بیان ہے کہ ہمنے کوئی تدبیر خفیہ واسطے زہرخورانی کرنل صاحب کے نہین کی

اور سالم اور یشونت راؤ بخوبی اس امر سے واقف ہین اگر ایسا تھا تو یہ لوگ کیون نہ طلب ہوے اور کیون روبرو اظہار ہوے جب سچ سچ بیان کر دیتے تو گیکواڑ کی برات ہوتی وجہ ان کے طلب نہ کرنے کی کونسل گیکواڑ یہ کہتے ہین کہ گیکواڑ اور اون کے مشیر اس شخص کو شریک و مود رپنچہ کا نہین کہہ سکتے ہین اس صورت مین آنکا حراست مین رہنا اچھا ہے نکلنا اچھا نہین ہے - اگر اس بیان سے یہ غرض ہے کہ پولیس نے کارروائی کی تو یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ گاروفوج کی اور پولیس کی بھی سازش ہے مگر گورنمنٹ انڈیا بلاتکلف یہ کہتی ہے کہ بوجہ نہ طلب کرنے گیکواڑ کے سالم اور یشونت راؤ کو کہ وہ صاف صاف بیان کرین گے اس سے اور بھی تصدیق اس امر کی ہوتی ہے کہ بیان راؤجی اور نرسو کا صحیح تھا اور گیکواڑ کے ذمہ جرم عاید ہوا -

دفعہ ۳۵ - اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ شہادت راؤجی - اور نرسو کو گواہان غیر کی شہادت سے کیا مدد ملتی ہے - اس امر کا لحاظ رہے کہ گیکواڑ اور نرسو وغیرہ کی ملاقات کا ہونا اور دیے جانا روپیے کا ثابت ہے - پس اس سے بڑھ کر کیا شہادت ہو سکتی ہے اس سے راؤجی اور نرسو کی شہادت کو بہت بڑھ کر مدد ملی -

دفعہ ۳۶ - کسیقدر ان لوگون کی شہادت کو آیا امینہ کی شہادت سے مدد ملی ہے جو ایک ناسمجھ اور خوف زدہ گواہ ہے - لیکن اوس کے بیان اور سچائی مین ذرا بھی فرق نہین ہو سکتی جب آخر مین اسکے اور گیکواڑ کے گفتگو شاید اکتوبر گذشتہ مین ہوئی تھی تو تذکرہ ہوا تھا کہ یہ شریک ہو اور کرنل فیر صاحب کے دل رجوع کرنے مین کوشش کرے - معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت زہر کا تذکرہ نہین کیا گیا تھا مگر یہ بھی صاف نہین ہے کہ آیا امینہ کیونکر سمجھی کہ زہر کا ذکر ہے کیونکہ جب ملہر راؤ نے کہا کہ کرنل فیر صاحب کو اگر جادو کی پوڑیا اور کچھ اور اونکے دل رجوع کرنے کے لیے دین تو تم اونکو دے دوگی تو اوسوقت آیا امینہ بالکل ڈر گئی اور اوس نے گیکواڑ کو متنبہ کیا کہ ہرگز کرنل صاحب کی نسبت ایسا ارادہ نہ کرنا ورنہ بہت خرابی مین پڑوگے یہ کہہ کر وہ چلی گئی اور پھر کبھی نہین آئی -

دفعہ ۳۷ - امینہ آیا کے اظہار کی صداقت اوس کے خاوند شیخ عبداللہ نے کی

اوسکا بیان ہے کہ اینہ آپا نے مجھسے دوسرے روز کہا کہ گیکواڑ کہتے تھے کہ کیا چیز دیجاے
کہ صاحب کا اور میرا دل ایک ہوجاے اور جو فرق آگیا ہے وہ دور ہوجاے اسپر مینے
کہا کہ ہرگز صاحب کو کوئی چیز کہانے کو نہ دینا۔

دفعہ ۳۸۔ دمودر پنتھ سکرٹری گیکواڑ کی شہادت فراموش کرنا نہ چاہیے اس گواہ
کے بیان کی حالت اچھی نہین ہے کیونکہ وہ شرکت جرم کا اقبال کرتا ہے جو اظہار اسنے
دیے بعد معافی وعدے کے دیے اور یہ اظہار اسنے قید سے تنگ آکر اس طور پر دیے تھے۔
ہر سہ ممبران کمیشن نے جنکی رپورٹ متفق علیہ ہے نہایت احتیاط سے دمودر پنتھ کی شہادت
کو قلمبند کیا مگر وہ یہ سمجھتے ہین کہ خاص امور مین تطبیق ممکن ہے اور کچھہ تفاوت نہین بعد
غور کامل کے گورنمنٹ انڈیا تحریر کرتی ہے کہ دمودر پنتھ کی شہادت کی اور گواہون کی
گواہی سے صداقت ہوئی۔

دفعہ ۳۹۔ اول کاغذ جسپر نشان حرف (زیڈ) کا ہے وہ بلاشک اصلی ہے۔
اوسسے ہویدا ہے کہ ۲۔ اکتوبر ۱۸۷۴ء کو دمودر پنتھ کو واسطے کسی خاص کام کے سنکھیا
کی خواہش تھی اور اوسکی نسبت دمودر پنتھ کا یہ بیان ہے کہ گیکواڑ کو زہر چاہیے تھا۔
مگر سنکھیا بوجہ نہ ملنے حکم تحریری گیکواڑ کے میسر نہ آئی لیکن اس بیان سے دمودر پنتھ کی
صداقت نہین ہوتی جبتک کہ کوئی گواہی اور نہ پہونچے۔

دفعہ ۴۰۔ دوم ناناجی وٹل محافظ جواہرخانہ گیکواڑ جو زہر خورانی کرنل فیر صاحب
مین ماخوذ نہین ہوتا ہے اوسکے بیان سے معلوم ہوا کہ چند روز قبل از ۲۰۔ اکتوبر الماس
کی خواہش تھی یہ کسی ادنی کام کے لیے مطلوب نہ تھے بلکہ ایک دوا کے لیے ضرور تھی کہ پیسے
جاتے اونکا بیان ہے کہ مین نے کبھی ایسی راکھہ نہین دیکھی تھی۔
یہ بھی ثابت ہے کہ جو بہی کھاتہ گیکواڑ کے یہان تھے وہ بھی مشکوک کردیے گئی ہین تاکہ کوئی
کارروائی پوشیدہ ہو مگر کاغذ حرف (ڈی) سے معلوم ہوا کہ حسابات مشکوک کیے گئے یہ
دربارہ خرید الماس کے ہین وراوا اسکے شہادت راجشر موراجی برہمن اور ناناجی وٹل
اور راون کے ماتحت آدمیون سے بھی یہی ثابت ہے کہ الماس خرید کیے گئے لیکن تاہم

الماس

الماس کے خریدنے پر اور گواہیون کا ہونا لازم ہے۔

دفعہ ۴۱ - دموودر پنتھ کی شہادت پیشتر درباب خرید ہونے الماس اور سنکھیا کے لی گئی ہے اس لیے کہ ثبوت اسکا ہر سہ میران کمیٹی متفق اللفظ کی راے پر ہے۔

اونکی راے ہے کہ شاید سنکھیا خریدی گئی ہو مگر الماس کا خرید کیا جانا ثابت ہوگیا الا گورمنٹ انڈیا دموودر پنت کی راے پر اصلا توجہ نہین کرتی ہے کیونکہ گیکواڑ کو سنکھیا یا الماس کا ہم پہونچانا کچھ مشکل امر نتھا۔

دموودر پنتھ نے خود ہی سرکار کے روبرو الماس اور سنکھیا کا خرید کیا جانا بیان کیا گورمنٹ نے اس غرض سے تحقیقات کی تھی کہ جو جرم گیکواڑ کے ذمہ عاید کیے گئے تھے اگر وہ ثابت ہوگئے تو بلاشک گیکواڑ کے لیے موجب بدنامی اور خرابی کا ہے۔

دفعہ ۴۲ - گورمنٹ انڈیا اب مناسب سمجھتی ہے کہ وجوہ مفصل اون ہر سہ ممبران کمیشن کی جنھون نے علیحدہ علیحدہ رپورٹ لکھی ہے کہ جرم گیکواڑ پر ثابت نہین ہے اونکی تقریر اور تحریر کی تشریح کیجاوے۔

دفعہ ۴۳ - مہاراجہ سیندھیہ کہتے ہین کہ منجملہ متعدد گواہون کے جنکا تعلق اس مقدمے سے نہین ہے صرف تین گواہ راوجی - نرسو - اور داموودر پنتھ - جرائم مذکورہ بالا کی شہادت دیتے ہین اور ان کے بیان مین بھی تناقض و تفاوت ہے شاید مہاراجہ موصوف شہادت اپنہ کو بھول گئے - جیسے کہ پہلے بیان کیا گیا ہے - شہادت اپنہ کی ضروری ہے اور اوسکی شہادت سے بڑا ثبوت جرم ہوتا ہے گورمنٹ انڈیا کو نسبت شہادت راوجی نرسو اور داموودر پنتھ کے کچھ تفاوت نہین معلوم ہوتا واللہ اعلم مہاراجہ صاحب کس بیان مین تفاوت جانتے ہین امور خاص مین انکا بیان یکسان ہے یہ بات کہ صرف تین یا چار گواہ ایک خاص جرم پر شہادت دیتے ہین اور سوالات شہادت مین ثابت قدم رہتے ہین تو یہ غرض نہین ہے کہ چونکہ گواہ کم ہین اس لیے انکی شہادت قابل اعتبار نہین ہے۔

دفعہ ۴۴ - مہاراجہ بعد ازان کہتے ہین کہ شہادت بیدرو اور عبداللہ گواہ کی مفید مطلب مجرم کے ہے گورمنٹ انڈیا کے نزدیک شہادت عبد اللہ کی بھی مفید

گیکواڑ کے نہین ہے اور پیدرو کا گواہ کو راوجی نے مجرم کیا تھا لیکن اسنے انکار قطعی
اس کارروائی سے کیا یہ صرف راوجی کی ایک بات کو رد کرتا ہے یعنے اپنی شرکت
اوس کے ساتھ کچھ بیان نہین کرتا کہ جس سے گیکواڑ ماخوذ ہو اور نہ اوسکی شہادت ایسی
ہے کہ جو بموجب براوت گیکواڑ متصور ہو اور اس شہادت کو راوجی تصدیق کرتا ہے کہ
ملازمان رزیڈنسی گیکواڑ کے یہان آتے جاتے تھے وہ مقر اسبات کا ہے کہ گیکواڑ نے مجھکو
روپیے دیے تھے اور یہ روپیے کچھ تیوہار یا شادی مین نہین دیے صرف اس لیے دیے تھے
کہ ہمیشہ گیکواڑ کے یہان آتے جاتے لیکن اسنے سالم کے کہنے کو نہ مانا۔

دفعہ ۴۵۔ بعد ازان مہاراجہ کہتے ہین کہ سالم اور یشونت راو اور خونلکر گجابا اور نورالدین
بوہرہ اور حکیم جو عدالت مین پیش نہین کیے گئے یہ مفید مطلب گیکواڑ تھے مگر حال اوسکا
یہ ہے کہ نورالدین بوہرہ ایک عطار ہے۔ دامودر پنتھ کہتا ہے کہ سنکھیا جو کرنل فیر صاحب
کو دی گئی وہ اسی کی دکان سے منگائی گئی تھی نورالدین کی بے تصور [illegible] کی [illegible] تحریر
نہین ہے اگر وہ بلایا بھی جاتا تو وہ کہتا کہ منگائی گئی ہے یا انکار کرتا کہ نہین منگائی
گئی لیکن پیچھے پہلے بیان سے [illegible] اپنے اظہارات دامودر پنتھ [illegible]
نہین ہے اور یہ بیان دامودر پنتھ ہین کہ اوسنے سنکھیا نورالدین [illegible]
کہین تشان بھی نہین ہے کیونکہ صداقت نہین کی اس لیے نورالدین [illegible]
اوس کے بلائے جانے سے صرف اتنی بات ہوتی کہ خریدا جانا سنکھیا کا دکان نورالدین
سے ثابت ہوا مگر نورالدین بوہرہ کی عدالت مین حاضر ہونے سے کچھ مقدمہ کو [illegible]

دفعہ ۴۶۔ اور گواہون کی نسبت دوسری بات ہے۔ قبل ازین تحریر ہوا ہے کہ سالم
اور یشونت راو گیکواڑ کی طرف سے عدالت مین نہین آئے [illegible] ظاہر ہے کہ گیکواڑ نے [illegible]
اسواسطے نہین پیش کیا کہ وہ [illegible] حال جانتے ہین ایسا ہو کہ صحیح صحیح مقدمہ کو بیان دیتے
اور اسی خیال سے خونلکر گجابا اور حکیم بھی نہین بلائے گئے یہ سب لوگ تیاری زہر مین شریک
تھے جو نسبت دامودر پنتھ [illegible] وہی ہی وہ لوگ [illegible] ہوتے تھے
اگر دامودر پنتھ نے جھوٹ بیان کیا تھا تو ممکن تھا کہ گیکواڑ ان لوگون کو بلاتے اور

صاف صاف ان سے گواہی دلوا کر شہادت دامودر پنتھ کی تردید کرتے گیکواڑ کو جواب
مطابق اونکے کہ آیا یہ گواہ اوس کے کلام کی تردید کر سکتے ہین یا نہین ۔

دفعہ ۴۶ - مہاراجہ سیندھیہ کو وقت طلب یہ امر معلوم ہوا کہ تھوڑا تھوڑا زہر کیون
دیا گیا جسمین اس قدر زمانہ صرف ہوا اسکی نسبت بھی ویسا ہی بیان ہو سکتا ہے جیسا کہ
اندر باتون کے بیان ہوا یہ تو معلوم ہوا کہ تھوڑا تھوڑا زہر دیا گیا اور نومبر کی ۹ تاریخ
کو زیادہ دیا گیا وراسے اسکے راوجی کو خوف تھا کہ اگر یکبارگی زہر دیا جاویگا تو جلد تر اوسکا
اثر ظاہر ہو جاوے گا اور پردہ کھل جاوے گا اور تھوڑا تھوڑا دینے سے عرصے مین اثر ہوگا
ابتدا زہر خورانی کی محقق نہین ہوئی قرینے سے سمجھا جاتا ہے کہ چھ سات ہفتہ پہلے سے زہر
دینا شروع ہوا جب موقع مناسب پایا تب زہر دیا خود راوجی کے بیان سے معلوم ہوا کہ
دو مرتبہ اوسکو موقع نہین ملا اور اس کام کے لیے اسکو بہت ہوشیار رہنا پڑا ۔

دفعہ ۴۷ - پھر مہاراجہ لکھتے ہین کہ اسکا ثبوت کچھ نہین ہے کہ ہیرا اور الماس اور
سنکھیا خرید کی گئی تھی نہ کوئی کاغذ دستخطی مہاراجہ کا اسبارے مین ہے ۔

دفعہ ۴۸ - ۴۱ و ۴۵ مین بیان ہو چکا ہے کہ ایسی خریداری کا ثبوت کرنا فضول ہے اور
کاغذ کا جواب یہ ہے کہ یہ امر غیر ممکن ہے کہ ایسا کاغذ مہاراجہ نے لکھا ہو ۔
گورنمنٹ انڈیا کو کسیطرح سے ایسے تحریری کاغذ کا یقین نہین ہے ۔

دفعہ ۴۹ - عذرات مہاراجہ جے پور اور سر دنکر راو نسبت شہادت کے مثل مہاراجہ
سیندھیہ کے ہین اور جو اون سے کسیقدر زیادہ عذر ہین وہ یہ ہین ۔

دفعہ ۵۰ - مہاراجہ جے پور خیال کرتے ہین کہ راوجی نے بیان کیا کہ مجھکو اور نرسو کو گیکواڑ
نے ایک ایک لاکھ روپیے دینے کا وعدہ کیا تھا اور نرسو بیان کرتا ہے کہ انعام کثیر کا
وعدہ تھا روپیے کی تعداد نہین بیان کرتا گورنمنٹ انڈیا اس اختلاف کی نسبت یقین
کرتی ہے کہ راوجی اور نرسو کے بیان مین کچھ سازش نہ تھی ۔
اصل بات یہ ہے کہ انعام کا وعدہ تھا اور یہ دونون کی شہادت سے ثابت ہے شاید
تعداد ان دونون کو مختلف سنا دیے گئے ہون یا آپسمین دونون کے سمجھنے مین فرق ہو

کیونکہ سالم اور یشونت راؤ کو بھی شریک اس گفتگو کے تھے یہ ممکن نہین کہ اگر راؤجی اور نرسو کی سازش ہو گئی ہوتی تو نرسو بھی ایک لاکھ روپیہ کے انعام کا اقرار کرتا نہ کہ صرف انعام کا اقرار۔

دفعہ ۵۱۔ مہاراجہ جے پور صحیح طور سے ظاہر کرتے ہین کہ جو یادداشتین دامودر پنتھ کے دفتر سے آئین اونمین کچھ روپیہ کا ذکر نہین ہے جو واسطے خرید الماس یا سنکھیا وغیرہ کے دیا گیا ہو۔ اس رقم مین واسطے دعوت برہمنون اور دیگر خیرات کے تصریح ہے اور ایک کافی شہادت اس امر کی ہے کہ روپیہ ایسے ہی کامون مین صرف ہوا مگر گورنمنٹ انڈیا یہ نہین کہہ سکتی کہ مہاراجہ کی رائے ایسی کیون ہے کیونکہ کتاب سے ورق جو نکالے گئے اور چاک کیے گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز کا اخفا منظور تھا جیسا کہ کاغذ حرف (ق ظ) سے ثابت ہے کتاب کے اوراق تبدیل کیے جانے مین کچھ شک نہین پایا جاتا اور نہ کوئی شہادت اسکی تردید مین ہے جس برہمن کی نسبت لکھا ہے کہ دسمبر ۱۸۷۴ء مین تین ہزار چھ سو تیس روپیہ تیرہ آنہ ۶ پائی دیا گیا سمی مذکور طلب ہوا اور عند الاستفسار مظہر ہوا کہ مجھکو کبھی ایسا روپیہ نہین ملا یہ شخص ایک کاغذ جسپر نشان حرف (ر دائی) کا ہے پیش کرتا ہے اور اوسکی رو سے روپیہ پانے کا اقبال کرتا ہے روپیہ حسب مندرجہ کاغذ مذکور ناناجی وتل دار وغہ جواہر خانہ گیکواڑ کو دیا گیا اور صیغہ خیرات مین لکھا گیا تاکہ اخفا ہو سکا ہو۔ مہاراجہ جے پور کے نزدیک تحریری مضمون کتاب کا صحیح ہے اور بیان دامودر پنتھ کا غلط لیکن دربارہ تصدیق بیان دامودر پنتھ کے دفعہ ۳۰ مین لکھا گیا ہے۔

دفعہ ۵۲۔ مہاراجہ جے پور کہتے ہین کہ یہ مشہور تھا کہ جو زہر کرنل صاحب کو دیا گیا تھا اوسمین تانبا بھی تھا لیکن جب اجزا اوسکے علیحدہ کیے گئے تو تانبے کا کہین نشان نہ تھا۔ شہادت مین تانبے کا ذکر نہ تھا بھاؤ پونا کر نے بازاری خبر سن کے کرنل فیر صاحب سے کہا تھا کہ ایسا ایسا زہر آپ کو دیا گیا۔

دفعہ ۵۳۔ گورنمنٹ انڈیا نہین سمجھتی کہ مہاراجہ جے پور نے کیا خیال کر کے یہ لکھا کہ کوئی

صورت سالم اور ریشونت راؤسے دریافت کرنے کی نتھی کہ اونھون نے روبروے پولیس کے بیان کیا یا نہین اگر کونسل گیکواڑ یا ممبران کمیشن خود بھی کچھ حال دریافت کرنا چاہتے تو دفعہ ان پولیس اور دیگر اشخاص اونکی باتون کا جواب دیتے۔

دفعہ ۵۴۔ سر ڈنکر راؤ دربارہ تفاوت تاریخون کے معترض ہین اور راوجی اور منعصہ اور مودر کے اظہارون کا مقابلہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اختلاف بیانی کی مگر گورنمنٹ انڈیا کے نزدیک کسی مین اختلاف نہین پایا گیا۔

دفعہ ۵۵۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہرچند مہاراجہ سیندھیہ اور سر ڈنکر راؤ اور ان دونون سے زیادہ مہاراجہ جے پور کی راے کامل ہے مگر گورنمنٹ انڈیا کی راے ہرسہ ممبران کمیشن متفق الراے کے مطابق ہے یہ رپورٹ عمدہ اور منصفانہ لکھی گئی ہے اور قابل اعتبار ہے اسمین لکھا ہے کہ یہ شہادت ایسی نہین ہے کہ جسکا یقین نہو اور کچھ تردید اسکی نہین ہوئی اور گیکواڑ کے کونسل نے بھی کسی ایجنٹ گیکواڑ کو طلب نہین کیا تاکہ وہ بیقصوری گیکواڑ کی ثابت کرے اور آخر وقت تک کہا کہ ہمارا کام نہین ہے کہ ہم مقدمہ کو طول دین مگر گورنمنٹ انڈیا کو اسبارے مین اور خیال ہے۔ خاص وجہ دریافت طلب اسکی یہ تھی کہ گیکواڑ کو موقع اپنی براءت کرحاصل کرنے کا دیا جاوے گورنمنٹ انڈیا کے نزدیک مناسب تھا کہ کونسل گیکواڑ کے مقدمے کو قائم کرتے اور شہادت جو خلاف گیکواڑ کے تھی اوسکی تردید کرتے مگر قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اون کے امکان سے وقوع اسکا باہر تھا ورنہ وہ ضرور پیروی اسمین کرتے کونسل گیکواڑ نے یہ بیان کیا مگر تقریر نہین کی کہ شاید مودر منعصہ اور بھاؤ پونا کر اس زہرخورانی کے بانی ہون اسبات کو نہایت احتیاط سے ہرسہ ممبران کمیشن متفق الراے نے چند کلمون سے رد کیا ہے۔

دفعہ ۵۶۔ لہذا گورنمنٹ انڈیا بہ کمال افسوس اور مجبور ہوکر اپنی مستحکم راے بیان کرتی ہے کہ وہ جرائم جو قبل از تحقیقات گیکواڑ پر لگائے گئے تھے بروقت تحقیقات ثابت ہوے اور ملہار راؤ نے فی الواقع راوجی اور نرسو کو زہرخورانی کی ترغیب دی۔ حسب الحکم گورنر جنرل ہند با جلاس کونسل فقط دستخط سی یو ایچیسن صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند مقام شملہ۔ فارن ڈپارٹمنٹ

رپورٹ ممبران انگریزی

دفعہ ۱- سب سے پہلے اون تاریخون کا بیان کرنا پسندیدہ معلوم ہوتا ہے جن مین
بعض ضروری واقعات جو اس مقدمے سے متعلق ہین ظہور مین آئے چنانچہ وہ تاریخین
حسب تفصیل ذیل ہین -

کرنل فیر صاحب نے ۱۵- ماہ مارچ ۱۸۷۳ع سے عہدہ رزیڈنٹی بڑودے کا کام کرنا
شروع کیا تھا جو شکایتین بدانتظامی کی کرنل فیر صاحب رزیڈنٹ نے مہاراجہ گیکواڑ
کی نسبت گورنمنٹ مین کی تھین اونکی تحقیقات کے واسطے شروع نومبر سے ۲۴- دسمبر ۱۸۷۳ع
تک کمیشن نے اجلاس کیا -

مہاراجہ گیکواڑ لکشمی بائی سے اپنی شادی کرنے کے واسطے مع کرنل فیر صاحب کے ۲-
اپریل ۱۸۷۴ع کو مقام نوساری کو گئے اور ۱۰- مئی کو واپس آگئے شادی ۷ مئی کو ہوئی تھی
لکشمی بائی کے ۱۶- اکتوبر ۱۸۷۴ع کو ایک لڑکا پیدا ہوا -

جو خریطہ مہاراجہ گیکواڑ نے حضور ویسرائے بہادر کے نام بدرخواست تبدیلی کرنل فیر صاحب
کے بھیجا تھا وہ ۲ نومبر ۱۸۷۴ع کا لکھا ہوا تھا -

جو خریطہ حضور ویسرائے بہادر نے مہاراجہ گیکواڑ کے نام مشعر اطلاع تبدیلی کرنل فیر صاحب
و تقرر کرنل سر لویس پلی صاحب کے سی ایس آئی کے بھیجا تھا وہ ۲۵- نومبر ۱۸۷۴ع
کا لکھا ہوا تھا -

دفعہ ۲- جو شہادت شامل مثل ہے اوس سے ہماری دانست مین یہ بات ثابت
ہے کہ ۹- نومبر ۱۸۷۴ع کو کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کا اقدام اس طرح پر کیا گیا
کہ تمام سفید سنکھیا اور ہیرے کا چورا اوس شربت کے گلاس مین جسکو صاحب موصوف
صبح کی ہوا کھانے کے بعد ہمیشہ پیا کرتے تھے ملادیا گیا کرنل فیر صاحب اوس روز صبح
کو سات بجے پانچ منٹ پر واپس آئے اور راوجی حولدار چپراسیون کا اون سے ملا-
اور اوسنے صاحب کو سلام کیا بعد اس کے کرنل فیر صاحب اوس کمرے مین گئے جسمین
اونکا دفتر رہتا تھا- اور جہان وہ کپڑے وغیرہ پہنا کرتے تھے یہ ایک چھوٹا سا مکان ہے

اور رزیڈنسی کے خاص مکانات کے متصل واقع ہے جبکہ صاحب موصوف اوس کمرے
کے اندر گئے تو اونھون نے حسب معمول شربت کا گلاس ہاتھ دہونے کی تپائی پر رکھا
ہوا پایا اور دو یا تین گھونٹ پی کر اونھون نے گلاس کو پھر رکھ دیا بعد اسکے وہ
لکھنے کے واسطے بیٹھ گئے اور بیس منٹ یا آدہ گھنٹے مین دفعۃً طبیعت پر اسقدر معلوم
ہوا صاحب موصوف نے اس خیال سے کہ یہ شربت میرے ناموافق ہے اور نیز اس
اندیشے سے کہ مبادا دوسرا زیادہ پینے کو اونکا جی چاہے شربت کو دفتر کے کمرے سے باہر
برآمدے مین پھینک دیا بہت سا شربت برآمدے مین رہا اور تھوڑا سا بہکر برآمدے
کے باہر پہونچ گیا جس وقت کرنل فیر صاحب نے پھر اوس گلاس کو ہاتھ دہونے کی
تپائی پر رکھا دیکھا تو صاحب ممدوح کا خیال اوس تلچھٹ کے رنگ کی جانب گیا جو
گلاس مین باقی رہ گئی تھی اور جسمین سے تھوڑی سی گلاس کے اوپر اب تک رہی
تھی۔ صاحب ممدوح بیان کرتے ہین کہ یہ تلچھٹ سیاہ رنگ کی سی تھی اور جسوقت
اونھون نے گلاس کو دوبارہ غور کر کے دیکھا تو صاحب موصوف کے دل مین یہ خیال گذرا
کہ مجھکو زہر دیا گیا اوسوقت قریب ساڑھے سات بجے تھے کرنل فیر صاحب نے
[illegible] رزیڈنسی کے سرجن تھے ایک رقعہ اس مضمون کا
لکھا کہ [illegible] آئیے چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف آدہ گھنٹے یا پون گھنٹے مین یا
قریب آٹھ بجے کے [illegible] صاحب کے مکان پر پہونچے کرنل فیر صاحب نے وہ گلاس
جسمین کچھ شربت باقی تھا ڈاکٹر سیوارڈ صاحب کے حوالہ کیا یہ شربت کرنل فیر صاحب
کے بیان کے بموجب چار پینے کے ڈیڑہ یا دو چمچون کے برابر اور ڈاکٹر سیوارڈ صاحب
کے بیان کے بموجب دو یا تین ذرہ کہانے کے ایک چمچہ سے کچھ کم تھا جسوقت ڈاکٹر سیوارڈ صاحب
نے گلاس کو ہلایا اور روشنی مین اوسکو دیکھا تو اونکو تلچھٹ مین کچھ جھلک سی معلوم
ہوئی اور جبکہ اونھون نے اوسمین تھوڑا سا پانی ملایا تو اونکو تلچھٹ کے چمکتے ہوئے اجزا
پر رنگت کی جھلک نظر پڑی کرنل فیر صاحب نے اپنی طبیعت کی کیفیت ڈاکٹر سیوارڈ صاحب
کے روبرو بیان کی اور ڈاکٹر صاحب موصوف گلاس کو مع باقیماندہ شربت کے

اپنے گھر کو اس امر کی تحقیق کرنے کے واسطے گئے کہ اوس شربت مین کیا چیز ملی ہوئی تھی کرنل فیر صاحب نے بیان کیا ہے کہ جسوقت مین نے شربت چکھا تھا جب سے اوسوقت تک کہ وہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے حوالہ کیا کوئی آدمی اوسکے پاس تک نہین گیا جو کیفیت کرنل فیر صاحب کو اپنی طبیعت کی معلوم ہوئی تھی۔ اوسکو ایک چٹھی مین لکھکر اوسی روز گیارہ بجے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے پاس بھیجدیا جسکا انتخاب ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

(۱) اگرچہ مین نے اوس شربت کے جو گلاس کے اندر تھا صرف دو یا تین گھونٹ پئے تھے تاہم قریب آدہ گھنٹے کے عرصے مین جیسا کہ مین نے آپ سے بیان کیا تھا مجھکو خلاف معمول معدے مین کچھ شکایت معلوم ہوئی اور اوس کے ساتھ دوران سر اور ناگاہ مین چکر معلوم ہوا جس کے باعث سے خیالات مین فتور پیدا ہوا اور نیز منہ مین ایک ناگوار دہات کا سا مزہ معلوم ہونے لگا اور منہ مین فضول تھوک آنے لگا پہلے چندروز سے ہرگز میری یہ کیفیت نہین ہوئی تھی اور مین نے اوسکو کسیقدر نجار سے (جو اب بالکل رفع ہوگیا تھا) اور کسیقدر اس خیال سے منسوب کیا کہ جن پہلون کا ہر روز میرے واسطے شربت بنایا جاتا تھا وہ تازہ نہ تھے

کرنل فیر صاحب نے بیان کیا ہے کہ اوس دہات کا ذائقہ تانبے کا سا تھا اور وہ بیان کرتے ہین کہ یہ ذائقہ شربت کے پینے سے جو پیالے کے اوپر بالکل صاف اور جسکا ذائقہ مطلق خراب نتھا قریب پون گھنٹہ بعد مجھکو معلوم ہوا۔

دفعہ ۱۳۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے اون تدبیرون کو بیان کیا ہے جو پیالہ کی تلچھٹ کے اجزا تحقیق کرنے کے واسطے عمل مین لائے تھے یعنے صاحب موصوف نے قریب ایک ثلث کے تلچھٹ لے کر جو وزن مین ایک دو گرین کے برابر تھی اور جسکی رنگت زردی آمیز بھوری تھی اوسمین تھوڑا سا کوئلہ ملایا اور اوسکو ایک نلی کے اندر رکھکر ایک اسپرٹ لیمپ پر گرم کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ نلی پر دہات کا سا ایک حلقہ بن گیا اور جب صاحب موصوف نے اوس نلی کو پھر گرم کیا تو اونہون نے حلقے کے اوپر اور نیچے کچھ سفید سی

چیز دیکھی جسمین خورد بین سے دیکھنے کے بعد ہشت پہلو بلور کے سے ریزے معلوم ہوے
یہ گواہ بیان کرتا ہے کہ و تمات کے حلقے اور ہشت پہلو بلور کے ذرّون سے سراسر سنکھیا
کا موجود ہونا پایا جاتا ہے اور وہ یہ بیان کرتا ہے کہ وہ اور کسی معدنی زہر سے یہ شکل
پیدا نہین ہو سکتی تلچھٹ مین جھلّی کا اوٹھنا بھی اوسی زہر کی علامت ہے۔
باقی تلچھٹ کو جسکا ڈاکٹر سیورٹ صاحب نے امتحان نہین کیا تھا صاحب موصوف نے
۱۰۔ نومبر کو ڈاکٹر گری صاحب کیمیکل انیلائزر گورنمنٹ بمبئی کے پاس بھیجدیا اور
جاذب کاغذ مین چھان کر اور اوسکو گرمی دے کر بشکل چورے کے کر دیا۔
دفعہ ۴۔ کوئلے کے ذریعے سے امتحان کرنے سے چند روز بعد جیسا کہ سابق مین ذکر ہوا
ڈاکٹر سیورٹ صاحب نے اوس شے کے ذریعے سے جو نلی مین باقی رہ گئی تھی ایک مرتبہ
اور امتحان کیا یعنے اونھون نے اوسکو نلی مین سے نکال کر کسیقدر پانی کی سطح پر ڈالدیا
جب کہ بھاری ذرّے نیچے بیٹھ گئے تو صاحب موصوف نے بہت جلد اون ذرّون کو
باہر پھینکدیا جو اوپر تیرتے تھے صاحب موصوف نے چند مرتبہ یہی عمل کیا اور اوسکے بعد
تلچھٹ کو جمع کر کے شیشہ کے چند ٹکرون پر رکھا جسکو صاحب موصوف نے کمیشن کے روبرو
بھی پیش کیا ان شیشون کو اونھون نے ایک دوربین کے نیچے رکھا اور اوسوقت
معلوم کیا کہ تلچھٹ خاص کر چمکدار بلوری ریزون سے مرکب تھی جسوقت صاحب
موصوف نے ایک خاص شیشہ کا ٹکڑا منجملہ اون ٹکڑون کے جنپر تلچھٹ رکھی ہوئی تھی ایک
شیشہ پر رکھا تو اوسوقت معلوم ہوا کہ اوسکی سطح کھرچی ہوئی تھی چنانچہ اونھون نے یہی تجربہ
کمیشن کے روبرو کیا اور جسوقت صاف شیشے کا ٹکڑا اوس سے رگڑا گیا جسپر تلچھٹ تھی
تو وہ فوراً اکٹ گیا ڈاکٹر سیورٹ صاحب بیان کرتے ہین کہ مین نے تانبے کے واسطے
امتحان نہین کیا تھا بلکہ صرف سنکھیا کے دریافت کرنے کی غرض سے کیا تھا اور تلچھٹ
کا زہر حصہ سنکھیا تھا کچھ ہیرے کا چورا نتھا جو تلچھٹ پیالے کے اندر سے نکلی تھی اوسکو
صاحب موصوف نے وزن نہین کیا تھا۔
دفعہ ۵۔ جو چورا ڈاکٹر سیورٹ صاحب نے ۱۰۔ نومبر کو ڈاکٹر گری صاحب کے پاس

بھیجا تھا اوس کے امتحان کے نتیجہ کے بیان کرنے سے پہلے اون دو پوڑیون کا ذکر بھی کرنا ضرور ہے جو ڈاکٹر صاحب موصوف کے پاس بھیجی گئی تھین اون مین سے پہلی پوڑیا مین اوس برآمدے کے فرش کا کھرچا ہوا چونا ہے جسمین کرنل فیر صاحب نے شربت کو پھینکا تھا کرنل فیر صاحب کی شہادت اور اونکی چٹھی موسومہ ڈاکٹر گری سے واضح ہوتا ہے کہ ڈاکٹر گری صاحب کی راے کے بموجب جسکا اظہار اونھون نے ڈاکٹر سیورڈ صاحب سے اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کرنل فیر صاحب سے کیا تھا کرنل فیر صاحب نے ۱۵- نومبر کی صبح کو اپنی موجودگی مین ایک چپراسی سے جس قدر تلچھٹ اوس برآمدے کے فرش پر مل سکی جہان گلاس کا شربت گرا تھا اوس سب کو کھرچوا لیا اور اوسکی ایک پوڑیا باندہ کر کرنل فیر صاحب نے بڑی احتیاط کے ساتھ ۱۶- نومبر کو ڈاکٹر گری صاحب کے پاس بھیجدی دوسری پوڑیا ۲۵- دسمبر کو مسٹر سوٹر صاحب کمشنر پولیس کی موجودگی مین راوجی کی پیٹی مین ملی جسکو مسٹر سوٹر صاحب اپنے ساتھ بمبئی کو لے گئے اور ۳۰- دسمبر کو ڈاکٹر گری صاحب کو حوالہ کر دیا

دفعہ ۶- ڈاکٹر گری صاحب کیمیکل اینیلائزر گورنمنٹ بمبئی کی شہادت کا خلاصہ حسب تفصیل ذیل ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کے پاس تینون پوڑیان جنکا صدر مین ذکر ہوا ایسی صورت اور ایسے طریقے مین پہونچین جس سے یہ خیال نہین ہو سکتا کہ راستہ مین اون مین کچھ فریب کیا گیا- پہلی پوڑیا جو ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے اون کے پاس بھیجی تھین اوسمین ڈیڑہ گرین چورا بہورے رنگ کا سا تھا جسمین کچھ کچھ چمکتے ہوے ذرّے تھے صاحب موصوف نے اوسمین سے تھوڑے سے چورے کو گرمی کے ذریعے سے صاف کیا اور جب خوردبین سے اوسکو دیکھا تو ہشت پہلو بلور کے ذرّے معلوم ہوے صاحب موصوف نے اون ذرون کو پانی مین جوش دیا اور اوسمین سے تھوڑا سا پانی لیکر چاندی کا تیزاب امونا ئٹریٹ اوسمین ملایا تو اوس کے باعث سے ایک زرد رنگ کی شے منجمد ہوئی- تھوڑے سے پانی مین صاحب موصوف نے تانبے کا تیزاب امونیو سلفٹ

ملایا اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ جم کر ایک زردی مائل سبز شے منجمد ہو گئی باقی شے جو پانی
پانی مین صاحب موصوف نے تیزاب ماری اینک ایسڈ ملا کر پھر اوسکو جوش دیا اور
گندہک کی ہائیڈروجن گاس کو اوسمین چھوڑا تو اوسکا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ جم کر ایک چمکتی
ہوئی زرد رنگ کی چیز ہو گئی - بعد اس کے ڈاکٹر صاحب موصوف نے اون تینون
منجمد چیزون مین نوسادر ملایا اور وہ سب گل گئین لیکن تیسری منجمد شے کے ایک حصہ
کو رہنے دیا - اوسکو صاحب موصوف نے نہایت تیز ماری اینک ایسڈ کے ساتھ ملایا
اور وہ نہین گلی - اس تمام امتحان سے ڈاکٹر گری صاحب کو اس امر کا اطمینان
ہو گیا کہ جو سفید ذرے اس عمل سے حاصل ہوے تھے وہ سفید سنکھیا کے ذرے تھے -
جو چورا ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے ڈاکٹر گری صاحب کے پاس
بھیجا تھا اوسکا اور طرح پر بھی صاحب موصوف نے امتحان کیا یعنے اونھون نے
تھوڑا سا چورا پانی اور ماری اینک ایسڈ کے ساتھ جوش کیا اور جوش کیوقت
دو ٹکڑے صاف تانبے کے اوس کے اندر ڈال دیے چند لمحہ کے بعد تانبہ کے پتر پر بھورے
رنگ کی دہات کے سے ذرے جمع ہو گئے ڈاکٹر صاحب موصوف نے ان تانبے کے پترون
مین سے ایک ٹکڑے کو خشک کر کے ایک نلی مین اوسکو گرم کیا جسکی طرفون پر ہشت پہلو
ذرے بلور کے جمع ہو گئے ان ذرون کی نسبت صاحب موصوف نے وہی عمل کیا جو
سابق مین مذکور ہوا اور اوسکا نتیجہ بھی وہی ہوا -

دفعہ ۷ - جو چورا ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے ڈاکٹر گری صاحب کے پاس بھیجا تھا
اوس کے ایک حصہ مین صاحب موصوف نے کوئلا ملا کر بھی دہات کے اجزا کو علیحدہ
کیا اور جس نلی سے اونھون نے یہ امتحان کیا اوسکو مع اوس حلقے کے جو اوسپر بن گیا
تھا اور جسکو وہ سنکھیا کی موجودگی کی علامت بیان کرتے ہین کمیشن کے روبرو پیش کیا
صاحب موصوف نے اس حلقہ کو گرمی نہین دی جس سے وہ سفید سنکھیا ہو جاتا -

دفعہ ۸ - جو چمکتے ہوے ذرے اس چورے مین موجود تھے جو ڈاکٹر سیورڈ صاحب
کے پاس سے آیا تھا اوسکی نسبت ڈاکٹر گری صاحب بیان کرتے ہین کہ مذکور الصدر

تجربون کا اونپر کچھ اثر نہین ہوا اور اونہون نے ایک خوردبین سے اونکو دیکھا اور اول مرتبہ یہ خیال کیا کہ شاید وہ پسا ہوا شیشہ ہے مگر جب کہ ۱۲۔ نومبر کو اونہون نے جاذب کاغذ کے ٹکڑے پر اونکو دیکھا تو خالی آنکھ کے دیکھنے کے بعد اونھون نے یہ خیال کیا کہ اتنی چمک کے سبب سے وہ ہیرے کے ذرے تھے صاحب موصوف نے تمام معمولی تیزابون اور کھارون مین اون کے گلانے کے لیے کوشش کی وہ نہین گلے اور صاحب موصوف کی یہ راے قرار پائی کہ وہ ہیرے کا چورا تھا یہ تحقیقات اونہون نے اپنی طرف سے کی تھی کیونکہ ۱۳۔ نومبر کو اون کے پاس اس مضمون کی کوئی اطلاع نہین آئی تھی کہ اوس چورے مین شاید ہیرے کا چورا بھی ہوگا۔

دفعہ ۹۔ دوسری پوڑیا جو کرنل فیر صاحب نے کاغذ نمبر (آئی) کے ساتھ بھیجی تھی وہ ۱۷۔ نومبر کو ڈاکٹر گرے صاحب کے پاس پہونچی اوس کے اندر ۱۷ گرین مٹی تھی مگر جب کہ اونھین طریقون سے اوسکا امتحان کیا گیا جو پہلی پوڑیا کی نسبت عمل مین لائے گئے تھے تو اوسمین سنکھیا اور ریت اور ہیرے کا چورا ثابت ہوا جو پوڑیا ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے بھیجی اوسمین ڈاکٹر گرے صاحب کو ایک گرین اور جو کرنل فیر صاحب نے بھیجی تھی اوسمین سوا گرین کل سوا دو گرین سنکھیا نکلا ڈاکٹر گرے صاحب بیان کرتے ہین کہ اگر سنکھیا کا اثر ہو جاے تو ڈھائی گرین مین ایک جوان آدمی ہلاک ہو سکتا ہے اور اکثر صورتون مین اوسکا اثر نصف گھنٹہ سے کر ایک گھنٹہ تک ظاہر ہوتا ہے نہایت معتبر سند پر یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ انسان کے جسم پر ہیرے کے چورے کا کوئی مہلک اثر نہین ہوتا ہے۔ ڈاکٹر گرے صاحب خیال کرتے ہین کہ تلچھٹ مین جو ایک جھلی سی پیدا ہو گئی جسکا ذکر ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کیا ہے وہ غالبا گلاس مین سنکھیا کے ہونے کا نتیجہ ہے

دفعہ ۱۰۔ تیسری پوڑیا جو مسٹر سوٹر صاحب نے ۳۰۔ دسمبر سنہ ۱۸۷۴ع کو بھیجی تھی اوسمین ڈاکٹر گرے صاحب کو اوسی قسم اور اوسی شکل کی سات گرین سفید سنکھیا ملی تھی جو باقی دو پوڑیون مین پائی گئی تھی صاحب موصوف نے دوربین کے ذریعے سے ملاحظہ کر کے دریافت کی تھی۔

دفعہ ۱۱۔ جو شخص سنکھیا کے زہر سے بیمار ہوتے ہین اون کے منہہ مین دہات کی چیزون کا سا ذائقہ ہوتا یہ ایک ایسی بات ہے جسکا تجربہ خاص ڈاکٹر گری صاحب کو ایک مرتبہ ہو چکا ہے اور جسکا ہمیشہ اون مقدمات مین حوالہ دیا جاتا ہے جو بحیثیت کیمیکل امینلائزر کے اون کے پاس بھیجے جاتے ہین اور صاحب موصوف نے خود سنکھیا اس امر کے تحقیقات کرنے کے واسطے کہایا ہے کہ آیا اوسمین کچھہ ذائقہ ہے یا نہین مگر اوسکو بے مزہ پایا ڈاکٹر گرے صاحب نے جورے مین تانبے کے دریافت کرنے کے واسطے کوشش کی تھی مگر اوسکا کچھہ نشان نہ معلوم ہوا۔

دفعہ ۱۲۔ ڈاکٹر گری صاحب فرماتے ہین کہ سنکھیا کے کھانے کی معمولی علامتین دوران سر اور استلا اور قے اور دست اور معدے مین سوزش ہوتی ہے صاحب موصوف یہ بھی بیان کرتے ہین کہ اگر متواتر تھوڑا تھوڑا سنکھیا کہایا جاوے تو اوس کے باعث سے آنکھون مین پانی جاری ہو جاتا ہے اور اگر سنکھیا زخم سے لگایا جاوے تو وہ باعث ہلاکت مریض کا ہوتا ہے صاحب موصوف خیال فرماتے ہین کہ کرنل فیر صاحب نے بہت تھوڑا سنکھیا پیا ہوگا مگر یہ بھی استلا پیدا کرنیکے واسطے کافی تھا اور استلا سے منہ مین پانی اور تھوک زیادہ آنے لگتا ہے۔

دفعہ ۱۳۔ مقدمے کے اس حصہ سے متعلق یہ بات قابل ذکر ہے کہ کرنل فیر صاحب نے اپنی شہادت مین بیان کیا ہے کہ وہ وسط ماہ ستمبر ۱۸۷۴ع سے علیل تھے یعنے اونکو زکام تھا اور اونکی پیشانی پر ایک پھوڑا تھا جسکا معالجہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب کرتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف پھوڑے پر ایک پلاسٹر لگاتے تھے اور باقی پلاسٹر ایک میز پر اونکے دفتر کے کمرے مین رکھا رہتا تھا پس خود کرنل فیر صاحب نے تیزاب کلوڈین اس طریقے سے پھوڑے مین لگایا کہ جس پھایہ سے اونہون نے اوسکو لگایا تھا اوس کے چھوٹانے مین اونکو بڑی مشکل پیش آئی ایک روز صبح کو آٹھہ یا نو بجے کے درمیان یہ امر وقوع مین آیا اوس وقت کرنل فیر صاحب اپنے دفتر مین ہاتھہ دہونے کی تپائی کے قریب کھڑے ہوے تھے اور وہان سے وہ اون چپراسیون کو نظر پڑے تھے جو اوس کمرے کے برآمدے مین کھڑے ہوے تھے پلاسٹر

کے لگانے سے پہلے اور اوس کے بعد بھی کرنیل فیر صاحب کو خفیف بخار آتا تھا اور
اونکا سر بھاری تھا اور اونکی آنکھون سے بکثرت پانی جاری تھا پس صاحب موصوف
کو گمان ہوا کہ شروع اکتوبر ۱۸۷۴ع سے اونکا شربت مناسب طور سے تیار نہین کیا جاتا
۷۔ نومبر کو اونہون نے ایک یا دو جرعہ شربت کے پیے اور اونکو اپنی طبیعت ناساز معلوم
ہوئی اور اونکا سر بھاری ہوگیا اور غنودگی معلوم ہونے لگی غرض کہ طبیعت کی وہی
کیفیت تھی جو شروع ماہ اکتوبر مین تھی ۷۔ نومبر کو بھی اونھون نے تھوڑا سا شربت پیا
اور وہ یہ بات جانتے تھے کہ اوس روز بھی اونکی طبیعت کی وہی کیفیت تھی جیسی کہ
پہلے دن تھی ۸۔ نومبر کو صاحب موصوف نے شربت نہین پیا کیونکہ اگلے دن اونکو
اپنی طبیعت نہایت ناساز معلوم ہوئی تھی۔

جو علامتین کرنیل فیر صاحب کو وسط ستمبر اور ۹۔ نومبر کے درمیان معلوم ہوئی تھین اونکا
ذکر بلحاظ شہادت بعض گواہون کے جو اوس تحقیقات مین اخیر پر پیش کی گئی تھی کسیقدر
ضروری معلوم ہوگا۔

دفعہ ۱۴۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جس حالت مین سوا دو گرین سنکھیا پیالے کی تلچھٹ
اور برآمدے کی کھرچن مین نکلا تھا تو گلاس مین بہ نسبت اوس مقدار کے جو ہلاکت کے
واسطے کافی ہو بہت زیادہ سنکھیا ڈالا گیا ہوگا کیونکہ یہ بات ممکن نہین ہے کہ جس قدر
سنکھیا شربت مین ملا ہوا تھا وہ سب برآمدے مین مل گیا ہو اور جو مقدار سنکھیا کی
ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے تجربون مین سفید وزن کی صورت مین ظاہر ہوئی تھی وہ
نامعلوم ہے۔

دفعہ ۱۵۔ جبکہ یہ بات ثابت ہوگئی کہ درحقیقت کرنل فیر صاحب کے گلاس مین زہر
ملایا گیا تو اب یہ امر غور طلب ہے کہ یہ زہر کس شخص نے دیا عبد اللہ خان جو پندرہ یا
سولہ برس سے کرنل فیر صاحب کے پاس نوکر تھا اوس کے متعلق روزانہ شربت کے تیار
کرنے کا کام تھا مگر اوسکی غیر حاضری مین خانساماں اوسکو تیار کیا کرتا تھا چنانچہ ۹۔ نومبر
۱۸۷۴ع کو عبد اللہ خان نے یہ شربت خالص عرق سے تیار کرکے گلاس کو دفتر کے کمرے کے اندر

ہاتھ دہونے کی تپائی پر رکھدیا اسوقت قریب ساڑہے چھہ بجے صبح کے گوبند بابو اور بلیا
دفتر کے کمرے کو صاف کر رہے تھے عبداللہ خان اوسروز کے واسطے اپنے آقا کے کپڑون کو
لے کر کمرے سے چلا گیا گوبند بابو ملازم رزیڈنسی بھی بیان کرتا ہے کہ مین نے اور بلیا نے
۹۔ نومبر ۱۸۷۴ء کی صبح کو جبکہ کرنل فیر صاحب ہوا کھانے کے واسطے باہر گئے تھے دفتر کے کمرے کو صاف کیا تھا اور
مین نے ہی تازہ پانی اوس بوتل کے اندر بھرا جو ہات دہونے کی تپائی پر رکھی ہوئی تھی اور
یہ بلاشبہہ وہی بوتل تھی جسمین سے ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے تھوڑا سا پانی اوس گلاس
مین ڈالا تھا جسمین تلچھٹ تھی اور مین نے یہ پانی اوس مٹی کے برتن مین سے لیا تھا
جو مکان کے برآمدے مین رکھا رہتا تھا اور جسمین سے رزیڈنسی کے یوروپین باشندون کو پانی
دیا جاتا تھا اور مین کرنل فیر صاحب کی واپسی سے پہلے قریب سات بجے کے کمرے سے چلا آیا
وہ بیان کرتا ہے کہ مین نے عبداللہ خان کو کمرے کے اندر آتے ہوے اور اپنے آقا کے کپڑون کو
درست کرتے ہوے اور باہر جاتے ہوے دیکھا مگر مین نے اوسکو شربت لاتے ہوے نہین
دیکھا لکشمن دریاؤ سنگھ چپراسی کے کمرے سے باہر تھا گوبند بابو مظہر ہے کہ عبداللہ خان کے چلے
جانے کے بعد راوجی حوالدار کرنل فیر صاحب کے دفتر کے کمرے مین آیا اور پانچ چھہ منٹ
تک اوس کے اندر ٹھہرا رہا اور اس عرصے مین اوس نے کاغذات ردی کے اوس ٹوکری کو
جو لکھنے کی میز کے قریب رکھی ہوئی تھی خالی کر کے ایک دوسری ٹوکری کے اندر کاغذ بھر دیے
جو اوس کمرے کے اندر رکھی تھی جسمین ہو کر دفتر کے کمرے مین جاتے ہین اس مقام پر اس بات کا ذکر کرنا چاہیے اور
کمیشن کے ممبرون کو بھی اوس کی ذاتی واقفیت حاصل ہے یہ دفتر کا کمرہ طول و عرض مین چھوٹا ہے
بلیا نے گوبند بابو کے اس بیان کی تصدیق کی ہے کہ وہ بھی اوس روز صبح کو دفتر
کے کمرے کی صفائی مین مصروف تھا مگر اس سے زیادہ اوس نے اور کچھہ حال بیان نہین کیا
لکشمن دریاؤ سنگھ بیان کرتا ہے کہ مین نے ۹۔ نومبر کی صبح کو کرنل فیر صاحب کے لکھنے
کی میز درست کی اور اوس سے فرصت پا کر مین اوس جگہہ بیٹھہ گیا جہان چپراسیون کے واسطے
مقرر ہے اور مین نے کوئی اور بات نہین دیکھی۔

دفعہ ۱۶۔ پس اسبات کے گمان کرنے کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ ان مین سے

کسی شخص نے شربت مین زہر ملایا ہو اور راؤجی خود مقر ہے کہ مین نے زہر ملایا نظر برین ہماری راے مین اس امر کی نسبت اوسکی شہادت کو صحیح سمجھنا چاہیے۔

دفعہ ۱۷- اب راؤجی اور اور گواہون کی شہادت پر بہ تفصیل غور کرنا ضرور ہے تاکہ یہ امر تحقیق ہو جاے کہ آیا راؤجی کو کرنیل فیر صاحب کو زہر دینے کی ترغیب دی گئی اور اگر یہ بات ہے تو کس شخص نے اوسکو ترغیب دی۔

دفعہ ۱۸- راؤجی کی شہادت حسب تفصیل ذیل ہے۔

عرصہ ایک یا سوا برس کا ہوا کہ کرنل فیر صاحب نے مجھکو چپراسیون کا حوالدار مقرر کیا تھا اور مین چھاونی برودہ کی بازار مین رہا کرتا تھا ۱۸۷۴ء کے کمیشن کے اجلاس کے شروع ہونے سے دو مہینے پہلے سالم نے مجھ سے بار بار یہ کہا تھا کہ تم مہاراجہ گیکواڑ کے ملنے کے واسطے چلو چنانچہ آخر کار مین راضی ہو گیا اور اوسوقت یعنے (کمیشن کے اجلاس سے دو مہینے پہلے) سالم اور یشونت راؤ کے ہمراہ جو مجھکو شہر مین اپنے مکان پر ملا تھا مہاراجہ گیکواڑ کے محل کو گیا اور سالم اور یشونت راؤ کی موجودگی مین مہاراجہ صاحب سے ملاقات کی۔

مہاراجہ گیکواڑ نے مجھ سے کہا کہ تم ہمکو رزیڈنسی کی نسبت خبرین بھیجا کرو اور اگر تم خبرین بھیجوگے تو ہم تمکو انعام دینگے اور یہ دریافت کیا کہ نرسو سے جو رزیڈنسی کے چپراسیون کا جمعدار ہے تمھاری دوستی ہے یا نہین چنانچہ راؤجی نے خبرون کا بھیجنا منظور کر لیا اور یہ کہا کہ نرسو میرا دوست ہے اور حسب درخواست مہاراجہ گیکواڑ کے اون سے یہ اقرار کر لیا کہ مین نرسو کو آپ کی ملاقات کے واسطے لاؤنگا دوسرے دن راؤجی نے نرسو سے اوس ملاقات اور طلبی کا ذکر کیا مگر نرسو نے عدیم الفرصتی کے حیلہ سے جانے سے عذر کر دیا۔

دفعہ ۱۹- اس گواہ کی شہادت کا زیادہ تر ذکر کرنے سے پیشتر اس بات کا بیان کرنا مناسب ہوگا کہ سالم ایک عرب ہے اور شہر بڑودے مین رہتا ہے اور وہ گیکواڑ کے پاس سوارون مین نوکر تھا اور ہمیشہ اونکی خدمت مین حاضر رہتا تھا یشونت راؤ جاسوس سرکار مہاراجہ گیکواڑ کا خاص قاصد ہے اور شہر مین رہتا ہے اور جس کمرے مین اس ملاقات کا ہونا بیان کیا گیا ہے وہ وہی کمرہ ہے جسکے اندر وہ تمام ملاقاتین جو مہاراجہ گیکواڑ اور

رزیڈنسی کے ملازمون کے درمیان عمل مین آئی تھین اوس مکان کو کمیشن کے بعض ممبرون نے ملاحظہ کیا وہ ایک چھوٹا سا کمرہ تیسری منزل پر ہے اور اوس کے اندر ایک گوشے کی طرف سے ایک تنگ زینے کے ذریعے سے جاتے ہین یہ زینہ اس چھوٹے کمرے کے اندر ختم ہوتا ہے اور اوسمین کوئی دروازہ نہین لگا ہوا ہے درحقیقت یہ مکان راجہ صاحب سے سلام و مجرا کرنے کا کمرہ ہے اور اوسمین صرف ایک دروازہ ہے جسمین ہو کر گیکواڑ کے کمرے کا خاص رستہ ہے اس کمرۂ خاص مین مہاراجہ گیکواڑ کا ایک پلنگ اور غسل کرنے کی ایک چوکی اور نہانے دہونے کا سامان تھا کمرۂ مجرائی مین چند آئینے دیوارون پر لگے ہوے ہین اور اوسمین ایک نیچی اور چوڑی لکڑی کی بینچ پڑی ہوئی ہے کہتے ہین کہ مہاراجہ گیکواڑ رزیڈنسی کے ملازمون سے تحقیقات کرتے وقت ہر ایک موقع پر اوسپر بیٹھتے تھے اب ہم پھر راؤجی کے بیان کا ذکر کرتے ہین —

دفعہ ۲۰ - راؤجی نے سنہ ۱۸۷۴ع کے کمیشن کے اجلاس سے مین نے تین یا چار مرتبہ اور کمیشن کے اجلاس کے وقت تین مرتبہ مہاراجہ گیکواڑ سے ملاقات کی ان مین سے ہر ایک موقع پر وہ پھر یشونت راؤ کے مکان کو اور وہان سے یشونت راؤ اور سالم کے ہمراہ مہاراجہ گیکواڑ کے محل کو جاتا تھا ان ملاقاتون مین راؤجی مہاراجہ گیکواڑ سے اون شخصون کا جو رزیڈنسی کو آتے تھے اور جو واقعات وہان ظہور مین آتے تھے اور جو شکایتین گیکواڑ کے انتظام کی بنسبت رزیڈنسی مین اور کمیشن کے روبرو کیجاتی تھین اونکا ذکر کیا کرتا تھا —

دفعہ ۲۱ - اون مین سے ایک ملاقات مین جو جمعہ کو وقت اجلاس کمیشن کے ہوئی تھی راؤجی نے گیکواڑ سے کہا کہ میری شادی ہونے والی ہے اور گیکواڑ نے یشونت راؤ کو یہ ہدایت کی کہ وہ اونکو اسباب کی یاد دلائے — چنانچہ دوسرے دن صبح کو جبکہ گیکواڑ رزیڈنسی کو گئے یشونت راؤ نے راؤجی سے کہا کہ مین تمھارے واسطے پانسو روپیہ لاتا ہون تم میرے مکان پر شام کو اوس روپیے کو لے آنا پس راؤجی شام کو یشونت راؤ کے مکان پر ہمراہی جگ نیکھہ قلی متعینہ رزیڈنسی کے گیا اور وہان دلپت یشونت راؤ کے محرر نے جگا کی موجودگی مین مبلغ پانسو روپیے اوسکو دیے یشونت راؤ اوسوقت بالاخانے

پر تھا راؤجی نے اوسمین سے مبلغ چار سو روپیے اپنی شادی کے واسطے زیور خریدنے مین صرف کیے اور باقی سو روپیہ جگا کے پاس جمع کر دیے کوئی ایسی شہادت شامل مسل نہین ہے جس سے بجز اوس ملاقات کے جسمین مبلغ پانسو روپیہ کے ملنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ مذکور الصدر ملاقاتون مین کسی اور ملاقات کی نسبت راؤجی کے بیان کی تصدیق ہوتی مگر آئندہ یہ بات ثابت ہو گئی کہ ان پہلی ملاقاتون کے وقت ایک عورت اینا نامی جو اول مسٹر فیر صاحب کی میم صاحبہ کے پاس اور بعد اوس کے مسٹر بودی صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ بڑودہ کی میم صاحبہ کے پاس جو کرنل فیر صاحب کی لڑکی تھین بطور آیا کے نوکر رہی تھی گیکواڑ کے پاس آیا جایا کرتی تھی لیکن پانسو روپیہ کے دیے جانے کی تصدیق کے واسطے شہادت موجود ہے اور بالفعل راؤجی کے بیان کو ترک کرنا اور اس معاملہ کی طرف توجہ کرنا مناسب ہے۔

شہادت نمبر ۲ - جگا ولد بھگوان بیان کرتا ہے کہ چودہ یا پندرہ مہینے کا عرصہ ہوا یعنے قریب دسمبر ۱۸۷۳ء کے کہ مین راؤجی کے ہمراہ ایک روز شام کو یشونت راؤ کے مکان کو گیا تھا (یہ بات یاد ہوگی کہ نومبر اور دسمبر ۱۸۷۳ء مین کمیشن کا اجلاس ہو رہا تھا) اور یشونت راؤ کے کارکن یا محرر نے مبلغ پانسو روپیہ راؤجی کو دیے تھے جسمین سے چار سو روپیہ راؤجی نے لیے اور سو روپیہ مجھکو بطور امانت سپرد کیے۔

دلپت محرر بیان کرتا ہے کہ بارہ یا چودہ مہینے کا عرصہ ہوا کہ مین نے مبلغ پانسو روپیہ سکہ بڑودہ یشونت راؤ کے حکم سے آٹھ بجے شب کو راؤجی اور جگا کو دیے تھے یشونت راؤ اوس وقت بالاخانے پر تھا اور اسوجہ سے وہان موجود نتھا۔ راؤجی دجیبا کی معرفت اپنی شادی کیواسطے زیور تیار کرائے تھے وہ بیان کرتا ہے کہ اوس دیوالی جو ۲۰ - اکتوبر ۱۸۷۳ء کو ہوئی تھی مینے شیولال اور بٹھل سنار کو راؤجی کیواسطے چاندی اور سونے کے مختلف زیورون کے تیار کرنے کے واسطے مقرر کیا تھا یہ زیور دو یا تین موقعون پر بعد تیاری کے اوسکو حوالے کیے گئے اور دجیبا نے ان زیورون کی فہرست مع قیمت کے سنار سے حاصل کی جسوقت کمیشن حال کی معرفت تحقیقات ہو رہی تھی دجیبا نے اس فہرست کو پولیس کے حوالے کر دیا اور اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیولال نے راؤجی کے واسطے نومبر ۱۸۷۳ء اور مارچ ۱۸۷۴ء کے درمیان پانسو اٹھاون روپیہ چھ آنے کا زیور بنایا۔

شیولال وتہل زیورون کی تیاری کے وقت اور اونکی تفصیل کی نسبت وجیبا کے بیان کی تصدیق کرتا ہے اور از روی بیان کے اونکی قیمت چارسو چھتر روپیہ یا پانسو روپیہ بیان کرتا ہے وجیبا اور راوجی نے وقتاً فوقتاً زیورون کی پوری قیمت شیولال کو ادا کردی۔

ایک دوسرے سنار دولاب نامے نے یہ اظہار دیا ہے کہ مین نے راوجی کے واسطے ماہ جون اور اگست ۱۸۷۴ء کے درمیان مختلف زیور قیمتی اوناسی روپیہ آٹھ آنے کے تیار کیے تھے شیولال وتہل اور دولاب نے اوس زیور کو شناخت کیا جو اونھون نے تیار کیا تھا اور راوجی تسلیم کرتا ہے کہ یہ میری ملکیت ہے۔

اس مقام پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ راوجی کی تنخواہ دس روپیہ ماہواری تھی۔

دفعہ ۲۲ - اب پھر راوجی کی شہادت کا ذکر کیا جاتا ہے جسمین اون ملاقاتون کا ذکر ہے جو کمیشن ۱۸۷۴ء کے بڑودے سے چلے جانے کے بعد اور مہاراجہ گیکواڑ کے قصد نوساری کو جانے کے وقت تک ظہور مین آئی تھین۔

راوجی بیان کرتا ہے کہ بڑودے سے کمیشن کے چلے جانے سے آٹھ یا نو یا دس دن بعد قریب ۳ جنوری ۱۸۷۴ء کے۔ مین نے مع نرسو جمعدار کے مہاراجہ گیکواڑ سے اونکے محل مین ملاقات کی تھی سالم نے پہلے سے راوجی کو یہ اطلاع دی تھی کہ مین نے نرسو کو آنے پر راضی کر لیا ہے اوس روز اتوار تھا اور جس طرح پر انتظام کیا گیا تھا اوس کے بموجب نرسو جسکا گھر بڑودے مین واقع تھا یشونت راو کے مکان کو گیا راوجی یا تو جگا کے ساتھ اور یا تو کر بھائی کے ساتھ گیا نرسو کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملاقات ۱۹ - اور ۲۴ جنوری ۱۸۷۴ء کے درمیان ہوئی تھی۔

دفعہ ۲۳ - جو ریذیڈنسی مین پنکھہ قلی کا کام کرتے تھے مکان سے چل کر یشونت راو کے مکان کو گیا اور وہان اوسنے نرسو اور سالم کو موجود پایا اور یہ سب آدمی اوس کے اور اوس کے ہمراہی جگا یا کاربھائی کے ساتھ مہاراجہ کے محل پر گئے وہان پہونچکر سالم بالاخانہ پر مہاراجہ گیکواڑ کو اطلاع دینے کے واسطے گیا اور تھوڑی دیر کے بعد اوس نے یشونت راو اور نرسو کو

مہاراجہ گیکواڑکے روبرو طلب کیا اس ملاقات مین راؤجی نرسو اور یشونت راؤ
اور سالم موجود تھے راؤجی نے اوس گفتگو کو بیان کیا ہے جو اس موقع پر مہاراجہ گیکواڑ اور
نرسو کے درمیان ہوئی تھی یعنے گیکواڑنے نرسو سے کہا کہ چونکہ تم شہر مین رہتے ہو اسوجہ سے
تمکو ہر روز رزیڈینسی کی خبر لانی چاہیے اور چونکہ تم بڑودے کے ایک قدیمی باشندے ہو
اور سرداروں سے واقف ہو اس لیے تم اون سرداروں کے نام سے ہمکو مطلع کردیا کرو
جو رزیڈنٹی مین آتے جاتے تھے نرسو جمعدار اسبات پر راضی ہوگیا اور یہ کہا کہ ہم اور راؤجی
دونون سالم کی معرفت خبرین بھیجا کرینگے اسپر مہاراجہ گیکوارنے یہ خواہش ظاہر کی کہ اگر
کوئی بات ضروری اطلاع کے لائق ہو تو اوسکو لکھکر بھیجنا چاہیے جسوقت جمعدار شہر کو
اپنے گھر آوے گا وہ اوس چٹھی کو اپنے ساتھ لیتا آویگا اور سالم کو دیدے گا نرسو نے گیکواڑ
سے کہا کہ میرے بھائی کی پنشن بند ہوگئی ہے آپ اوسکا کچھہ بندوبست فرمائیے گیکواڑنے
نرسو سے کہا کہ تم اس مضمون کی عرضی صاحب رزیڈنٹ کو دو اور ہم وعدہ کرتے ہین کہ اگر
صاحب رزیڈنٹ اوسکا ہم سے ذکر کرینگے تو ہم کچھہ بندوبست کرینگے اوسوقت نرسو
کے دو بھائی مہاراجہ گیکواڑکے پاس ایک رسالے کے کہانڈر اور جمعدار تھے۔

دفعہ ۳۴ - جگا اور کار بہائی دونون یہ بیان کرتے ہین کہ ہم گیکواڑکے محل کو راؤجی اور
نرسو اور یشونت راؤ اور سالم کے ہمراہ گئے تھے اور جسوقت یہ شخص مہاراجہ گیکواڑ سے ملاقات
کرنے کے واسطے اوپر گئے تو ہمکو نیچے چھوڑ گئے اوس شخص کی شناخت کا کوئی ذریعہ نہین
ہے جو اس موقع پر ان شخصون کے ہمراہ گیا تھا مگر اسمین کچھہ کلام نہین ہو سکتا کہ وہ یا تو
جگا تھا یا کار بہائی تھا نرسو نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ ایک شخص راؤجی کے ہمراہ تھا مگر
اوسنے اوسکا نام نہین بیان کیا۔

دفعہ ۳۵ - بعد اس کے راؤجی نے یہ بیان کیا ہے کہ مین اور نرسو پھر چار یا پانچ مرتبہ
مہاراجہ گیکواڑکی ملاقات کے واسطے اون کے نوساری کو جانے سے پہلے ۲۲ - اپریل
سنہ ۱۸۷۴ع کو گیا تھا اور ان موقعون پر ہمنے مہاراجہ گیکواڑکو رزیڈنٹی کی کارروائی
کی نسبت خبر دی اس مقام مین یہ بات بیان کرنا چاہیے کہ نرسو نے اسوقت صرف اس قسم

کی ایک ملاقات کا یعنے اپنی دوسری ملاقات کا ذکر کیا۔

دفعہ ۲۶۔ راؤجی بیان کرتا ہے کہ مین اور نرسو کرنل فیر صاحب کے ہمراہ نوساری کو گئے تھے اور وہان ہمنے منجملہ اور شخصون کے سالم اور دامودر پنت کو بھی دیکھا راؤجی نے سالم کی معرفت نوساری مین ایک مرتبہ گیکواڑ سے ملاقات کی اور گیکواڑ نے بھاؤ پونا کر اور اور شخصون کا حال اوس سے دریافت کیا جو رزیڈنٹ کو جاتے تھے۔

دفعہ ۲۷۔ اب ہم راؤجی کے بیان کا بسبب اون ملاقاتون کے ذکر کرتے ہین جو اوسکے اور گیکواڑ کے درمیان نوساری سے واپس آنے کے بعد (۱۹ اپریل ۱۸۷۴ع کے قریب واپس آئے تھے) ہوئی تھین اور ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ راؤجی کے بیان کے بموجب اون ملاقاتون مین جو اپنک ہوئین مھاراجہ گیکواڑ نے صرف رزیڈنٹ کی نسبت خبرین دریافت کین اور نوساری سے واپس آنے کے بعد اول مرتبہ مھاراجہ صاحب موصوف نے زہر کا ذکر کیا۔

دفعہ ۲۸۔ راؤجی بیان کرتا ہے کہ مین نوساری سے واپس آنے کے بعد کبھی تو پیدرو کے اور کبھی نرسو کے ہمراہ مھاراجہ گیکواڑ سے ملاقات کرنے کے واسطے گیا تھا پیدرو کرنل فیر صاحب کا خانساماں تھا اور اس کام پر پندرہ برس سے اور کل چھبیس برس سے اون کے پاس نوکر تھا پیدرو ایک مھینے کی رخصت لے کر مقام گوا کو گیا تھا اور اوسکے ساتھ جو تین ملاقاتین مھاراجہ صاحب سے ہوئین اونکا وقوع راؤجی نے پیدرو کو گوا کے جانے سے اور ایک کا وقوع اوس کے واپس آنے کے بعد قرار دیا ہے راؤجی بیان کرتا ہے کہ پیدرو نے مجھ سے مھاراجہ کے محل کو چلنے کی درخواست کی تھی اور پیدرو سے سالم نے کہا تھا راؤجی نے پہلی ملاقات کا اور جو گفتگو اوسوقت مھاراجہ گیکواڑ کے ساتھ ہوئی تھی اوسکا ذکر کیا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ اوسوقت مھاراجہ صاحب موصوف نے اوس گفتگو کی نسبت استفسار کیا تھا جو رزیڈنٹ کے کھانے کی میز پر ہوئی تھی اور یہ درخواست کی تھی کہ پیدرو سالم کی معرفت اون کے پاس خبرین بھیجدیا کرے باقی دو ملاقاتون کی نسبت کچھ تفصیل نہین بیان کی گئی ہے۔

راؤجی بیان کرتا ہے کہ مھاراجہ گیکواڑ کے ساتھ پیدرو کی پچھلی ملاقات کے گوا سے واپس

آنے سے دو یا تین دن کے بعد ہوئی تھی اب جو گواہی پیدرو نے کمیشن کے روبرو دی ہے
اوسمین اوسنے گوا سو اپنے واپس آنے کی تاریخ بیان نہین کی ہے مگر جو اظہار اوسنے مسٹر اڈجنٹن
صاحب ڈپٹی کمشنر پولیس بمبئی کے روبرو ۵ جنوری ۱۸۷۵ع کو دیا تھا اوسمین اوسنے بیان
کیا ہے کہ مین ۳۔ نومبر ۱۸۷۴ع کو رخصت پرسے بڑودے کو واپس آیا راوجی نے اوس گفتگو
کو بیان کیا ہے جو پیدرو اور مہاراجہ گیکواڑ کے درمیان ہوئی مہاراجہ گیکواڑ نے پیدرو سے
اس بات کے دریافت کرنے کے بعد کہ وہ گوا سے کب واپس آیا یہ کہا کہ اگر ہم تمکو کچھ چیز
دیوین تو کیا تم اوسکو کروگے پیدرو نے جواب دیا کہ اگر ممکن ہوگا تو مین کرونگا بعد اس کے
گیکواڑ نے یشونت راو سے گفتگو کی اور یشونت راو نے ایک کاغذ کی پوڑیہ مہاراجہ صاحب کے
حوالہ کی جسکو مہاراجہ صاحب نے پیدرو کو دیدیا پیدرو نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے گیکواڑ نے
کہا کہ یہ زہر ہے اور اسکو کرنل فیر صاحب کے کھانے مین ملایا چاہیے پیدرو نے یہ عذر کیا کہ
اگر کرنل فیر صاحب دفعتہً مرجاوینگے تو مین پکڑا جاؤنگا اور تباہ ہو جاؤنگا۔
مہاراجہ گیکواڑ نے تب پیدرو کی دلجمعی کی کہ دفعتہً کوئی امر واقع نہوگا بلکہ کرنل فیر صاحب
دو یا تین مہینے مین ہلاک ہونگے راوجی یہ یقین ظاہر کرتا ہے کہ پیدرو نے اوس پوڑیا
کو اپنے پاس رہنے دیا مگر وہ یہ بات نہین جانتا آیا اوسنے اوس بات کو استعمال کیا یا
نہین پیدرو نے راوجی سے کہا کہ گوا کو میرے جانے سے پہلے سالم نے مجھکو روپیہ دیا تھا۔
پیدرو نے اپنے اظہار مین اسبات کو تسلیم کیا ہے کہ مین اور وہ نوساری کو گیا اور سالم
نے تاکید اوس سے محل کو چلنے کے واسطے کہا مگر وہ وہان کے جانے یا مہاراجہ گیکواڑ کے
ساتھ گفتگو کرنے سے انکار کرتا ہے وہ اسبات کو تسلیم کرتا ہے کہ گوا کو جانے سے چند روز پیشتر
مین نے سالم سے زادراہ کے واسطے خرچ طلب کیا تھا اور سالم نے مجھکو ساٹھ روپیہ سکہ
بڑودہ دیے تھے اور یہ کہا تھا کہ مہاراجہ گیکواڑ نے اوس روپیے کو اوسکی زادراہ کیواسطے
بھیجا ہے۔ وہ اسبات کو بھی تسلیم کرتا ہے کہ مین نے راوجی کو ساٹھ روپیہ ملنے کی اطلاع
دی تھی حالانکہ مین اوس سے بہت کچھ اختلاط نہین رکھتا تھا بلکہ صرف میرے اور اوسکے
بول چال تھی یہ امر ہنوز بے تحقیق ہے کہ آیا پیدرو محل کو گیا یا نہین یا جو ملاقاتین مہاراجہ

گیکواڑ اور اوس کے درمیان ہوئین راؤجی بھی اوس کے ہمراہ گیا یا نہین اس امر کی نسبت راؤجی کے بیان کی تصدیق کسیطرح پر نہین ہوتی۔

دفعہ ۲۹ - راؤجی بیان کرتا ہے کہ اوسکی پہلی ملاقات مہاراجہ گیکواڑ کے ساتھ ہمراہی نرسو کے نوساری سے واپس آنے کے دو یا تین دن کے بعد وقوع مین آئی تھی اور غالبًا ۲۰ - یا ۲۱ - مئی ۱۸۷۴ع ہوگی کاربھائی نکھلی اوس کے ہمراہ گیا تھا نوساری سے واپس آنے سے پندرہ دن بعد راؤجی کو نرسو سے مبلغ تین سو روپیہ بطور حصہ اوس انعام کے ملے جو مہاراجہ گیکواڑ نے اونکو دیا تھا۔

دفعہ ۳۰ - راؤجی بیان کرتا ہے کہ جسوقت کرنل فیر صاحب کی پیشانی پر پھوڑا تھا۔ ستمبر یا اکتوبر ۱۸۷۴ع اوس زمانے مین نرسو کے ہمراہ مین گیکواڑ کی ملاقات کے واسطے گیا تھا گیکواڑ نے مجھکو ایک شیشی دی جسمین پانی کے مانند ایک عرق سفید تھا اور یہ کہا کہ تم اسکو کرنل فیر صاحب کے غسل کرنے یا ہاتھ منہ دہونے کے پانی مین ملادو اس شیشی کا منہ روئی اور موم سے بند تھا راؤجی نے اس شیشی کو اپنے پاجامے کے اندر رکھ لیا اور کمر بند سے خوب تنگ کرکے اوسکو اپنے پیٹ سے باندھ لیا راستہ مین چلنے کے جھٹکے سے اسمین سے کچھ عرق راؤجی کے پیٹ پر گر پڑا اور اوس کے سبب سے ایک ورم ہوگیا جسمین نہایت سوزش ہوتی تھی راؤجی اس شیشی کو اپنے ساتھ رزیڈنسی کو لے گیا اور نرسو کے سوال کے جواب مین یہ کہا کہ مین نے اوس شیشی کے عرق کو کرنل فیر صاحب کے پانی مین ملادیا لیکن راؤجی بیان کرتا ہے کہ مین نے یہ ایک سوار کی دلجمعی کے واسطے کہدیا تھا جو ہر روز اس بات کے دریافت کرنے کے واسطے کہ آیا مین نے وہ کام کیا یا نہین میرے پاس آیا کرتا تھا حالانکہ درحقیقت مین نے اوس عرق کو اس خیال سے پھینک دیا تھا کہ اوس سے میرے آقا کو مضرت پہونچے گی راؤجی نے نرسو کو ورم دکھایا جو اوس کے شکم پر ہوگیا تھا یہ شیشی ایک صندوق کے نیچے رکھی ہوئی تھی جو رزیڈنسی کے برآمدے مین اوس بینچ کے قریب رکھا رہتا تھا جہاں اردلی کا چپراسی بیٹھتا تھا یہ بوتل راؤجی کی انگشت شہادت کے برابر لمبی اور پتلی تھی ڈاکٹر گرے نے جن سے راؤجی کے پیٹ کے ورم کی نسبت شہادت لی گئی یہ بیان

کیا ہے کہ جو تین نشان نافن سے اوپر اوس مقام پر نظر آتے ہین جہان کمربند باندہا جاتا ہے وہ یا تو تیزاب کا سٹک یا گرم لوہے کے چپکنے سے پیدا ہوتے ہین اور سنکھیا کا سٹک ہے اور سنکھیا سے ضرر پہونچ سکتا ہے اور اس قسم کے نشان ہو جاتے ہین جیسے کہ راوجی کے پیٹ پر موجود ہین بشرطیکہ وہ چمڑے سے ایک گھنٹہ تک ملا رہے گو چمڑے کی سطح پر پہلے سے کچھ زخم ہو۔ ڈاکٹر گرے کی یہ راے ہے کہ اگر یہ فرض کیا جاوے کہ شیشی مین سنکھیا تھا تو جو داغ راوجی کے پیٹ پر ہوگئے ہین وہ اوسی طرح پیدا ہوے ہون گے جیسا کہ راوجی نے بیان کیا ہے ہم شیشی کے اس قصہ کی نسبت اپنی راے اوسوقت دین گے جبکہ ہم دوسری منت کی شہادت پر غور کرین گے۔

راوجی بیان کرتا ہے کہ جس زمانے مین نرسو نے مجھکو تین سو روپیہ دیے تھے اوس سے چار یا پانچ ہفتے بعد مین ایک مرتبہ شام کے وقت مہاراجہ گیکواڑ کی ملاقات کے واسطے گیا تھا اس حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملاقات اکتوبر یا نومبر ۱۸۷۴ع مین ہوئی ہوگی راوجی یہ خیال کرتا ہے کہ یہ ملاقات ۹- نومبر سے پندرہ یا بیس دن پہلے ہوئی ہوگی راوجی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ جس کمرے مین یہ ملاقات ہوئی تھی وہ مہاراجہ صاحب کا غسلخانہ تھا اور اوسوقت شام کے ۷ بجے ہون گے یا کچھ دیر ہوگئی ہوگی اور سالم اور یشونت راو اور نرسو اوسوقت موجود تھے جو گفتگو درمیان مین آئی اوسکو راوجی نے حسب تفصیل ذیل بیان کیا ہے۔

مہاراجہ صاحب نے ہمسے کہا کہ صاحب ہمپر بڑا ظلم کرتا ہے مین تم سے کچھ بات کہنا چاہتا ہون کیا تم اوسکو سنوگے بعد اس کے مہاراجہ صاحب نے ہمسے کہا کہ صاحب کیا کھایا کرتے ہین تب مین نے کہا کہ وہ کوئی شے میرے سامنے نہین کھاتے ہین مہاراجہ صاحب نے پھر ہمسے کہا کہ اگر مین تمکو کوئی چیز دون تو کیا تم اوسکو کھانے مین ڈالدوگے ہمنے کہا کہ اوسکا کیا اثر ہوگا یہ بات نرسو نے کہی تھی بعد اس کے مہاراجہ صاحب نے ہم سے کہا کہ مین سالم کے ہاتھ ایک پوڑیا بھیجون گا اسپر مین نے مہاراجہ سے دریافت کیا کہ اوسکا کیا اثر ہوگا اور جبکہ مین نے یہ دریافت کیا کہ یہ کیا چیز ہے تو مہاراجہ نے کہا کہ یہ زہر ہے تب مین نے مہاراجہ سے

کہا کہ اگر مین اوسکو ملادون اور صاحب کو دفعتہً کچھ ہو جاوے تو کیا ہوگا مہاراجہ نے
کہا کہ اسکا اثر فورًا نہوگا بلکہ دو یا تین مہینے مین اوسکا اثر ہوگا بعد اوس کے مہاراجہ نے ہمسے
کہا کہ مین تم مین سے ہر ایک کو ایک ایک لاکھ روپیہ دونگا اگر تم اس کام کو کروگے
اور مین تمکو نوکری دونگا اور تمھاری اولاد اور خاندان کی پرورش
کرونگا تو تم کسیطرح مت ڈرو مین نے خود مہاراجہ صاحب سے دریافت
کیا کہ مین کس طرح سے اس زہر کو ملاؤن مہاراجہ صاحب نے جواب دیا
کہ تم ایک چھوٹی شیشی لے کر اوسمین تھوڑا سا پانی اور چورا ڈالو اور اوسکو خوب ہلا کر ملادو
بعد اس کے مین نے مہاراجہ صاحب سے دریافت کیا کہ اگر چورے کو مین اس طرح پر ملادون
تو اسکا کیا اثر ہوگا مہاراجہ نے کہا کہ اگر بغیر ہلائے تم اوسکو شربت مین ملادوگے تو وہ سطح پر
آجاوے گا پس تمکو ملانے سے پہلے اوسکو ہلانا چاہیے بعد اس کے سالم اور یشونت راو دونون
نے کہا کہ اگر تم اس کام کو کروگے تو تمھارے حق مین اچھا ہوگا تم کسیطرح مت ڈرو مہاراجہ صاحب
نے کہا کہ اسکی تین پڑیان بناؤ اور انکو تین دن مین ختم کرو اوسوقت مجھکو کوئی چورا نہین
دکھایا گیا لیکن مہاراجہ نے کہا کہ مین سالم یا یشونت راو کے ہاتھ جمعدار کے گھر پر بھیجدونگا
مین نے کہا بہت بہتر۔

دفعہ ۲۳۔ اس ملاقات کے دوسرے دن نرسو ایک پڑیا لایا جسمین دو قسم کا چورا تھا
ایک سفید اور دوسرا گلابی رنگ کا اور اوسکو راوجی کے حوالہ کردیا دونون پڑیون
کی مقدار جیسا کہ گواہ نے عدالت کے روبرو ظاہر کیا چاہ پینے کے دو چمچون کے برابر تھی گو سفید
چورا دوسرے چورے سے کسیقدر زیادہ تھا بعد اس کے راوجی نے ان دو چورون سے
تین چورے بنائے یعنے گلابی رنگ کے چورے کی تین حصے کیے اور اوسمین تھوڑا تھوڑا سفید چورا ملایا
جسکو وہ سنکھیا سمجھتا تھا اس صورت مین تھوڑا سا سفید چورا بچ رہا اور راوجی نے اوسکو کاغذ
مین باندھ کر اپنے پرتلے کی اندر ایک پوشیدہ جیب مین رکھ لیا اور تین پڑیون کو دوسری جیب مین رکھ لیا
راوجی بیان کرتا ہی کہ مینے ان تین مرکب چورون کو ایک ایک کرکے تین دن متواتر کرنل فیر صاحب کے
شربت مین دفتر کے کمرے کے اندر جا کر اس طرح ملادیا کہ اول ایک شیشی مین پانی بھر کر چورے کو

بجو جی ہلا لیتا تھا۔
دفعہ ۳۴۔ اس مقام پر سنکھیا کے چورے کے برآمد ہونے کے معاملے پر غور کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جسکی نسبت صدر مین یہ ذکر کیا گیا ہے کہ یہ وہ تیسری پوڑیا تھی جسکا امتحان ڈاکٹر گرے صاحب نے کیا۔ کرنل فیر صاحب نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ مینے راوجی کو ۹۔ نومبر کی شام کو بعلت اشتباہ قید کر لیا تھا اور راوجی یہ بیان کرتا ہے کہ مین ۱۱۔ نومبر کو رہا کر دیا گیا مگر مجھکو کام کرنے کی اجازت نہوئی اور اسیوجہ سے مین اپنے گھر چلا گیا راوجی کا یہ بھی بیان ہے کہ ۹۔ نومبر کی صبح کو اپنی گرفتاری سے پہلے مین معطل کر دیا گیا تھا اور مین نے اپنے پرتلے کو دفتر مین رکھدیا جسمین کرنل فیر صاحب کام کیا کرتے تھے۔ مسٹر بوئی صاحب جو اوس زمانے مین اسسٹنٹ رزیڈنٹ تھے بیان کرتے ہین کہ جسوقت راوجی سے پرتلہ لے لیا گیا تو اونسے اوسکو ایک کھونٹی پر اوس کمرے کے اندر ٹانگ دیا جو کرنل فیر صاحب کے دفتر کے متصل ہے اور بلاشبہہ یہی بیان صحیح ہے۔
پولیس نے ۲۰۔ دسمبر ۱۸۷۴ع کو راوجی کو گرفتار کیا کیونکہ جو خبرین اوسکی فضول خرچی کی نسبت بلحاظ اوسکی آمدنی کے پولیس کے پاس آتی تھین اون کے باعث سے پولیس کے دل مین اوسکی نسبت نہایت شبہہ پیدا ہو گیا تھا ۲۴-۲۵-۲۶-دسمبر ۱۸۷۴ع کو مسٹر سوٹر صاحب نے راوجی کے بیان کو قلمبند کیا اور ۲۵-دسمبر کو اکبر علی ہیڈ افسر پولیس بمبئی نے راوجی سے دریافت کیا کہ جو چورے تم محل سے لاتے تھے اونکو تم کہان رکھتے تھے راوجی نے جواب دیا کہ مین اونکو اپنے پرتلے مین رکھتا تھا جو اوسوقت بھودر کے پاس موجود ہے جو میری جگہ مقرر ہوا ہے چنانچہ بھودر فوراً طلب کیا گیا اور وہ رزیڈنسی کے اوس کمرے مین آیا جہان اہل پولیس مسٹر سوٹر صاحب کے ماتحت جو وہین رہتے تھے تحقیقات کر رہے تھے اور اونسے پرتلے کو اوتار کر اکبر علی کے حوالے کر دیا مسٹر سوٹر صاحب اوسوقت کپڑے پہن رہے تھے اکبر علی نے فوراً اوس پرتلے کو ٹٹولا اور جبکہ اوسکی انگلی ایک کاغذ کے ٹکڑے سے لگی جو پاکٹ کے اندر رکھا ہوا تھا تو اونھون نے فوراً مسٹر سوٹر صاحب کو طلب کیا جو دوسرے کمرے مین تھے اور اونکی موجودگی مین سنکھیا کی پوڑیا اور ایک ٹکڑا

تھوڑے کا ملا۔ راؤجی اکبر علی اور بھودر اور مسٹر سوٹر صاحب کے بیان سے صاف ظاہر ہے کہ راؤجی کو اوس پوڑیا کا بالکل خیال نہین رہا اور جبتک وہ پرتے مین تھین تب تک اوسکا خیال نہین آیا پس اسباب کے گمان کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے کہ اس پوڑیا کے برآمد ہونے کی نسبت جس سے درحقیقت راؤجی کے اوس بیان کی تصدیق ہوتی ہے جو اسنے باقی دو پوڑیون کی نسبت کیا ہے پولیس کی جانب سے کوئی سازش اور فریب ہوا ہو۔ راؤجی بیان کرتا ہے کہ مین اس سفید چورے کے سنکھیا جانتا تھا اور اپنے گلابی رنگ چورے مین سے تھوڑا تھوڑا ہر ایک پوڑیا مین اس اندیشے سے ملا یا کہ سیاہ زہر کا اثر بہت جلد ہو جاے۔

دفعہ ۳۳۔ (حرف الف) اب ہم مہاراجہ گیکواڑ کے ساتھ راؤجی کی اخیر ملاقات کا ذکر کرتے ہین۔ راؤجی بیان کرتا ہے کہ یہ ملاقات نرسو کی ہمراہی مین سالم کے پیغام پر ۶۔ نومبر ۱۸۷۴ء جمعہ کو ہوئی تھی اول وہ یشونت راؤ کے مکان کو اور وہان یشونت راؤ اور سالم اور نرسو کے ہمراہ مہاراجہ کے محل کو گیا اور یہ سب لوگ مہاراجہ گیکواڑ کی ملاقات کے وقت موجود تھے جس کمرے مین ملاقات کا ہونا بیان کیا گیا ہے وہ غسلخانہ ہے گیکواڑ نے اسوجہ سے راؤجی کو برا بھلا کہا کہ اوسنے کچھ نہین کیا جسپر راؤجی نے جواب دیا کہ مین اپنا کام کر چکا مگر اوس کے نتیجے کے ظاہر ہونے کا سبب میری سمجھ مین نہین آیا گیکواڑ نے کہا کہ مین تجھکو کچھ اور چیز ملانے کے واسطے دینا چاہتا ہون جبکہ راؤجی رخصت ہونے کو تھا تو سالم نے کچھ چیز اوس کے ہاتھ مین رکھدی جسکو اوسنے نہین دیکھا۔ دوسرے دن یعنے ۷۔ نومبر ۱۸۷۴ء روز شنبہ کو نرسو نے راؤجی کو ایک سیاہی مائل بھورے رنگ کا چورا ایک کاغذ کے ٹکڑے مین بند ہوا دیا۔ ۸۔ نومبر روز دوشنبہ کو راؤجی رزیڈنسی کو نہین گیا لیکن وہ ساڑھے ۹۔ بجے صبح کے ۹ تاریخ کو گیا اور تمام چورا کرنیل فیر صاحب کے شربت کے گلاس مین ملا دیا اوسنے اول اوس چورے کے تھوڑے سے پانی کے ساتھ ملا کر خوب ہلا لیا راؤجی بیان کرتا ہے کہ اس پچھلے چورے کے ملنے سے دو دن پہلے پید۔ دوسے مہاراجہ گیکواڑ کے پاس سے ایک چورا حاصل کیا تھا اوس پچھلی ملاقات نے جو راؤجی کے ساتھ

مہاراجہ گیکواڑ سے ہوئی) پس یہ چورا اگر راؤجی کا بیان صحیح ہے تو بدرو کو ۵- نومبر کو ملا ہوگا راؤجی بیان کرتا ہے کہ مین نے تمام چورا ایک ہی مرتبہ دے دیا کیونکہ اوسکی مقدار تھوڑی تھی مین نے یہ خیال نہین کیا کہ اسکا اثر غورگم ہوگا اور قطع نظر اس سے مجھکو جلدی کرنے کی تاکید کی گئی تھی۔

دفعہ ۳۴۳- اب ہم نرسو کی شہادت کا ذکر کرتے ہین راؤجی کمیشن کے روبرو اس وعدے پر کہ وہ بشرط صحیح صحیح بیان کرنے کی سزا سے معاف کردیا جاوے گا بطور ایک ناقص گواہ کے حاضر ہوا ہے اور برخلاف اس کے سر لویس پلی صاحب نے نرسو سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ تم معاف نہین کیے جاؤگے اور جو بیان یا اقرار اوس نے پولیس اور سر لویس پلی صاحب کے روبرو ۲۴- دسمبر ۱۸۷۴ع کو کیا تھا وہ اس غرض سے ۲۶- تاریخ ماہ مذکور تک قلمبند نہین کیا گیا (جیسا کہ سر لویس پلی صاحب بیان کرتے ہین) کہ اوسکو اس معاملے پر غور کرنے کی مہلت ملے اور وہ کسیوجہ سے ایک ایسے بیان کرنے کی جانب مائل ہو جو وقت تفتیش کے ثابت نہو سکے پس اس وجہ سے اون امور کی جانچ کرنا ضرور ہے جن سے راؤجی کی شہادت کی عام صداقت کی تصدیق ہوتی ہو چنانچہ مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ جن صورتون مین نرسو عدالت کے روبرو حاضر ہوا ہے اون کے لحاظ سے وہ ایک سچا گواہ ہے اور اوس کے طور طریق کے دیکھنے سے ہمارے دل پر اوسکی سچائی کا اثر ہوا نرسو اور راؤجی کی شہادت مین بلاشبہہ اختلافات ہین لیکن یہ اختلافات اس قسم کے ہین کہ جب کوئی شخص ان واقعات کو بیان کرتا ہے جو مدت دراز کے بعد پہلے وقوع مین آئے ہون تو اونکے ظہور مین آنے کا اہتمام ہوتا ہے اسبات کے ثابت کرنے کے واسطے کہ جن گواہون کی صداقت کی نسبت کوئی شبہہ نہین ہوسکتا ہے اونکے بیان مین بھی اختلاف کا ہونا ممکن ہے اون وجوہات کا ذکر کرنا کافی ہوگا جو مسٹر سوٹر صاحب اور سر لویس پلی صاحب نے اسبات کی بیان کی ہین کہ نرسو کا بیان اوسی روز کیون نہین قلمبند کیا گیا جبکہ اوسنے اول مرتبہ کیا تھا۔ مسٹر سوٹر صاحب یہ بات بیان کرتے ہین کہ مجھکو اوس روز اوس کے قلمبند کرنے کی فرصت نہتھی اور سر لویس پلی صاحب یہ

کہ مین نے اسوجہ سے اوسکو قلمبند نہین کیا کہ مجھکو حکم تہا کہ نرسو کو اس معاملے پر غور کرنیکی مہلت دیجاے۔

دفعہ ۳۳ - نرسو بیان کرتا ہے کہ مین رزیڈنسی کے چپراسیون کا جمعدار بمشاہرہ چودہ روپیہ ماہواری ہون اور اس عہدے پر قریب سترہ برس سے مامور ہون اور کل مدت میری ملازمت کی رزیڈنسی مین تیس یا چھتیس برس ہے میرا گھر شہر بڑودے کے اندر ہے اور مین رزیڈنسی کو ساڑہے سات بجے یا آٹھ بجے صبح کے ہمیشہ جایا کرتا تھا اور ساڑہے چھ بجے یا سات بجے یا آٹھ بجے رات کو واپس آیا کرتا تھا اوسنے راوجی کے اس بیان کی تصدیق کی ہے کہ ۲۳ سنہ ا ح کے کمیشن کے جمع ہونے سے پہلے یا اوس کے قریب مہاراجہ گیکواڑ کے پاس جانے کی اس سے استدعا کی گئی تھی اوسنے مہاراجہ گیکواڑ کے ساتھ پہلی ملاقات کی نسبت تمام ضروری باتون مین تصدیق کی جسکی نسبت راوجی نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ ملاقات ہمراہی نرسو کے کمیشن کے برخاست ہونے کے بعد ہوئی تھی اس پہلی ملاقات اور نوساری کے جانے کے درمیان نرسو نے راوجی کے ہمراہ مہاراجہ گیکواڑ کے ساتھ شام کے وقت صرف ایک ملاقات کا اقرار کیا ہے حالانکہ راوجی نے چار یا پانچ ملاقاتون کا ذکر کیا تھا نرسو بیان کرتا ہے کہ نوساری مین مین مہاراجہ گیکواڑ کے پاس سواے ہمراہی صاحب رزیڈنٹ کے کبھی نہین گیا اور راوجی نے یہ بات نہین بیان کی کہ نرسو مہاراجہ گیکواڑ کے پاس نوساری مین میرے ساتھ گیا بلکہ نرسو نے ایک ایسی بات بیان کی ہے جسکا ذکر راوجی نے نہین کیا اور یہ بات ایک معقول دلیل اسبات کی ہے کہ جو شہادت راوجی اور نرسو نے دی ہے اوسمین اونہون نے کسی قسم کی چشم پوشی نہین کی۔ نرسو مظہر ہے کہ نوساری مین راوجی نے مبلغ دو سو پچاس روپیہ مجھکو بطور انعام کے دلوائے اور جب نرسو نے یہ کہا کہ مین یہان اس روپیہ کو لے کر کیا کرونگا اسوجہ سے راوجی نے اس روپیہ کو سالم کے حوالہ کر دیا جو اوسوقت بڑودے کو جاتا تھا اور جسوقت نرسو پھر لوٹ کر آیا تو اوسنے یہ بات تحقیق کی کہ آیا وہ روپیہ درحقیقت میرے واسطے میرے بھائی کو دیا گیا یا نہین اگرچہ اس قصہ کی صداقت کا کوئی ثبوت نہین ہے اور راوجی نے بھی اوسکا

کچھ ذکر نہین کیا تاہم اوسپر اعتبار نہ کرنے کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی اور اوس سے بلاشبہہ یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ یہ روپیہ گیکواڑ کے پاس سے آیا۔

دفعہ ۲۶۳ - نرسو نے بیان کیا ہے کہ میری پہلی ملاقات نوساری ست واپس آنے کی بعد ہوئی اور اوسکا خلاصہ بیان راوجی کے بیان سے مطابق ہے مگر نرسو نے اس ملاقات کی تاریخ وسط جون یا جولائی ۱۸۷۴ع اور راوجی نے وسط مئی ۱۸۷۴ع بیان کی ہے۔ ہندوستانی گواہون کا بیان کسی واقعہ کے زمانے کی نسبت ہمیشہ غیر صحیح ہوتا ہے پس اس قسم کے اختلافات سے اور امور مین اونکی شہادت غیر معتبر نہین ٹھہر سکتی۔ نرسو بیان کرتا ہے کہ راوجی نے گیکواڑ سے کسیقدر گفتگو کرنے کے بعد یہ رائے دی کہ لکشمی بائی سے جو مہاراجہ کی شادی ہوئی ہے اوسکی بابت کچھ انعام دینا چاہیے اور اس وجہ سے مہاراجہ گیکواڑ نے انعام دینے کا وعدہ کر لیا چنانچہ اس سے دس یا پندرہ دن بعد سالم آٹھ سو روپیہ نرسو کے پاس لایا جنمین چار سو روپیہ اوسنے راوجی کو دیے (جنمین سے سو روپیہ جگا کے حوالے کر دیے) چار سو روپیہ اپنے واسطے لیے نرسو نے اپنے حصے مین سے سو روپیہ سالم کو دیے اور تین سو روپیے اپنے واسطے لیے لیکن جگا نے اس سو روپیے کے پانے کا کچھ ذکر نہین کیا ہے جسکا حوالہ نرسو نے دیا ہے اور اس سے شاید یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ یہ روپیہ اوسکو نہین ملا حالانکہ وہ یہ بات تسلیم کرتا ہے کہ مین راوجی نرسو شیو نرائن اور سالم کے ہمراہ ایک مرتبہ مہاراجہ کے محل کو گیا تھا یہ بات یاد ہوگی کہ راوجی نے نرسو سے تین سو روپیے کے ملنے کا اقرار کیا ہے۔

دفعہ ۲۶۷ - راوجی بیان کرتا ہے کہ نرسو اوس وقت میرے ہمراہ تھا جبکہ مین مہاراجہ گیکواڑ سے اوس زمانے مین ملاقات کرنے کے واسطے گیا اور مہاراجہ نے مجھکو شیشی دی تھی لیکن نرسو بیان کرتا ہے کہ مین نے شیشی کو نہین دیکھا یہ شیشی اوسنے [illegible] مین رکھی جہان راوجی نے اوس سے یہ بیان کیا ہے کہ مین نے زہر کو جو اوس کے اندر تھا پانی مین ملا کر پلایا اور وہ یہ بات جانتا ہے کہ یہ شیشی اس صندوق کے نیچے رکھی ہوئی تھی جو ریزیڈنسی مین چپراسیون کے بیٹھنے کی بنچون کے قریب رکھا ہوا تھا۔

دفعہ ۳۰۹ - اسوقت تک نرسو کے روبرو زہر کا کچھ ذکر نہین کیا گیا اب نرسو اون
پچھلی ... ملاقاتون کی کیفیت بیان کرتا ہے جو راوجی کی پچھلی دو ملاقاتون سے مطابق
ہین یعنے ایک ملاقات ۹ - نومبر سے بیس یا پچیس دن پہلے ہوئی تھی جو قریب قریب ثبوت
کے ہے جو راوجی نے بیان کیا ہے ملاقات کی جگہہ گیکوارڑ کے پرویٹ مکان کا مجرائی کمرہ
ہے نہ کہ غسلخانہ جیسا کہ راوجی نے بیان کیا ہے اسبات کے یقین کرنے کی کوئی وجہ نہین
معلوم ہوئی کہ ان ملاقاتون مین سے کوئی ملاقات اندر کے کمرے یا غسلخانے مین ہوئی
ہو ہم یقین کرتے ہین کہ یہ سب ملاقاتین مجرائی کمرے مین ہوئین نرسو بیان کرتا ہے کہ
کاربھائی میرے ہمراہ تھا مگر راوجی نے کاربھائی سے کچھ ذکر نہین کیا کاربھائی کی شہادت
سے یہ بات ثابت نہین ہوتی کہ آیا وہ اس موقع پر نرسو یا اور شخصون کے ہمراہ گیا تھا یا
نہین کوئی شخص یہ دعوے نہین کرتا کہ مین مہاراجہ گیکوارڑ کے روبرو گیا جو شخص اس ملاقات
مین موجود تھے جنکا نام نرسو نے بیان کیا ہے اون کے نام اون نامون سے مطابق ہین
جو راوجی نے بیان کیے ہین اور نرسو کی شہادت کے خلاصے مندرجہ ذیل ہین -
اوس گفتگو کا ذکر ہے جو اوس موقع پر ہوئی اور جو خاص باتون مین راوجی کے بیان
کے مطابق ہے مہاراجہ نے راوجی سے جو کچھہ گفتگو کی مین موجود تھا اور مین نے وہ گفتگو
سنی اور اوسمین شریک تھا مہاراجہ نے کہا کہ صاحب آپ بہت ناراض ہو جاتا ہے -
اسبات کا کچھ بندوبست کرنا چاہیے یشونت راو نے کہا کہ مہاراجہ صاحب کا یہ ارادہ ہے
کہ ہمکو کچھہ چیز دینگے تم اوسکو ملا دو مہاراجہ نے کہا کہ ہان تمکو کوئی ایسی ترکیب کرنی
چاہیے جس سے وہ چیز صاحب کے پیٹ مین پہونچ جاوے مین نے کہا کہ کھانے سے مجھکو
کچھہ تعلق نہین ہے مین یہ بات نہین کرسکونگا بعد اس کے راوجی نے کہا کہ اگر تم چاہو
تو مین اوسکو شربت مین ملا دونگا جس کو صاحب بیان کرتے ہین مہاراجہ نے کہا بہت
اچھا تم اس کے کرنے مین کوشش کرو مہاراجہ نے کہا کہ مین ایک پوڑیا بھیجونگا اوسکو
راوجی کو دیدینا چاہیے - یشونت راو اور سالم نے کہا کہ جو کچھہ مہاراجہ صاحب کہتے ہین
جب وہ چیز ہمکو دیجاوے گی ہم اوسکو لے آوینگے مہاراجہ نے کہا کہ اگر یہ کام ہوجاویگا

تو تمھاری حق مین بہت اچھا ہوگا راؤجی نے پھر وہی بات کہی ان الفاظ سے کہ تمھارے حق مین اچھا ہوگا یہ مراد تھی کہ تم خورد و نوش سے خوش رہوگے اور نوکری کے محتاج نہوگے مہاراجہ نے یہ کہا اور سالم اور یشونت راؤ نے پھر وہی بات کہی یہ ملاقات دس منٹ یا پاؤ گھنٹہ رہی ہوگی مجھکو یہ یاد نہین ہے کہ یہ امر پندرہ دن یا بائیس دن یا پچیس دن یا زیادہ پیشتے قبل اس سے ظہور مین آیا ہوگا کرنیل فیر صاحب کو اپنے پیالے مین زہر معلوم ہوا اوس ملاقات مین مجھکو کوئی پوڑیا نہین دی گئی جب وہ ملاقات ختم ہو گئی تو سالم نے دوسرے دن ایک پوڑیا میرے گھر پر مجھکو دی یہ پوڑیہ میری انگشت سبابہ کے برابر تھی اور احمد آباد کے کاغذ کی بنی ہوئی تھی۔

دفعہ ۹ ۔ نرسو نے راؤجی کی ہمراہی مین مہاراجہ گیکواڑ کے ساتھ اس پچھلی ملاقات کی تاریخ دوسری یا تیسری نومبر بیان کی مگر راؤجی کہتا ہے کہ وہ چھٹی نومبر کی تھی نرسو حسب معمول آٹھ بجے شب کے یشونت راؤ کے مکان پر گیا اور وہان سے راؤجی اور نرسو کا رہباؤ اور بلکا جمع ہوکر مہاراجہ کے محل کو گئے چنانچہ یشونت راؤ اور سالم نے اونکو مہاراجہ گیکواڑ کے روبرو پیش کیا جو حسب معمول محرابی کمرے مین موجود تھے مہاراجہ نے کہا کہ تم کیسے ہو تمنے ابتک کچھ کام نہین کیا مین نے کہا کہ راؤجی اسبات سے واقف ہے بعد اسکے راؤجی نے کہا کہ مین نے اوس چیز کو ملادیا اور اگر آپ کی دوا اچھی نہو تو میرا اسمین کیا اختیار ہے مہاراجہ نے راؤجی سے کہا بہت اچھا مین ایک دوسری پوڑیا بھیجونگا مگر تم اسکو ٹھیک ٹھیک انجام دو اور اچھی طرح ڈال دو راؤجی نے کہا بہت بہتر۔ یشونت راؤ اور مہاراجہ صاحب دونون نے کہا کہ سالم کل پوڑیہ تمھارے پاس لاویگا تم اسکو راؤجی کو دیدو بعد اس کے نرسو نے بیان کیا ہے کہ سالم نے مجھکو دوسرے دن ایک پوڑیا مثل پہلی پوڑیا کے اپنے مکان کے قریب دی اور مین نے زرد بندی مین بھونچکر اوسکو راؤجی کے حوالے کر دیا راؤجی بیان کرتا ہے کہ جسوقت مین محل سے رخصت ہونے کو تھا اوسوقت سالم نے جمعدار کے ہاتھ مین کچھ چیز دی تھی جسکو مین نے نہین دیکھا تھا اس مقام پر ایک ایسا اختلاف ہے جو صاف صاف رفع نہین ہوا۔

دفعہ ۴۰ - نوین نومبر کو نرسو آٹھ بجے صبح کے رزیڈنٹی کو گیا اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے چلے جانے کے بعد راوجی نے اوس سے کہا کہ مین نے شربت کے پیالے مین زہر ملا دیا ہے اور ڈاکٹر صاحب نے (جس سے مراد ڈاکٹر سیورڈ صاحب تھی) اوسکو پے لیا نرسو رزیڈنٹی مین اوسوقت تک کام کرتا رہا جبتک کہ پولیس نے ۲۳ - دسمبر ۱۸۷۴ع کو اوسکو گرفتار کیا

دفعہ ۴۱ - اب اون چٹھیات کی نسبت جو راوجی نے مہاراجہ صاحب کے محل کو بھیجین راوجی اور نرسو کی شہادت کا ذکر کرنا مناسب ہے - نرسو بیان کرتا ہے کہ ۱۸۷۴ع کی برسات مین (یعنے جون سے لے کر ستمبر تک) میرے پاس راوجی کے پاس سے بیس یا پچیس چٹھیان جنمین رزیڈنٹی کے آنے جانے والون کے نام اور اور خبرین درج تھین سالم کے پاس پہونچانے کے لیے آئین اور مین نے اونکو اون کے پاس پہونچا دیا یہ چٹھیان دوشنبہ اور پنجشنبہ کو نہین لکھی گئی تھین راوجی کہتا ہے کہ مین نے اس قسم کی چند چٹھیان بھیجی تھین اونمین سے بعض مین نے اپنے ہاتھ سے لکھی تھین اور ایک یا دو جگا سے لکھوائی تھین جگانے اس بیان کی تصدیق کی ہے اور ایک چٹھی کو شناخت کرکے یہ بیان کیا ہے کہ راوجی اور نرسو کی ہدایت سے مینے اوسکو لکھا تھا کاغذ نمبری (رخ) وہ چٹھی ہے جسمین اون ملاقاتون کی اطلاع ہے جو بعض شخصون نے صاحب رزیڈنٹ سے کین اور جو گفتگو باہم ہوئی اوسکا بیان ہے یہ چٹھی سالم کے گھر مین پائی گئی جگن لال اور امام علی اور رنے بہائی کے اظہارات کے وقت ثابت ہوا -

دفعہ ۴۲ - جو شہادت پیش کی گئی ہے اوس سے یہ یقین ہوتا ہے کہ راوجی اور نرسو کو اپنی گرفتاری کے بعد باہم گفتگو کرنے کا کوئی موقع نہین ملا پس اونکی شہادت اونکی ذاتی واقفیت کا نتیجہ ہے جسوقت نرسو سر لوئیس پیلی صاحب کے روبرو حاضر ہوا اور ۲۴ - دسمبر کو شہادت دی اوسوقت راوجی کا بیان قلمبند نہین کیا گیا تھا پس یہ بات ناممکن ہے کہ جو بیان نرسو کرنا چاہتا تھا اوسکی نسبت پولیس نے اوسکو سکھایا پڑھایا ہو یہ دونون گواہ وقت سوال جواب کے اپنے بیان پر قائم رہے - اور ہم یقین کرتے ہین کہ جن معاملات مین وہ متفق ہین اونکی نسبت اونکی شہادت

سچ ہے جسوقت سر دنکر راؤ نے نرسو کو اوسکی شہادت کے خاتمے پر یہ حلف دیا کہ وہ بلاخوف وخطر خدا کو حاضر وناظر جان کر سچا حال بیان کردے تو اوسنے یہ بیان کیا کہ مین نے بالکل سچ بات کہدی اور معافی کے وعدے سے مین سواے اس کے اور کوئی بات نہین کہہ سکتا کہ ہمکو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت مسٹر سوٹر صاحب نے ۲۶ - دسمبر ۱۸۷۴ء کو نرسو کا بیان اور اقرار قلمبند کر لیا تو نرسو اس شرم سے کہ اوسنے ایک ایسے شخص کے برخلاف شہادت دی جسکو وہ اور راؤجی دونون ایک شفیقانہ بیان کرتے ہین اپنے تئین رزیڈنسی کے احاطے کے ایک کنوئین مین گرا دیا نرسو نے عدالت کے روبرو اس بات کے بیان کرنے مین تامل کیا کہ اوسنے درحقیقت اپنے تئین کنوئین کے اندر گرا دیا اور یہ کہا کہ اپنے ہمعصر ملازمونکی حالت دیکھنے سے میرا دماغ پریشان ہو گیا تھا اور مین اتفاقیہ کنوئین کے اندر گر پڑا۔ لیکن کنوئین کے ملاحظے کے بعد یہ بات بمشکل ہماری سمجھ مین آتی ہے کہ وہ اتفاقیہ کنوئین مین گرا ہو اسبات کے خیال کرنے کی معقول وجہ ہے کہ اوسنے عمداً اپنے تئین کنوئین مین گرا دیا۔

دفعہ ۳۴ - اب دامودر پنتھ کی شہادت پر نظر ڈالنی چاہیے وہ ہر روز مہاراجہ گیکواڑ کے محل کو سات بجے صبح سے جاتا تھا اور دس بجے رات تک رہتا تھا اور اوسکو دو سو روپیہ ماہواری تنخواہ ملتی تھی وہ مہاراجہ گیکواڑ کا پرائیوٹ سکرٹر تھا وہ بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ صاحب کے تمام خرچ کا حساب کتاب میرے قبضے مین رہا کرتا تھا مہینے بھدرپد (ستمبر و اکتوبر ۱۸۷۴ء) کے اندھیرے پاکھ مین مہاراجہ گیکواڑ نے مجھکو دو تولہ سنکھیا منگانے کے واسطے خارش کے علاج کے لیے ہدایت کی اوس کے واسطے سررشتہ فوجداری کو لکھنے کا حکم دیا اس مضمون کا ایک حکم جاری کیا تھا کہ سنکھیا صرف سررشتہ فوجداری سے اور ہمیشہ مہاراجہ گیکوار کے حکم سے مل سکتا ہے چنانچہ دامودر پنتھ نے افسر سررشتہ فوجداری کو ایک چٹھی بھیجی جو عدالت مین پیش کی گئی یہ چٹھی ۴ - اکتوبر ۱۸۷۴ء کی لکھی ہوئی ہے اور اوسمین یہ ہدایت ہو کہ ”گھوڑے کی دوا کے لیے دو تولہ سنکھیا منگانے کے لیے پاس بھیجا جاوے“ نوگنپت راؤ بلونت فوجدار شہر کے لڑکے نے اپنے باپ کی طرف سے

اسپر ایک حکم وتاتریا رام چندر کے نام پانچوین اکتوبر کو مندرجہ ذیل لکھا درسری مت سرکار مھاراجہ نے دو تولہ سنکھیا دینے کا بعد لینے قیمت کے حکم دیا ہے پس اس شخص کو سنکھیا مذکور دے دو قیمت لے لو) دامودر پنتھ بیان کرتا ہے کہ مین نے گھوڑے کا ذکر اسوجہ سے کیا تھا کہ مھاراجہ گیکواڑ نے مجھکو یہ ہدایت کی تھی برس جی و بدیا حضور فوجدار تھا اور اوس نے دامودر پنتھ سے کہا کہ مین مھاراجہ گیکواڑ کی اجازت کے بعد سنکھیا دونگا دامودر پنتھ نے مھاراجہ گیکواڑ سے اسکا ذکر کیا اور مھاراجہ نے اوس سے کہا کہ جس طرح ہوسکے نورالدین بوہرہ سے جو بڑودہ کی چھاونی مین رہتا تھا اور جسکو مھاراجہ گیکواڑ کے شفاخانے سے سروکار تھا سنکھیا لاؤ چنانچہ دامودر پنتھ نے یا تو اوسی روز یا دوسرے دن (۵ یا ۶۔ اکتوبر ۱۸۷۴ع) نورالدین بوہرہ سے ایک پوڑیہ منگائی جسمین دو تولہ سنکھیا بیان کیا گیا ہے اور مھاراجہ گیکواڑ کی اجازت سے تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکو سالم کے حوالے کردیا مھاراجہ گیکواڑ نے کہا کہ سالم خارش کے واسطے اوسکی دوا تیار کرلاوے سررشتہ فوجداری سے کوئی سنکھیا نہین آیا وتاتریا رام چندر جو مھاراجہ گیکواڑ کے سررشتہ فوجداری مین نوکر تھا یہ بیان کرتا ہے کہ کاغذ نمبری (ض) میرے پاس آیا اور وہ اوسوقت تک دفتر فوجداری مین رہا جبکہ سررشتہ مذکور کے افسر حال نے اپنی شہادت دینے سے تین ہفتہ پہلے اوسکو طلب کرلیا اوس حکم پر سنکھیا نہین دیا گیا کیونکہ پچھلے اٹھارہ مھینے سے یہ حکم جاری تھا کہ بجز حکم مھاراجہ گیکواڑ کے سنکھیا اور اور زہر نہین دیا جاوے اور اس کاغذ مین مھاراجہ گیکواڑ کا حکم نتھا حالانکہ اوسکی پشت پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ مھاراجہ گیکواڑ نے حکم دیا۔

دفعہ ۴۴۔ بعد اوس کے دامودر پنتھ نے یہ بیان کیا ہے کہ سنکھیا لانے سے آٹھ دن بعد مھاراجہ گیکواڑ نے مجھکو ایک تولہ ہیرے کے منگانے اور یشونت راؤ کو اوسکے دینے کا حکم دیا چنانچہ مین نے ناناجی وتل کے پاس سے جو جواہرخانے کا محرر تھا ایک پوڑیا منگائی جسمین ہیرے بیان کیے گئے ہین اور مھاراجہ گیکواڑ کی اجازت کے بموجب اوس پوڑیا کو یسونت راؤ کے حوالے کردیا۔

دفعہ ۴۵ - وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ اس سے آٹھ یا چار دن بعد گجا وا ملازم
نانا خان ولکر جو مہاراجہ گیکواڑ کا خسپر پورہ ہوتا ہو اور موروثی وزیر ہی میرے پاس ایک چھوٹی
سی شیشی لایا جسمین کچھ دوا تھی گیکواڑ نے پہلے سے دامودر پنتھ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ بڑی
بڑی چیونٹیان اور سانپ اور سیاہ گھوڑے کا پیشاب حکیم کے پاس بھیجدے چنانچہ بوتل
کے اندر انھین چیزون کی ایک مرکب دوا حکیم کی بنائی ہوئی تھی چونکہ مہاراجہ گیکواڑ
نے دامودر پنتھ سے کہا تھا کہ وہ اوسکو اور ایک بوتل مین خالی کردے اسوجہ سے دامودر پنتھ
نے اپنی چھوٹی شیشی مین خالی کر دیا جو نصف انگشت کے برابر تھی اور جسمین عطر رہا کرتا تھا
یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا گواہ نے لفظ عطر گلاب کا یا صرف لفظ عطر کہا اصل مین گلاب کا
عطر لکھا ہوا ہے یہ امر چندان قابل لحاظ نہین ہے اور ہمپر یہ بات ظاہر ہے کہ یہ چھوٹی
شیشی منجملہ اون معمولی گلاب کی شیشیون کے نہین ہے جو یورپ مین مشہور ہین اور جنمین
صرف چند قطرے آتے ہین دامودر پنتھ نے اوس دوا کو چھوٹی شیشی مین خالی کرکے اوسکا
منہ روئی اور موم سے بند کر دیا اور مہاراجہ گیکواڑ کے زبانی حکم کے بموجب دوسرے دن
اوسکو سالم کے حوالے کر دیا اور سالم کو ہدایت کی کہ وہ اس شیشی کو راؤجی کو دیدے
دامودر پنت کو وہ وقت نہایت ٹھیک ٹھیک یاد نہین ہے جب کہ اوسنے وہ شیشی حوالہ کی تھی
مگر اوسکو یقین ہے کہ ماہ اگست ۱۸۷۴ع کے بعد یہ امر وقوع مین آیا ہو اور وہ یہ بھی بیان
کرتا ہے کہ مین نے دسہرے کے قریب ۲۰ - اکتوبر ۱۸۷۴ع شیشی کو دیا تھا اور یہ بھی بیان
کرتا ہے کہ مین اسباب سے واقف تھا کہ شیشی کے ذریعے سے کرنل فیرصاحب کو زہر
دیا جائے گا جس طریقے مین راؤجی کے پاس یہ شیشی بھیجی اوسکو ہم ٹھیک ٹھیک نہین
سمجھ سکتے مگر ہم یقین کرتے ہین کہ مہاراجہ گیکواڑ کے پاس سے اوس کے پاس علانیہ یا
در پردہ ایک شیشی آئی جسمین وہ ضرر رسان عرق تھا جس سے کرنل فیرصاحب کو
ضرر پہونچانا منظور تھا -

دفعہ ۴۶ - اس کے بعد دامودر پنتھ نے مہاراجہ گیکواڑ کے حکم سے دو تولہ سنکھیا
نورالدین بوہرے سے اوس منگایا اور اوسکو بھی سالم کے حوالے کر دیا -

دفعہ ۴۷ - دامودر پنتھ نے مہاراجہ گیکواڑ کے حکم سے ایک تولہ ہیرا ابھی نانا جی وتل سے اور منگایا چنانچہ نانا جی وتل نے ایک پوڑیا دامودر پنتھ کو دی اور یہ کہا کہ اسمین تین ماشہ ہیرے کا چورا اور ۹ ماشہ ہیرا ہے دامودر پنتھ نے مہاراجہ گیکواڑ کے حکم سے اس پوڑیا کو یشونت راؤ کو دے دیا جسنے دامودر پنتھ کے ایک سوال کے جواب مین یہ بیان کیا کہ اسکا چورا بنا کر کرنل فیر صاحب کو دیا جاوے گا یہ پوڑیہ ہیرون کی ۹ - نومبر ۱۸۷۴ع سے پانچ یا سات دن پہلے یشونت راؤ کو دی گئی تھی گیکواڑ نے دامودر پنتھ سے کہا کہ یہ ہیرے انکا اپنا کوٹ کے بڑے پوجاری کے تاج کے واسطے ہین -

دفعہ ۴۸ - اس مقام پر یہ بات واضح ہو کہ نورالدین بوہرہ سے ہیرے حاصل کرنیکی نسبت دامودر پنتھ کے بیان کی تصدیق کے واسطے کوئی شہادت نہین ہے مگر یہ امر کہ مہاراجہ گیکواڑ سنکھیا کا بہم پہونچانا چاہتے تھے دامودر پنتھ کی شہادت اور کاغذ نمبر رض) سے ثابت ہے اور ہمارے نزدیک اس امر کا احتمال قوی ہے کہ دامودر پنتھ نے سنکھیا اوسی طریقے سے حاصل کیا جیسے کہ اوسنے بیان کیا ہے -

ہماری دانست مین راؤجی اور نرسو کی شہادت سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ جو زہر کرنل فیر صاحب کو دیا گیا وہ سالم کے پاس سے آیا تھا اور بلاشبہہ اس بات کا احتمال قوی ہے کہ جو سنکھیا دامودر پنتھ نے سالم کو دیا تھا وہ وہی سنکھیا ہے جو کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کے واسطے استعمال کیا گیا تھا جس حالت مین کہ دامودر پنتھ کے بیان کے صحت کی تصدیق کے واسطے کوئی شہادت موجود نہین ہے تو ہم نہین کہہ سکتے ہین کہ یہ بات ثابت ہے کہ جو سنکھیا راؤجی سے ملا یا تھا وہ وہی سنکھیا ہے جسکی نسبت دامودر پنتھ بیان کرتا ہے کہ مین نے اوسکو نورالدین بوہرے سے حاصل کیا تھا اور سالم کو دیدیا تھا

دفعہ ۴۹ - ہیرون کی خرید کی نسبت شہادت مندرجۂ ذیل بھی موجود ہے - یعنے نانا جی وتل داروغہ جواہر خانہ مہاراجہ گیکواڑ بیان کرتا ہے کہ پچھلے دسہرے سے (۲۰ - اکتوبر ۱۸۷۴ع) چند روز پیشتر مین نے دامودر پنتھ کے حکم سے ارسٹھ یا ساڑھے ارسٹھ رتی چپٹے گلابی رنگ کے ہیرے ہیم چند ولد فتح چند سے خرید کیے اوس نے اس خرید کی

ایک یادداشت تیار کرنے کے واسطے ایک محرر کو ہدایت کی اس سے سات یا آٹھ دن
کے بعد اوسنے دامودر پنتھ کے حکم سے ہیم چند سے قریب چوبیس ہیرے اوسی قسم کے خریدکے
اور اوسی یادداشت مین اونکی خرید بھی درج کر لی گئی یہ دونون قسم کے ہیرے خریداری
کے بعد دامودر پنتھ کے حوالے کر دیے گئے اور دامودر پنتھ نے اوس گواہ سے یہ کہا کہ ان
ہیرون کا چورہ بنا کر بطور دوا کے استعمال کیا جاویگا کل قیمت اونکی چھ ہزار تین روپیہ تھی
ناناجی وتل نے ہیم چند کو مبلغ تین ہزار روپیہ حسب تفصیل ذیل دیے تھے یعنے دو ہزار روپیہ
نان چند صراف و میلہ محل کی معرفت دو رقمون مین سے جنکا مجموعہ تین ہزار چھ سو اونتیس
روپیہ تیرہ آنہ تین پائی ہے دیے گئے اور یہ رقمین جنیہ روشنی کی بچت اور اون اشرفیونکی
فروخت سے جو بطور نذرانہ کے دیجاتی تھین اور مہاراجہ گیکواڑ کے حساب مین جمع کیجاتی
تھی حاصل ہوئی تھین اور مبلغ ایک ہزار روپیہ خود ناناجی وتل نے دیے تھے وہ مظہر ہے
کہ جس یادداشت مین ان ہیرون کی خرید درج کی گئی تھی اوسکو آتمارام محرر نے
لکھا تھا اور قریب دیوالی کے (۹ - نومبر ۱۸۷۴ع کو) دامودر پنتھ اوس یادداشت کو
لے گیا اسیوجہ سے ہیرے جواہرخانے کے کسی حساب مین نہین معلوم ہوتے ہین آتمارام محرر
جواہرخانہ مہاراجہ گیکواڑ جو ناناجی وتل کا ماتحت ہے بیان کرتا ہے کہ پچھلی دیوالی سے آٹھ
دن پہلے ہیرے ہیم چند سے خریدے گئے تھے اور ونایک راؤ ولد ونکیش نے اونکی ایک
یادداشت تیار کی تھی اور جبتک کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کی خبر مشہور ہوئی اوسوقت
تک وہ یادداشت اوسی کے پاس رہی بعد اوس کے ناناجی وتل اوسکو میرے پاس
سے لے گیا اس گواہ نے یہ بھی بیان کیا کہ مہاراجہ گیکواڑ کے جواہرخانے مین بہت سے علیحدہ
اور جڑے ہوے ہیرے موجود تھے اور جسوقت یہ ہیرے خریدے گئے تھے اوسوقت ایک تلوار
کا قبضہ اور ایک پیش قبض اور ایک جاکٹ پر چھوٹے چھوٹے ہیرے جو مہاراجہ گیکواڑ کے
جواہرخانے سے لیے گئے تھے جڑے جاتے تھے اس قسم کے ہیرے ہر سال فاضل موجود رہتے
تھے اوسنے وقت سوال و جواب کے یہ بھی بیان کیا جبکہ ناناجی یادداشت کو لے گیا
اوس کے بعد ہیم چند سے یہ دریافت کیا کہ آیا اوس کے ہیرے اوسکے پاس واپس آ گئے

یا نہین اور اوسنے جواب دیا کہ واپس آئے نانا جی وتل نے بھی یادداشت بھیجاتے وقت یہ کہا تھا کہ یہ ہیرے نہین خریدے جائینگے بلکہ مین اونکو واپس کرنا چاہتا ہون —

دفعہ ۵۰ - دامودر پنتھ نے اون ہیرون کی قیمت دینے کی نسبت جو نانا جی وتل کے پاس سے اوس کے پاس آئے حسب مندرجہ ذیل بیان کی ہے یعنے مہاراجہ گیکواڑ نے اونکی قیمت دینے کا زبانی حکم دامودر پنتھ کو دیا اور اوسنے نانا جی وتل کو یہ ہدایت کی کہ جو روپیہ مہاراجہ گیکواڑ کے بخ کے حساب کے بابت اوس کے پاس آتا ہے اوسمین سے اس روپیہ کو ادا کرے کل تعداد اس روپیہ کی جو بخ کے حساب مین جمع کیا گیا تھا تین ہزار چھ سو اونتیس روپیہ تیرہ آنہ ۳- پائی بیان کی گئی ہے - دامودر پنتھ بیان کرتا ہے کہ اون ہیرونکی بابت جو ہیرون کو قیمت دینے کا حکم ۳۱- دسمبر سنہ ۷۴ء لکھا ہوا ہے جسمین یہ مذکور ہے کہ مبلغ تین ہزار چھ سو تیس روپیہ تیرہ آنے تین پائی مہاراجہ گیکواڑ نے سوائے نارائن کے مندر کے برہمنون کی دعوت کی واسطے دیے ہین دامودر پنتھ کہتا ہے کہ یہ سازشی حکم تھا اور جس مقصد کے واسطے روپیہ مطلوب تھا اوس کے چھپانے کے واسطے یہ حکم دیا گیا تھا اس امر کی نسبت کہ حقیقت مین ایسا ہی ہوا ہوگا کچھ شبہہ نہین ہوسکتا کیونکہ رامیشر جسکا نام حکم مذکور مین بطور پاینده روپیہ اور دعوت کے مہتمم کے بیان کیا گیا ہے بیان کرتا ہے کہ میرے پاس یہ روپیہ نہین آیا اور دامودر پنتھ کے اس بیان کی تصدیق کی ہے کہ پاینده ہمیشہ حکم کے ساتھ ایک رسید لگا دیا کرتا تھا چنانچہ اوسنے ایک اصل حکم کا حوالہ دیا ہے نمبری (د) جسپر اوسکی رسید موجود ہے اور حکم نمبری (د) پر کوئی رسید نہین ہے مگر اسمین شبہہ ہے کہ آیا کاغذ نمبری (د) کا روپیہ درحقیقت اوس رقم کے برابر ہے جو کاغذ نمبری (ص و ق) مین بیان کی گئی ہے کیونکہ اول تو کاغذ نمبر (ص و ق) کا مجموعہ تین ہزار چھ سو اونتیس روپیہ تیرہ آنے تین پائی اور کاغذ نمبر (د) کا مجموعہ تین ہزار چھ سو تیس روپیہ تیرہ آنہ تین پائی ہے اور دوم یہ کہ کاغذ (د) ۳۱ دسمبر سنہ ۷۴ء کا لکھا ہوا اور کاغذ (ص) یکم جنوری سنہ ۷۵ء کا لکھا ہوا ہے لیکن یہ بات صاف ظاہر ہے کہ نانا جی وتل کو جیسا کہ وہ تسلیم کرتا ہے وہ رقوم وصول ہوئین جو کاغذ (ص ق) مین درج ہین اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کاغذ (د) کے ذریعے سے دامودر پنتھ کو ایک ایسی رقم حاصل ہوئی جو خفیہ کامون مین استعمال ہوسکتی ہے

درحقیقت دامودر پنتھ نے صاف صاف بیان کیا ہے کہ خفیہ کامون کے واسطے وقتاً
فوقتاً بہت سا روپیہ علیحدہ کردیا جاتا تھا کاغذ (الف) سے لے کر (ث) تک جو ۲۴
نومبر ۱۸۷۳ع سے ۱۳۔ اکتوبر ۱۸۷۴ع تک کے لکھے ہوئے ہین سازشی احکام ہین جو سالم اور
یسونت راؤ کے نام اوس اسباب کی قیمت دینے کے واسطے جاری کیے گئے تھے جسکا خریدا
جانا مہاراجہ گیکواڑ کے واسطے بیان کیا گیا ہے اور اون کے سازشی ہونے کا ثبوت بقول
دامودر پنتھ کے یہ ہے کہ اونمین چیزون یا اون سوداگرون کے نام کی تفصیل کچھ نہین ہے
جن سے وہ خرید کی گئین احکام نمبر (الف) سے لے کر نمبر (ث) تک اور نمبر (د) کے
درمیان ایک یہ اختلاف ہے کہ احکام سابق الذکر مین سے ہر ایک حکم مین یا بندہ کی رسید
ہے اور (د) مین نہین ہے پس یہ ظاہر ہوا کہ کاغذ (د) صرف بلحاظ مطلب کے ہے سازشی
نہین ہے بلکہ وہ اس غرض سے بنایا گیا ہے کہ جس شخص کو روپیہ دیا گیا تھا اوسکا نام
ظاہر ہو اور اوس سے دامودر پنتھ کے اس بیان کی تصدیق خیال کیجاتی ہے کہ ہیرے
جواہرات کے حساب مین نہین جمع کیے گئے کیونکہ مہاراجہ گیکواڑ نے یہ کہا تھا کہ وہ دوا کیواسطے
ہین اور اس مضمون کی صرف ایک یادداشت جواہر خانے مین تیار کی گئی تھی جسکی نسبت
مہاراجہ گیکواڑ نے اوسوقت جبکہ دامودر پنت نے نوین نومبر کو کرنل فیر صاحب کو زہر دینے
کے ارادے کے بعد اوسکو طلب کیا مہاراجہ گیکواڑ نے یہ ہدایت کی تھی کہ وہ ضایع کردیجائے
پس دامودر پنتھ نے ناناجی وتل سے اوس یادداشت کے علیحدہ کردینے کے واسطے
کہا اور اونے اوسکو علیحدہ کردیا اور یہ رقم سواے نارائن کے نام لکھدی گئی —

دفعہ ۱۵ — اب ان ہیرون کی نسبت ہیم چند کی شہادت پر نظر ڈالنا باقی ہے اس
گواہ نے نہایت متناقض طور پر شہادت دی اور اوسکی شہادت پر علی العموم اعتبار
نہین ہو سکتا اوسکا یہ منشا معلوم ہوتا تھا کہ ہیرون کی خرید کے ہر قسم کے تعلق سے
انکار کرے وہ یہ بات تسلیم کرتا ہے کہ وہ ہیرے کی دو پوڑیان ونایک راؤ خسروپورہ ناناجی
وتل و ملازم جواہر خانے مہاراجہ گیکواڑ کے پاس ۱۳۔ اکتوبر یا یکم نومبر ۱۸۷۴ع کو لیگیا
مگر وہ کہتا ہے کہ وہ پوڑیان مجھکو واپس کردی گئین وہ دامودر پنتھ یا ناناجی وتل یا

ونایک راؤ کے ہاتھہ ہیرون کے فروخت سے انکار کرتا ہے وہ تسلیم کرتا ہے کہ ۳ دسمبر
۱۸۷۴ع کو مین نے ناناجی وتل کے پاس سے دو ہزار روپیے اور دوسری تیسری
جنوری ۱۸۷۵ع کو پھر دو ہزار روپیے اور اوس کے پاس سے پائے مگر وہ بیان کرتا ہے
کہ یہ روپیہ ہنڈوی کے لین دین کی نسبت تھا ہنڈویون کا لین دین شیوچند
خوشحال چند کے نام سے جو پونا کے کوٹھی وال ہین حساب کتاب مین لکھا جاتا ہے اور ناناجی
وتل نے اس کوٹھی سے سات ہزار روپیے کا اسباب خرید کیا تھا اور ہیم چند کی دوکان
سے اس قدر روپیہ کی ہنڈویان بہم پہونچا کر بھیجی تھین یہ خاطر خواہ ثابت نہین ہوتا کہ
۳- دسمبر ۱۸۷۴ع کو اور ۲-۳ جنوری کو جو دو دو ہزار روپیے دیے گئے وہ ہنڈویون
کے لین دین کی بابت تھے بلکہ غالبًا یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ روپیہ حقیقت مین ہیرون کے
واسطے دیا گیا تھا جیسا کہ ناناجی وتل نے بیان کیا ہے - ہیم چند اسبات کو تسلیم کرتا ہے
کہ دو ہزار روپیے جو ۲-۳ جنوری ۱۸۷۵ع کو دیے گئے وہ دیہات ومیلا کے کارکن
کے پاس سے آئے تھے جیسا کہ ناناجی وتل نے بیان کیا ہے اور تاریخ ادائے روپیہ کی ناناجی
وتل کے اس بیان سے مطابق ہے کہ یہ روپیہ اوس رقم کا ایک جزو تھا جو حکم نمبر (د)
مورخہ یکم جنوری ۱۸۷۵ع مین درج ہے اور جو دو ہزار روپیے ۳- دسمبر ۱۸۷۴ع کو دیے
گئے اسکی نسبت ناناجی وتل بیان کرتا ہے کہ مین نے یہ روپیہ ہیم چند کو دیا تھا مگر مین نے
ایک ہنڈوی اور نقد روپیہ بہ تعداد ایک ہزار روپیے کے واپس پایا اور باقی ایکہزار
روپیہ اوس کے پاس جمع کیے گئے اور ہیم چند تسلیم کرتا ہے کہ مین نے ونایک راؤ ولد
ونکیش وخسپورہ ناناجی وتل کو ایک ہنڈوی سات سو پچاس روپیے کی ۸- دسمبر ۱۸۷۴ع
کو دی تھی اوس ہنڈوی پر مبلغ ایک سو پچپن روپیہ دس آنہ بابت بیشی کے تھے اور
چورانوے روپیہ چھہ آنہ ونایک راؤ کو دیے گئے جسکا مجموعہ ایک ہزار روپیہ ہوا پس بات
صاف ظاہر ہے کہ اس معاملے کو جسمین ناناجی وتل کے پاس ایک ہزار روپیہ نقد جمع رہے
ہیرون کی قیمت سے کچھہ تعلق تھا یا یہ کہ تا ناناجی وتل نے اوسکو قبل اس سے کہ کچھہ روپیہ
ہیرون کے خریدنے کے واسطے اوسکو دیا گیا ہو درج کر لیا ہیم چند کی کتابون سے

دامودر پنتھ کے اوس بیان کی تصدیق مین جو اونسے نسبت خرید ہیرون کے کیا ہے بہت کم مدد ملتی ہے اوسمین صرف ایک کتاب ہمارے روبرو پیش کی گئی ہے اوس کتاب مین سازش کی گئی ہے ہم اس خیال کی کوئی وجہ نہین پاتے کہ پولیس کو سازش کرنے سے کچھہ سروکار تھا اس کتاب مین ۰ ۲۹ - نومبر ۱۸۷۴ع مین یہ لکھا ہے کہ ناناجی نے دامودر پنتھ کے واسطے چھہ ہزار دو سو ستر روپیہ کے ہیرے خریدے اور ہیم چند اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ یہ رقم خاص میرے ہاتھہ کی لکھی ہوئی ہے مگر وہ بیان کرتا ہے کہ گجانند انسپکٹر پولیس کی زبردستی سے مین نے یہ رقم اوس روز شام کو جبکہ مین نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو اول اپنا بیان کیا (۲۶ - فروری ۱۸۷۵ع) درج کی تھی سابق مین ہم بیان کر چکے ہین کہ ہمکو یہ یقین نہین ہے کہ گجانند نے اس قسم کی زبردستی کی ہو کیونکہ یہ رقمین اوس بیان سے کسیقدر برخلاف ہین جو ہیم چند نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو کیا اور یہ بات بھی خیال مین نہین آتی کہ گجانند جو ایک ذہین اور چالاک آدمی ہے اس قسم کی خلاف بیانی کا مرتکب ہو مگر ہم اس حقیقت پر کہ یہ کتاب تبدیل کی گئی کچھہ اعتبار نہین کرنا چاہتے ہیم چند کی شہادت کا صرف ایک حصہ جسکو اس مقدمے سے بڑا تعلق ہے وہ وہ ہے جو مہاراجہ صاحب کے محل کو ہیرون کے لیجانے اور تین ہزار روپیے نقد کے دینے سے متعلق ہے —

دفعہ ۲۱۵ - ہیرون کے خرید کے معاملے کی نسبت ہم یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ ہماری دانست مین اس بات کے یقین کرنے کی وجہ معقول ہے کہ دامودر پنتھ نے ماہ اکتوبر اور شروع ماہ نومبر ۱۸۷۴ع مین مہاراجہ گیکواڑ کی ہدایت سے ناناجی وتل کے پاس سے ہیرے منگاتے اور اونکو شوونت راؤ کے حوالہ کر دیا اور ناناجی نے اون ہیرون کو ہیم چند سے خرید کیا اور مہاراجہ صاحب کے محل کے حساب کتاب اور ہیم چند کے حساب کتاب مین اس قسم کی سازش کی گئی ہے جس سے ہیرون کی خرید چھپ جاے بڑودے کے باشندے مثل ہندوستان کے اور باشندون کے غالبا ہیرے کے چورے کی مہلک تاثیر پر اعتبار کرتے ہین گو بظاہر اس قسم کے اعتبار کی کوئی وجہ معقول نہین معلوم ہوتی

پس اب یہ امر غور طلب پیدا ہوتا ہے کہ دامودر منتھرے مہاراجہ گیکواڑ کے جواہر خانے سے ہیرے کیون نہ لیے جہان ہمیشہ بہت سے ہیرے موجود رہتے تھے اس سوال کا صرف یہ جواب ہو سکتا ہے کہ نئے ہیرون کی خرید کا چھپانا بہ نسبت اوس کے کہ وہ ایک ایسے جواہر خانے سے لیے جائین [illegible] محافظ اس معاملے کو اپنے حساب کتاب مین ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھتا زیادہ [illegible] آسان خیال کیا گیا۔

دفعہ [illegible] دامودر منتھر اوس دن شام کو جبکہ مہاراجہ گیکواڑ قید کیے گئے (۱۴ جنوری سنہ ۱۸۷۵ء) گرفتار کیا گیا تھا اور دو دن تک مہاراجہ صاحب کے محل مین سپاہیوں کے دفتر مین قید رہا اور بعد اس کے رزیڈنٹی کو بھیجدیا گیا جہان وہ [illegible] دن تک انگریزی سپاہیون کے پہرے مین اور بعد ازان پولیس کے پہرے مین رہا وہ اوس وقت محل مین موجود تھا جبکہ مہاراجہ گیکواڑ کی گرفتاری کے بعد اوس کے کاغذات [illegible] کیے جاتے تھے وہ بیان کرتا ہے کہ جبکہ مین انگریزی سپاہیون کے پہرے [illegible] اور یہ خیال بھی میرے دل مین گذرا کہ مین اور کسی طرح پر قید سے رہا نہین ہو سکتا [illegible] سے مسٹر رچی صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ کے روبرو ۲۹ و ۳۰ جنوری کو اقرار کر لیا اور اس اقرار کی تصدیق سر لویس پیلی صاحب کے روبرو ۲ فروری سنہ ۱۸۷۵ء کو کی گئی اس اقرار کا وہی مضمون ہے جو اوسنے اوس کمیشن کے روبرو بیان کیا اور یہ اقرار اوسنے اوس وقت کیا تھا جبکہ سر لویس پیلی صاحب نے اوس سے معافی کا وعدہ کر لیا۔

دفعہ ۴۵۔ اوس کے اقرار کے بعد اوسکا وہ صندوق جسمین مہاراجہ گیکواڑ کے نجی کاغذات بند تھے اوسکی موجودگی مین کھولا گیا اور چند کاغذات اوس کے اندر سے پائے گئے وہ بیان کرتا ہے کہ اگرچہ اپنی گرفتاری سے پہلے مجھکو سالم کی زبانی وہ باتین معلوم ہو جاتی تھین جو راوجی اور اور شخصون کے بیان کی نسبت وہ سنا کرتا تھا تاہم اوس وقت تک جبکہ مینے اپنا اقرار مسٹر رچی صاحب کے روبرو کیا ہرگز راوجی اور نرسو کے اقرارون کا کوئی مفصل حال نہین معلوم ہوا ہم یہ بات نہین کہہ سکتے کہ اس بیان کو صحیح تسلیم کرنا چاہیے مگر اوس کے مخالف کی کوئی شہادت بھی پیش نہین کی گئی ہے

واضح ہو کہ دامودر پنتھ کرنل فیر صاحب کے عہد مین کبھی رزیڈنسی کو نہین گیا اور وہ
مہاراجہ گیکواڑ کے ہمراہ صرف ایک مرتبہ سر لوئیس پیلی صاحب کے رزیڈنٹ مقرر ہونے
کے بعد گیا اوسنے راوجی کو کبھی محل مین نہین دیکھا لیکن وہ بیان کرتا ہے کہ سالم نے
مہاراجہ گیکواڑ سے میری موجودگی مین اوسوقت جبکہ کرنل فیر صاحب کو باہ شہر مین پھوڑے
کی تکلیف تھی مہاراجہ گیکواڑ سے یہ بات کہی کہ مین نے راوجی کو اوس پلاسٹر مین جو پھوڑے
پر لگایا جاتا ہے سنکھیا کے ملانے پر آمادہ کیا تھا اور اس سے پھوڑے مین سوزش پیدا
ہوئی اور کرنل فیر صاحب نے اسوجہ سے پلاسٹر کو علیحدہ کر دیا دامودر پنتھ نے اس گفتگو
کا ذکر کیا ہے جو بقول اوس کے مہاراجہ گیکواڑ کے ساتھ کئی مرتبہ ۹۔ نومبر سے لے کر اونکی
گرفتاری کے زمانے تک ہوئی تھی اگر یہ گفتگو واقعی ہوتی اور اونکی نسبت اوسکا بیان
صحیح ہے تو اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ اوس خبر سے واقف تھے جو ۹۔
نومبر کو نسبت اقدام زہرخورانی کرنل فیر صاحب کے مشہور ہوئی تھی ۹۔ نومبر کی
گفتگو مین ایک ایسی بات ہے جسکی تصدیق خارجی شہادت سے ہوتی ہے اور اوس سے
ان ملاقاتون کی نسبت دامودر پنتھ کے بیان کی تائید ہوتی ہے جسوقت مہاراجہ
گیکواڑ ۹۔ نومبر کی صبح کو رزیڈنسی سے واپس آتے تھے تو اونہون نے دامودر پنتھ سے
کہا کہ سالم آج صبح کو راوجی کے مکان پر اس مقصد کے واسطے دوڑا گیا کہ جو پوڑیان
زہر کی باقی رہی ہون اونکو آگ مین جلا دے نتھا جگا نے جو چھاونی بڑودہ کے
صدر بازار کی صفائی کا منتظم تھا جہان راوجی رہا کرتا تھا سالم صدر بازار کی جانب
شہر سے جاتا ہوا ۹۔ نومبر کی صبح اور پانچ منٹ بعد شہر کی طرف واپس آتے ہوے دیکھا
محمد علی بخش چپراسی رزیڈنسی نے سالم سے بمقام رزیڈنسی قبل اس کے کہ کرنل فیر صاحب
صبح کی ہوا خوری سے واپس آوین کچھ گفتگو کی اور جسوقت وہ صدر بازار سے ڈاکٹر
سیورڈ صاحب کے مکان سے رخصت ہو کر جہان وہ کرنل فیر صاحب کی چٹھی لے کر گیا تھا
رزیڈنسی کو واپس آتا تھا تو اوسنے راستہ مین سالم کو شہر کی طرف واپس جاتے ہوے دیکھا
اب نتھا جگا اور محمد علی بخش کی اس شہادت سے گو یہ بات صاف صاف نہین ثابت ہوتی

کہ سالم ۹ تاریخ کی صبح کو راوجی کے مکان کو گیا لیکن اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ غالباً گیا ہوگا اور چونکہ سالم مہاراجہ گیکواڑ کے پاس قبل اس سے کہ مہاراجہ صاحب اوس روز صبح کو حسب معمول صاحب رزیڈنٹ کے ملنے کو آوین واپس ہو پہنچ گیا ہوگا اسوجہ سے وہ بات جو مہاراجہ گیکواڑ نے دامودر پنتھ سے بیان کی یعنی یہ کہ سالم راوجی کے مکان کو اسغرض سے گیا تھا کہ جو کچھ چورا بچا ہوا ہو اوسکو ضایع کر دے غالباً صحیح معلوم ہوتی ہے اور یہ بات بمشکل سمجھ مین آتی ہے کہ جو بیان مہاراجہ گیکواڑ نے دامودر پنتھ سے کیا تھا اوسکو اوسنے اپنی طبیعت سے بنایا ہو۔

دامودر پنتھ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ نے میری موجودگی مین متواتر سالم اور یشونت راو کو یہ تاکید کی کہ وہ زہر دینے کی نسبت مطلق ذکر نہ کرے یہ شخص اس تحقیقات مین مدعی یا مدعا علیہ کی جانب سے بطور گواہ کے طلب نہین کیے گئے ہین دامودر پنتھ نے اوس طریقے کو بیان کیا ہے جسکے بموجب اوس کے خانگی سررشتہ مین حساب رہتا تھا اس مقام پر صرف اسبات کا ذکر کرنا کافی ہوگا کہ سب سے پہلا کاغذ وہ یادداشت ہے جسمین اداے روپیے کی بابت حکم ہے اور جسپر رسید یابندہ کی ہے۔

اس یادداشت سے ہر روز ایک روزنامچہ اور روزنامچہ سے ماہواری حساب اور ماہواری حساب سے سالانہ حساب تیار کیا جاتا ہے یادداشت اور روزنامچہ بہ آسانی تلف ہو سکتے ہین لیکن جبکہ ایک مرتبہ ماہواری حساب تیار ہو جاے اور سالانہ حساب مین شامل کر دیا جاوے تو کسی خاص رقم کا سراغ مٹانے مین زیادہ دقت ہو جاتی ہے اور یہی وجہ ہے جو دامودر پنتھ نے وقت سوال جواب کے اون تمام کاغذات کے تلف نہ کرنے کی نسبت بیان کی جو کسیطرح پر اون معاملات سے متعلق ہین جو اس تحقیقات کے باعث ہوے ہین چار روزنامچون مین رقمون کے مٹانے کا قصد کیا گیا تھا دامودر پنتھ کہتا ہے کہ مینے بلونت راو کلرک سے کہا کہ جس مقام پر سالم کا نام درج ہے وہان روشنائی ڈالکر مٹا دو بلونت راو ان قومات کے مٹانے سے انکار کرتا ہے یہ رقمین نہایت بے تمیزی کے ساتھ مٹائی گئین گو اونکا نشان بالکل باقی نہین رہا دامودر پنتھ بیان کرتا ہے کہ مین نے ان رقمون کو ان

معاملات مین سالم کا نام چھپانے اور مہاراجہ گیکواڑ کو بچانے کے واسطے مٹوایا تھا اور یہ فعل مین نے مہاراجہ گیکواڑ کے حکم سے کیا تھا وہ اب تسلیم کرتا ہے کہ یہ بات نہایت نامناسب تھی کیونکہ روشنائی کے داغ فوراً نظر پڑجاتے ہین یہ کاغذات دامودر پنتھ کے اون کاغذات کے حصے تھے جو مہاراجہ گیکواڑ کی گرفتاری کے دن محل مین مہر بند کیے گئے تھے اور گجانند اور مسٹر سوٹر صاحب کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت یہ کاغذات بعدہ دامودر پنتھ کی موجودگی مین کھولے گئے تو وہ اوسی حالت مین تھے جیسے کہ وہ ہمارے روبرو پیش کیے گئے۔ اخیر پر دامودر پنتھ بیان کرتا ہے کہ نورالدین کو سنکھیا کے واسطے کچھ روپیہ نہین دیا گیا کیونکہ اوس سنکھیا کے دینے کے عوض مین اوس سے یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ مہاراجہ گیکواڑ کے شفاخانے مین اوسکو کچھ کام دیا جاے گا نورالدین گرفتار کیا گیا ہے مگر اوسکی گواہی نہین لی گئی۔

دفعہ ۵۶۔ اس مقدمے مین باقیماندہ شہادت امینا آیا اور اون شخصون کی ہے جو اوس سے تعلق رکھتے ہین آیا مذکور ابتدا مین فیر صاحب کی میمصاحبہ کے پاس نوکر رہی اور ماہ مارچ سنہ ۱۸۷۴ء مین اون کے ہمراہ بمبی کو گئی بعد اس کے وہ ایک مہینہ بمبی مین رہی اور بڑودہ کو واپس آنے کے بعد مسٹر بودی صاحب کی میمصاحبہ کے پاس جو اوسی زمانہ مین بڑودہ مین رہتے تھے نوکر ہوگئی وہ بیان کرتی ہے کہ مین نے تین مرتبہ مہاراجہ گیکواڑ سے اون کے محل مین ملاقات کی اور اوسوقت شام کا وقت تھا پہلی ملاقات اوس نے فیضو چوبدار رنچھوڑ جی کے ہمراہ اوسوقت کی تھی جبکہ سنہ ۱۸۷۵ء کی کمیشن قریب برخاست کے تھی اور وہ بیان کرتی ہے کہ مین رنچھوڑ جی کے کہنے سننے سے گئی تھی امینا اور فیضو کو سالم نے گیکواڑ کی خدمت مین پیش کیا جو اتفاقیہ اونکو راستہ مین مل گیا تھا گیکواڑ نے امینا سے دریافت کیا کہ آیا تو نے مسٹر فیر صاحب کی میمصاحبہ کی زبانی کمیشن کی نسبت کوئی ذکر سنا ہے اور اوسکو یہ ہدایت کی کہ اگر میمصاحبہ نے کچھ ذکر کیا ہو تو سالم یا یشونت راو کی معرفت اوسکی اطلاع بھیجدو اگرچہ فیضو اس امر سے منکر ہے کہ اوس نے امینا آیا کو مہاراجہ صاحب کے پاس جانے پر آمادہ کیا تاہم وہ بیان کرتا ہے

کہ مین مھاراجہ گیکواڑکے پاس اوس کے ہمراہ گیا اور کاربھائی اوسوقت گاڑی بان
تھا مین نے وہ گفتگو سنی جو آپا اور مھاراجہ گیکواڑکے درمیان ہوئی گیکواڑنے آپا سے
یہ استدعا کی کہ وہ مسٹر فیر صاحب کی میمصاحبہ سے اونکی سفارش کرے کیونکہ بہت سے
شخص اونکی نسبت صاحب رزیڈنٹ سے عرض معروض کررہے تھے آپا نے جواب دیا کہ مین
فیر صاحب کی میمصاحبہ سے کچھہ عرض نہین کرسکتی کاربھائی مظہر ہے کہ مین اپنا آیا اور
فیضو کو اس موقع پر گاڑی مین سوار کراکے مھاراجہ صاحب کے محل کو لے گیا۔

دفعہ ۷۵ - آیا بیان کرتی ہے کہ مین نے دوسری ملاقات ماہ جون سنہ ۱۸۷۴ء مین
مھاراجہ گیکواڑکے نوساری سے واپس آنے کے بعد سالم اور کریم کی استدعا سے کی تھی
اوس کے ہمراہ کریم مذکور گیا تھا سالم راستہ مین اون کے ساتھہ ہولیا اور آیا اور کریم
کو گیکواڑکے پاس لے گیا مھاراجہ گیکواڑنے آیا سے دریافت کیا کہ آیا مسٹر بودی صاحب
کی میمصاحبہ نے ہماری شادی کی نسبت جو نوساری مین ہوئی کچھہ تم سے ذکر کیا ہے اپنا نے
جواب دیا کہ مین نے کچھہ نہین سنا لیکن جسوقت مسٹر فیر صاحب کی میمصاحبہ انگلستان سے
واپس آوین گی تو آپ کے حق مین کچھہ بہتر ہوگا کیونکہ میمصاحبہ موصوفہ اور کرنل فیر صاحب
آپ سے بہت خوش ہین بعد اوس کے مھاراجہ گیکواڑنے کریم سے کہا کہ تم میری نسبت
مسٹر بودی صاحب سے کچھہ کلمہ خیر کہو جسوقت اپنا اور کریم رخصت ہونے کو ہوے تو مھاراجہ
گیکواڑنے سالم سے کہا کہ تم اونکو کچھہ دیدو تب سالم نے کریم سے کہا کہ تم کل تشریف راؤ کے
مکان پر آنا چنانچہ دوسرے روز شام کو کریم اپنا کے پاس آیا اور کہا کہ میرے پاس
دو سو روپیہ ہین جنمین سے نصف روپیہ اسنے دوسرے دن صبح کو اپنا کو دیدیے اپنا
نے خیال کیا کہ یہ انعام اوس شادی کی بابت ہے جو نوساری مین ہوئی جو بیان آیا نے
مھاراجہ کی ملاقات اور گفتگو کے تمام تر شادی کی نسبت کیا ہے اوسکی تصدیق کریم نے کی ہے
لیکن وہ بیان کرتا ہے کہ مھاراجہ گیکواڑنے اپنا سے دریافت کیا کہ آیا صاحب رزیڈنٹ
ہمسے شادی کی وجہ سے (جس سے مھاراجہ صاحب کی مراد لکشمی بائی کی شادی سے تھی)
ناراض تو نہین ہین وہ بیان کرتا ہے کہ مین دوسرے روز تشریف راؤ کے مکان کو گیا

اور وہان سالم نے مجھکو دوسو روپیہ نوساری کی شادی کے انعام کی بابت دئے تھے
جسمین سے نصف میرے واسطے اور نصف امینا کے واسطے تھے چنانچہ مین نے سو روپیہ
امینا کو دیدیے اس گواہ نے آپا کے اس بیان سے کہ اوسنے امینا سے مھاراجہ صاحب
کے پاس جانے کی درخواست کی تھی اختلاف کیا ہے اور وہ بیان کرتا ہے کہ رات
مجھکو لگئی اس موقع پر صندل گاڑی بان تھا اور اوسنے اسبات کو ثابت کیا ہے
کہ وہ امینا اور کریم کو گاڑی مین سوار کراکے محل کو لے گئے۔

دفعہ ۴۵ - آپا بیان کرتی ہے کہ تیسری ملاقات ماہ رمضان مین ہوئی اور اوسکے
خاوند نے ملاقات کی تاریخ پندرہوین یا اٹھارہوین اوس مہینے کی بیان کی ہے
سنہ ۱۲۹۱ھ مین رمضان بارھوین اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ع کو شروع ہوا تھا پس آپا اور اوسکے خاوند کے
بیان کے بموجب یہ ملاقات ستائیسوین یا تیسوین اکتوبر کو ہوئی ہوگی امینا کہتی ہے
کہ سالم میرے پاس اس مضمون کا پیغام لایا کہ مھاراجہ گیکواڑ تم سے ملنا چاہتے ہین چنانچہ
مین اور میرا خدمتگار لڑکا چھوٹو ایک گاڑی مین بیٹھکر جو میرے خاوند نے بہم پہنچائی
تھی مھاراجہ صاحب کے پاس گئی اور راستہ مین مین نے سالم کو طلب کیا اور اوسکے
ہمراہ مھاراجہ گیکواڑ کے روبرو گئی اور مھاراجہ صاحب کے ساتھ مجھے مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی
مھاراجہ صاحب نے اول مجھ سے یہ دریافت کیا کہ کیا میمصاحبہ نے لڑکے
کی نسبت کچھ ذکر کیا ہے میمصاحبہ سے مراد مسٹر بودی صاحب کی میمصاحبہ سے تھی
اور لڑکے سے مراد اوس لڑکے سے تھی جو مھاراجہ صاحب کے یہان پیدا ہونے والا تھا مین نے
کہا کہ میمصاحبہ نے کچھ ذکر نہین کیا اور مجھکو کچھ حال معلوم نہین بعد اس کے مھاراجہ
سے کہا کہ جسوقت میمصاحبہ آپ کے پاس واپس آئینگی تو آپ کے حق مین کوئی بہتری
کی بات ہوگی میمصاحبہ اور کرنل فیر صاحب دونون خیرخواہ ہین پس جو صاحب
کہین انکو اوسپر عمل کرنا چاہیے اور کچھ خوف زدہ مت ہو اوس کے بعد سالم نے کہا
کہ کوئی جادو بھی کام دے سکتا ہے یا نہین چنانچہ سالم نے سب سے پہلے جادو کا ذکر کیا
یعنے سالم نے کہا کہ اگر کوئی سحر کیا جاوے تو کیا صاحب کا دل پھر جاویگا لیکن اوسکا مطلب

ٹھیک ٹھیک میری سمجھ مین نہین آیا بعد اس کے مین نے سالم سے اوسنے مہاراجہ صاحب
سے کہا کہ آپ صاحب کے واسطے کوئی جادو نہ کیجیے کیونکہ صاحب کو اوسکا کچھ اثر نہوگا اور
اسکی مین نے یہ وجہ بیان کی کہ صاحب لوگ خدا تعالی کے معتقد ہین بعد اس کے سالم
نے مجھسے کہا کہ کوئی چیز صاحب کو کھلا دیجاوے تو تمھاری دانست مین اوسکا کیا اثر
ہوگا اوس کے سننے سے مجھکو نہایت خوف ہوا کیونکہ اوس سے پہلے مین نے دو ایک مخلوق کی
زبانی کچھ ذکر سنا تھا بعد اس کے مین نے کہا کہ مہاراجہ صاحب مین جو کچھ تاثیر ہوتی
ہون مین اسوقت مہاراجہ صاحب کو یہان نہین دیکھتی اگر وہ پہلے موجود ہوتے تو وہ
میرے بیان کی تصدیق کرتے بعد اس کے سالم نے مجھسے مخاطب ہوکر کہا کہ جو کچھ
مہاراجہ صاحب کہین تم اوسکو کان لگا کر سنو اگر تم اون کے کہنے پر عمل کروگی تو
تمھاری باقیماندہ زندگی کے واسطے تمکو گذر اوقات کا کافی ذریعہ میسر آوے گا۔
بعد اوس کے سالم نے مجھسے کہا کہ تمھارا خاوند بھی نوکر ہو جاوے گا اور تمکو آیندہ نوکری
کرنے کی کچھ ضرورت نرہے گی اس کے جواب مین مین نے سالم سے کہا کہ مین ابتک کچھ
حالت فاقہ کشی مین نہین رہی ہون مین نے ابتک اپنے ایام زندگی حکام انگریزی کی
ملازمت مین بسر کیے ہین جسوقت مین مہاراجہ صاحب سے رخصت ہونے کو تھی تو مین نے
مہاراجہ صاحب سے کہا کہ جو کچھ کوئی شخص ایسے رزیڈنٹ صاحب پر عمل کرنے کی نسبت
کہے اوسپر آپ التفات نہ کیجیے کیونکہ اگر صاحب کے حق مین کوئی ضرر ہو جاوے گا تو
آپ تباہ ہو جاینگے تب مجھکو یہ خیال آیا کہ مہاراجہ صاحب اسپر خفا ہوگئے کیونکہ انھون
نے سالم سے کہا کہ تم اسکو آیا کو لے جاؤ چنانچہ مین اور سالم زینے پر سے اوترکر اوس مقام
کو گئے جہان گاڑی ٹھہری ہوئی تھی)) یہ بات یاد ہوگی کہ لکشمی بائی کا لڑکا سولھوین
اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ع کو پیدا ہوا تھا جسوقت سالم دوسری مرتبہ رزیڈنٹی کو آیا اوسنے اینا سے
کہا کہ مین نے پچاس روپیہ تمھارے بستر کے نیچے رکھ دیے ہین چنانچہ وہ روپیہ اوسنے
وہان پائے چھوٹے آیا کے اسی بیان کی کہ وہ اسی موقع پر اوس کے ہمراہ محل کو گئی
تائید کی ہے اور علے ہذا اوس گاڑی بان نے بھی اوسکی تصدیق کی ہے جو ملاقات کی

تاریخ پچھلی دیوالی سے دو یا چارون پہلے بیان کرتا ہے ۱۸۷۴ع کی دیوالی ۹ نومبر ۱۸۷۴ع کو واقع ہوئی تھی۔

دفعہ ۵۹۔ عبد اللہ امینا کا خاوند بیان کرتا ہے کہ سالم احاطۂ رزیڈنٹی مین فیضو کے مکان پر پانی پینے کے واسطے جایا کرتا تھا مجھہ سے میری عورت نے پہلی اور دوسری ملاقات کا ذکر کیا اور مین اس بات سے واقف تھا کہ اوسکو سو روپیے ملے تھے اور عبد اللہ نے اوس گفتگو کا مطلب بیان کیا ہے جو گیکواڑ اور امینا کے باہم تیسری ملاقات مین ہوئی اور جسکا ذکر امینا نے اوس سے کیا تھا عبد اللہ یہ بات جانتا تھا کہ اوسکی عورت کو تیسری ملاقات کے بعد پچاس روپیے ملے تھے جس زمانے مین امینا بمبئی مین اور وہ بڑودے مین تھا اوسوقت ایک چھٹی امینا کے پاس سے اوس کے پاس آئی تھی اور اسمین مہاراجہ گیکواڑ کے نام ایک خط ملفوف تھا۔

دفعہ ۶۰۔ چند قطعہ چھٹیان جو امینا اور عبد اللہ کے درمیان اوس زمانے مین آئی گئین جب کہ وہ ۱۸۷۴ع مین مختلف مقامون مین رہتے تھے عدالت کے روبرو پیش کی گئین ان تمام چھٹیون مین سالم اور یشونت راؤ یا اون معاملات کا ذکر ہے جو ریاست بڑودہ سے متعلق تھے چھٹی حرف ڈی مورخہ ۲۹۔ مارچ ۱۸۷۴ع مین جو امینا کیطرف سے عبد اللہ کے نام لکھی گئی ہے مکتوب الیہ سے یہ دریافت کیا گیا ہے کہ آیا اس کے پاس وہ کاغذ پہونچا یا نہین جو اوسکی پہلی چھٹی مین ملفوف تھا امینا اور عبد اللہ اور عبد الرحمن عرف رحیم صاحب جنھون نے یہ چھٹیان امینا کے واسطے لکھی تھین بیان کرتے ہین کہ یہ چھٹی مہاراجہ گیکواڑ کے نام کی تھی عبد اللہ مظہر ہے کہ مین نے یہ چھٹی امینا کو بمقام بمبئی مہابلیشور کو جاتے وقت واپس کر دی اور اس امر کی نسبت شبہہ کرنیکی کوئی وجہ نہین ہے کہ امینا نے اس قسم کی چھٹی لکھی تھی جسکا مضمون عبد الرحمن نے اپنی یاد سے یہ بیان کیا ہے کہ اسمین مہاراجہ گیکواڑ سے روپیے کی درخواست تھی اور یہ لکھا تھا کہ صاحب گورنر بمبئی کے مکان پر ایک دعوت ہوئی اور وہان امینا نے کچھہ حال تحقیق کیا اور اخیر پر یہ الفاظ تھے کہ تم خائف مت ہو۔ یہ چھٹی پیش نہین کی گئی

مگر یہ بات صاف ظاہر ہے کہ یہ چٹھی ہرگز مہاراجہ صاحب کو نہین دی گئی واضح ہو کہ کرنل فیر صاحب نے یہ بیان کیا ہے کہ جسوقت صاحب موصوف ماہ مارچ ۱۸۷۴ع مین بمبئی مین تھے تو وہ صاحب گورنر بمبئی کے ساتھہ کھانا کھانے کے واسطے گئے تھے۔

دفعہ ۱۶۔ ہم یقین کرتے ہین کہ اپنا تین مرتبہ مہاراجہ گیکواڑ کی ملاقات کے واسطے گئی جیسا کہ سابق مین بیان ہوا اور اس قسم کی گفتگو جیسے کہ اونسے بیان کی ہے اوس کے اور مہاراجہ گیکواڑ کے درمیان واقع ہوئی۔

دفعہ ۶۲۔ جسوقت مدعی کی جانب سے بیان ختم ہو چکا تو مہاراجہ گیکواڑ کے وکیل نے اونکی جانب سے ایک تحریری جواب دعوی پیش کیا نہ تو مہاراجہ گیکواڑ کی طرف سے کوئی گواہ طلب کیے گئے اور نہ کمیشن کے روبرو اون سے کوئی سوال دریافت کیا۔ چنانچہ اون کے بیان کا اصل مطلب حسب تفصیل ذیل ہے۔

مجھکو کرنل فیر صاحب سے کبھی ذاتی عداوت نتھی اور نہ اب ہے البتہ یہ بات سچ ہے کہ مجھکو اور میرے وزیرون کو یہ یقین تھا کہ جو طریقہ کرنل فیر صاحب نے اختیار کیا تھا اسکی وجہ سے یہ امر ناممکن تھا کہ جو انتظام مین نے اس ہدایت کے بموجب جو ۱۸۷۳ع کی کمیشن کی رپورٹ پر جو ۲۵۔ جولائی ۱۸۷۴ع کے خریطے کے ذریعے سے میرے پاس بھیجی گئی تھی تجویز کیے تھے اور جن کے پورا کرنے مین کوشش کرنا تھا انکی خاطر خواہ تکمیل ہو پس اس خیال سے اور دادابھائی نوروجی اور بالا منگیش وگل اور ہر مسیجی اور سیر وہدیا اور قاضی شہاب الدین اور اپنے اور وزیرون سے بڑی دیر تک مشورہ کرنے کے بعد مین نے ۲۔ نومبر ۱۸۷۴ع کا خریطہ کرنل فیر صاحب کی معرفت حضور ویسرائے کیخدمت مین بھجوایا اور باوجود ان کے کھنے سننے کے مجھکو یہ یقین تھا کہ جسوقت اصل حقیقت حضور ویسرائے کو معلوم ہوگی تو میرے استغاثے پر التفات کیا جاے گا میرے تمام وزیرون کو بھی یہی یقین تھا اور جو سخت تنبیہ گورنمنٹ بمبئی نے صاحب موصوف کو کی تھی اس کے علم سے ہمارا یہ یقین اور بھی زیادہ مستحکم ہو گیا چنانچہ ۲۵۔ نومبر ۱۸۷۴ع کو جو کرنل فیر صاحب بڑودے سے تبدیل کر دیے گئے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری یہ راے کچھ غلط نتھی۔

پس نہ تو کوئی ذاتی نہ کوئی ملکی سبب ایسا تھا جو مجھکو اس جرم کے ارتکاب پر آمادہ کرتا جسکا الزام مجھ پر بنسبت مقدمہ لگایا گیا ہے اور مین حلفاً یہ بات بیان کرتا ہون کہ مین نے ہرگز نہ تو بذات خود نہ بذریعہ اپنے کسی ایجنٹ کی معرفت اس قسم کی ہدایت کی اور مین بیان کرتا ہون کہ اس امر کی نسبت یعنی آیا اور رراؤجی اور نرسو اور داموودر پنتھہ کی کل شہادت محض غلط ہے مین نے رزیڈنسی کے کسی ملازم کو صاحب رزیڈنٹ کی نسبت جاسوس کا کام دینے یا جو کچھہ رزیڈنسی مین ہوتا تھا اسکی مجھکو اطلاع دینے کی ہرگز ہدایت نہین کی اور نہ مین نے انکو کسی مقصد کے واسطے روپیہ دیا اور نہ روپیہ دلوایا مین ان انعامون کا کچھہ ذکر نہین کرتا جو خوشی یا تیوہارون کے موقعون پر مثلاً شادی وغیرہ مین شاید رزیڈنسی کے ملازمون کو دیے گئے ہون گو ان خفیف معاملات کی نسبت جو رزیڈنسی یا میرے خاص محل مین وقوع مین آتے تھے طرفین کو اطلاع ہوئی ہو مگر مین نے بذات خود اس مقصد کے واسطے ان ملازمون سے گفتگو نہین کی اور نہ مین اسبات سے واقف ہون کہ اس مقصد کے واسطے کچھہ روپیہ دیا گیا ہے اور نہ مین نے اس قسم کے بندوبست کی اجازت دی جس سے رزیڈنسی کے رموز کی مجھکو اطلاع دیجاے۔

دفعہ ۶۳۔ اب ہم اوس تمام شہادت کا جو اس مقدمے کے سمجھنے کے واسطے ضرور تھی ایک خلاصہ بیان کر چکے شہادت کے باقی حصون کا ذکر اوس عام راے مین جو ہم آیندہ بیان کرین گے کیا جاے گا۔

دفعہ ۶۴۔ ہم اپنا یہ یقین بیان کر چکے ہین کہ کرنل فیر صاحب کے شربت کے پیالے مین ۹۔ نومبر ۱۸۷۴ع کو زہر ملایا گیا اور ہمکو اس امر مین کچھہ شبہہ نہین ہے کہ یہ زہر کرنل فیر صاحب کے ہلاک کرنے کی نیت سے ملایا گیا ہماری راے مین اس یقین کے واسطے کہ اس سے پیشتر ماہ ستمبر کے اخیر حصہ اور ۹۔ نومبر کے درمیان کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کا قصد کیا گیا ایک کافی وجہ موجود ہے چنانچہ چند مرتبہ راؤجی نے اوس وقت صاحب ممدوح کو زہر دینے کا قصد کیا جبکہ اوسنے تین مرتبہ مرکب چورون کو ملایا اور اگر اوسکو سنکھیا کی پوری مقدار کے دینے مین خوف نہوتا تو غالب ہے کہ کرنل فیر صاحب

اوسوقت سخت بیمار ہوجاتے گو اونکی جان ضایع نہوتی
دفعہ ۶۵۔ ہم یہ بھی یقین ظاہر کرچکے ہین کہ راوجی نے نرسو کی سارشت سے ۹۔ نومبر کو شربت کے پیالے مین زہر ملایا تھا گو نرسو زہر ملانے کے وقت موجود نتھا ہم خیال کرتے ہین کہ راوجی اور نرسو کے ان ارادون سے اپنے آقا کو ضرر پہونچانے مین کوئی ذاتی غرض نتھی بلکہ اور شخصون نے اونکو اسباب کی ترغیب دی تھی اور ہم یقین کرتے ہین کہ وہ شخص مہاراجہ گیکواڑ تھا جنے اونکو یہ ترغیب دی تھی چنانچہ ہماری دانست مین راوجی اور نرسو اور دامودر پنتھ کی شہادت سے اسکا ثبوت ہوتا ہے جو مرکب چورے اول راوجی نے ملائے تھے اونکا ایک جزو سنکھیا تھا اور جو چورا ۹۔ نومبر کو ملایا گیا اوسمین سنکھیا اور ہیرے کا چورا تھا۔
دفعہ ۶۶۔ جس سبب سے مہاراجہ گیکواڑ کرنل فیر صاحب کو زہر دینے پر آمادہ ہیے وہ یہ تھا کہ وہ صاحب موصوف سے سخت عداوت رکھتے تھے اور اونکی تبدیلی چاہتے تھے چنانچہ جو خریطہ دادا بھائی نوروجی وزیر مہاراجہ گیکواڑ نے گیکواڑ کی طرف سے حضور ویسراے بہادر کے نام ۱۲۔ نومبر ۱۸۷۴ع کو لکھا تھا اوس سے وہ عداوت بخوبی ظاہر ہوتی ہے جو گیکواڑ کو کرنل فیر صاحب سے تھی۔ یعنے مہاراجہ گیکواڑ نے لکھا تھا کہ مجھکو یہ خیال آیا کہ جو طریقہ کرنل فیر صاحب رزیڈنٹ حال نے ہمیشہ سے میری نسبت اختیار کیا ہے اوس سے مین حضور کو مطلع کرون یا نہین اور حضور کے غور کے واسطے یہ امر عرض کرون کہ درصورت اوس نااتفاقی کے جو ہمارے درمیان ہے مین آیندہ صاحب موصوف کے ہاتھ سے بغیر کسی تعصب کے عمدہ سلوک کی کیونکر توقع کرسکتا ہون۔ بعد اوس کے گیکواڑ نے اپنے اور اپنے انتظام کی نسبت صاحب موصوف کی دلی مخالفت کا ذکر کیا ہے اور دو مثالین اسبات کی بیان کی ہین کہ سابق مین کرنل فیر صاحب کے چال چلن کی نسبت تعرض کیا گیا تھا اور یہ لکھا ہے کہ یہ دو مثالین جو مین نے بیان کین اون سے اوس پریشانی اور تکلیف کی کیفیت بخوبی سمجھ مین نہین آسکتی ہے جو مجھکو بالفعل صاحب رزیڈنٹ کے ہاتھ سے پہونچتی ہے گورنمنٹ انگریزی کے نایب کا یہ طریقہ

بالطبع میرے حق مین بڑے تردد کا باعث ہوا ہے خصوصاً اوس وجہ سے کہ ایسے وقت پر اکثر لوگ موقع پاکر اپنے ذاتی نفع کی غرض سے میری نسبت غلط خبرین مشہور کرتے ہین اور میری رعایا کو ہمیشہ مجھ سے مخالفت اور سرتابی کرنے پر آمادہ کرتے ہین اسکا نتیجہ ہوگا کہ اس سال کی آمدنی مین بڑا نقصان ہوگا اور رعایا ہمیشہ متردد رہے گی اور اسباب کا سمجھنا کچھ مشکل نہین ہے کہ ان باتون سے اوس انتظام مین بڑا خلل واقع ہوگا جو مین کرنا چاہتا ہون حضور اوس کام کی اصلیت اور اندازے سے بخوبی واقف ہین جو مجھکو کرنا پڑتا ہے پس مین اپنی طرف سے اور جن شخصون کو مینے اوس کام کے واسطے مقرر کیا ہے اونکی طرف سے یہ عرض کرتا ہون کہ اگر کرنل فیر صاحب یہان رہینگے تو گورنمنٹ انگریزی کے نائب رہین گے اور میرے اور میرے اہلکارون کی نسبت اسی طرح پر تعصب اور مخالفت کے ساتھ پیش آوین گے تو مجھکو اپنی کوششون مین کامیابی کی ہرگز توقع نہوگی۔
مین بجز نیک نیتی اور دیانت داری کے اور کوئی بات کرنل فیر صاحب سے منسوب نہین کرتا ہون مگر صاحب موصوف کی راے اور تدبیر ایک نرالے طور کی ہے اور اونکی راے اور خیالات بعض معاملات مین حد اعتدال سے متجاوز ہین اور جو کچھ اونھون نے ابتک کہا ہے یا کیا ہے اوسکی تائید کرنا وہ خواہ مخواہ اپنے ذمہ فرض سمجھتے ہین۔
دفعہ ۶۷۔ اس چٹھی کے جواب مین حضور ولیسراے بہادر نے اون وجوہات کی نسبت جنپر مہاراجہ گیکواڑ نے رزیڈنٹ بڑودہ کی تبدیلی چاہی تھی بحث کرنا فضول خیال کیا مگر جو معاملات ظہور مین آئے تھے اونپر بخوبی لحاظ فرماکر اور علاوہ اس کے گورنمنٹ ہند کو اس ارادے پر عمل کرکے کہ مہاراجہ گیکواڑ کو ایک جدید انتظام کی کامیابی کے ساتھ کرنے کیواسطے ہر طرح پر موقع دیا جائیگا حضور ممدوح نے مہاراجہ گیکواڑ کو اپنے اس ارادے سے مطلع کیا کہ ہم سر لوئیس پیلی صاحب کے سی ایس آئی کو کرنل فیر صاحب کی جگہہ بڑودے مین ایجنٹ مقرر کرنا چاہتے ہین۔
دفعہ ۶۸۔ جو شہادت اس مقدمے کی مسل مین شامل ہے اوسکا زیادہ تر حوالہ دینا اور اسباب کا ثابت کرنا نہایت فضول ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ کرنل فیر صاحب سے سخت عداوت رکھتے تھے یہ سچ ہے کہ جسوقت کرنل فیر صاحب نے مہاراجہ گیکواڑ سے ۲ نومبر

کے خریطے کا ذکر کیا تو مہاراجہ صاحب نے یہ بیان کیا کہ مسٹر دادابھائی نوروجی دیوان نے اوس خریطے کو لکھا تھا اور دیوان موصوف اوسکا جوابدہ ہے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ یہ مہاراجہ گیکواڑ کا ایک حیلہ تھا اور مہاراجہ صاحب کو جو یہ اجازت دی گئی تھی کہ وہ خود اپنا دیوان منتخب کرلیں اوسکا یہ منشا تھا کہ (جیسا کہ کرنل فیر صاحب نے زبانی مہاراجہ گیکواڑ سے بیان کیا تھا) کہ جو خط کتابت وہ حضور ویسرائے بہادر یا گورنمنٹ بمبئی کے نام ارسال کریں اوس کے وہ خود جوابدہ ہوں علاوہ اس کے مہاراجہ گیکواڑ نے اوس تحریری جواب میں جو اونہوں نے ہمارے روبرو پیش کیا ہے یہ تسلیم کیا ہے کہ اونہوں نے وہ خریطہ بھجوایا تھا مہاراجہ گیکواڑ کی شادی کی تقریب میں جو بمقام نوساری عمل میں آئی کرنل فیر صاحب کا شریک نہونا گو وہ گورنمنٹ ہند کے حکم کے بموجب تھا مہاراجہ صاحب کو ناگوار گذرا ہوگا اور جو ذکر مہاراجہ صاحب نے اس معاملے میں ایناسے کیا تھا اوسکا مطلب بجز اس کے اور کچھ نہیں ہوسکتا کہ اونکو شادی کی نسبت نہایت فکر تھی اور اسمین کچھ شبہہ نہین ہوسکتا ہے کہ یہ فکر اونکو لڑکے کی ولادت کے بعد اور بھی زیادہ ہوگئی ہوگی۔

دفعہ ۶۹- اسباب کا امتیاز کرنا مشکل ہے کہ مہاراجہ صاحب کرنل فیر صاحب سے کسی ملکی وجہ سے اپنے دل مین خصومت رکھتے تھے یا کسی ذاتی وجہ سے اس تحقیقات مین کسی طرح پر یہ بات ثابت نہین ہوئی ہے کہ کرنل فیر صاحب نے مہاراجہ گیکواڑ کی نسبت کوئی ذاتی بدسلوکی ظاہر کی تھی پس جہانتک ہمکو معلوم ہوسکتا ہے کرنل فیر صاحب اور مہاراجہ گیکواڑ کے درمیان امورات سلطنت مین اختلاف رائے ہونے کے سبب سے عداوت پیدا ہوئی تھی مگر اس امر مین بھی کلام نہین ہوسکتا ہے کہ جو نفرت مہاراجہ صاحب کرنل فیر صاحب سے رکھتے تھے وہ ملکی اور ذاتی وجوہات دونوں پر مبنی تھی اور ہم اون کے اس بیان کو صحیح نہین تسلیم کرسکتے کہ اونکو کرنل فیر صاحب سے کوئی ذاتی عداوت تھی۔

دفعہ ۷۰- جس طریقے مین مہاراجہ گیکواڑ نے راؤجی اور نرسو اور امینا آیا سے گفتگو شروع کی تھی اوسکا آخرکار یہ نتیجہ ہوا کہ صاحب رزیڈنٹ کو زہر دینے کے واسطے سازش کی گئی

اور یہ بات اوس شہادت سے ثابت ہوئی ہے جسکا ہمنے خلاصہ بیان کیا ہے اول ۱۸۷۳ع کے اخیر مین اور ۱۸۷۴ع کے شروع مین مہاراجہ گیکواڑ کا مقصد بظاہر صرف اوس امر کی اطلاع حاصل کرنا تھا جو رزیڈنسی مین ریاست بڑودہ کے معاملات کی نسبت پیش آوے مہاراجہ صاحب ہر ایک بات کو بالکل اپنے اختیار مین رکھتے تھے اور سالم اور یشونت راو سے ایجنٹ کا کام لیتے تھے اور جو کچھ ہوتا تھا اوس سے اپنے پرایوٹ سکرٹری دامودر پنت کو بھی آگاہ نہین کرتے تھے مہاراجہ صاحب راوجی اور نرسو سے علیحدہ اینا سے گفتگو کرتے تھے جبکہ مہاراجہ گیکواڑ اسبات سے نہایت آزردہ ہوے کہ صاحب رزیڈنٹ نے لکشمی بائی کے ساتھ اونکی شادی کو اور اوس کے لڑکے کی ولادت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو اوسوقت اونکو زہر دینے کا خیال آیا اور اونھون نے ویسا ہی کیا مہاراجہ صاحب نے راوجی اور نرسو کو ذاتی ترقی اور انعام کا لالچ دیا چنانچہ اونکو اس انعام کی نسبت بڑا بھروسہ اون رقمون کی سبب سے ہوگیا جو اونکو دی گئی حالانکہ جس مقصد کے واسطے اونکو روپیہ دیا گیا تھا وہ اوسوقت تک بحسب ظاہر صرف یہی تھا کہ جو کچھ رزیڈنسی مین ہوتا تھا اوسکی خبر دیا کرین ۱۸۷۳ع کے اخیر مین مہاراجہ گیکواڑ نے راوجی کو اوسکی شادی کیوقت مبلغ پانسو روپیہ دیے بعد اوس کے ماہ مئی یا جون ۱۸۷۴ع مین مبلغ تین سو روپیہ اور مہاراجہ گیکواڑ کی شادی کے انعام کی بابت یعنے کل آٹھ سو روپیہ ملے نرسو کو مبلغ تین سو روپیہ نوساری کی شادی کے انعام کی بابت اور دو سو پچاس روپیہ بغیر بیان کرنے کسی خاص کام کے اوسکو ملے کل ساڑھے پانسو روپیہ ہوے جو اختلاف قیمت کا بڑودے کے روپیہ اور حضور ملکہ معظمہ کے روپیہ مین ہوتا ہے اوس کے مجرا دینے کے بعد بھی یہ رقمین بلاشبہہ اوس قلیل تنخواہ کے لحاظ سے بڑی تھین جو راوجی اور نرسو کو رزیڈنسی مین ملتی تھی اور یہی کیفیت اوس ڈیڑھ سو روپیہ کی ہے جو آپا کو دو موقعون پر ملا یعنی اول مہاراجہ گیکواڑ کی شادی کے وقت اور دوم اوسوقت جب کہ اوسکو پچاس روپیہ اپنی اخیر ملاقات کے بعد جو ماہ اکتوبر ۱۸۷۴ع مین ہوئی تھی ملے تھے اور اونکو کسی خاص واقعہ سے کچھ تعلق نتھا ہمکو اس راے کے ظاہر کرنے مین کچھ تامل نہین ہے کہ یہ انعام ان

ملازمون کو اس امر پر مائل کرنے کے واسطے دیے گئے تھے کہ جو کچھہ رزیڈنٹی مین مہاراجہ گیکواڑ کے معاملات کی نسبت ظہور مین آوے ہمیشہ اوسکی خبر دیتے رہین اور یہ معمولی انعام نہین تھے جو مہاراجہ صاحب خوشی کے وقت صاحب رزیڈنٹ کے ملازمون کو دیا کرتے تھے پس جو روپیہ اون صورتون مین دیا جاوے وہ ہمارے نزدیک رشوت ہے مگر ہم یہ بات نہین کہہ سکتے کہ آیا مہاراجہ گیکواڑ بھی اسکو رشوت خیال کرتے تھے یا نہین ۔

دفعہ ۱۷ ۔ مگر یہ سوال دریافت کیا جا سکتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ کو راوجی یا نرسو سے یہ توقع ہو سکتی تھی کہ وہ ایک ایسی رقم کے عوض مین جسکو اوس کام سے کچھہ مناسبت نتھی جسکا انجام دینا اون کے ذمہ قرار پایا تھا ایک قتل کے مرتکب ہون اسکا یہ جواب ہو سکتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ نے اوس روپیہ کے ذریعہ سے جو اونہون نے نرسو اور راوجی کو دیا اور اپنے پاس اون کے بلانے اور چیزون کے دینے سے اونکو اپنا گرویدہ کر لیا اور درصورت کامیابی کے اونکو بڑے انعام کے دینے کا وعدہ بھی کیا تھا راوجی بیان کرتا ہے کہ مجھہ سے ایک لاکھہ روپیہ اور نرسو سے بھی اسی قدر روپیہ کے دینے کا وعدہ کیا گیا تھا نرسو بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ صاحب نے ہمارے حین حیات اور ہمارے عیال و اطفال کے واسطے گذر اوقات کے بندوبست کرنے کا ارادہ کیا تھا پس اون غریب آدمیون کے نزدیک جو پہلے ہی سے مہاراجہ گیکواڑ کے متعلق رہتے تھے یہ وعدہ بلاشبہہ ایک کافی ترغیب اسبات کے واسطے معلوم ہوئی کہ وہ ایک ایسے طریقے مین کرنل فیر صاحب کو ہلاک کرین جسکا اثر فوراً نہو اور وہ پکڑے نہ جاوین بلکہ رفتہ رفتہ اونکو ہلاک کرین ۔

دفعہ ۷۲ ۔ جو طریقہ مہاراجہ گیکواڑ نے ۹ ۔ نومبر ۱۸۷۴ع کو یا اوس کے بعد اختیار کیا تھا اوس سے اونکی بے گناہی نہین پائی جاتی دامودر پنتھہ کی شہادت سے اسبات کا یقین ہوتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ کو یہ بات معلوم تھی کہ زہر دینے کا قصد اوسوقت کیا گیا تھا جبکہ وہ اوس روز دس بجے صبح کے کرنل فیر صاحب کی ملاقات کے واسطے گئے تھے اور اگر اوسوقت بھی اونکو اسکا حال معلوم نتھا تو اوس روز شام سے پہلے اوسکی اطلاع ہوگئی ہوگی کرنل فیر صاحب اور راوو رگوا ہون نے یہ اظہار دیا ہے کہ زہر دینے کی خبر چھاونی

بڑودہ مین ۹- نومبر کو علی العموم مشہور تھی-
شہر چھاونی سے ایک میل کے فاصلے پر نہین ہے سالم اوس روز رزیڈنسی مین آیا تھا اور راوجی سے اوس سے کہا تھا کہ وہ کام ہوگیا پس یہ بات قیاس مین نہین آتی ہے کہ سالم نے جو ہمیشہ مہاراجہ گیکواڑ کے پاس موجود رہا کرتا تھا اپنے آقا کو اس امر کی خبر نہ دی ہو مگر باوجود اس کے ہم دیکھتے ہین کہ مہاراجہ گیکواڑ ۹- نومبر روز دوشنبہ کے بعد اول ہی مرتبہ اگلے پنجشنبہ کو کرنل فیر صاحب سے ملاقات کرنے کے واسطے گئے اور اوس وقت یہ بیان کیا کہ مین نے آپ کو زہر دینے کے ارادے کی خبر پچھلے روز یعنی ۱۱- نومبر کو سنی تھی اور چٹھی مندرجہ ذیل ۱۴- نومبر کو لکھی گئی-
جو ملاقات پرسون میری اور آپ کے ہوئی اوسمین مجھکو آپ کی زبانی مفصل کیفیت اس بات کی معلوم ہوئی کہ کسی بدمعاش نے آپ کو زہر دینے کا قصد کیا تھا اور مجھکو اوسکے سننے سے نہایت افسوس ہوا لیکن یہ خدا کی مہربانی تھی کہ اس سخت ارادے مین اوس شخص کو کامیابی نہوئی اگر اس مجرم کے جرم کے ثابت کرانے کے واسطے میری مدد کی ضرورت ہو تو مین بلا تامل مدد دونگا یہ چٹھی مین نے آپکی اطلاع کے واسطے لکھی ہے-
مورخہ ۱۴- نومبر ۱۸۷۴ع

دفعہ ۴۳ - اب یہ سوال خواہ مخواہ پیدا ہوتا ہے کہ جس حالت مین مہاراجہ گیکواڑ دوسری نومبر ۱۸۷۴ع کو ایک خریطہ بھیج چکے تو پھر وہ کسواسطے زہر کے ذریعے سے کرنل فیر صاحب کے ہلاک کرنے کی تدبیر کرتے اگر یہ فرض کیا جاوے کہ اس خریطے سے درحقیقت رزیڈنٹون کی تبدیلی مقصود تھی تو اس سوال کا صرف یہ جواب ہوسکتا ہے کہ خریطے کے بھیجنے کی رائے مسٹر دادابھائی نوروجی نے دی ہوگی جنہون نے اوس خریطہ کو مرتب کیا تھا اور زہر دینے کے منصوبے سے بلاشبہہ ناواقف تھے- یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ نے اس رائے کو فوراً پسند کرلیا ہوگا-

دفعہ ۴۴ - اگر مہاراجہ گیکواڑ اس جرم مین شریک نہوتے تو اونکو یہ طریقہ اختیار کرنا واجب تھا کہ وہ فوراً کرنل فیر صاحب کے پاس جاکر اپنا تردد ظاہر کرتے اور متواتر

اون کے مزاج کی تندرستی دریافت کرنے کے بعد اون سے یہ توقع تھی کہ وہ ایک
چٹھی اس مضمون کی کرنل فیر صاحب کی خدمت مین بھیجتے کہ مجکو بسبب واقعہ سے نہایت
رنج ہوا اور اسبات کا افسوس ہوا کہ خاص ہمارے ملک مین ایک بدمعاش کے ہاتھ
سے ہماری مہمان داری مین فرق واقع ہوا اور یہ بات لازم تھی کہ جو نفرت اون کو
کرنل فیر صاحب سے تھی اوس کے باعث سے اونکو اسبات کی زیادہ فکر ہوتی کہ
اس معاملے مین گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ فوراً اپنی صفائی کرلین لیکن بجاے اسکے
مہاراجہ صاحب نے چشم پوشی کی اور بڑے عرصے کے بعد ایک باضابطہ چٹھی سرد مہری
کے ساتھ لکھ بھیجی مہاراجہ صاحب کے اس برتاؤ کی بجز اس کے شاذ نادر اور کوئی وجہ
خیال مین آسکتی ہے کہ خود اونھون نے زہر دینے کی ترغیب دی تھی ہم مجبوری مہاراجہ
گیکواڑ کے اس بیان کو کہ اونکو اس معاملے کی کچھ خبر نہ تھی قابل اعتبار نہین خیال کرتے۔
دفعہ ۵۷ ۔ یہ راے جو ظاہر کی گئی ہے کہ شاید دامودر پنتھ نے کرنل فیر صاحب کو
زہر دینے کی تدبیر کی اس غرض سے ہو کہ خاص اوس کے خط مین چھپ جاوین اوسکی
نسبت ہماری یہ راے ہے کہ کسی شہادت سے یہ بات ثابت نہین ہوئی کہ دامودر پنتھ
کسی ایسے فعل کا مرتکب ہوا تھا جسکو وہ مہاراجہ گیکواڑ سے پوشیدہ رکھنا چاہتا تھا
یا یہ کہ کرنیل فیر صاحب کی ہلاکت یا بڑودے سے اونکی تبدیل کے چاہنے مین اوسکی
کچھ غرض تھی یہ بات بھی نہین ثابت ہوئی کہ دامودر پنتھ نے اپنے آقا کے مال مین
تغلب کیا ہے جو جواب اوسنے اوس سوال کا دیا ہے کہ جو روپیہ خفیہ کامون کے واسطے
مخصوص تھا اوسکی نسبت وہ مہاراجہ گیکواڑ کو کس طرح پر ٹھیک ٹھیک جواب دے سکتا
ہے وہ ہمارے نزدیک کافی معلوم ہوتا ہے یعنے یہ یادداشت روپیہ کی رسید کے حکم کے ساتھ
لگی ہوئی تھی حالانکہ حکم اسی طریق مین لکھا گیا تھا جس سے اصل معاملے کی حقیقت چھپ جاوے
صرف کاغذ نمبر (ڈ) کے معاملے مین اوس قاعدے پر عمل نہین کیا گیا اگر یہ بھی فرض
کرلیا جاوے کہ دامودر پنتھ مرتکب تغلب کا ہوا تو بھی یہ خیال کرنا چاہیے کہ اوسکو اسبات
سے پوری پوری واقفیت تھی کہ جن معاملات کو وہ بحیثیت سکتر کے مہاراجہ گیکواڑ

انجام دیتا تھا اونکی نسبت تحقیقات کرنا کرنل فیر صاحب کے حیطۂ اختیار سے باہر تھا۔

دفعہ ۷۶۔ یہ راے بھی ظاہر کی گئی ہے بجاے پورا کرنے جرم مہاراجہ گیکواڑ کا مخالف خیال کیا جاتا ہے کرنل فیر صاحب کو زہر دلوانے کا اس غرض سے بندوبست کیا کہ مہاراجہ گیکواڑ مصیبت مین پھنس جائین یا کرنل فیر صاحب کی تبدیلی ملتوی رہے یہ راے اوس حالت مین قابل لحاظ ہوتی کہ زہر دینے کا قصد صرف ظاہری ہوتا لیکن حقیقت مین یہ ارادہ اس غرض سے کیا گیا تھا کہ اوسمین ہر طرح کامیابی ہو اور اوس سے مہلک نتیجہ صرف اسوجہ سے پیدا نہوا کہ کرنل فیر صاحب نے ۹۔ نومبر کو تمام شربت نہین پیا۔

دفعہ ۷۷۔ پس ہم اس مقدمے پر ہر ایک طرح نظر کرنے کے بعد کوئی کافی دلیل اسبات کی نہین پاتے کہ جو جرائم مہاراجہ گیکواڑ کے ذمہ قرار دیے گئے ہین اونکی نسبت ہماری یہ راے ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ اونکے مرتکب نہین واجب ٹھہر سکتے۔

دفعہ ۷۸۔ جو راے ہماری اس مقدمے مین ہے اوس سے مہاراجہ گوالیار و جے پور و راجہ سر دنکر راؤ متفق نہین ہین جو راے اونکی اون علیحدہ رپورٹون مین درج ہے جو ہر ایک ممبر کمیشن نے پیش کی ہے ہمنے اوسپر بخوبی غور کیا ہم یقین کرتے ہین کہ گواہونکی خصلت کے اعتبار پر ہر ایک قسم کی واجبی رعایت کرنے کے بعد رویداد مقدمے سے امور مندرجہ ذیل ثابت ہوتے ہین۔

اول۔ یہ کہ اون شخصون نے کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کا قصد کیا جنکو ملہر راؤ گیکواڑ نے اوسکی ترغیب دی۔

دوم۔ یہ کہ ملہر راؤ گیکواڑ مذکور نے اپنی ایجنٹون کی معرفت اور نیز بذات خود بعض ملازمون سے خفیہ گفتگو کی جو کرنل فیر صاحب رزیڈنٹ بڑودہ کے پاس نوکر تھے یا رزیڈنسی سے تعلق رکھتے تھے۔

سوم۔ یہ کہ ملہر راؤ گیکواڑ مذکور نے اون مین سے بعض ملازمون کو روپیہ دلوایا ہے۔

چہارم۔ یہ کہ اس قسم کی گفتگو کرنے اور روپیہ دلوانے سے اونکا مقصد اول یہ تھا کہ جو کچھ رزیڈنسی مین اونکی نسبت اور اونکی ریاست کے معاملات کی نسبت ہوتا ہو اسکی اطلاع حاصل کرین اور دوم یہ کہ کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کے ذریعے سے ضرر پہونچا دین۔ فقط۔ دستخط۔ آر کوچ۔

دستخط۔ آر جے میڈ۔ ایضاً۔ پی ایس ملول۔ ۳۱۔ مارچ ۱۸۷۵ء۔ مقام بمبئی۔

رپورٹ ممبران ہندوستانی

(رائے حضور مہاراجہ جیاجی راؤ سیندھیہ عالیجاہ بہادر جی سی ایس آئی)

(مقدمہ مہاراجہ ملہار راؤ گیکواڑ بڑودہ)

ارادہ زہر خورانی کا میرے نزدیک پایۂ ثبوت کو نہین پہونچا جہانتک روئداد مقدمۂ سے میرے علم و یقین تک تحقیقات مین آیا۔ اور مجھکو یقین اس امر کا نہین ہے کہ ملہار راؤ پر جرم زہر خورانی کا عاید ہو۔

معلوم ہوتا ہے کہ ثبوت کافی دربارۂ خرید ہونے الماس اور سنکھیا اور تانبے کے نہین ہے اور نہ کوئی کاغذ دستخطی گیکواڑ کا پیش ہوا کہ جسمین حکم دہانید روپیہ بضرورت خرید ان اشیا کے پایا جاوے صرف اسبارے مین دامودر پنتھ کا بیان ہے کہ کوئی کاغذ دستخطی گیکواڑ کا نہین ہے کہ جس سے وہ اس معاملے مین ماخوذ کیے جاوین۔

منجملہ گواہان متعددہ کے جو اس مقدمے سے متعلق ہے صرف تین گواہون نے اسبابمین شہادت دی یعنے راؤجی اور نرسو۔ اور دامودر پنتھ نے۔ لیکن شہادت ان اشخاص مین بھی بہت بڑا اختلاف ہے وجہ اسکی روئداد مقدمے مین درج ہے لہذا یہ گواہ کیونکر قابل اعتبار کے تسلیم ہو سکتے ہین۔

شہادت حیدر خان اور عبداللہ کی اور پیش نہ کیا جانا عدالت مین سالم اور یشونت راؤ اور خان ولگر گجابا اور نور الدین باورہ اور حکیم کا یہ سب امر مفید مطلب مجرم کے ہین۔

مین ہرگز یقین نہین کر سکتا کہ زہر خورانی کے لیے ایسی ایسی کارروائیان عرصۂ دراز تک بہ اعلان ہوتین۔ ایسے کام دو یا ایک شخص جو بہت معتمد ہون اونسے ہوا کرتے ہین نہ کہ ایک مجمع کثیر شریک کیا جاوے۔ جب تہوڑی سنکھیا کے ایک مرتبہ دینے سے آدمی ہلاک ہو سکتا ہے تو وجہ اسکی کیا ہے کہ متواتر سنکھیا دی گئی اور پی گئی لہذا مین کوئی وجہ رد کرنے خاص تقریر ایک لائق شخص یعنے سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کی نہین دیکھتا۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ملہار راؤ نے ذرا بھی سالم اور یشونت راؤ کو سرلویس

تچپلی صاحب کے حوالے کر دینے مین تامل نہین کیا۔ بلکہ یہ بیان کیا کہ مین حتی الامکان سب طرح کی مدد دونگا۔

دربارۂ اوس گفتگو کے جو ملازمان سے رات کو یا دن کو ہوئی قابل غور کے نہین ہے۔ ایسی آمدرفت اور طلبی انعام بروقت شادی یا اور تہوارون کے ہوا کرتی ہے۔ اور یہ کارروائی صرف بغرض خوشنودی صاحب رزیڈنٹ کے جو رئیس کیا کرتے ہین اور رئیس بھی اکثر طالب اس امر کے رہا کرتے ہین کہ صاحب رزیڈنٹ کی کارروائی کے حالات سے مطلع ہون ایسی ہی اطلاع کی خواہش فیمابین رئیس اور صاحب رزیڈنٹ کے رہا کرتی ہے۔ مین آخر مین لکھتا ہون کہ خاص امور تنقیح طلب یہ ہین۔

اول ارادہ زہر خورانی۔ دوم۔ سازش ملازمان۔ پس جو کچھ میری رائے معاملہ مذکورہ بالا مین تھی وہ پیش کرتا ہون۔

۲۰۔ مارچ ۱۸۷۵ء۔ دستخط حضور مہاراجہ گوالیار۔ مقام بمبئی۔

رائے حضور مہاراجہ جے پور جی سی ایس آئی

بعد غور کامل شہادت گواہان مبینہ اجلاس کمیشن دربارۂ جرم مذکورہ ملہر راؤ گیکواڑ بڑودہ رائے مندرجہ ذیل اپنی پیش کرتا ہون۔

وہ بیان جو آیا سماۃ امینے اور دیگر ملازمان ریاست نے کیا اوس سے یہ ثابت ہوا کہ آیا اور دیگر ملازمان ریاست کو بہ اوقات مختلف حسب الحکم گیکواڑ کے روپیہ دیئے گئے تھے مگر یہ اس سے پایا نہین جاتا کہ یہ روپیہ اونکو بغرض سازش کے واسطے ایک ناجائز کام کے دیئے گئے ہون جو کچھ روپیہ دیا گیا وہ گیکواڑ نے بطور انعام کے دیا ایسے انعامات شادی یا تیوہار مین دیئے جاتے ہین۔

جرم سنگین کے باب مین جو گیکواڑ پر ہے راؤجی حوالدار کا بیان ہے کہ مین نے کرنل فیر صاحب کے شربت کے گلاس مین حسب ترغیب گیکواڑ کے زہر ڈالا مجھکو نرسو نے اس زہر کی پوڑیا دی تھی نرسو کہتا ہے کہ مجھکو سالم نے جو گیکواڑ کا سوار ہے یہ پوڑیا دی تھی مینے پوڑیا سالم سے پائی اور راؤجی حوالدار کو دے دی اور دھمودہ پنتھ پریوٹ سکرٹری گیکواڑ

بیان کرتا ہے کہ تھارا ہے نے حکم دیا کہ کچھ سنکھیا اور الماس منگوادو اور نرسو کا رنے ہدایت کی تھی کہ الماس تو شوشنت راؤ جاسوس نے گیکواڑ کو دیے اور سنکھیا سالم کو۔
سالم اور شوشنت راؤ موجب بیان دامودر پنتھ کے یشونت راؤ اور سالم و دامودر پنتھ اور نرسو کے درمیانی تھے لیکن روبرو کمیشن کے یہ لوگ حاضر نہین کیے گئے پس اس لیے دریافت نہو سکا کہ آیا اونہون نے روبروے پولیس بمبئی کے اظہار اسکا کیا تھا یا نہین واسطے ثبوت اس امر کے کہ پوڑیا دامودر پنتھ کے پاس نرسو کو پھوپچی ہو کوئی شہادت نہین ہے۔ صرف بیان دامودر پنتھ اور نرسو کا ہے۔
دامودر پنتھ کا بیان درباب منگوانے سنکھیا اور الماس کے کہ جسکی کوئی شہادت نہین ہے صداقت کو نہین پہونچا۔ وہ کہتا ہے کہ ناناجی وٹل داروغہ جواہر خانہ گیکواڑ کی معرفت دکان فتح چند ہیم چند سے یہ ہیرے خریدے گئے تھے۔ ہیم چند نے روبروے کمیشن کے بیان کیا کہ مین نے واسطے ملاحظے کے ہیرے پیش کیے تھے بعد ملاحظے کے مجھکو واپس ملے کوئی ہیرا خرید انہین گیا۔ آتمارام ایک کارندہ جواہر خانہ نے روبروے کمیشن کے اظہار دیا ہے کہ واقعی ہیم چند کی دکان سے ہیرے آئے تھے مگر ناپسند ہو کر واپس کیے گئے۔
نورالدین بوہرہ جسکی نسبت یہ مذکور ہے کہ اس سے سنکھیا مول لی گئی تھی کمیشن کے روبرو یہ بھی حاضر تھا اور اکبر علیخان بہادر پولیس بمبئی نے مجابین سوال و جواب سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے جو بروقت اظہارات کے کیے گئے تھے اقرار اس امر کا کیا کہ بوہرہ ہنوز مقید ہے۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ بوہرہ نے دربارہ خرید زہر کے صداقت نہین کی۔ جو یاددداشتین دفتر دامودر پنتھ سے روبرو کمیشن کے پیش ہوئین اون سے تشریح اسکی نہین پائی گئی کہ کوئی خاص رقم واسطے خرید الماس یا سنکھیا یا اور کسی قسم کے زہر کے لیے روپیہ دیا گیا ہو اون یادداشتون مین واسطے برہمنون کے کھلانے یا اور خیرات کے حکم منظوری کا ہے اور شہادت کافی اس امر کی ہے کہ واقعی یہ روپیہ انہین امور مین صرف کیا گیا۔
دامودر پنتھ ایک شیشی کا ذکر کرتے ہین جسمین ایک شے زہریلی رقیق تھی اور بڑے بڑے

سیاہ چیونٹون اور کالے سانپون اور مشکی گھوڑون کے پیشاب سے اوسکو حکیم نے تیار
کیا تھا اور ایک شخص مسمی گجابا ملازم خونلکر مہاراجہ کے سات کے ہاتھ دامودر پنتھ کے مکان پر
بھجوادی تھی مگر نہ حکیم کمیشن کے روبرو پیش ہوا اور نہ گجابا آیا جو صداقت اس بیان کی
کرتا لہذا یہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ کیا بیان کرتے وجوہات مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ جو کچھ
دامودر پنتھ نے دربارہ خرید کیے جانے زہر کے بیان کیا وہ سواے اوس کے بیان کے
کسی اور شخص کا بیان نہین ہے پس کسیطرح پایۂ ثبوت کو نہین پہونچ سکتا ہے۔

بیان ہوا تھا کہ تانبا بھی کرنل فیر صاحب کے شربت مین ملایا گیا تھا کیونکہ وہ بھی
ایک زہر ہے لیکن اس تانبے کا اصلا پتہ نہ ملا کہ شربت گلاس مین تھا یا نتھا اور جب
ڈاکٹر سیورڈ صاحب اور ڈاکٹر گری صاحب نے تلچھٹ گلاس کے اجزا جدا کیے تب
بھی اوس سے کچھ صاف معلوم نہوا۔

تین گواہ۔ دامودر پنتھ۔ راؤجی۔ نرسو۔ جنکی شہادت دربارہ جرم سنگین گیکواڑ کے
ہے وہ بھی شریک جرم ہین انکی گواہی کی صداقت کسی معزز شخص نے نہین کی اور نہ اونکی
شہادت گمان فاسد اور غلطی سے بری ہے وراے اس کے ان مین سے دو گواہون
نے بشرط معافی جرم اداے شہادت کی پس بوجہ ان وجوہات کے مین کوئی درجہ
اس شہادت کا نہین قرار دے سکتا۔

کوئی شہادت تحریری قابل تسلیم کے دامودر پنتھ کی طرف سے نہین پیش ہوئی ہرچند کہ
وہ پرائیوٹ سکرٹر گیکواڑ کا تھا اور ان کے تمام دفتر پر حاوی تھا۔

راؤجی۔ اور نرسو جو شریک جرم ہین اونکا بیان ہے کہ مہاراجہ سے اور ہمسے بالمشافہ
گفتگو ہوا کرتی تھی اور مہاراجہ نے ہمسے کہا تھا کہ تم کرنل فیر صاحب کو زہر دو خاص
خاص باتون مین ان دونون شخصون کے بیان ایک دوسرے سے مختلف ہین۔
مثلاً راؤجی نے بیان کیا کہ گیکوار نے وعدہ کیا تھا کہ ایک ایک لاکھ روپیہ ہمکو دینگے
نرسو اس بارے مین محض ناواقفیت اپنی بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھکو اصلا نہین
معلوم کہ گیکواڑ نے ایسا وعدہ کیا تھا یا نہین اور ایک بیان مطول راؤجی کو بیدر ورد

کرتا ہے۔ راؤجی نے بیان کیا کہ پوڑیا زہر کی مہاراجہ نے پیدرو وغیرہ کو دی تھی۔
حالانکہ پیدرو قطعی انکار کرتا ہے اور مظہر ہے کہ یہ بیان راوجی کا بالکل دروغ ہے
ابھی تک یہ نہین معلوم ہوا کہ وغیرہ کون لوگ تھے علاوہ وجوہ مذکورۂ بالا کے جو امورات
سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے بر وقت جوابات اظہارات گواہان کے
دریافت کیے ہین اور جو اپنی اسپیچ مین تقریر دربارۂ شہادت کے کی تھی وہ
سب قابل غور اور لحاظ کے ہے۔
میرے نزدیک مناسب ہے کہ لحاظ کیا جاوے بوجوہ مذکورۂ بالا مین اپنے تئین ہرگز یقین
نہین دلا سکتا کہ گیکواڑ کسیطرح سے ماخوذ اس جرم مین تھے ہرچند کہ کرنیل فیرصاحب کے
شربت مین زہر ملا اور تینون شریک جرم شہادت۔ یعنے راؤجی۔ نرسو۔ اور داموورنپنتھ
کی آپسمین مختلف ہین۔

دستخط۔ رام سنگھ۔ مقام بمبئی۔ ۲۷۔ مارچ ۱۸۷۵ء

درراے راجہ سرونکر راؤ کے سی ایس آئی مقام بمبئی۔ بمقدمہ ملھرراؤ گیکواڑ بڑودہ)
مورخہ ۲۶۔ مارچ ۱۸۷۵ء

دربارہ ارادہ زہرخورانی کے تمام مقدمے کے دیکھنے اور سننے سے مجھکو معلوم ہوا کہ مہاراجہ
ملھرراؤ کے ذمہ کسیطرح جرم عاید نہین ہوتا اور کوئی ثبوت دربارہ خرید کیے جانے ہیرے
اور سنکھیا اور تانبے کے نہین ہے۔ یا دربارۂ تیاری ان زہرون کے ایک روپیہ تک
کے صرف کا اسبارے مین ثبوت نہین ہے۔ اور کوئی تحریر دستخطی مہاراجہ کی یا کوئی اور
کاغذ جسمین ان زہرون کی نسبت کچھ لکھا ہو پیش نہین ہوا ہرچند کہ اونکا پرویٹ سکرٹر
داموورنپنتھ مخالف ہوگیا منجملہ بہت اشخاص کے جنکا اس مقدمے سے تعلق تھا صرف تین
گواہون یعنے راؤجی۔ نرسو۔ داموورنپنتھ نے دربارہ خریدنے زہر کے شہادت دی ہے
ان سب کا بیان ایک دوسرے سے مختلف ہے داموورنپنتھ کا بیان دربارہ خرید ہونے
ہیرے کے شہادت آتمارام اور رہیم چند سے رد ہوا۔ اسنے بیان کیا کہ مین نے پوڑیا کھولکر
ہیرا اور سنکھیا نہین دیکھی تھی داموور کا نام نہ راؤجی نے لیا تھا اور نہ نرسو نے کچھ ذکر کیا

اوسکا خود بیان ہے کہ مین نے یہ بیان صرف اس غرض سے کیا کہ مین گورون کے پہرے مین سولہ روز تک مقید رہا اور مجھکو نہایت تکلیف او رایذا تھی پس مین چاہتا تھا کہ کچھ ایسا بیان کرون جو رہائی پاؤن اور تکلیف سے نجات ملے بیان راؤجی اور کرنل فیر صاحب مین تاریخون کا اختلاف ہے جبکہ زہر گلاس مین ڈالا گیا تھا راؤجی مظہر ہے کہ مین نے شیشی مہاراجہ سے پائی تھی اور رمودر کہتا ہے کہ مین نے شیشی سالم کو دی تھی۔

راؤجی کہتا ہے کہ یہ پوڑیا زہر کی مین نے اپنی پیٹی مین رکھ لی تھی اور رمودر کے اظہار مین ہے کہ واسطے دلادینے ان پوڑیون کے سالم راؤجی کے مکان پر دوڑا گیا تھا راؤجی بھی اوس کے پیچھے پیچھے گیا۔ راؤجی یہ بھی کہتا ہے کہ مہاراجہ نے یہ پوڑیان مجھکو اور پیدرو اور اور لوگون کو دی تھین پیدرو کا قطعی انکار ان پوڑیون کے پانے سے ہے یہ نہین معلوم ہوا کہ وغیرہ مین کون کون لوگ تھے اور وہ کس قدر تھے راؤجی بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ نے ہم دونون کو ایک ایک لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن نرسو محض لاعلمی اپنی ظاہر کرتا ہے۔ راؤجی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ شیشی شئے زہریلی کی ایک مہینہ قبل ۹۔ نومبر کے ملی تھی اور نرسو کے بیان سے ثابت ہے کہ چند روز پہلے ملی تھی۔

نرسو بیان کرتا ہے کہ سب لوگون نے فیضو کا نام لکھوادیا تھا اس لیے مین نے بھی اوسی کا نام لکھوادیا۔ تین گواہ اپنے حاکم کے مخالف ہوگئے اور دو گواہون کو معافی جرم کا وعدہ ہے لہذا انکی گواہی اور اظہارات کیونکر راست تصور کیے جاسکتے ہین۔

شہادت پیدرو خانسامان اور عبد اللہ شربت ساز کی گیکواڑ کے مفید مطلب ہے اور نہ پیش کیا جانا سالم اور یشونت راؤ اور رغنو لکرا ور گجابا اور نورالدین بوہرہ اور حکیم کا موجب بریت گیکواڑ کا ہے۔ ہرگز یقین نہین ہوسکتا کہ کارروائی زہرخورانی کی ایک مدت تک ہوا کرے۔ یہ کام ایک یا دو معتمد کے ذریعے سے ہوسکتا ہے نہ کہ بخلاف اوسکے ایک جماعت کثیرہ کی شرکت سے جب تھوڑا زہر ایک شخص کے مار ڈالنے کو کافی ہے تو پھر کیون متواتر زہر دیا جاوے اور پیا جاوے۔ پس انکا اور دیگر امور کا ذکر جو

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کیا ہے وہ قابل غور کے ہے۔
دربارہ اوس گفتگو کے جو ملازمان سے رات یا دن کو ہوئی مقام تعجب کا نہین ہے
ایسے انعام واکرام ہر خوشی اور شادی مین دیے جاتے ہین اور اکثر مقامات پر ایسا
ہوتا ہے کہ رئیس اور رزیڈنٹ چاہتے ہین کہ ایک دوسرے کے خفیہ طور سے ماہیت
معلوم ہوتی رہی۔
اب مین اس کلام پر اپنی راے ختم کرتا ہون کہ بحث صرف زہر خورانی اور گفتگوی
ملازمان مین تھی لہذا میری راے مین جو آیا تحریر کیا فقط

دستخط۔ سر ڈنکر۔ اؤ۔

دستخط۔ سی یو ایچیسن
سکرٹری گورنمنٹ انڈیا

مراسلہ ٔ لارڈ سیلسبری صاحب بہادر وزیر سلطنت ہند
بنام
ہز اکسلنسی رایٹ آنریبل صاحب گورنر جنرل بہادر ہندوستان
بہ اجلاس کونسل

لنڈن۔ دفتر ہند۔ ۳۔ جون ۱۸۷۵ء

دفعہ ۱۔ آپ کے مراسلات اور وہ شہادت جو حال کی تحقیقات مین سر رچرڈ کوچ صاحب کی کمیشن کے روبرو سے گئے اور کمشنرون کی رپورٹ اور اوسکی نسبت گورنمنٹ ہند کا رزولیوشن اور وہ اشتہار جسمین آپ نے گایکواڑ کے گدی سے اوتارے جانے کا اشتہار دیا ہے اور آپ کی لکھی ہوئی ایک یادداشت جسمین آپ نے ریاست بڑودہ کے حال کی تاریخ کا ذکر کیا ہے یہ سب کاغذات میرے پاس پہونچے اور مین نے کونسل کے اجلاس مین انپر غور کیا۔

دفعہ ۲۔ مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ نے اوس طریقے کو پسند فرمایا ہے جو آپ نے ملہر راو گیکواڑ سابق کو گدی سے اوتارے جانے کا حکم دینے میں اختیار کیا ہے۔

دفعہ ۳۔ جس کمیشن نے سر رچرڈ میڈ صاحب کی تحت مین اجلاس کیا تھا اوسنے یہ رپورٹ کی تھی کہ ریاست مذکور کی بدنظمی جو گورنمنٹ ہند کے تردد کا باعث تھے اوس درجہ تک پھونچ گئی ہے کہ اوس کے صلاح کی نہایت ضرورت ہے کمیشن نے یہ راے بھی لکھی تھی کہ رئیس حال اور اوس کے مشیرون کی ذات سے اصلاح اور رعجدہ بندوبست کے کسی موثر تدبیر کی توقع کرنا بے سود ہے اور یہ باتین صرف گورنمنٹ انگریزی کی دست اندازی اور حمایت سے جاری ہو سکتے ہین پس کمیشن مذکور نے ایک ایسے مدار المہام کے تقرر کی سفارش کی جسکو ضروری اختیارات تفویض کیے جاوین اور جو بجز رضامندی گورنمنٹ ہند کے علیحدہ نہ ہو سکے۔

دفعہ ۴۔ آپ کی یہ راے ہوئی کہ یہ سفارش کمیشن کی قبول نہ کیجاے کیونکہ آپ کی

ایسے مین ایک خود مختار وزیر مقرر کرکے ایک ظالم راجہ کو حکومت سے معزول کرنے کی
تدبیر اوس حالت مین کہ راجہ بھی براے نام گدی پر بیٹھا رہے اور صورتون مین ایسی کامیاب
ہوئے تھے کہ اوسپر پھر عمل کرنا واجب ٹھہرا بس آپ نے یہ تدبیر نہایت مناسب سوچی کہ خاص
ملہار راو کے ذمہ فوراً اپنے ملک کی اصلاح کرنے کا فرض قرار دیا جاوے۔

دفعہ ۵ - ۲۵ جولائی سنہ ۱۸۷۴ع کے ایک خریطے مین آپ نے گائکواڑ کو اوس ذمہ داری سے آگاہ
کر دیا تھا جو اونکی بدعملیون کے باعث سے گورنمنٹ انگریزی پر لازم آئی تھی آپ پر گائکواڑ
کی ریاست کو بغاوت سے محفوظ رکھنا فرض ہے پس اس لحاظ سے اونکی رعایا کو بدانتظامی سے بھی
محفوظ رکھنا آپ کا ایک غرض عظیم تھا جن فقرون مین آپ نے گائکواڑ کو اس نتیجے سے
مطلع کیا اون سے وہ اصول بخوبی ظاہر ہوتے ہین جن کے موجب اون تحقیقات کا ہمیشہ برتاؤ
ہونا چاہیے جو آپ کو ریاست ہاے ماتحت کے ساتھ مین آپ نے لکھا تھا کہ آپ نے یہ ٹھیک لکھا
ہے کہ گورنمنٹ انگریزی ہندوستان مین بلاشبہ سب سے افضل گورنمنٹ ہے اور ہندوستانی ریاستونکی
بقا اور بہبودی اوسکی مربیانہ عنایت اور حمایت پر موقوف ہے چنانچہ ریاست بڑودہ کی اون
دونون باتون کی لحاظ سے کہ وہ از روے جغرافیہ کے ایک ایسے موقع پر واقع ہے [illegible]
انگریزی اوس کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور وہان ایک انگریزی [illegible] ریاست [illegible] در
اوسکے والی کی حمایت اور اوسکی حکومت جائز کے نفاذ کے واسطے رہتی ہے خاصکر یہی کیفیت ہے
میرے دوست مین اسباب پر راضی نہین ہو سکتا کہ جو شخص کوئی بیجا کام کرتا ہو اوسکی
حمایت کے واسطے فوج متعین کرون جس سلطنت کی حامی گورنمنٹ انگریزی ہو اوسکی جانب سے
اگر بدعملی ہو تو [illegible] کی جواب دہی مین گورنمنٹ انگریزی بھی کسیقدر شریک
[illegible] اس امر کی برائی کرنے [illegible] گورنمنٹ انگریزی کا صرف حق ہی حاصل نہین ہے بلکہ
اوسکا خاص فرض ہے کہ جس ریاست کی یہ حالت ہو اوسکے انتظام کی اصلاح کی جاوے
اور سخت خرابیون کا انسداد کیا جاوے

دفعہ ۶ - بعد اس کے آپ نے مہاراجہ [illegible] اس امر سے مطلع کیا کہ ان اصول کے لحاظ
آپ کو کیا عملدرآمد واجب ہے آپ نے [illegible] اپنی ریاست کی اصلاح کا

عہدہ موقوف دیا جاویگا اور اگر تدہ اوس سے فائدہ نہ اوٹھاوینگے تو آپ نے اون کو اسکو ضروری تجویزون سے بھی آگاہ کر دیا تھے آپ نے مھاراجہ صاحب کو یہ لکھا تھا کہ جو سخت خرابیان آپ کے انتظام مین ظاہر ہوئی ہین اونکی اصلاح کے واسطے مین آپ کو ذمہ دار سمجھتا ہون اور مین آپ کو یہ اختیار دیتا ہون کہ جس شخص کو آپ چاہین اپنا کارپرداز مقرر کرین مگر یہ امر بخوبی واضح ہو کہ جو نصیحت مین اب آپ کو کرتا ہون اور جو مشورہ رزیڈنٹ بڑودہ جسپر مجھکو اعتماد کلی ہے جو ہدایت ہی آپ کو دیگا اگر اوسپر آپ کاربند ہونگے اور اگر اسوجہ سے بڑودہ کے انتظام مین کچھ اصلاح ہونگی تو بجز اس کے اور کوئی چارہ نہوگا کہ آپ حکومت سے علیحدہ کیے جاوینگے اور اور کوئی تدبیر جو میرے نزدیک ریاست بڑودہ کی خاطر خواہ انتظام کے واسطے ضروری ہوگی اور جس سے ریاست بڑودہ مین دست اندازی نہو عمل مین آوے گی۔

پس آپ نے بغیر اس کے کہ آپ سال روان کے خاتمہ تک مھاراجہ گئکواڑ کو حکمران رہنے دینے کا ذمہ کرین وہ تاریخ ایک حد اسبات کی مقرر کی کہ اوس سے آگے آپ مھاراجہ صاحب کے ساتھہ رعایت نہ کرینگے۔

دفعہ ۷۔ مگر یہ امتحان اس قدر عرصہ تک ہونے نہ پایا صرف چند مھینے تک کرنل فیر صاحب کی نگرانی مین جاری رہا اور اگرچہ اوس عہدہ دار کی شکیبرانہ تحریر اور آپ کی ہدایتون پر اوس کے کاربند ہونے سے آپ کو اوسکا تبدیل کرنا واجب ہوا تاہم اوس کے چال چلن مین کوئی ایسی بات نتھی جو گائکواڑ کو اپنی ریاست کے انتظام مین ضروری اصلاح کرنے سے باز رکھتے بشرطیکہ وہ دل سے اوس کے خواہان ہوتے لیکن مھاراجہ صاحب کے افعال سے اوس قسم کی خواہش ظاہر نہین ہوتی تھی اوس وقت تک جب کرنل فیر صاحب کو نہ جہ دینے مین مھاراجہ گائکواڑ کی ظاہری شراکت نے آپ کو اون کے معزول کرنے پر مجبور کر دیا ریاست کی اصلاح مین کچھ ترقی نہین ہوئی تھی بلکہ برخلاف اوس کے جیسا کہ آپ نے اپنے مراسلے مورخہ ۲۹ اپریل ۱۸۷۵ع مین بیان کیا ہے اسی زمانے مین مھاراجہ گیکواڑ نے اپنے بھائی کھانڈے راو کی بی بی سے ایسی سخت بد سلوکی کی کہ اوس کے سبب سے اوسکی ہلاکت کا اندیشہ تھا اور ایک ایسی شادی کی جس سے سرداران ریاست اور اون کے

درمیان نفاق اور زیادہ ہوگیا اور بدستور اوس قسم کی فضولخرچی کرتے رہے جس کے
باعث سے اوسکو کاشتکار لوگ نہایت مایوس ہوگئے اور اودہر بسبب اس کے کہ
سپاہیون کی ضروری تنخواہ ادا کرنے کا کچھ بند و بست نہ تھا سلطنت مین بڑی ابتری
کے واقع ہونے کا اندیشہ تھا پس ان باتون سے ملہرراو کی ذاتی نالائقی مین کسی قسم
کی تبدیلی ثابت نہین ہوئی تھی اون کے عہد کی تواریخ مین زہرخورانی کے الزام مین اونکے
اور اون کے عہد کے ختم ہونے سے پہلے اوس وزیر کا بلا وجہ اپنے عہدے سے
ریاست کے انتظام کی اصلاح کرنی شروع کی تھی اور جو سررچرڈ میڈ
مقرر ہوا تھا۔
فرض کیجاوے کہ ملہرراو کے ذمہ زہر دینے کا الزام قائم ہی نہوتا تو اب
ضرور نہین ہے کہ اونکی نالائقی کی ان علامتون کے بنا پر عمل کرنا قرین
سال کے اختتام تک فیصلہ کا ملتوی کرنا مناسب تھا صرف اس بات کا بیان
ناکافی ہے کہ جو طریقہ اختیار کیا جاتا وہ صرف بڑودہ کے باشندون کی بہبودی کی لحاظ
سے یا جو بے اطمینانی اور خطرہ لوگون کی طبیعت مین دفعتاً کسی تدبیر مملکت کے بدل جانے سے
پیدا ہوتا ہے کچھ اوس سے درگذر کرنا بہ نسبت اوس کے مناسب ہوتا کہ میعاد کے ختم ہونے سے
ریاست مین ... اصلاح کیجائے جو بہت سی مصیبت زدہ فرقون کی حالت کے لحاظ سے مناسب
تھی مگر ... ریاست کی چال چلن مین کوئی بات ایسی نتھی جو اوس قسم کی رعایت کے مستحق ہوتے
یا آپ کی گورنمنٹ کو عمدہ انتظام کی امید موہوم مین زیادہ تر انتظار و توقف کرنا لازم تھا

دفعہ ۹ - جو سنگین الزام ملہرراو کے ذمہ زہرخورانی کا عائد کیا گیا تھا اور جسکی نسبت مسٹر
سولی صاحب نے تحقیقات کی تھی اوس کے مقابلے مین اوس قسم کا تامل بلا شبہہ محض تاخیر تھا
حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ آپ کی اس راے سے بالکل متفق ہے کہ آپ اس الزام سے ہرگز چشم پوشی
نہین کرسکتے تھے ایک ایسے راجہ کے ساتھ جس کے ذمہ ایسا ہیبتناک الزام ہو اور وہ اون نتیجون
سے لگا یا ہو جو اپنے تئین اسکا کارندہ بیان کرتے تھے دوستانہ تعلقات اور بظاہر رسم اتحاد
جاری رکھنا بڑی رسوائی کی بات ہوتی اور سرکار کے اون لائق ملازمون کے حق مین جو اکثر

مشکل اور خطرہ کی حالت مین نہایت نازک ملکی کام کو انجام دیتے ہین تمام دنیا مین اوسکا اعلان کرنا کہ آپ کی جان کو نہایت از راہ خیال کرتے ہین انصاف سے بعید ہوتا۔

دفعہ ۱۰ - آپ نے اس امر کا تصفیہ کرنے مین کہ کس طریقہ مین اس الزام کی تحقیقات کرنی جائے بعض امور اہم کے لحاظ سے عمل کیا تھا یعنی آپ سب لوگون پر یہ بات ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ جس شہادت پر آپ نے کارروائی کی تھی وہ کافی موافق تھی اور اسیوجہ سے آپنے یہ تجویز کی کہ وہ کارروائی بھی عام طور سے ہو آپکی یہ بھی خواہش تھی جیسا کہ آپنے مہاراجہ سیندھیا کو لکھا تھا کہ اس کمیشن کی ترتیب اوس طور پر ہونی چاہیے جسپر تمام ہندوستان کے باشندون کو اطمینان ہو اسی خیال سے آپنے یہ قصد کیا کہ نصف کمیشن مین ہندوستانی ہون اور ان مہاراجہ کے قوم مرہٹہ کا راجہ اور ایک معزز منتظم قوم مرہٹہ کا ہو یہ تدبیر آپنے حضور ہند کی اوس دلی فکر کے سبب سے کی تھی جو ہمیشہ سے آپ کے انتظام سے پائی جاتی ہے نسبت حضور ممدوح کے گورنمنٹ نے ہمیشہ اپنی بڑی رضامندی ظاہر کی ہے۔

دفعہ ۱۱ - لیکن اس امر مین کلام ہو سکتا ہے کہ اس طریقہ کی کارروائی کا نتیجہ ہر ایک طرح آپکی امید کے موافق ہوا یا نہین - بلاشبہہ اوس سے بڑی بڑی دقتین پیدا ہوئی ہین جس سے کافی دلیل اسباب کی پیدا ہو سکتی ہے کہ اگر خدانخواستہ آئندہ اسی قسم کا موقع پیدا ہو تو اس قسم کی تدبیر کا عمل مین لانا مناسب ہوگا راجے اور سردار اپنی قانونی تعلیم کیوجہ سے ایک نازک قانونی تحقیقات کے کرنے کے لائق نہین ہوتے اور ہندوستان کے اون سرداروں کو جو انگریزی قانونی عدالت کے دستورون اور ایک انگریزی وکیل کی لیاقت سے ناواقف ہین اس قسم کے نئے کامون کے کرنے مین خاص قسم کی دقت پیش آئی ہے علاوہ ازین اس مقدمہ کے حالات کے دیکھنے سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ایک والی ملک کے جرم کی نسبت خاص اوسکے ملک کے اندر عدالت کے ضابطون کے موجب تحقیقات کرنا کم مناسب ہوتا ہے کیونکہ کارروائی عدالت کے مشتہر ہونے سے اور جو پابندی ملکی مصلحت کے لحاظ سے اوسکی نسبت قرار دیتے ہین ابتدا مین لازم ہوتی ہے اون سے اوسکی بڑی ذلت ہوتی ہے جو اسکی رعایا اور راجاؤن کی نظرون مین صرف جرم کے ثابت ہونے کے بعد جائز ہو سکتی ہے اور اسیوجہ سے وہ لوگ

جنکو وہ شریک ہو جاتے ہین اور یہ ہمدردی بہ آسانی اوس کے حق مین بمنزلہ طرفداری
بائے ہو جاتی ہے بعد اس کے جو قاعدے کارروائی کے انگریزی قانون کی روسے جاری
کیے گئے ہین اونکا عملدرآمد اون مقدمات مین مناسب نہین ہوتا جہان گواہون کے ساتھہ
اون کے بیلے اظہار اور حاکم عدالت مین اون کے پیش ہونے کے درمیان بہ آسانی سازش
ہو سکتی ہے اور جہان اس قسم کے عمل کے واسطے بہت سے ذریعے موجود ہین اور اون کے عمل
مین لانے کے واسطے بھی بہت سے لالچ دلانے والی چیزین ہوتی ہین پس ایسی حالتون مین
بہت کا اندیشہ ہوگا کہ جو شہادت وقت تحقیقات مقدمے کے پیش ہوگی وہ بمقابلہ
ناکافی معلوم ہوتی جو تجویز اس امر کی کہ فلان امر کی تحقیقات حسب ضابطہ
ہی تھی۔

یہ مشکل دقتین اس قسم کی تہین جنکی وقعت کا اندازہ آپ پہلے سے نہین کر سکتے
تھے مگر تحقیقات کے شروع ہونے کے بعد وہ دقتین معلوم ہوئین اور اور زیادہ ہو گئین
پس جو دقتین ہندوستانی کمشنرون کو پیش آئین اونکی وجہ اس سے صاف معلوم ہوتی
ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اونھون نے اپنے زیادہ تجربہ کار رفیقون کے صاف صاف
فیصلے سے اتفاق کرنے مین کس وجہ سے تامل کیا۔

دفعہ ۱۳ جن وجوہات پر ہندوستانی کمشنرون نے اپنا فیصلہ کیا ہے اونکی تشریح کچھہ ہی
کیون نہکیجائے مگر حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کی رائے مین یہ بات نہین ہو سکتی کہ اوس فیصلہ کی
جانب سے بے پروائی کی جائے چنانچہ جو ہدایتین مین نے بذریعہ تاربرقی کے آپ کے پاس بھیجی
تھین اون مین بھی رائے ظاہر کی گئی تھی کہ اگر ہندوستانی کمشنرون کے تقرر سے ہندوستانیون کا
اسباب کا باور کرانا منظور نہوتا کہ اس عدالت مین ضرور عدل و انصاف ہوگا تو ہندوستانیون کو
مقرر کرنا محض بے معنی ہوتا اور یہ بھروسہ بھی صرف دہوکہ ہی دہوکھہ ہوتا اگر نتیجے کے قرار
دینے مین ہندوستانی کمشنرون کی راے پر کچھہ لحاظ کیا جاتا علاوہ اس کے ایک ایسے مقدمے
مین جسکا دارومدار بالکل مین گواہون کے اعتبار پر تھا اسبابت پر لحاظ کرنا نہایت ضروری
تہا کہ اظہار کے وقت اون گواہون کے کیا ڈہنگ تھے۔ پس جن شخصون نے بچشم خود اس

مقدمہ کی حالات کو دیکھا ہوگا اونکی راے کو ترمیم کے واسطے کسی ایسے حاکم کے روبرو پیش کرنا
جسکو اوسی قسم کے موقع حاصل نہون گو وہ حاکم کیسا ہی بڑا کیون نہو مناسب نہوتا۔ یہ بات
سچ ہے کہ آپ نے اون احکام مین جنکی رو سے آپ نے یہ کمیشن مقرر کی تھی اوسکی کارروائی
کو مجھ ... ان تعین کیا تھا بلکہ صرف تحقیقات بیان کیا تھا مگر حضور ملکہ معظمہ
کی گورنمنٹ کی راے مین اس سے کچھ اون باتون کی خوبی زائل نہین ہوتی جو مین نے سابق
مین بیان کی ہین۔

دفعہ ۱۴ - اگر کمیشن کے نزدیک ملہر راو اوس جرم قبیحہ کے مرتکب ہوتے ...
کیا گیا تھا تو جو سزا کسی غریب آدمی کے واسطے مناسب خیال کی جاتی او...
سزا دینے کی کوئی وجہ نہوتی بلکہ جو رتبہ اونکو حاصل تھا اوسکی وجہ سے اوس...
ہو جاتا لیکن نہ تو اون کے ذمہ جرم ثابت ہوا اور نہ وہ بری کیے گئے اگر...
اون کے خلاف برائین تھی تاہم وہ راے قطعی تھی کیونکہ چھ ممبرون مین سے تین
راے تو مع صاحب پریزیڈنٹ کے یہ تھی کہ جرم ثابت ہے اور ایک کی راے بہ نیت پر تھی پس
ان صورتون مین یہ لحاظ کیا جاے کہ تین کمشنر جنھون نے ملہر راو کو مجرم نہین قرار دیا
اونکی خاص اقوام کے آدمی تھے اور وہ کمیشن مین اس سے شریک کیے گئے تھے کہ ہندوستان
کے لوگون کو اوسپر اعتبار ہو تو حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کی یہ راے ہے کہ ملہر راو کی نسبت
اس طرح سلوک متعین کیا جا سکتا کہ گویا زہر خورانی کا جرم اون کے ذمہ ثابت ہوگیا چنانچہ
جو اشتہار آپ نے حضور ملکہ معظمہ کی ہدایت سے جاری کیا گیا تھا اوسمین وہ مجرم متعین نہین
کیے گئے تھے اور وہ اوس سزا سے بچا دیے گئے تھے جو غالباً اوس جرم کے ثابت ہونے پر دیجاتی

دفعہ ۱۵ - مگر اس سے خواہ نخواہ یہ لازم نہین آتا کہ وہ پھر گدی پر بٹھاے جاوین تحقیقات
کے نتیجے کی نسبت سب سے بڑھ کر یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ ملہر راو کے جرم کی نسبت جو کمیشن نے
قطعی راے متعین دی اسوجہ سے وہ سزا سے بچ گئے اونھون نے اس طرح پر کامدوائی کی تھی
کہ تین بڑے تجربہ کار انگریزون نے اونکو زہر خورانی کا مجرم قرار دیا اور اون کے دو ہم قومون نے
اپنی راے ظاہر کرنے وقت اونکو بے گناہ قرار دینے سے اجتناب کیا گو اس فیصلے سے کچھ

نتیجہ پیدا کیون نہو مگر وہ کسیطرح پر ایک بڑے رتبہ کے واسطے اونکی قابلیت کی ہرگز ایک
بیل نہین سمجھا جا سکتا اگر صرف اسی نتیجہ پر لحاظ کیا جاتا تو بھی بڑودے کے باشندون پر حکمرانی کرنے
کے واسطے پھر اونکو بحال کرتے مین بڑی دقتین پیش آتین ۔

دفعہ ۱۶ - لیکن علاوہ اس کے اور وجوہات بھی جو فی نفسہ کافی قوی تہین
ملہر راو کو بحال کرنے کے واسطے موجود تھین یعنے جو زمانہ سر رچرڈ میڈ صاحب کی تحقیقات کے بعد
گذرا تھا اوسمین کسی قسم کی تخفیف اون برائیون مین نہین معلوم ہوئی جو ریاست بڑودہ
کی بدنظمی کا باعث تہین ملہر راو کے گرفتار ہونے سے پہلے اون وزیرون نے اپنے عہدون سے
استعفا دیدیا جنہون نے انتظام کی درستی شروع کی تھی اور سر لوئیس پیلی صاحب نے آپ
سے بڑے دل سے یہ سفارش کی تہی کہ ریاست کو آئندہ آفتون سے محفوظ رکھنے کی غرض سے اوس کے سردار کو
گدی سے اوتارنا چاہیے اس سے چند ہفتہ بعد ایسے جرائم کے وقوع کا ثبوت حاصل ہوا کہ اگر وہ اوس
سے پہلے افشا ہو جاتے تو اس نظام عہد کا بہت جلد خاتمہ ہو جاتا سر رچرڈ کوچ صاحب کی
تحقیقات کے شروع ہونے کے بعد سر لوئیس پیلی صاحب کے روبرو بھاو سیندہیا
نار بند دوسرے کرمہ راجہ کا آنا اور اس سے بھی زیادہ ایک اور ہیبت ناک قتل یعنے گوبند نائک
کا بڑے عذاب سے ہلاک ہونا ثابت ہو گیا تھا یہ دونون جرم اون شخصون نے کیے تھے جو ملہر راو
کے تحت مین ذی اختیار تھے اور پچھلے جرم کی نسبت تو صاف یہ پتہ لگ گیا کہ وہ ملہر راو کے حکم
سے ہوا تھا اگر وہ جرم اسوقت ثابت ہو جاتے جب کہ وہ گدی پر بیٹھے ہوے تھے تو جس حکومت
سے ایسے بڑے کام کیے جاوین اوس کے تمام کرنے مین گورنمنٹ انگریزی زیادہ عرصے تک
توقف نہین کر سکتے تھے

دفعہ ۱۷ - پس ان وجوہات پر اگر ملہر راو کے ذمہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دینے کا الزام بھی
نہوتا تو بھی اونکا گدی سے اوتارنا لازم تھا گورنمنٹ انگریزی کو جسنے ملہر راو کے سردارون اور
رعایا کو اپنے حقوق کے حاصل کرنے کے اختیار سے محروم کر دیا تھا یہ بات واجب نہوتی کہ وہ پھر
اونکو ایک ایسے راجہ کی حکومت کے قبول کرنے پر مجبور کرے جسکی لاعلاج برائیان تجربہ سے بخوبی ثابت
ہو گئی تہین پس آپ کو یہ ہدایت کی گئی کہ آپ اپنے ضابطے کے اشتہار مین ملہر راو کے گدی سے اوتارے جانے کی

بھی عام وجوہات بیان کرین اس اندیشے سے کہ شاید کوئی یہ خیال کرے کہ ایک رزیڈنٹ
کو زہر دینے کے جرم مین صرف گدی سے اوتارے جانے کی سزا دی گئی اور ہر کمیشن سے
ہندوستانی ممبرون کی راے کے لحاظ سے یہ امر نامناسب تھا کہ آپ اپنے وجوہات مین اون
کو داخل کرین جو تحقیقات سے پیدا ہوں اوس قسم کی کارروائی گویا ایک فضول امر ایک
ضروری کی ہوتی اور اوس کے باعث سے اس اصول مین خلل واقع ہوتا کہ سخت بدنظمی ہے۔
فی نفسہ اختیارات حکومت سے محروم کرنے کی کافی وجہ ہے جو فرض عظیم حد
پر رعایاے ہند کو جور و ستم سے محفوظ رکھنے کا ہے اوسکو
نہایت دل سے تسلیم کیا ہے۔
دفعہ ۱۸ مین خاتمہ پر حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کی جانب سے اون خدمات کی نسبت بڑی قدر شناسی
ظاہر کرتا ہوں جو آپ سے اوس دردناک مقدمہ مین ظہور مین آئی ہین مین آپ سے یہ بھی درخواست
کرتا ہوں کہ آپ سر رچرڈ میڈ صاحب اور جنٹلمین ... اوسکا تحقیقات مین کام
کہ وہ یہ کہ ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کو اونکا کل کامون کا ... انہون نے لیاقت
کے ساتھ انجام دیے فقط

دستخط سیلسبری۔